

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب مکمل سلیبس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم
مترجم عربی
اردو

الحافظ الصحیح للإمام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

ادارہ امین لاہور کراچی
پاکستان

مع علم شریف

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

عربی
اردو

جامع الصحیح للإمام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد دوم

اردو ترجمہ - فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الہم و مکملہ فتح الہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فضل تخصص فی الافاق جامعۃ العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت کرامت

مفتی و استاذ الحدیث جامعۃ دارالعلوم کراچی

ادارۃ الامیاتی

لاہور - کراچی
پاکستان

©
پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں
خلاف ورزی پر متعلقہ فرد یا ادارے کے خلاف
قانونی کارروائی کی جائے گی

نام کتاب
صحیح مسلم شریف

نام مصنف
الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ
اشاعت اول
ربیع الاول ۱۴۳۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارۃ ایسی پبلشرز، بک سیلرز، کمپیوٹرز ایمیشن

۱۴- دینا تاجھ سنیشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۲۳۳۱۲ فیکس ۷۸۵-۷۳۳-۲۲-۹۲+
۱۹۰- اتارکلی، لاہور- پاکستان..... فون ۷۳۳۲۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان..... فون ۲۷۲۲۳۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک سبیلہ، کراچی
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، تاجھ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد دوم

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۵	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۱۴	۱۵	کِتَابُ الصَّیَامِ	
۶۵	عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۱۵			
۶۶	ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔	۱۶	۱۶	چاند دیکھنے پر روزے رکھنا اور اسی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا۔	۱
۶۸	جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔	۱۷			
۶۹	آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فَذِيَّةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ منسوخ ہے۔	۱۸	۲۳	ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی رویت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں۔	۲
۷۰	جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی بنا پر روزے نہ رکھ سکے اس کے لئے ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر درست ہے۔	۱۹	۲۴	چاند کے چھوٹا اور بڑا ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، اگر چاند نظر نہ آ سکے تو پھر تیس دن پورے کرے۔	۳
۷۱	میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم۔	۲۰	۲۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے۔	۴
۷۳	روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کوئی کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور اپنے روزے کو بیہودہ باتوں سے پاک رکھے۔	۲۱	۲۵	روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کا ذب مراد نہیں۔	۵
۷۵	روزے کی فضیلت۔	۲۲	۳۰	سحری کی فضیلت اور اس کے استحباب اور اس کے دیر میں کھانے اور افطار جلدی کرنے کا استحباب۔	۶
۷۸	جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اس کے روزے کی فضیلت۔	۲۳	۳۲	روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔	۷
۷۹	زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز۔	۲۳	۳۳	صوم وصال کی ممانعت	۸
۸۰	بھول کر کھانے اور پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔	۲۵	۳۷	جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں۔	۹
۸۰	رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔	۲۶	۴۰	حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔	۱۰
۸۳	صوم و ہر کی ممانعت اور صوم وادوی کی فضیلت۔	۲۷	۴۳	روزہ دار پر دن میں جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ اور وجوب کا بیان۔	۱۱
۹۱	ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔	۲۸	۴۶	رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم۔	۱۲
			۵۴	حاجی کے لئے عرفہ کے دن میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔	۱۳

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۱۳۷	محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا۔	۴۸	۹۴	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۲۹
۱۳۹	حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے غسل کا بیان۔	۴۹	۹۵	محرم کے روزوں کی فضیلت۔	۳۰
۱۳۹	احرام کی اقسام اور یہ کہ حج قرآن، تمتع اور افراد سب اقسام جائز ہیں۔	۵۰	۹۶	شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔	۳۱
۱۶۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔	۵۱	۹۷	شب قدر کی فضیلت اور اس کا وقت۔	۳۲
۱۷۷	اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کا جواز۔	۵۲	۱۰۵	کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ	
۱۸۰	جواز حج تمتع۔	۵۳	۱۰۷	رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا۔	۳۳
۱۸۵	حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے ورنہ تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جانے پر رکھے۔	۵۴	۱۰۸	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۳۴
۱۸۷	قارن اسی وقت احرام کھولے جبکہ مفرد باج احرام کھولتا ہے۔	۵۵	۱۰۹	کِتَابُ الْحَجِّ	
۱۸۸	احصار کے وقت حاجی کو احرام کھولنے کا جواز اور قرآن اور قارن کے طواف وسعی کا حکم۔	۵۶	۱۰۹	محرم کے لئے کونسا لباس پہننا جائز ہے اور کونسا ناجائز؟	۳۵
۱۹۱	حج افراد اور قرآن۔	۵۷	۱۱۴	موافقت حج۔	۳۶
۱۹۲	طواف قدم اور اس کے بعد سعی کرنا۔	۵۸	۱۱۷	تنبیہ اور اس کا طریقہ۔	۳۷
۱۹۳	عمرہ کرنے والے کا احرام طواف وسعی سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف قدم سے قبل نہیں کھل سکتا۔	۵۹	۱۱۹	مدینہ والوں کے لئے ذی الحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔	۳۸
۱۹۷	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔	۶۰	۱۱۹	جب سواری مکہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے، اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔	۳۹
۱۹۹	احرام کے وقت قربانی کا اشعار کرنا اور اس کے قلاوہ ڈالنا۔	۶۱	۱۲۲	احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے اور مشک کے استعمال کرنے کا احتیاب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	۴۰
۲۰۰	ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے جس میں لوگ مصروف ہیں۔	۶۲	۱۲۷	محرم کے لئے بڑی شکار کھیلنے کی ممانعت۔	۴۱
۲۰۱	عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹنا بھی جائز ہے، حلق واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرائے۔	۶۳	۱۳۳	محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور حرم میں جن جانوروں کا مارنا حلال ہے۔	۴۲
۲۰۲	تمتع فی الحج اور قرآن کا جواز۔	۶۴	۱۳۷	تکلیف کے لاحق ہونے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا واجب ہونا اور اس کی تعداد۔	۴۳
			۱۴۱	محرم کو بچھے لگانا جائز ہے۔	۴۴
			۱۴۱	محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔	۴۵
			۱۴۲	محرم کو اپنے سر اور بدن دھونے کی اجازت۔	۴۶
			۱۴۳	محرم کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟	۴۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴۰	رمی کا وقت مستحب۔	۸۳	۲۰۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات۔	۶۵
۲۴۰	سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔	۸۴	۲۰۷	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔	۶۶
۲۴۰	حلق کرنا قصر کرانے سے افضل ہے۔	۸۵	۲۰۷	مکہ مکرمہ میں یمیہ علیا سے داخل ہونا اور یمیہ سفلی سے نکلنا۔	۶۷
۲۴۳	یوم النحر کو اول رمی پھر نحر اور پھر حلق کرے، اور حلق داہنی طرف سے شروع کرے۔	۸۶	۲۰۸	مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طوئی میں رات گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔	۶۸
۲۴۴	رمی سے پہلے ذبح اور رمی و ذبح سے قبل حلق کرنا اور اسی طرح ان سب سے قبل طواف کرنے کا بیان۔	۸۷	۲۱۰	حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	۶۹
۲۴۷	طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔	۸۸	۲۱۳	طواف میں رکنیں یمانیہ کا اسلام مستحب ہے۔	۷۰
۲۴۸	مقام محصب میں اترنا۔	۸۹	۲۱۵	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا استحباب۔	۷۱
۲۵۰	ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا واجب ہے، اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زحرم پلاتے ہوں انہیں رخصت ہے۔	۹۰	۲۱۷	اونٹ وغیرہ پر طواف کا جواز، اور اسی طرح چھتری وغیرہ سے حجر اسود کا اسلام کرنا۔	۷۲
۲۹۱	موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت۔	۹۱	۲۱۹	صفا و مروہ کی سعی زکن حج ہے بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔	۷۳
۲۵۲	قربانیوں کے گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا، اور قربانی کے لئے اپنا نائب متعین کر دینے کا جواز۔	۹۲	۲۲۲	سعی دوبارہ نہیں ہوتی۔	۷۴
۲۵۳	اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات آدمیوں کی شرکت کا جواز۔	۹۳	۲۲۳	یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لبیک کہے۔	۷۵
۲۵۵	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا چاہئے۔	۹۴	۲۲۵	عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا۔	۷۶
۲۵۵	جو شخص کہ خود حرم میں نہ جاسکے، اور ہدی بھیجے تو تھلید ہدی مستحب ہے، باقی خود محرم نہ ہوگا۔	۹۵	۲۲۶	عرفات سے مزدلفہ کو لوٹنا اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ساتھ پڑھنا۔	۷۷
۲۵۹	قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔	۹۶	۲۳۱	مزدلفہ میں یوم النحر کو صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا۔	۷۸
۲۶۱	قربانی کا جانور اگر راستہ میں نہ چل سکے تو کیا کرے؟	۹۷	۲۳۲	ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے منیٰ جلدی روانہ کرنے کا استحباب۔	۷۹
۲۶۳	طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے۔	۹۸	۲۳۶	بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں طرف ہونا چاہئے اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر ہے۔	۸۰
۲۶۶	حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواچی کعبہ میں دعا مانگنا۔	۹۹	۲۳۸	یوم النحر کو سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معلوم کر لو۔	۸۱
۲۷۰	کعبہ توڑ کر از سر نو تعمیر کرنے کا جواز۔	۱۰۰	۲۳۹	ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب۔	۸۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۱	عاجز بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	۲۷۶
۱۰۲	نابالغ کے حج کا حکم۔	۲۷۷
۱۰۳	زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔	۲۷۸
۱۰۴	عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے۔	۲۷۹
۱۰۵	حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ ہونے کے وقت ذکر الہی کا استحباب۔	۲۸۳
۱۰۶	حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے۔	۲۸۴
۱۰۷	بطحاء ذی الحلیفہ میں اترنا اور نماز پڑھنا۔	۲۸۵
۱۰۸	کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے اور نہ کوئی برہمنہ طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔	۲۸۶
۱۰۹	عرفہ کے دن کی فضیلت۔	۲۸۷
۱۱۰	حج اور عمرہ کی فضیلت۔	۲۸۸
۱۱۱	حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان۔	۲۸۹
۱۱۲	مکہ سے ہجرت کر جانے والا بعد فراغت حج یا عمرہ مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔	۲۹۰
۱۱۳	مکہ مکرمہ کی حرمت اور یہ کہ وہاں شکار کھیلنا، گھاس اور درخت کا ٹٹا سب حرام ہیں۔	۲۹۱
۱۱۴	مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے۔	۲۹۲
۱۱۵	بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا۔	۲۹۵
۱۱۶	مدینہ منورہ کی فضیلت اور اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت و شکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔	۲۹۶
۱۱۷	سکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب۔	۳۰۷
۱۱۸	مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال سے محفوظ ہونا۔	۳۰۹
۱۱۹	مدینہ منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیلبہ ہے۔	۳۰۹
۱۲۰	مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔	۳۱۱
۱۲۱	فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب۔	۱۲۱
۱۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے۔	۱۲۲
۱۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت اور مقام منبر کی فضیلت۔	۱۲۳
۱۲۴	کوہ احد کی فضیلت۔	۱۲۴
۱۲۵	مسجد حرام اور مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۱۲۵
۱۲۶	خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت۔	۱۲۶
۱۲۷	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۱۲۷
۱۲۸	مسجد قبا اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۱۲۸
۳۲۳	كِتَابُ النِّكَاحِ	
۳۲۳	جس میں نکاح کی طاقت وقوت ہو وہ نکاح کرے اور جسے اس پر قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے۔	۱۲۹
۳۲۶	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس میں میلان ہو تو اپنی بیوی سے ہم بستری کرے۔	۱۳۰
۳۲۷	نکاح متعہ اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہو گیا۔	۱۳۱
۳۳۵	بہتیجی اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔	۱۳۲
۳۳۷	حالات احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان۔	۱۳۳
۳۴۰	ایک پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے دوسرے کو پیغام دینا صحیح نہیں۔	۱۳۴
۳۴۲	نکاح شعار کا بطلان اور اس کی حرمت۔	۱۳۵
۳۴۳	شرائط نکاح کا پورا کرنا۔	۱۳۶
۳۴۴	بیوہ کی اجازت زبانی اور دو شیرہ کی اجازت سکوت ہے۔	۱۳۷
۳۴۶	باپ نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے۔	۱۳۸
۳۴۸	ماہ شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔	۱۳۹
۳۴۸	منگنی سے قبل مستحب ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ پیر دیکھ لے۔	۱۴۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۱۱	کِتَابُ الطَّلَاق	۳۴۹	۱۴۱	مہر کا بیان۔	۳۴۹
۳۱۸	تین طلاقوں کا بیان۔	۳۵۳	۱۴۲	اپنی باندی آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت۔	۳۵۳
۳۱۹	اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔	۳۵۸	۱۴۳	حضرت زینبؓ کا نکاح اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔	۳۵۸
۳۲۲	تخیر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔	۳۶۳	۱۴۴	قبول دعوت کا حکم۔	۳۶۳
۳۳۷	مطلقہ بایںہ کے لئے نفقہ نہیں ہے۔	۳۶۸	۱۴۵	مطلقہ مٹاؤ طلاق دینے والے کے لئے بغیر حلالہ کے حلال نہیں۔	۳۶۸
۳۳۶	معتدہ بایںہ اور جس کا شوہر مر گیا ہو وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے۔	۳۷۰	۱۴۶	جماع کے وقت کی دعا۔	۳۷۰
۳۳۶	حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔	۳۷۱	۱۴۷	دُبر کے علاوہ قہل میں جس طرح چاہے جماع کرے۔	۳۷۱
۳۳۸	جس کا شوہر انتقال کر جائے وہ زینت ترک کر سکتی ہے باقی کسی حال میں تین دن سے زائد سوگ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔	۳۷۲	۱۴۸	عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت۔	۳۷۲
۳۵۴	کِتَابُ اللِّعَان	۳۷۳	۱۴۹	عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت۔	۳۷۳
۳۶۶	کِتَابُ الْعِتْق	۳۷۴	۱۵۰	عزل کا بیان۔	۳۷۴
۳۶۷	ولاء صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی۔	۳۷۹	۱۵۱	قیدی حاملہ عورتوں سے مجامعت کرنے کی ممانعت۔	۳۷۹
۳۷۲	حق ولاء کو فروخت کرنے اور اس کو ہبہ کر دینے کی ممانعت۔	۳۷۹	۱۵۲	مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت۔	۳۷۹
۳۷۳	آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والوں کے علاوہ اور کسی کی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی حرمت۔	۳۸۱		کِتَابُ الرِّضَاع	۳۸۱
۳۷۵	غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔	۳۹۴	۱۵۳	استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔	۳۹۴
۳۷۶	اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔	۳۹۶	۱۵۴	بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہئے۔	۳۹۶
۳۷۷	کِتَابُ الْبَيُوعِ	۳۹۷	۱۵۵	الحاق ولد میں قیافہ شناس کا اعتبار۔	۳۹۷
۳۷۷	بیع ملامہ اور منابذہ کا ابطال	۳۹۹	۱۵۶	زفاف کے بعد دوشیزہ اور شیبہ کے پاس کتنا ٹھہرنا چاہئے؟	۳۹۹
۳۷۸	کنکری اور دھوکے کی بیع باطل ہے۔	۴۰۱	۱۵۷	سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک رات دن ہر ایک بیوی کے پاس رہے اور تقسیم ایام میں برابری رکھے۔	۴۰۱
۳۷۹	بیع جبل الجبلہ کی ممانعت۔	۴۰۲	۱۵۸	اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینے کا جواز۔	۴۰۲
۳۷۹	اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے، اور اس کے نرخ پر نرخ	۴۰۳	۱۵۹	دیندار سے نکاح کرنے کا استحباب۔	۴۰۳
		۴۰۴	۱۶۰	دوشیزہ سے نکاح کرنے کا استحباب۔	۴۰۴
		۴۰۸	۱۶۱	عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان۔	۴۰۸

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۵۰	کِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ		۵۸۹	کِتَابُ الْهَبَاتِ	
۶۵۵	وَالْقِصَاصِ وَالذِّيَاتِ		۵۸۹	جو چیز صدقہ میں دے دے، پھر اسی کو خریدنے کی کراہت۔	۲۱۵
۶۵۹	قتل کا بیان۔	۲۳۱	۵۹۱	صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت۔	۲۱۶
۶۶۱	لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے والوں کے احکام۔	۲۳۲	۵۹۲	بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت۔	۲۱۷
۶۶۳	پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت، اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔	۲۳۳	۵۹۶	زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔	۲۱۸
۶۶۴	جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے تو اس صورت میں حملہ کرنے والے کو اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس کا کوئی تاوان نہیں۔	۲۳۴	۶۰۱	کِتَابُ الْوَصِيَّةِ	
۶۶۵	دانتوں وغیرہ میں قصاص کا حکم۔	۲۳۵	۶۰۶	میت کو صدقات کا ثواب پہنچتا ہے۔	۲۱۹
۶۶۶	مسلمان کا خون کس وقت مباح ہے۔	۲۳۶	۶۰۸	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔	۲۲۰
۶۶۷	جو قتل کا طریقہ ایجاد کرے اس کا گناہ۔	۲۳۷	۶۰۸	وقف کا بیان۔	۲۲۱
۶۶۸	آخرت میں خونوں کا بدلہ اور قیامت کے دن سب سے پہلے خون ہی کا فیصلہ ہوگا۔	۲۳۸	۶۱۰	جس کے پاس قبل وصیت کوئی چیز نہ ہو اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔	۲۲۲
۶۶۹	خون اور عزت اور مال کے حقوق کی اہمیت۔	۲۳۹	۶۱۳	کِتَابُ النَّذْرِ	
۶۷۰	قتل کا اقرار صحیح ہے اور دلی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔	۲۴۰	۶۲۰	کِتَابُ الْاِيْمَانِ	
۶۷۱	پہیٹ کے بچے اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کا حکم۔	۲۴۱	۶۲۰	غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔	۲۲۳
۶۷۲	کِتَابُ الْحُدُودِ		۶۲۳	جو شخص کسی کام کی قسم کھائے اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔	۲۲۴
۶۷۳	چوری کی حد اور اس کا نصاب۔	۲۴۲	۶۳۱	قسم، قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔	۲۲۵
۶۷۴	چور خواہ شریف ہو یا غیر شریف اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور حدود میں سفارش کرنے کی ممانعت۔	۲۴۳	۶۳۲	قسم میں انشاء اللہ کہنا۔	۲۲۶
۶۸۰	زنا کی حد۔	۲۴۴	۶۳۳	اگر قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا ممنوع ہے، بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔	۲۲۷
۶۹۷	شراب کی حد۔	۲۴۵	۶۳۳	کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی نذر کا کیا کرے۔	۲۲۸
۷۰۰	تعزیر کے کوڑوں کی تعداد۔	۲۴۶	۶۳۷	غلاموں کے ساتھ کس طرح سوک کیا جائے؟	۲۲۹
۷۰۰	حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔	۲۴۷	۶۳۹	مذہب غلام کی بیع کا جواز۔	۲۳۰
۷۰۲	جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا کنوئیں میں گر	۲۴۸			

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۷۳۱	دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا مانگنے کا استحباب۔	۲۶۸	۷۰۳	پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔	
۷۳۲	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔	۲۶۹		کِتَابُ الْأَقْضِیَةِ	
۷۳۳	شیخون حملہ میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضافتہ نہیں۔	۲۷۰	۷۰۴	مدعی علیہ پر قسم واجب ہے۔	۲۴۹
۷۳۴	کافروں کے درخت کا ثنا اور ان کا جلا دینا درست ہے۔	۲۷۱	۷۰۴	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔	۲۵۰
۷۳۵	خصوصیت کے ساتھ اس امت کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔	۲۷۲	۷۰۵	حاکم کے فیصلہ سے حقیقت الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔	۲۵۱
۷۳۶	غنیمت کا بیان۔	۲۷۳	۷۰۶	ہند یعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔	۲۵۲
۷۳۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔	۲۷۴	۷۰۸	کثرت سوال اور ارضاعت مال کی ممانعت۔	۲۵۳
۷۴۳	فنی یعنی جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے۔	۲۷۵	۷۰۹	حاکم کے اجتہاد کا ثواب۔	۲۵۴
۷۵۳	غنیمت کا مال کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟	۲۷۶	۷۱۰	غصہ کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔	۲۵۵
۷۵۴	غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کا مباح ہونا۔	۲۷۷	۷۱۱	احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و رسومات کی منہ کنی کرنے کا حکم۔	۲۵۶
۷۵۶	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس پر احسان کرنے کا جواز۔	۲۷۸	۷۱۲	بہترین گواہ۔	۲۵۷
۷۵۸	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔	۲۷۹	۷۱۲	مجتہدین کا اختلاف۔	۲۵۸
۷۶۰	جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا جائز ہے۔	۲۸۰	۷۱۳	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرانا بہتر ہے۔	۲۵۹
۷۶۳	جہاد میں سبقت کرنا اور امور ضروریہ میں سے اہم کو مقدم کرنا۔	۲۸۱	۷۱۴	کِتَابُ اللَّقْطَةِ	
۷۶۴	جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو فتوحات کے ذریعہ غنی کر دیا تو انصار کے اموال اور ان کے عطایا واپس کر دیئے۔	۲۸۲	۷۲۰	مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے۔	۲۶۰
۷۶۶	دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے۔	۲۸۳	۷۲۰	مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔	۲۶۱
۷۶۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کی دعوت کے لئے ہر قتل بادشاہ کے نام خط۔	۲۸۴	۷۲۲	جو مال اپنی حاجت سے زائد ہو اسے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔	۲۶۲
۷۷۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام خطوط۔	۲۸۵	۷۲۳	جب تو شے کم ہوں تو سب تو شوں کو مالدینا مستحب ہے۔	۲۶۳
۷۷۱	غزوہ حنین۔	۲۸۶	۷۲۴	کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ	
۷۷۲	غزوہ طائف۔	۲۸۷	۷۲۵	امام کو لشکروں پر امیر بنانا اور انہیں لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتلانا۔	۲۶۴
۷۷۶	غزوہ بدر۔	۲۸۸	۷۲۸	عہد شکنی کی حرمت۔	۲۶۵
۷۷۷	فتح مکہ کا بیان۔	۲۸۹	۷۳۰	لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔	۲۶۶
			۷۳۰	دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت، اور جنگ کے وقت صبر کرنے کا حکم۔	۲۶۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۹۰	صلح حدیبیہ۔	۷۸۲	۲۹۹	غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔	۸۰۶
۲۹۱	اقرار کو پورا کرنا۔	۷۸۸	۳۰۰	ذی قرد وغیرہ لڑائیاں۔	۸۰۸
۲۹۲	غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق۔	۷۸۸	۳۰۱	فرمان الہی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةِ	۸۱۷
۲۹۳	غزوہ احد۔	۷۹۰	۳۰۲	عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔	۸۱۸
۲۹۴	جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیں اس پر غضب الہی کا نزول۔	۷۹۲	۳۰۳	جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حریوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔	۸۲۰
۲۹۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین اور منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔	۷۹۳	۳۰۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد۔	۸۲۳
۲۹۶	ابو جہل مردود کے قتل کا بیان۔	۷۹۹	۳۰۵	غزوہ ذات الرقاع۔	۸۲۶
۲۹۷	طغوت یہود یعنی کعب بن اشرف کا قتل۔	۸۰۰	۳۰۶	بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں مدد لینے کی ممانعت۔	۸۲۶
۲۹۸	غزوہ خیبر۔	۸۰۲			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الصِّيَامِ (۱)

۱۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ابو سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں۔

۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقَتُ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ *

(فائدہ) مگر اس زمانہ میں شیاطین بہت ہی سرکش ہیں، وہ وہیں سے کسی بھی طرح سے اپنا کام کر جاتے ہیں مگر پھر بھی ان کے دل پر ندامت اور خوف طاری رہتا ہے۔

۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن ابی انس، بواسطہ اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (۲)

۲- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَتُغْلَقَتُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلْسَلَتِ الشَّيَاطِينُ *

(۱) صوم کا لغوی معنی مطلقاً رکنا خواہ کسی بھی چیز سے رکنا ہو۔ شریعت کی اصطلاح میں صوم نام ہے تین چیزوں یعنی کھانے، پینے اور جماع سے مخصوص شرائط کے ساتھ رکنا۔ صوم کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ روزے میں جب روزہ دار بھوک پیاس کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اسے ایسے مساکین اور غریبوں کو فحشاء کی تکلیف کا بھی جدا احساس ہو جاتا ہے جن کی حالت اکثر بھوک و پیاس و ان رہتی ہے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم شعبان ۲ ہجری میں نازل ہوا۔

(۲) ان احادیث کے مطالعہ سے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تو پھر رمضان میں شرور اور معصی کا صدور کیوں ہوتا ہے؟ شروع حدیث میں اس سوال کے کئی جواب دیئے گئے ہیں (۱) سرکش شیاطین کو قید کر دیئے جاتے ہیں تمام کے تمام شیاطین قید نہیں کئے جاتے۔ (۲) مقصود یہ بیان فرمانا ہے کہ رمضان میں شرور و معاصی کا صدور بہت دوسرے مہینوں کے کم ہو جاتا ہے اور یہ بات تو رمضان میں واضح طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ (۳) گناہوں کے صدور کے کئی سبب ہیں شیاطین، نفوس خبیثہ، عادت قبیحہ۔ تو شیاطین کے قید کئے جانے کے باوجود چونکہ دوسرے اسباب معاصی موجود ہیں اس لئے گناہوں کا صدور ممکن ہے۔

۳۔ محمد بن حاتم اور حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد صالح، ابن شہاب، نافع بن انس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ *

باب (۱) چاند دیکھنے کے بعد رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور چاند ہی کے دیکھنے پر افطار کرنا اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس روزے پورے کرنا! ۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا روزے نہ رکھو، تاوقتیکہ چاند نہ دیکھو اور ایسے ہی بغیر اس کو دیکھے افطار نہ کرو، اور اگر چاند تمہیں نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرو۔

(۱) بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أَكْمِلَتْ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا * ۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

(فائدہ) یعنی گر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آیا تو شعبان کا مہینہ تیس دن کا شمار کرو، اور اسی طرح اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آیا تو پھر تیس روزے رکھیں، جمہور علمائے سف و خف کا یہی قول ہے، محض ریڈیو اور اخبار کی خبر پر روزہ کھوں دینا، تاوقتیکہ شہادت مطابق شرع اور اس پر شہر کے مفتی کا فتویٰ نہ ہو، محض اپنی رائے سے کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا مہینہ ایسا ہے، ایسا ہے، ایسا ہے، اور تیسری مرتبہ اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا اور فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند ہی دیکھ کر افطار کرو اور اگر کسی بنا پر تم چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن پورے کرو۔

۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيِهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ *

۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح، اس طرح ہے، پھر اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے

۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ *

تیس دن پورے کرو جیسا کہ ابواسامہ کی روایت میں ہے۔

۷۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا تذکرہ کیا اور فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا، ایسا، ایسا اور فرمایا اس کا اندازہ کریں اور تمہیں کا لفظ نہیں فرمایا۔

۸۔ زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آ سکے تو تعداد پوری کر لو۔

۹۔ حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے، جب تم چاند دیکھو اس وقت روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب ہی افطار کرو، سو اگر تم پر پوشیدگی ہو جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

۱۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم چاند دیکھ لو تب روزہ رکھو اور جب نظر آ جائے تب ہی افطار کرو اور اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کرو۔

۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَنَائِينَ *

۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

۹- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

۱۰- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

فرمایا کہ مہینہ ۲۹ راتوں کا بھی ہو جاتا ہے تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، مگر یہ کہ چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے سو اگر چاند تم سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۲۔ بارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ہے اور تیسری مرتبہ آپ نے اپنے انگوٹھے کو دبایا (یعنی ۲۹)۔

۱۳۔ حجاج بن شاعر، حسن اشیب، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، مہینہ ۲۹ تاریخ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ سہل بن عثمان، زیاد بن عبد اللہ بکائی، عبد الملک بن عمیر، موسیٰ بن طلحہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مہینہ اس طرح اس طرح اس طرح ہے، دس دس اور نو (یعنی ۲۹ روز کا)۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ اگر رمضان المبارک ۲۹ روز کا ہو جائے تو ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔

۱۵۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، جبہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ ایسا ایسا ہے، اور آپ نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو، را اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری مرتبہ اشارہ کرنے میں دایاں یا بایاں انگوٹھا کم کر لیا۔

إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ *

۱۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَبْضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ *

۱۳ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْيَبِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۱۴ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَايِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا *

۱۵ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّلَاثَةِ إِبْهَامَ الْيَمَنِ أَوِ الْيُسْرَى *

۱۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَطَبَقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَقَ كَفِّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَمَامَ ثَلَاثِينَ *

۱۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِشَهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ *

۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النُّصْفِ فَقَالَ لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النُّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریش، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہو جاتا ہے اور شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کر کے بتلایا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو موڑ لیا اور عقبہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا مہینہ تیس روز کا ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہم امت امیہ (۱) ہیں کہ نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ میں آپ نے انگوٹھا بند کر لیا اور فرمایا کہ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، یعنی پورے تیس دن کا۔

۱۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر دوسرے تیس دن کے مہینے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۔ ابو کامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبید اللہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا، ابن عمر نے فرمایا کہ تجھے کیسے معلوم ہو گیا کہ آج کی رات مہینہ آدھا ہو گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اس سے مراد اہل عرب ہیں انہیں امی اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔ قرآن کریم میں بھی ایک مقام پر انہیں امیئین کہا گیا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ الْخ، ترجمہ: وہ ذات جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔

سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ہوتا ہے، اور اپنی دسوں انگلیوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا، اور اسی طرح تیسری بار کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کیا، یا جھکالیا اپنے انگوٹھے کو۔

۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب افطار کرو اور اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے روزے رکھو۔

۲۱۔ عبدالرحمن بن سلام جمحی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو (تیس کی) تعداد پوری کر لو۔

۲۲۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھنے پر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر افطار کرو، پر اگر مہینہ کا حال تم پر مخفی رہے تو تیس کی تعداد پوری کر لو۔

۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عبیدی، عبید اللہ بن عمر، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو سوا اگر چاند کی حالت تم پر مخفی رہے تو تیس دن پورے کر لو۔

۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشهر هكذا وهكذا وأشار بأصابعه العشر مرتين وهكذا في الثالثة وأشار بأصابعه كلها وحبس أو خنس إبهامه *

۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا *

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسَبِّمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ *

۲۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ *

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک سے پہلے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ان دنوں میں روزے رکھتا ہو (اور وہی دن آگیا) تو وہ رکھ لے۔

۲۵۔ یحییٰ بن بشر الحریری، معاویہ بن سلام (دوسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب بن عبد المجید (چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے۔

۲۶۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس ایک ماہ تک نہیں آؤں گا، زہری بواسطہ عروہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ۲۹ راتیں ہو گئیں اور میں گنتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور آپ ۲۹ روز میں تشریف لے آئے تو میں گن رہی تھی آپ نے فرمایا مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ایک مہینہ جدا رہے پھر ۲۹ دن کے بعد ہماری طرف تشریف لائے سو ہم نے عرض کیا کہ آج ۲۹ واں دن ہے آپ نے فرمایا، مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ ملائے اور اخیر کی بار

مُبَارَكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلَبِصْمُهُ *

۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشَرَ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعْدَهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْدَهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ *

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْفِظُّ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي اِرْبُزٍّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ

ایک انگلی بند کر لی۔

۲۸۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن شاعر حجاج بن محمد ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک علیحدگی اختیار کی تو آپ ۲۹ کی صبح کو تشریف لائے تو بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج تو ۲۹ کی صبح ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ کبھی ۲۹ تاریخ کا بھی ہوتا ہے، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا، دو مرتبہ پوری انگلیوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ ان میں سے ۲۹ انگلیوں کے ساتھ (یعنی مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے)۔

۲۹۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد صفی، عکرمہ بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے جب ۲۹ دن پورے ہو گئے تو ان کے پاس صبح کو تشریف لے گئے، آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، روح (دوسری سند) محمد بن ثنی، ضحک، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

مَرَاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ*

۲۸۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّلَاثَةَ يَتَسَعُ مِنْهَا*

۲۹۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَنِيْعٍ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا*

۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رُوْحٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ

ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور پھر تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

۳۲۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، اسماعیل، محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ایسا، ایسا ایسا ہوتا ہے یعنی دس، دس اور نو ایک بار۔

۳۳۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، علی بن حسن بن شقیق، سلمہ بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن ابی خالد اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۲) ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی روایت معتبر ہے اور دوسرے مقام کی روایت بغیر کسی دلیل شرعی کے وہاں معتبر نہیں ہے۔

۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرمہ، کریب بیان کرتے ہیں کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں ملک شام میں حضرت امیر معاویہ کے پاس بھیجا، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام آیا اور ان کا کام پورا کیا اور میں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں رمضان المبارک کا چاند دیکھا پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ آیا تو عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت کیا اور پھر چاند کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا تم نے چاند کب دیکھا، میں نے کہا جمعہ کی شب میں، انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا، میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا، ابن عباس نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب میں دیکھا ہے اور ہم پورے تیس روزے رکھیں یا چاند دیکھ لیں، میں نے

اللہ عنہ قال ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على الأخرى فقال الشهر هكذا وهكذا ثم نقص في الثالثة أصبعاً *

۳۲۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً *

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَاذٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَسَلْمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

(۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَاهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهَيْلَالَ بِلَدِهِمْ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنْهُمْ *

۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَتْ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَأَسْتَهْلُ عَلَيَّ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَتَتْ رَأَيْتُهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ

عرض کیا کہ آپ حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھ لینا اور روزہ رکھنا کافی نہیں سمجھتے، انہوں نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی چیز کا حکم دیا ہے، یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ تلفی کا لفظ کہا یا تلفلی کا۔

النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي *

باب (۳) چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اگر چاند نظر نہ آ سکے تو پھر تیس دن پورے کرے۔

(۳) بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهَلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَا فَإِنْ غَمَّ فَنُكْمَلُ ثَلَاثُونَ *

۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حصین، عمرو بن مرہ، ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کے ارادہ سے چپے، جب ہم وادی بطن نخلہ میں اترے تو ہم سب نے چاند دیکھنا شروع کیا، بعض بولے یہ تین رات کا چاند ہے اور بعض بولے دو رات کا ہے، پھر ہم ابن عباس سے ملے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا کہ ہم نے چاند دیکھا، بعض بولے تین رات کا ہے اور بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے، انہوں نے پوچھا کہ کون سی رات تم نے چاند دیکھا (۱) ہم نے کہاں فلاں رات! انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھنے کے لئے بڑھا دیا باقی وہ اسی رات کا تھا جس رات کو تم نے دیکھا۔

۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَمَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةٍ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَقَيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَا فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ *

۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن شنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس

۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل مدار رویت پر سب چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ بعض لوگ چاند کے حجم کو دیکھ کر رویت ہلال کمیٹی کے فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہوتے ہیں اس روایت میں ایسے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہے۔ (از احقر عفی عنہ)

رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ *

(۴) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ *
۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرًا عِيدٌ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

(فائدہ) یعنی ان کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی خواہ مہینہ ۲۹ تاریخ کا ہو یا تیس کا۔

(۵) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذَلِكَ *

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

چاند کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لئے بڑا کر دیا ہے، پھر اگر وہ نظر نہ آ سکے تو تمہیں کی تعداد پوری کرو۔

باب (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے۔

۳۷- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، خالد، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عیدین کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے، ایک رمضان المبارک دوسرا ذی الحجہ۔

۳۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، اسحاق بن سوید، خالد، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے گھٹتے نہیں اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو مہینے یعنی رمضان اور ذی الحجہ۔

باب (۵) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک سحری کھا سکتا ہے اور طلوع فجر سے صبح صادق مراد ہے صبح کاذب نہیں۔

۳۹- ابو بکر بن شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، حصین، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَرَكْتَ
(حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لَهُ عَدِيّ بْنُ حَاتِمٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وَسَادَتِي عِقَالَيْنِ
عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَغْرِفُ السَّيْلَ مِنَ
النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ السَّيْلِ
وَيَبْيَضُ النَّهَارُ *

۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ
بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَكُلُوا
وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ عَيْطًا
أَبْيَضَ وَخَيْصًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَسْنِيَهُمَا حَتَّى
أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مِنَ الْفَجْرِ) فَبَيَّنَ ذَلِكَ *

۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو
نُكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَكُلُوا
وَأَشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ
الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ
وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَمَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَهُ رَأْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ (مِنَ الْفَجْرِ)
فَعَلِمُوا أَنَّهَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ *

۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ
رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ

یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ
سفید دھاگہ صبح کے سیاہ دھاگے سے نمایاں نہ ہو جائے، عدی
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں
رکھ لیں ایک سفید اور دوسری سیاہ، اس سے میں پہچان لیتا
ہوں، رات کو دن سے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے (بطور مزاح) فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس آیت سے
تورات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے،

۴۰۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، فضیل بن سلیمان، ابو حازم،
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ جب یہ آیت ”کلو واشربوا“ الخ، نازل ہوئی تو ایک صاحب
ایک سفید دھاگہ لے لیتے اور ایک سیاہ اور جب تک ان میں
فرق ظاہر نہ ہوتا تو کھاتے پیتے رہتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ”من
الفجر“ کا لفظ نازل فرمایا تو وہ التباس ظاہر ہو گیا۔

۴۱۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، ابو
غسان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کلو واشربوا الخ نازل ہوئی تو
آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں
باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ، اور کھاتا پیتا رہتا، یہاں تک
کہ اسے دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق محسوس ہونے لگتا، تب
اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ”من الفجر“ کا لفظ نازل کیا، تب
معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد، رات اور دن ہے۔

۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن
سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۴۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

(فائدہ) اتنی جلدی اذان دینے کی وجہ آئندہ روایات میں آرہی ہے۔

۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْفَى هَذَا *

(فائدہ) حضرت بلال صبح صادق سے قبل اذان دے کر صبح صادق کے انتظار میں وہیں بیٹھ جاتے، اور پڑھتے رہتے، پھر جب صبح صادق طلوع کے قریب ہو جاتی تو وہ اترتے اور ابن ام مکتوم کو مطلع کرتے کہ اذان دو، چنانچہ پھر وہ اذان دیتے، واللہ اعلم۔

۴۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

نے فرمایا کہ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے سو تم کھاتے پیتے رہ کر، یہاں تک کہ ابن مکتوم (۱) کی اذان سنو۔

۴۳- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ بلال رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں تو کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن مکتوم اذان دیں۔

۴۴- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے، بلال اور ابن مکتوم اعمیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال تو رات ہی سے اذان دے دیتے ہیں، اس لئے کھاتے پیتے رہا کرو تا وقتیکہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں اور دونوں کی اذان میں اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

(فائدہ) حضرت بلال صبح صادق سے قبل اذان دے کر صبح صادق کے انتظار میں وہیں بیٹھ جاتے، اور پڑھتے رہتے، پھر جب صبح صادق طلوع کے قریب ہو جاتی تو وہ اترتے اور ابن ام مکتوم کو مطلع کرتے کہ اذان دو، چنانچہ پھر وہ اذان دیتے، واللہ اعلم۔

۴۵- ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۴۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ (دوسری سند) اسحاق، عبدہ

(۱) حضرت ابن ام مکتوم کا اصل نام عمرو یا حصین تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ تجویز فرمایا۔ یہ قدیم السلام صحابہ میں سے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکرام فرمایا کرتے تھے اور جب مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انہیں کو اپنا نائب بنا کر جاتے۔ حضرت ابن ام مکتوم حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور ایک قوس کے مطابق وہیں پر شہادت کے مرتبہ پر فائز بھی ہو گئے۔

(تیسری سند) ابن ثنی، حماد بن مسعدہ، عبید اللہ سے دونوں سندوں سے ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ ح
و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ
كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوُ
حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سلیمان، تیمی، ابو عثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سحری کھانے سے کسی کو بدل کی اذان نہ روکے اس لئے کہ وہ رات سے اذان دے دیتے ہیں تاکہ تم سے نماز پڑھنے والے (سحری کھانے کے لئے) چل جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے اور صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو، اور اپنے ہاتھوں کو سیدھا کیا اور انہیں بند کیا، جب تک ایسی نہ ہو اور کھول دیا اپنی انگلیوں کو (یعنی کہ پھیل نہ جائے)۔

۴۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَدَانٌ بَدَلٌ أَوْ قَالَ نِدَاءُ بَدَلٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ وَقَالَ يُنَادِي بِبَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظُ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَجَ بَيْنَ صَبْعَيْهِ *

۴۸۔ ابن نمیر، ابو خالد احمر، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا فجر وہ نہیں جو ایسی ہو، اور آپ نے سب انگلیوں کو ملایا اور زمین کی طرف جھکایا بلکہ صبح صادق تو ایسی ہے اور آپ نے شہادت کی انگلی کو شہادت کی انگلی پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

۴۸ - وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجَرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا أَوْ صَعَّ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ *

۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلمان (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی معتمر کی روایت یہیں تک ہے کہ بدل کی اذان اس لئے ہوتی ہے کہ نماز پڑھنے والا رک جائے اور سونے والا بیدار ہو جائے، اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جریر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی یعنی اونچی ہو لیکن وہ ہے، جو ایسی یعنی پھیلی ہوئی ہو۔

۴۹ - وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُبْنِ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَ قَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي الْفَجَرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ *

۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، عبداللہ بن سوادہ القشیری، بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ

۵۰ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيِّ

تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو بادل کی اذان سحری کھانے سے دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ یہ سفیدی تاوقتیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۱۔ زہیر بن حرب، سماعیل بن علیہ، عبداللہ بن سوادہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بادل کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی جو صبح کے ستون کی طرح ہوتی ہے، تاوقتیکہ پھیل نہ جائے۔

۵۲۔ ابوالربیع، حماد بن زید، عبداللہ بن سوادہ قشیری بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو سحری کھانے سے بادل کی اذان دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ وہ سفیدی جو افق کی لمبائی میں اس طرح پھیلی ہو، تاوقتیکہ (چوڑائی میں) اس طرح نہ پھیل جائے اور حماد نے اپنے ہاتھوں سے بتایا، کہ اس طرح پھیل جائے۔

۵۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سوادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ بلاں کی اذان تم کو دھوکے میں نہ رکھے اور نہ یہ سفیدی، یہاں تک کہ صبح ظاہر اور روشن ہو جائے۔

۵۴۔ ابن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، سوادہ بن حنظلہ، قشیری، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت نقل فرمائی۔

حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرُنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بَلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ *

۵۱۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُليَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْرُنْكُمْ أَذَانُ بَلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا *

۵۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقَشِيرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْرُنْكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بَلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْآفَاقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا *

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْرُنْكُمْ نِدَاءُ بَلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَانَ حَتَّى يَنْفَجَرَ الْفَجْرُ *

۵۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا *

باب (۶) سحری کی فضیلت اور اس کا استحباب اور اس

(۶) بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ

وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ*

۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ

عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ح

و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً*

۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ مَا

بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ*

۵۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو

الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى

بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى

الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خَمْسِينَ آيَةً*

۵۹- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

کے دیر میں کھانے اور جلدی افطار کرنے کا بیان۔

۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن علیہ،

عبد العزیز، حضرت انس (تیسری سند) قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ،

قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا، سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں

برکت ہوتی ہے۔

۵۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، موسیٰ بن علی، بواسطہ اپنے والد، ابو

قیس مولیٰ (آزاد کردہ غلام) عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں صرف سحری

کے لقمہ کا فرق ہے۔

۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) ابو

طاہر، ابن وہب، موسیٰ بن علی سے اسی سند کے ساتھ اسی

طرح روایت منقول ہے۔

۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس،

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی

اور پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے دریافت کیا کہ

دونوں کے درمیان کتنا فصل تھا، انہوں نے کہا بقدر پچاس

آیتوں کے۔

۵۹۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہمام (دوسری سند) ابن ثنی،

سالم بن نوح، عمرو بن عامر، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ
كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِحَيْرٍ مَا عَجَلُوا
الْفِطْرَ *

۶۱۔ وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ
وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ
الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ
وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ
مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ
أَبُو مُوسَى *

۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي
زَائِدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ

۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد،
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ لوگ
خیر اور بھلائی (۱) میں رہیں گے جب تک کہ افطار جلدی کرتے
رہیں گے۔

۶۱۔ قتیبہ، یعقوب (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمن
بن مہدی، سفیان، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی
طرح روایت کرتے ہیں۔

۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریم، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش،
عمارہ بن عمیر، ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق
حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ہم نے عرض کیا کہ اے ام
المومنین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمی ہیں ان
میں ایک افطار میں جلدی کرتا اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور
دوسرا ان میں روزے کا افطار بھی دیر میں کرتا ہے اور نماز بھی
تاخیر کے ساتھ پڑھتا ہے، ام المومنین نے فرمایا ان میں سے وہ
کون سے صحابی ہیں جو افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی
جدی پڑھتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن
مسعود، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے
تھے، ابو کریم نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ
دوسرے ابو موسیٰ ہیں۔

۶۳۔ ابو کریم، ابن ابی زائدہ، اعمش، عمارہ، ابو عطیہ سے
روایت کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ رضی

(۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت کا عمل یعنی افطار میں تخیل، سنت کے موافق ہے اور خیر لانے کا باعث ہے جبکہ روافض کا
عمل یعنی ستاروں کے ظاہر ہونے تک افطار میں تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، مسروق نے ان سے عرض کیا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو شخص ہیں، دونوں خیر اور بھلائی میں کسی قسم کی کوتاہی کرنے والے نہیں ہیں، ایک ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار کو جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار دونوں کو تاخیر کے ساتھ کرتے ہیں، فرمایا کون ان میں سے مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے، مسروق نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب (۷) روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام۔

۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کریب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر، ابو معاویہ، ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، ابو کریب، بواسطہ ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج غروب ہو گیا تو روزہ دار نے افطار کر لیا (یعنی سورج غروب ہو چکنے کے بعد روزہ افطار کر دینا چاہئے، دیر نہیں کرنی چاہئے) ابن نمیر نے لفظ ”فقد“ کا بیان نہیں کیا۔

۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابو اسحاق شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں رمضان المبارک کے مہینے میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا اے فلاں اترو، اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابھی آپؐ پر دن ہے، آپؐ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولے اور آپؐ کی خدمت میں لے کر آئے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے

قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْكُلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

(۷) بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ *

۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَتَفَقُّوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ *

۶۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدِخْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا عَلَيْكَ نَهَارًا قَدْ نَزَلَ فَاجْدِخْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَاجْدِخْ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ الْبُيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

اشارہ کر کے فرمایا کہ جب سورج اس طرف کو ڈوب جائے اور رات ادھر سے آجائے تو روزہ دار کا روزہ کھل گیا۔

۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عباد بن عوام، شیبانی، ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ شام ہونے دیں، آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے فرمایا ابھی ہم پر دن ہے، غرضیکہ وہ اترے اور آپ کے لئے ستو گھول دیئے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رات کو دیکھو کہ ادھر سے آگئی اور مشرق کی طرف اشارہ کیا تو روزہ دار نے افطار کیا۔

(فائدہ) یعنی افطار کا وقت آگیا، اب تاخیر اچھی نہیں کیونکہ سورج کا غروب ہونا ضروری ہے، سرنخی کا غائب ہونا ضروری نہیں، واللہ اعلم وعمرہ اتم۔

۶۷۔ ابو کمال، عبد الواحد، سلیمان شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور آپ روزہ دار تھے۔ جب آفتاب غروب ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، اے فلاں! اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو، بقیہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ ابن مسہر اور عباد بن عوام کی روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔

۶۸۔ ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) اسحاق، جریر، شیبانی، ابن ابی اوفی (تیسری سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، شیبانی، حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن مسہر، عباد اور عبد الواحد کی روایت کی طرح ذکر کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں ہے کہ وہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور نہ ہی رات کے اس طرح آنے کا تذکرہ ہے، مگر صرف ہشیم کی روایت میں یہ چیز مذکور ہے۔

بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَحَاءَ اللَّيْلِ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أُمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَتَزَلْ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فَلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ بْنِ الْعَوَّامِ *

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي

شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ السَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا إِلَّا
فِي رِوَايَةٍ مُشْتَبِهَةٍ وَخَدَهُ *

(۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ *

۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ
كَهَيْتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأُسْقِي *

۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصِلَ النَّاسِ
فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ
مِثْلَكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأُسْقِي *

۷۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ *

۷۲- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَيْسْتُ
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ

باب (۸) صوم وصال کی ممانعت!

۶۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال
(یعنی بغیر افطار کے روزہ پر روزہ رکھنے) سے منع کیا، صحابہ نے
عرض کیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں
تمہارے جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمضان المبارک میں وصال فرمایا تو صحابہ کرام نے بھی وصال
شروع کیا، آپ نے انہیں منع کیا، انہوں نے عرض کیا آپ
بھی تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تمہارے جیسا
نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۷۱- عبد الوارث، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب، نافع،
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسی طرح روایت مذکور ہے مگر اس میں رمضان
المبارک کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۲- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن
عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع
فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے
کون مجھ جیسا ہو سکتا ہے، میں تو رات گزارتا ہوں تو مجھے میرا
پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے، جب صحابہ کرام وصال سے باز نہ
رہے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ ایک روز، پھر دوسرے روز

الْوَصَالَ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا
الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنْكَلِ
لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک وصال ممنوع ہے، یعنی بغیر کچھ کھائے پیئے روزے پر روزہ رکھنا، یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے امت کے لئے درست نہیں ہے۔

۷۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَ
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُمْ وَالْوَصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ
تُؤَصِّلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ
مِثِّي إِنِّي أُبَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا
مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ *

۷۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ *

۷۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثَمَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ
الْوَصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ *

۷۶- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي
رَمَضَانَ فَجَنَّتْ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ
آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَلْفَهُ جَعَلَ
يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةَ

اور پھر تیسرے روز وصال فرمایا، جب انہوں نے چاند دیکھ لیا تو
آپ نے فرمایا اگر چاند ابھی نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا گویا
کہ اس انکار پر آپ توبیخ فرما رہے تھے۔

۷۳۔ زہیر بن حرب، اسحاق، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصال سے بچو، صحابہ نے عرض کیا یا
رسول اللہ! آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس
معاملہ میں میرے برابر نہیں ہو، میں تو رات گزارتا ہوں تو
میرا پروردگار کھلاتا اور پیتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجالاؤ کہ
جن کی تم میں طاقت اور قدرت ہے۔

۷۴۔ قتیبہ، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت
نقل کرتے ہیں مگر اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جتنی تم میں طاقت ہے، اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔

۷۵۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا جیسا کہ
عمارہ عن ابی زرعہ کی روایت میں مضمون مذکور ہے۔

۷۶۔ زہیر بن حرب، ابو النضر، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں (رات کو) نماز پڑھتے
تھے تو میں آیا اور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا، ایک اور شخص آیا
وہ بھی کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی، جب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے
ہیں تو آپ نے نماز بلکی کرنا شروع کر دی، پھر آپ اپنے گھر
تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی کہ ہمارے ساتھ نہیں

لَا يُصَلِّيَهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا
أَفْطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي
حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي
آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ
يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
بَالُ رَجُلٍ يُوَاصِلُونَ إِنْكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَمَا
وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ
الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ *

۷۷- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التِّيمِيُّ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ
شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَبَّغَهُ
ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ مَدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وَصَالًا
يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنْكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ
قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظْلُ يُطْعِمُنِي رَبِّي
وَيَسْقِينِي *

۷۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا
عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمْ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاصِلِ رَحْمَةً لَهُمْ
فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ
إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي *

پڑھتے تھے، صبح کو ہم نے عرض کیا، کیا رات آپ کو ہماری
اقتداء کی خبر ہو گئی تھی، آپ نے فرمایا اسی وجہ سے تو میں نے
کیا، جو کچھ بھی کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال
کرنا شروع کر دیا اور یہ مہینہ کے آخر میں تھا، آپ کے اصحاب
میں سے کچھ حضرات نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا، اس پر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ
وصال کرتے ہیں، تم میرے برابر نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم! اگر
مہینہ دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے
اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

۷۷۔ عاصم بن نضر تیمی، خالد بن حارث، حمید، ثابت،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے اخیر میں
وصال فرمایا، مسلمانوں میں سے کچھ حضرات نے وصال شروع
کر دیا، آپ کو اس چیز کی اطلاع ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینہ
ہمارے لئے دراز ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے
والے اپنی زیادتی کو چھوڑ دیتے، آپ نے فرمایا تم میرے برابر
نہیں ہو، یا یہ فرمایا کہ تم مجھ جیسے نہیں ہو، میں تو اس طرح رہتا
ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان،
ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو بطور شفقت کے وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض
کیا کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری
طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے (۱)۔

(۱) جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ کھلانے اور پلانے سے مراد قوت طعام اور قوت شراب ہے کہ کھانے پینے سے جو قوت حاصل ہوتی

ہے اللہ تعالیٰ وہ قوت بغیر کھائے پئے عطا فرما دیتے ہیں۔

(۹) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تَحْرُكْ شَهْوَتُهُ*

۷۹- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضَحَّكَ*

۸۰- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ*

۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيْكُمُ يَمْلِكُ إِرْتَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْتَهُ*

۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح وَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

باب (۹) جسے اپنی شہوت پر اطمینان ہو، اسے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے۔

۷۹۔ علی بن حجر سعدی، سفیان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی بوسہ لے لیتے تھے، یہ فرما کر پھر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

۸۰۔ علی بن حجر سعدی، ابن ابی عمر، حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کہ تم نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیتے تھے، کچھ دیر وہ خاموش رہے، پھر کہاں جی ہاں!

۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسمر، عبید اللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے، اور تم میں سے کون اپنی شہوت پر ایسا قابو پاسکتا ہے جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہوت پر قدرت حاصل تھی۔

۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) شجاع بن مخلد، یحییٰ بن ابی زائدہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ایسے ہی روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے مگر وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُيَاسِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ *

۸۳۔ علی بن حجر، زہیر بن حرب، سفیان، منصور، ابراہیم علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، باقی وہ اپنی شہوت پر بہت زیادہ قابو رکھتے تھے۔

۸۳۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ *

۸۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت کر لیا کرتے تھے۔

۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُيَاسِرُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۸۵۔ محمد بن ثنی، ابو عاصم، ابن عون، ابراہیم، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مباشرت (بوس وکنار) کر لیا کرتے تھے، فرمایا ہاں! لیکن تم سب سے زیادہ اپنی خواہش کو ضبط کرنے والے تھے اور تم میں سے کون حضور کی طرح اپنی خواہش کو ضبط کر سکتا ہے، ابو عاصم کو آخر کے الفاظ میں شبہ ہے کہ میں کالفاظ فرمایا نہیں۔

۸۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُيَاسِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلِكِكُمْ لِإِرْبِهِ شَكَ أَبُو عَاصِمٍ *

۸۶۔ یعقوب دورقی، اسماعیل، ابن عون، ابراہیم، اسود اور مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر حسب سابق روایت مذکور ہے۔

۸۶۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، عمر بن عبدالعزیز، عروہ بن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت

۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ

میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۸۸۔ یحییٰ بن بشر احریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مذکور ہے۔

۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے (معموم ہوا کہ صرف بوسہ لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا)۔

۹۰۔ محمد بن حاتم، بہز بن اسد، ابو بکر نہشی، زیاد بن علاقہ، عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں رمضان المبارک میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۱۔ محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، ابوالزناد، علی بن حسین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، شتیر بن شکل، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۹۳۔ ابوالریع زہرائی، ابو عوانہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحق بن ابراہیم، جریر، منصور، مسلم، شتیر بن شکل،

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ * ۸۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشَرَ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَبِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ *

۹۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِيَّاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عِلْيَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَرِيبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ *

۹۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتی ہیں۔

۹۴۔ ہارون بن سعید الی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، عبد اللہ بن کعب، حمیری، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ چیز ام سلمہ سے دریافت کرو تو ام سلمہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں (اگر بالفرض و التقدیر ہوتیں) سب معاف کر دی ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور خوف کرتا ہوں۔

باب (۱۰) حالت جنابت میں اگر صبح ہو جائے تو روزہ درست ہے۔

۹۵۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق بن ہمام، ابن جریج، عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن، حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اپنی حدیثوں میں بیان کرتے ہیں کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے تو میں نے عبد الرحمن بن حارث سے جو میرے والد تھے، اس چیز کا تذکرہ کیا، انہوں نے اس چیز کا انکار کیا چنانچہ عبد الرحمن چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس آئے، عبد الرحمن نے دونوں سے اس چیز کے متعلق سوال کیا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں بغیر احتلام

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْنِمٍ عَنْ شَتِيْرٍ بِنِ شَكْلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *
۹۴ - حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْلِي حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ اَحَارِثٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْجَمِيْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَقْبَلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ سَلَّمَ هَذِهِ لَامٌ سَلَمَةٌ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا وَاللّٰهِ اِنِّي اَتَّقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهُ *

(۱۰) بَابُ صِحَّةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ *

۹۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْصُ بِقَوْلٍ فِي قَصَصِهِ مَنْ اَدْرَكَهُ لَفْجَرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لَأَبِيهِ فَاَنْكَرَ ذَلِكَ فَاَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَتَطَلَّقْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَامَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَكَلَّمَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ حُنْبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَاِنْطَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبَتْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَحَنَنَّا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهْمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ حُنْبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ *

۹۶- وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذِرُكَهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ حُنْبٌ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ *

۹۷- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْجَمْعِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ

کے صبح کرتے اور پھر اسی حالت میں روزہ رکھتے، پھر ہم مروان کے پاس گئے تو عبدالرحمن نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو مروان بولا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کر دو "چنانچہ ہم حضرت ابو ہریرہ کے پاس گئے اور ابو بکر ان تمام باتوں میں حاضر تھا چنانچہ عبدالرحمن نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا، کیا ان دونوں نے تم سے یہ فرمایا ہے، انہوں نے کہا ہاں! تو حضرت ابو ہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی، اور ابو ہریرہ بولے کہ میں نے یہ بات فضل بن عباس سے سنی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی، غرضیکہ کہ ابو ہریرہ نے اس بات سے جو اس مسند میں کہا کرتے تھے رجوع کر لیا، پھر میں نے یہ بات عبدالملک سے کہی (یہ مقولہ ابن جریج کا ہے) کیا ان دونوں نے یہ بات رمضان کے متعلق فرمائی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا فرمایا ہے کہ آپ کو جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہوتی اور آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔

۹۶- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح ہو جاتی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور پھر روزہ رکھتے۔

۹۷- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ، عبد اللہ بن کعب حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے انہیں ام سلمہ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جماع کے ساتھ بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے، پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ رکھتے تھے)۔

۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد ربہ بن سعید، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں بیان کرتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں جماع سے، بغیر احتلام کے صبح کرتے تھے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم الانصاری، ابو طوالہ، ابو یونس، مولیٰ حضرت عائشہؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ دروازہ کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں تو کیا میں روزہ رکھوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے بھی جنابت کی حالت میں نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں روزہ رکھتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم جیسے نہیں، اللہ نے آپ کی سب اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دیں، آپ نے فرمایا بخدا مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔

۱۰۰۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، محمد بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ روزہ رکھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت

جُنُبًا أَيْصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي *

۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ *

۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرٍ بْنُ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طَوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ بَابٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتُ مِثْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَحْشَاكُمُ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمُ بِمَا أَنْقِي *

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيْصُومُ

کی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

باب (۱۱) روزہ دار پر رمضان المبارک میں دن کے وقت جماع کا حرام ہونا اور اس کے کفارہ کے واجب ہونے کا بیان، اور یہ کفارہ امیر اور غریب سب پر یکساں ہے۔

۱۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا، آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ بولا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں جماع کر لیا، آپ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے بقدر تیرے پاس موجود ہے؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا، آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے، وہ بولا مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے، مدینہ کے دونوں کنروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زائد محتاج نہیں ہے، یہ سن کر آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا اچھا اسے لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، محمد بن مسلم زہری، اس سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں کہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا یعنی زنبیل دایا گیا باقی اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا تذکرہ نہیں ہے، یہاں تک کہ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ *

(۱۱) بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانُهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ *

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْنَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِذَا قَالَ أَفْقَرُ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخُو جُ إِلَيْهِ مِمَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأُطْعِمَهُ أَهْلَكَ *

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رَوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاؤُهُ *

۱۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرَاتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِينَ مِسْكِينًا *

۱۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۰۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْصَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا *

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُطَهَّاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔

۱۰۳- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (دن میں) رمضان المبارک میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا کوئی غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

۱۰۴- محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کے لئے فرمایا، پھر ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۰۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص جس نے رمضان المبارک میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۱۰۶- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے۔

۱۰۷- محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ *

۱۰۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا *

۱۰۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ

جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیوں؟ بولا میں نے رمضان المبارک میں اپنی عورت کے ساتھ دن میں جماع کر لیا، آپ نے فرمایا صدقہ دے، صدقہ دے، اس نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی موجود نہیں، آپ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا اتنے میں آپ کے پاس دو ٹوکڑے کھانے کے آئے، آپ نے حکم دیا کہ ان کو صدقہ کر دے۔

۱۰۸- محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر بقیہ حدیث کا ذکر کیا، باقی اس حدیث کے شروع میں صدقہ دینے اور دن کی قید نہیں ہے۔

۱۰۹- ابو طاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمن بن قاسم، محمد بن جعفر بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جل گیا، میں جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی حالت دریافت کی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، آپ نے فرمایا کہ صدقہ دے، اس نے عرض کیا خدا کی قسم! اے اللہ کے نبی میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں نہ کچھ دے سکتا ہوں، آپ نے فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گیا غرضیکہ وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ایک گدھا نکلتا ہوا لایا، اس پر کھانا لدا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جلنے والا کہاں ہے؟ وہ

شخص کھڑا ہو گیا، آپؐ نے فرمایا اسے صدقہ کر دے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے علاوہ اس کا کوئی اور مستحق ہے، خدا کی قسم ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپؐ نے فرمایا تو تم ہی کھا لو۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَیْنَ الْمُخْتَرَقُ اِنْفَا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللہِ اَغَیْرَنَا قَوْلَ اللہِ اِنَّا لَجِیَاعٌ مَا لَنَا شَیْءٌ قَالَ فَکُوْهُ *

(فائدہ) یہ صرف آپؐ کی خصوصیت تھی، آپؐ کے بعد اور کسی کے لئے یہ چیز جائز نہیں اور نہ ہی اس طرح اب کوئی کفارہ ادا کر سکتا ہے۔

باب (۱۲) رمضان المبارک میں مسافر شرعی کے لئے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم، جب سفر دو منزل یا اس سے زائد ہو۔

(۱۲) بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ اِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرَحَلَتَيْنِ فَاكْثَرَ *

۱۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا رمضان المبارک میں نکلے تو آپؐ نے روزہ رکھا، جب مقام کدید پر پہنچے تو آپؐ نے روزہ افطار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپؐ کی ہر نئی سے نئی بات کا اتباع کرتے تھے۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يَتَّبِعُونَ اَلْأَخْذَ فَلَا حَدَّثَ مِنْ أَمْرِهِ *

(فائدہ) علمائے کرام اور اصحاب فتویٰ اور امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اگر مسافر میں روزہ رکھنے کی ہمت اور قوت ہے تو پھر روزہ رکھنا افضل ہے، ورنہ افطار بہتر ہے کیونکہ روایتوں میں دونوں قسم کے امر موجود ہیں اور سفر سے سفر شرعی مراد ہے۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي مِنْ قَوْلٍ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم *

۱۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے؟ یعنی یہ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری قول لیا جاتا ہے۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور زہری بیان کرتے ہیں کہ افطار

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَأَخْبِرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى مِنْ رَمَضَانَ *

۱۱۳ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَخْذَ فَلَا أَخْذَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ *

۱۱۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُشْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرَبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

(فائدہ) یہی جمہور کا قول ہے اور تفصیل میں نے لکھ دی ہے۔

۱۱۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ *

کرنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری ہی بات پر عمل کرنا چاہئے (۱) اور زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہویں رمضان المبارک کی صبح کی تھی۔

۱۱۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب نے اسی سند کے ساتھ لیث کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور ابن شہاب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ کی ہر نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناخ اور محکم جانتے تھے۔

۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا اور روزہ رکھا، جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگایا اس میں پینے کی کوئی چیز تھی اور اسے دن میں پیتا تاکہ سب لوگ سب کو دیکھ لیں، پھر افطار کرتے رہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی فرمایا سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جو چاہے وہ افطار کرے۔

۱۱۵۔ ابو کریب، وکیع، سفیان، عبد الکریم، طاووس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عیب نہیں لگاتے تھے اس پر جو (سفر میں) روزہ رکھے اور نہ اس پر جو افطار کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا اور آپ نے افطار بھی کیا۔

(۱) بعد والے امر کو یتا تب ضروری ہے جب کہ دوسرا امر ناخ ہو یا پہلے سے رائج ہو، ہمیشہ ایسا نہیں کیونکہ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والا امر بیان جواز کے لئے کیا جیسے اولاً وضو میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھویا پھر بعد میں دو مرتبہ اور ایک مرتبہ دھونے کا عمل بھی کر کے دکھایا۔

۱۱۶۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب بن عبد المجید، جعفر بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے، اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراغ غمیم تک پہنچے تو لوگوں نے روزہ رکھا، پھر آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے دیکھ لیا پھر اس کے بعد آپؐ نے پی لیا۔ اس کے بعد آپؐ سے کہا گیا کہ بعض لوگ روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں، وہی نافرمان ہیں۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے روزہ رکھنا نافرمانی نہیں ہے باقی اس وقت انہوں نے بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی نافرمانی کی اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا۔

۱۱۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہو رہا ہے اور وہ آپؐ کے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپؐ نے عصر کے بعد ایک پیالہ پانی کا منگایا۔

۱۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقُّوا عَلَيْهِمُ الصِّيَامَ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ *

۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، غندر، شعبہ، محمد بن عبد الرحمن بن سعد، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کا هجوم دیکھا کہ وہ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں (ایسی حالت میں) (۱) روزہ رکھنا بہتری کا کام نہیں ہے۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ *

(۱) حالت سفر میں روزہ رکھنے کی وجہ سے اگر ضرر لاحق ہونے کا اور مشقت میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور

اگر ایسا اندیشہ نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا ہی افضل ہے۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ *

۱۲۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ التُّوفَيْي حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ *

۱۲۱- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو مَهْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنِّي فِي

۱۱۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۲۰- احمد بن عثمان نوفلی، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح اور کچھ زیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اس حدیث اور سند پر یہ بات زائد بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اللہ کی اس رخصت کا قبول کرنا لازم ہے جو اللہ نے تمہیں دی، پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو ان کو یاد نہیں رہا۔

۱۲۱- ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کی سولہویں تاریخ کو جہاد کیا تو کوئی ہم میں سے روزہ دار تھا اور کسی نے افطار کر رکھا تھا تو نہ روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

۱۲۲- محمد بن ابو بکر مقدمی، یحییٰ بن سعید تمیمی (دوسری سند) محمد بن شعیب، ابن مہدی، شعبہ، ابو عامر، ہشام، سالم بن نوح، عمر بن عامر (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور تمیمی اور عمرو بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ ہے اور سعید کی روایت میں بارہویں تاریخ ہے اور شعبہ کی روایت میں سترہویں تاریخ یا انیسویں تاریخ کا دن مذکور ہے۔

حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَامِرٍ وَهَشَامُ لَثَمَانُ
عَشْرَةَ خَلَّتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتِي عَشْرَةَ
وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ *

(فائدہ) مغازی کی کتابوں میں مشہور ہے کہ آپ مدینہ سے دس تاریخ کو نکلے اور مکہ مکرمہ میں ۱۹ تاریخ کو داخل ہوئے لہذا کسی نے درمیانی تاریخ ذکر کر دی اور کسی نے آخر کی، اس میں کوئی اشکال نہیں۔

۱۲۳۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ، ابو نضرہ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ہم رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار کے روزہ پر کوئی عیب
لگاتا تھا، اور نہ مفطر کے افطار پر۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ
حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضَلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ
صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ *

۱۲۴۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابو نضرہ، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں
جہاد کرتے تو کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب
صاحب افطار، تو نہ روزہ دار مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر روزہ
دار پر، جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے، تو یہ بھی
اس کے لئے بہتر ہے اور سمجھتے تھے کہ جس میں ضعف اور
کمزوری ہو اور وہ روزہ کھول دے تو یہ بھی اس کے حق میں خیر
اور اچھا ہے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا
نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَمَا يَجِدُ
الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ
يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ
وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ
حَسَنٌ *

۱۲۵۔ سعید بن عمرو، اشعث، سہل بن عثمان، سوید بن سعید،
حسین بن حرث، مروان بن معاویہ، عاصم، ابو نضرہ، حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا اور
افطار کرنے والا افطار کر لیتا، لیکن کوئی کسی پر عیب نہیں
لگاتا تھا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْثِيُّ وَسَهْلُ
بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ
كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ
مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ
الْمُفْطِرُ فَلَا يَعْيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

۱۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَنِ الْمُفْطَرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

۱۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَنِ الْمُفْطَرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَنِ الصَّائِمِ فَتَقَبَّلْتُ مِنْ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ *

۱۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَتَرَكْنَا مَنَزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرْنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ يَبْدُ قَالَ فَسَقَطَ الصَّوْمُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَثِيَّةَ وَسَقَوْا الرُّكَّابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

(فائدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے یہ مطلب نہیں کہ روزہ دار ثواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور ثواب کے مراتب جدا ہیں۔

۱۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ

۱۲۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا، فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہے تو روزہ دار افطار کرنے والے اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر کوئی عیب لگاتا تھا۔

۱۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، حمید بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کے لئے نکلا، اور روزہ رکھ تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو، میں نے کہا حضرت انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر کرتے تھے تو روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہیں لگاتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر، پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملتا تو انہوں نے بھی مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح خبر دی ہے۔

۱۲۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض افطار کرنے والے، چنانچہ ہم سخت گرمی کے دن ایک منزل پر اترے اور ہم میں سے سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور بعض تو ہم میں سے اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی روک رہے تھے، نتیجتاً روزہ دار تو گر پڑے اور مفطر قائم رہے، انہوں نے خیمے نصب کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ افطار کرنے والوں نے آج ثواب حاصل کر لیا۔

(فائدہ) اپنے روزہ دار بھائیوں کی خدمت کر کے یہ مطلب نہیں کہ روزہ دار ثواب سے محروم رہے بلکہ ہر ایک کا مقام اور ثواب کے مراتب جدا ہیں۔

۱۲۹- ابو کریب، حفص، عاصم احول، مورق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا چنانچہ افطار کرنے والے کمر بستہ ہو گئے اور خدمت

فَتَحَزَمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمُوا وَضَعَفَ الصَّوْمُ عَنْ
بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ
الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ *

۱۳۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ
رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَيمَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْحَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ
فَدَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا
يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
فَقَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَتَزَلْنَا مَرَلًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ
قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ
فَكَانَتْ رُحْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ
ثُمَّ تَزَلْنَا مَرَلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصْبِحُونَ
عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطَرُوا وَكَانَتْ
عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
فِي السَّفَرِ *

۱۳۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا قُلْتُ سَأَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَمْرٍو
الْأَسْلَمِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ
شِئْتَ فَأَفْطِرْ *

۱۳۲ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ

شروع کی اور روزہ دار بعض کاموں میں ضعیف ہو گئے، اس چیز
کی بنا پر آپؐ نے فرمایا کہ مفطر لوگ ثواب لے گئے۔

۱۳۰۔ محمد بن حاتم، عبد الرحمن مہدی، معاویہ بن صالح،
ربیعہ، قزیمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان پر لوگوں کا جھوم تھا،
جب سب لوگ ان کے پاس سے متفرق ہو گئے تو میں نے کہا
کہ میں آپؐ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے، میں
نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا
کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا
سفر کیا اور ہم روزہ دار تھے چنانچہ ایک منزل پر نزول کیا تو آپؐ
نے فرمایا اس وقت تم اپنے دشمن کے قریب آ گئے ہو اب افطار
سے تمہارے لئے زیادہ قوت ہوگی، چنانچہ افطار کی رخصت
ہو گئی، سو ہم میں سے بعض نے افطار کی، پھر ہم ایک دوسری
منزل پر اترے تو آپؐ نے فرمایا تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے
والے ہو اور افطار تمہاری قوت کو بڑھادے گا لہذا تم افطار کرو،
اس وقت آپؐ کا یہ حکم قطعی تھا، لہذا ہم نے افطار کیا اس کے
بعد ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ سفر میں آپؐ کے ساتھ روزہ
رکھتے تھے۔

۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ
بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ
نے فرمایا کہ اگر چاہو تو افطار کرو اور اگر منسوب سمجھو تو روزہ
رکھو۔

۱۳۲۔ ابو ربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بواسطہ اپنے والد،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ
فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا روزہ رکھنا چاہو تو روزہ رکھو، چاہو تو افطار کرو۔

۱۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی روایت کی حدیث منقول ہے کہ میں ایک آدمی ہوں، کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

۱۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، عبد الرحیم بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حمزہ نے کہا کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں تو کیا سفر میں بھی روزہ رکھوں۔

۱۳۵۔ ابوالطاهر، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالسود، عروہ بن زبیر، ابی مرواح، حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو روزہ رکھنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے تو جو اس پر عمل کرے تو وہ اچھا ہے، اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، ہارون نے اپنی روایت میں صرف رخصت کہا ہے، من اللہ کالفظ نہیں بولا۔

۱۳۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، ام درداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت گرمی میں نکلے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ

سَآلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ *

۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ *

۱۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ *

۱۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَّاحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ *

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ

شِدَّةَ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ *

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ *

(۱۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَافَاتِ يَوْمِ عَرَفَةَ *

۱۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَقِيفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفات میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی اولیٰ بالعمل ہے۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَقِيفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

(۱) حضرت ام فضل نے حکم شرعی معلوم کرنے کے لئے اس وقت کے مناسب تدبیر اختیار فرمائی کیونکہ وہ گرم دن کی دوپہر کا وقت تھا۔

علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہؓ کے علاوہ ہم میں سے اور کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

۱۳۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، ہشام بن سعد، عثمان بن حیان دمشقی، ام ورداء، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (روزہ کی حالت میں) دیکھا ہے، یہاں تک کہ آدمی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہؓ کے علاوہ اور کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

باب (۱۳) حاجی کے لئے عرفہ کے روز میدان عرفات میں افطار مستحب ہے۔

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر، عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباسؓ، ام الفضل بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق بحث شروع کی، بعض بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور بعض بولے کہ آپ کا روزہ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت (۱) میں روانہ کیا اور آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر تھے تو آپ نے پی لیا۔

(فائدہ) امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام کے نزدیک افطار میدان عرفات میں حاجی کے لئے مستحب ہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے بھی یہی چیز منقول ہے اور یہی اولیٰ بالعمل ہے۔

۱۳۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، ابوالنضر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا تذکرہ نہیں اور سند میں عن عمیر مولیٰ ام الفضل کے الفاظ ہیں۔

(۱) حضرت ام فضل نے حکم شرعی معلوم کرنے کے لئے اس وقت کے مناسب تدبیر اختیار فرمائی کیونکہ وہ گرم دن کی دوپہر کا وقت تھا۔

۱۴۰۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، سالم، ابوالنضر سے سفیان بن عیینہ کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مذکور ہے۔

۱۴۱۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابوالنضر، عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام الفضلؓ سے سنا فرما رہی تھیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کچھ حضرات نے شک کیا اور ہم بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، چنانچہ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ روانہ کر دیا اور آپؐ عرفات میں تھے تو آپؐ نے پی لیا۔

۱۴۲۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، کریم مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں شک کیا تو حضرت میمونہؓ نے دودھ کا ایک برتن آپؐ کی خدمت میں روانہ کیا اور آپؐ وقوف کئے ہوئے تھے، آپؐ نے اس میں سے پیا اور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

باب (۱۴) عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔

۱۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپؐ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا، پھر جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۱۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ *

۱۴۱۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ شَتَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرَبَهُ *

۱۴۲۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بُكَيْرٍ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَيْمُونَةَ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ *

(۱۴) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ *

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَوَايَةِ جَرِيرٍ *

۱۴۵ - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۴۶ - حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ *

۱۴۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَأ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ *

۱۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اول حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ عاشرہ کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے اخیر میں ہے کہ آپ نے (بعد فرضیت رمضان) عاشرہ کا روزہ چھوڑ دیا سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور جریر کی روایت کی طرح اس بات کو بھی آپ کا فرمان نہیں بنایا۔

۱۴۵۔ عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشرہ کے دن کا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا اور پھر جب اسلام آگیا تو اب جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے۔

۱۴۶۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت سے قبل اس روزے کا (عاشرہ کا) حکم فرمایا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشرہ کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے وہ نہ رکھے۔

۱۴۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رحم، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، عراق، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں عاشرہ کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیئے گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جس کی مرضی ہو وہ افطار کرے۔

۱۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَمَا افْتَرَضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کاروزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی رمضان المبارک کے فرض ہونے سے پہلے اس کے روزے رکھے، پھر جب رمضان المبارک فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے لہذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اب کسی روزے کو وہ فضیلت حاصل نہیں جو رمضان کے روزوں کو ہے، اور پھر احادیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ امور دین میں بھی غیر ضروری امور کو ضروری بنالینا درست نہیں ہے بلکہ شریعت نے جس کی جو حد مقرر کر دی ہے اسی حد میں رہتے ہوئے اگر اس کام کو کیا جائے تو باعث خیر اور ثواب ہے ورنہ التاغذاب ہے، کجا کہ غیر دین کو دین سمجھ کر کرنا اور اسے ضروری سمجھنا، معاذ اللہ منہ۔

۱۴۹۔ محمد بن ثنیٰ، زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، دونوں عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ * ۱۵۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومَهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعُهُ *

۱۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے لہذا جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جس کی طبیعت نہ چاہے تو وہ رہنے دے۔

۱۵۱۔ ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عاشورہ کے دن کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے اور عبد اللہ بن عمر اس دن روزہ نہیں

۱۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومَهُ وَمَنْ

رکھتے تھے مگر جب کہ ان دنوں کے موافق ہو جائے جن میں ان کو روزہ کی عادت تھی۔

۱۵۲۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابو مالک، عبید اللہ بن اخص، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کے روزے کا تذکرہ کیا گیا، بقیہ حدیث لیث بن سعد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۔ احمد بن عثمان نوفی، ابو عاصم، عمر بن محمد بن زید عسقلانی، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے سو جس کی سمجھ میں آئے وہ روزہ رکھے اور جس کی طبیعت چاہے وہ چھوڑ دے۔

۱۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا ابو محمد آؤ ناشتہ کرو، وہ بولے کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ عبد اللہؑ نے فرمایا تم جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے، عبد اللہؑ نے کہا کہ رمضان فرض ہونے سے قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان کا مہینہ فرض ہو گیا تو آپؐ نے چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اسے چھوڑ دیا۔

أَحَبُّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ *

۱۵۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سِوَاءَ *

۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَ وَ قَالَ أَبُو كَرَيْبٍ تَرَكَهُ *

(فائدہ) یعنی اب رکھنا ضروری نہیں رہا ہے۔

۱۵۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

۱۵۵۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش سے اسی

سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ *

۱۵۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زَيْدُ الْيَامِي عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ أَنَّ الْأَشْعَثَ
بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ
يَأْكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ فَكُلْ قَالَ إِنِّي
صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ تَرَكَ *

۱۵۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ
قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ
فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا
نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ *

۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ
بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ
حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ
عَاشُورَاءَ وَيَحْضُنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا
فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدُنَا
عِنْدَهُ *

۱۵۹ - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ

۱۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان
(دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، زبیدی،
عمارہ بن عمیر، قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن
قیس، حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس عاشورہ کے دن گئے
اور وہ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا، ابو محمد قریب آؤ اور
کھاؤ، انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں، اس پر انہوں نے
فرمایا اس دن ہم روزہ رکھتے تھے مگر پھر چھوڑ دیا گیا۔

۱۵۷۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، اسرائیل، منصور،
ابراہیم، علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس ابن مسعود
کے پاس تشریف لائے اور وہ عاشورہ کے دن کھانا کھا رہے تھے،
انہوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن آج تو عاشورہ ہے، فرمایا
رمضان کے روزوں سے قبل اس کا روزہ رکھا جاتا تھا پھر جب
کہ رمضان فرض ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، اب اگر تم
روزہ سے نہ ہو تو کھاؤ۔

۱۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اشعث
بن ابی الشعثاء، جعفر بن ابی ثور، حضرت حابر بن سمرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا ہمیں حکم فرمایا کرتے
اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا ہمارے لئے خیال رکھتے
تھے پھر جب کہ رمضان فرض کر دیا گیا تو نہ آپ نے اس کا حکم
کیا اور نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا آپ نے ہمارے لئے خیال
رکھا۔

۱۵۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن
عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ میں مدینہ منورہ میں سنا یعنی ان کی

ایک آمد کے وقت جب کہ وہ مدینہ میں آئے تھے انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ (۱) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یوم عاشور کے متعلق فرما رہے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ سے ہوں، سو جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے اور جسے انتظار اچھا معلوم ہو وہ افطار کرے۔

۱۶۰۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۶۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق سنا کہ میں روزہ سے ہوں جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے، اور مالک بن انس اور یونس کی روایت کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

۱۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہا، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس سے اس کی تعظیم کی بنا پر ہم روزہ رکھتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰؑ کے قریب اور دوست ہیں، تو آپؐ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۳۔ ابن بشار، ابوبکر بن نافع، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوبشر سے

أَبِي سَفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدَمَةِ قَدَمِهَا حَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ *

۱۶۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۶۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فليَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ *

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَطْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْ فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ *

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ

(۱) حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ این علماء کم تمہارے علماء کہاں ہیں؟ اس بنا پر کہ حضرت معاویہؓ نے ان کے علماء کو اس دن کے روزہ کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یا ان کی طرف سے یہ خبر ملی ہوگی کہ وہاں کے علماء اس دن کے روزہ کو واجب یا مکروہ سمجھتے ہیں اس بنا پر اصل صورت حال بتلا دی۔

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی اس میں یہ ہے کہ آپ نے یہود سے اس کا سبب دریافت فرمایا۔

۱۶۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، عبد اللہ بن سعید بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ کون سا دن ہے کہ جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا، اس پر حضرت موسیٰ نے نجات کے شکریہ میں روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، اس پر آپ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ کے شکریہ میں شریک ہونے کے مستحق اور قریب ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۱۶۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں ابن سعید بن جبیر ہے، نام مذکور نہیں۔

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عاشورہ کے دن کی یہود تعظیم کرتے تھے اور اسے عید ٹھہراتے تھے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی روزہ رکھو۔

۱۶۷۔ احمد بن منذر، حماد بن اسامہ، ابو عمیس، قیس نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی بواسطہ ابو اسامہ، صدقہ بن ابی عمران، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھا

جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ *

۱۶۴۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ *

۱۶۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ *

۱۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَتَعْبُدُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوهُ أَنْتُمْ *

۱۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کرتے تھے اور اس دن عید نہہراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کا بے وسنگار کراتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی روزہ رکھو۔

۱۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کی فضیلت تلاش کر کے روزہ رکھا ہو، مگر اس مہینے یعنی رمضان المبارک کا۔

(فائدہ) یعنی دنوں میں عاشورہ اور مہینوں میں رمضان المبارک کو افضل اور بزرگ سمجھتے تھے۔

۱۶۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عبید اللہ بن ابی یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، حاجب بن عمر، حکم بن الاعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچا وہ اپنی چادر سے زمزم کے کنارے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، میں نے عرض کیا کہ عاشورہ کے روزہ کے متعلق مجھے خبر دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھ لو تو تاریخیں گنتے رہو اور نویں تاریخ کی صبح روزہ کی حاست میں کرو، میں نے عرض کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا، ہاں!۔

۱۷۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، معاویہ بن عمرو، حکم بن اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، بقیہ حدیث حاجب بن عمر کی روایت کی طرح مذکور ہے۔

قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيِّهْمُ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ *

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ *

۱۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْرَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبَرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هَيْالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْذُذْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْرَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ *

۱۷۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ
الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعْظَمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ
الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ
فَمَنْ يَأْتِ الْعَامَ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۲۔ حسن بن علی حلوانی، ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، اسماعیل بن امیہ، ابو غطفان بن طریف مری، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے جب عاشورہ کے دن کاروزہ رکھا اور اس کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم انشاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے، (رووی نے) بیان کیا کہ پھر ابھی آئندہ سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

(فائدہ) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہویں ربیع الاول ہی کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے، چونکہ آپ نے دسویں کاروزہ رکھا تھا اور نویں کاروزہ فرمایا تھا اس لئے دو دن روزہ مستنون ہو گیا اور شیخ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ تہہ دسویں تاریخ کاروزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں یہود کی مشابہت ہے اس لئے ایک دن قبل یا ایک دن بعد اس کے ساتھ ملا کر روزہ رکھنا چاہئے تاکہ مشابہت یہود کی بن پر جو کراہت ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا اتباع باعث خیر و برکت و فلاح دارین ہے، باقی آج کل جو خرافات مروج ہیں اور جو رسوم کی جاتی ہیں ان سب کے متعلق درمختار میں تصریح موجود ہے کہ وہ بوجہ تشبیہ و تلافی حرام ہیں، جیسا کہ ذکر شہادت، سبیل گانا، شربت پلانا، تعزیہ نکالنا اور خصوصیت کے ساتھ امام باڑے گرم کرنا اور محفلیں منعقد کرنا وغیرہ ہر قسم کے لہو و لعب حرام اور ناجائز ہیں کہ جن سے احتراز اور پرہیز اشد ضروری ہے اور رکن دین ہے اگر کسی کو محبت کا دعویٰ ہے تو سینہ سپرے سے کیا ہوتا ہے، ان کے اعمال و اخلاق اختیار کرے اور اس پر کاربند رہے تاکہ نجات کا ذریعہ بھی ہو اور یہ روش تو سر اسر خسار الدنیا و الآخرہ کا باعث ہے۔

میں کہتا ہوں روزے رکھے تاکہ حدیث پر عمل ہو اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں مشابہت بھی ہو جائے کہ جیسے وہ پیاسے شہید کئے گئے تم بھی پیاسے رہو، باقی محبت کا تو محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اصل تو پیٹ پوچھا اور شربت پینا اور تفریح کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو ان امور سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ آئندہ سال میں زندہ رہا، نیز اس حدیث سے آپ کی بشریت بھی ثابت ہوئی کہ موت و حیات بشریت کا خاصہ ہے اور ابن عباس کا مسلک یہ ہے کہ عاشورہ نویں تاریخ کو ہے، باقی جمہور علماء سلف اور خلف کا مسلک یہی ہے کہ وہ دس تاریخ کو ہے۔

۱۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، دکیع، ابن ابی ذئب، قاسم بن عباس، عبداللہ بن عمیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

۱۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ

تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، ابو بکر کی روایت میں ہے یعنی عاشورے کا (روزہ رکھوں گا)۔

۱۷۴۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن روانہ فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے روزہ نہ رکھ ہو وہ روزہ رکھ لے، جو کھ چکا ہو وہ اپنے روزے کو رات تک پورا کرے۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ * ۱۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَيُصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ *

(فائدہ) شب عاشورہ اور جمعہ وغیرہ کی راتوں میں شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلانا، احادیث اور کتب معتبرہ کی رو سے ثابت نہیں اور احادیث صحیحہ سے ارواح کا ان راتوں میں آن بھی ثابت نہیں، اگر ان راتوں میں بلا اصرار اور تاکید واعتقاد صدقہ کرے تو جائز اور درست ہے لیکن مر مستحب پر ایسا اصرار اور تاکید کہ کبھی ساقط نہ ہو، یہ شیطانی حصہ ہے چنانچہ ملا علی قاری اور علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں اس کی تصریح کر دی ہے اور آخر میں فرمادیا ہے کہ جب امر مستحب پر اصرار کرنے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جو کہ بدعات اور امور منکرہ پر اصرار کرے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۵۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بشر بن مفضل بن لاحق، خالد بن ذکوان، ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھے، کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح ہی سے افطار کر لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے چنانچہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتے تھے اور اگر مشیت الہی ہوتی تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی رکھوایا کرتے تھے اور مسجد جاتے اور بچوں کے سنے روئی کی گڑیاں بناتے پھر جوان میں سے کھانے کی وجہ سے روئے لگتا تو افطار کے وقت تک کے لئے انہیں وہ دے دیتے۔

۱۷۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِذٍ عَنْ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكَفَّا نَعْدَ ذَلِكَ نَصَوْمَهُ وَنُصُومَ صِبْيَانَا الصَّغَارِ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَتَذَهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَجْعَلُ لَهُمُ التَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ *

۱۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مَعُوذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشْرِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ النُّعْبَةَ مِنَ الْعَيْنِ فَتَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ النُّعْبَةَ تُنْهِيهِمْ حَتَّى يُنْمُوا صَوْمَهُمْ *

۱۷۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو معشر عطار، خالد بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کو انصار کے دیہات میں بھیجا چنانچہ بشر کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ہم ان بچوں کے کھیلنے کے سے اون کی چیز بنادیتے تھے، پھر جب وہ کھانا، نکتے تو ہم انہیں وہی کھلونادے دیتے جو انہیں غافل کر دیتا، حتیٰ کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

(فائدہ) تاکہ اس طرح بچپن ہی سے روزہ کی عادت ہو جائے، اس سے گزریوں کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ بچوں کو کھلونے دینے سے پہلے روزہ رکھنا اور رکھنا واجب اور ضروری ہے، رمضان کی فرضیت سے قبل عاشورہ کا روزہ واجب تھا، رمضان کے فرض ہونے کے بعد اس کا وجوب ختم ہو گیا اور اب صرف سنیت ہی باقی رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۵) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

باب (۱۵) عید کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت!

۱۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ فَطَرَكُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ *

۱۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابی عبیدہ مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں عید میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ حاضر تھا آپ آئے اور نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تمہارے روزوں کے بعد آج یہ انظار کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے کہ اس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

(فائدہ) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باجماع علماء کرام ہر حال میں روزہ رکھنا حرام ہے خواہ نفی ہو یا نذر اور کفارہ کا، کسی بھی حال میں صحیح اور درست نہیں ہے۔

۱۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ *

۱۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن یحییٰ بن حببان، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک عید قربان کا دن اور دوسرے عید الفطر کا دن۔

۱۷۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعَجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَبْلَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصُحُّ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۱۸۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَحْدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ *

۱۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافِقَ يَوْمِ الْأَضْحَى أَوْ فِطْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَقَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ *

(فائدہ) نذر تو لازم ہے اور اس کی وفا بھی ضروری ہے ہذا ان ایام کے گزر جانے کے بعد اس کی قضا کی جائے گی۔

۱۸۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى *

(۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَيَانِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ

۱۷۹- قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، قزعة بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایک حدیث سنی تو بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا، کیا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بات کہوں گا جو آپؐ نے نہیں فرمائی، اور میں نے نہیں سنی، میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں میں روزہ درست نہیں، ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے رمضان کی عید فطر میں۔

۱۸۰- ابو کامل جحدری، عبد العزیز بن المختار، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا، ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ۔

۱۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن عون، حضرت زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی تو وہ عید الاضحیٰ یا فطر کے موافق ہو گیا، ابن عمرؓ بولے کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۲- ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے، ایک عید الفطر کا دن اور دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔

باب (۱۶) ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت اور اس چیز کا بیان کہ یہ کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ

عَزَّ وَجَلَّ *

کے ذکر کے دن ہیں!

۱۸۳۔ سرج بن یونس، ہشیم، خالد، ابو ملیح، نبیثہ بدلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۸۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن عیہ، خالد حذا، ابو قتادہ، ابو ملیح، نبیثہ، خالد بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ملیح سے ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ نبیثہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہشیم کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ فرمایا یہ دن یاد الہی کے ہیں۔

۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن سابق، ابراہیم بن طہمان، ابو الزبیر، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں روانہ کیا کہ جا کر اعلان کر دیں کہ جنت میں تو مومن ہی داخل ہوگا اور ایم منی (تشریق) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۸۶۔ عبد بن حمید، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، ابراہیم بن

(فائدہ) یعنی ان دنوں میں روزہ رکھنے والوں کا کام نہیں اور جو مومنوں جیسا کام نہ کرے تو وہ مومن کیسے ہو سکتا ہے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے، میں کہتا ہوں کہ عبادت اور اطاعت اسی مقام پر سودمند ہے جہاں شریعت حکم دے یہ اجازت دے اور اپنی رائے اور مرضی سے غیر مشروع امور کو عبادت اور اطاعت سمجھ لینا تو یہ اس سے بھی زیادہ بدتر اور برا ہے جیسا کہ زمانہ حاضر میں قسم قسم کی چیزیں عبادت سمجھی جاتی ہیں اور جو عبادتیں ہیں انہیں بالائے حاق رکھا جاتا ہے اور ایام تشریق کی دسویں تاریخ کے بعد تین دن ہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ، ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنا اور قربانیوں کا گوشت کھانا مسنون ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو کسی حال میں بھی درست اور صحیح نہیں، اس کا توڑنا واجب اور ضروری ہے، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی مذہب اور اکثر علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

طہمان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جا کر اعلان کر دینا۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ نُبَيْثَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ *

۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَابَةَ عَنْ أَبِي النَّمِیْحِ عَنْ نُبَيْثَةَ قَالَتْ خَالِدٌ فَتَقَبَّيْتُ أَبَا الْمَلِیحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ وَذَكَرَ لِلَّهِ *

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَّثَانَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامٌ مِنِّي أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ *

۱۸۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَى *

(۱۷) بَابُ كَرَاهَةِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ *

باب (۱۷) جمعہ کے دن کو مخصوص کر کے بغیر کسی عادت کے روزہ رکھنا۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ *

۱۸۷۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عبد الحمید بن جبیر، محمد بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا جمعہ (۱) کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ ہاں قسم ہے اس بیت اللہ کے پروردگار کی۔

۱۸۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۸۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد الحمید بن جبیر، محمد بن عباد بن جعفر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حسب سابق نقل کیا ہے۔

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَفَّارٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَفْصِ بْنِ يَحْيَى وَابْنِ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ *

۱۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی تنہا کو جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر یہ ایک دن اس سے قبل رکھے یا اس کے بعد۔

۱۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۱۹۰۔ ابو کریب، حسین جعفی، زائدہ، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تمام راتوں میں کوئی

(۱) تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت اس وقت ہے جبکہ اسے افضل سمجھے البتہ اگر پہلے سے کسی دن روزہ رکھنے کی عادت ہو اور اتفاق سے وہ عادت کا دن یوم جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ یا کوئی شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہو اتفاق سے یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے نذرمانی کہ جس دن فلاں کام ہو گیا اس دن روزہ رکھوں گا اور وہ کام جمعہ کو ہو تو اب وہ بھی جمعہ کو روزہ رکھے گا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَصُوا
لَيْلَةَ لَحْمُةٍ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ النَّبَائِي وَلَا تَحْتَصُوا
يَوْمَ الْحُمْعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ*

جمعہ کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے اور بیدار رہنے کے لئے
خاص نہ کرے اور نہ جمعہ کے دن کو اور دنوں میں روزہ رکھنے
کے لئے خاص کرے مگر یہ کہ کوئی ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور پھر
اس میں جمعہ آجائے۔

(فائدہ) قارئین جانتے ہیں کہ جمعہ کی کتنی فضیلت ہے اور پھر نماز اور روزہ کی کیا فضیلتیں ہیں مگر اپنی رائے سے ان ایام میں یہ امور
ضروری قرار دینا بھی درست نہیں، چہ جائیکہ وہ رسومات کہ جن کی شریعت میں کوئی اصلیت ہی نہیں وہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتی ہیں
جیسا کہ تیجہ، چہلم، عرس اور کوٹھڑے وغیرہ اور اس کے علاوہ تمام خرافات جو جاری و ساری ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان سے محفوظ
رکھے۔ اہم نوآوری فرماتے ہیں کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، لہذا یہ کہ وہ کسی تاریخ میں روزہ رکھتا تھا اور اس میں جمعہ آگیا تو کوئی
مضانقہ نہیں یا اس کے ساتھ اگلے اور پچھلے دن ملا کر روزے رکھے، کیونکہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، غسل کرنا، نماز کو جلد جانا مستحب
ہے، ایسی شکل میں افطار بہتر ہے اور جمعہ کے آگے یا پیچھے روزہ رکھ لے گا تو ان وظائف کا کفارہ ہو جائے گا اور اس حدیث سے صلوٰۃ
المرغاب کا بدعت ہو نا معلوم ہوا کہ یہ سراسر ضلالت اور گمراہی ہے کہ جس کی کوئی اصیت نہیں، اللہ تعالیٰ اس کے ایجاد کرنے والے، اور
اس کے پڑھنے والے کو برباد کرے۔ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کی مذمت اور قباحیت میں عجیب و غریب تصنیف کی ہیں اور اس کو
سراپا فسق و گمراہی اور ضد ملت لکھا ہے اور اس کا مرتکب گمراہ اور بے راہ ہے۔ (نودی جلد ۱، صفحہ ۳۶۱)۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی حکم ان واردات کا
ہے جو لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کی شریعت میں کوئی اصیت نہیں اور بعض میں کلمات شرکیہ تک موجود ہیں، جیسا کہ درود تاج،
گنج العرش وغیرہ، ان سے اجتناب لازم اور ضروری ہے۔ اب آخر میں تحقیق سابق سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے لکھتا ہوں کہ علماء حنفیہ
اور مالکیہ کے نزدیک صرف جمعہ کے روزہ میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ (رد المحتار، انہر)۔

باب (۱۸) اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جن لوگوں میں
روزہ کی طاقت ہے وہ ہر روزہ کے عوض ایک
مسکین کو کھانا کھلا دیں، منسوخ ہے۔

(۱۸) بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى
(وَعَنِ الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةً) بِقَوْلِهِ
(فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

۱۹۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، عمرو بن حارث، بکیر، یزید
مولیٰ سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جن لوگوں میں
روزے کی طاقت ہے، وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا
کھلا دیں تو جو رمضان میں چاہتا تھا، افطار کرتا تھا اور فدیہ دے
دیتا تھا، حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی کہ جس نے
اس کے حکم کو منسوخ کر دیا۔

۱۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ
يَعْقِبِي ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
بَكْرِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامٍ
مِسْكِينَ) كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ
حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ اتَّبَعَ بَعْدَهَا فَنَسَخَهَا *

(فائدہ) یعنی اب روزہ رکھنا واجب اور ضروری ہے، فدیہ کفایت نہیں کرے گا، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے کہ اب یہ حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲۔ عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث،

۱۹۲ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ
بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا
فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى
بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ
شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) *

(۱۹) جَوَازُ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ
يَجِي رَمَضَانُ آخِرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بَعْدَ
كَمَرَضٍ وَ سَفَرٍ وَ حَيْضٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ *

۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
بَدَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۵- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

بکیر بن اشج، یزید مولی سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان المبارک
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو چاہتا روزہ
رکھتا اور جو چاہتا افطار کرتا اور اس کے بدلہ میں ایک مسکین کو
کھانا کھلا دیتا۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی کہ جو اس مہینہ کو
پائے وہ ضرور روزہ رکھے۔

باب (۱۹) جو کسی عذر مثلاً مرض، سفر اور حیض کی
بنا پر روزے نہ (۱) رکھ سکے، اس کے لئے ایک
رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر
کرنا درست ہے!

۱۹۳۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ
بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے سنا کہ آپ فرما رہی تھیں کہ مجھ سے جو رمضان المبارک
کے روزے قضا ہو جاتے تھے تو میں شعبان سے پہلے ان
روزوں کی قضا ادا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میں (تمام سال)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

۱۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، بشر بن عمر زہرانی، سلیمان بن بدال،
یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی
اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں مصروف رہتی تھی۔

۱۹۵۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید سے

(۱) رمضان کے تمام یا بعض دنوں کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔ اگر قضا نہ کی ہو اور اگلے سال کا رمضان آ
جائے تو بھی پہلے روزوں کی قضا نہ کرے۔ رمضان کے بعد قضا کرے اتنی تاخیر کرنے سے جمہور کے ہاں
مزید کچھ واجب نہیں ہوتا وہی روزے باقی رہتے ہیں۔

اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ تاخیر میری رائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی بنا پر ہوتی تھی۔

۱۹۶۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب۔

(دوسری سند) عمرو ناقد، سفین، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

الرِّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَطَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ *

۱۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِنَانَهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَرِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفَصِّرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْصِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ *

(فائدہ) اور شعبان میں اس لئے فرصت پاتی تھیں کہ اس مہینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بکثرت روزے رکھتے تھے اور پھر رمضان بھی قریب آجاتا تھا، سبحان اللہ یہ ہے کمال ادب۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علمائے سلف اور خلف کے نزدیک رمضان کی قضا میں تاخیر جائز ہے، باقی شعبان سے مؤخر کرنا اچھا نہیں، اس لئے شعبان سے قبل ہی جب چاہے قضا کرے، البتہ قضا میں جلدی کرنا مستحب ہے، واللہ اعلم۔

باب (۲۰) میت کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم!

۱۹۸۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبید اللہ بن ابی جعفر، محمد بن جعفر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے (یعنی فدیہ دے)۔

(۲۰) بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ *

۱۹۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ *

۱۹۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ *

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں، آپ نے فرمایا بھلا دیکھ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو تو اسے ادا کرتی، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر ایک روزے کے بدلہ میں اس کا وارث ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، یہی روزہ رکھنے کے مرتبہ میں ہے اور امام شافعیؒ کا قول بھی اسی طرح ہے اور یہی قول حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ کا ہے کیونکہ جامع ترمذی میں موجود ہے کہ اس کے بدلے ہر مسکین کو کھانا کھلا دے، اب دو سیر گیہوں دے یا اس کی قیمت۔

۲۰۰۔ احمد بن عمرو کعبی، حسین بن علی، زائدہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں، تو کیا میں اس کی جانب سے انہیں (فدیہ دے کر) قضا کر دوں، آپ نے فرمایا اگر تمہاری ماں پر قرضہ ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے، اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرضہ ضرور ادا کرنا چاہئے، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حکم اور سلمہ دونوں نے بیان کیا کہ جس وقت مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے تو ان دونوں نے کہا کہ ہم نے مجاہد سے سنا، وہ یہی حدیث ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ ابو سعید انشج، ابو خالد احمر، اعمش، سلمہ بن کہیل اور حکم بن عتیبہ، مسلم بطین، سعید بن جبیر مجاہد اور عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَّمَةُ بْنُ كَهِيلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۲۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَمَةَ ابْنِ كَهِيلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَنْهُ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذَرَ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكَ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكَ *

۲۰۳- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا

۲۰۲- اسحاق بن منصور، ابن ابی خلف، عبد بن حمید، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن انیسہ، حکم بن عتیبہ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور اس پر نذر کے روزے تھے تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں، آپ نے فرمایا بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کچھ قرضہ ہو تا اور تو اس کی جانب سے ادا کر دیتی تو ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا بے شک! آپ نے فرمایا تو پھر اللہ کا قرض (۱) ادا کرنے کا زیادہ حق ہے، لہذا تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ لے (یعنی فدیہ روزوں کا ادا کر دے)۔

۲۰۳- علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ابوالحسن، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی اور وہ مر گئی، آپ نے فرمایا تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور اب میراث نے اس کو تجھ پر واپس کر دیا، اس نے کہا کہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں یہ روزے رکھوں فرمایا ہاں! اس کی طرف سے روزے رکھو، اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی جانب سے

(۱) جمہور علماء و فقہاء کی رائے یہ ہے کہ کسی میت کی طرف سے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ نماز پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ احادیث میں صراحۃً منع فرمایا گیا ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اور اس لئے بھی کہ نماز اور روزہ عبادات بدنہ محضہ ہے اور ایسی عبادات میں کسی دوسرے زندہ کی طرف سے نیابت عبادت ادا نہیں کی جاسکتی تو کسی میت کی طرف سے بھی نیابت عبادت ادا نہیں کی جاسکتی۔ اس باب کی احادیث میں جو میت کی طرف سے روزہ رکھنے کا حکم ہے ان میں مراد یہ ہے کہ ولی ایسا کام کرے جو اس کے روزہ کے قائم مقام ہو یعنی فدیہ ادا کرے۔ یا نفلی روزہ رکھ کر اس کے ثواب کا میت کے لئے یہ کر دے۔ ان احادیث کے ظاہری معنی اس لئے بھی مراد نہیں لئے جاسکتے کہ ان احادیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس کی اپنی رائے بھی وہی ہے جو جمہور علماء کی رائے ہے۔

قَالَ حُجِّي عَنْهَا *

۲۰۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

۲۰۶ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ *

۲۰۷ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَلَفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ *

(۲۱) بَابُ نُدْبٍ لِلصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ أَوْ شَوْتَهُ أَوْ قُوْتَهُ أَوْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُنْزَهُ صَوْمُهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ *

۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حج کروں، فرمایا ہاں! اس کی طرف سے حج بھی کرلو۔

۲۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ابن مسہر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اس میں دوہ کے روزے مذکور ہیں۔

۲۰۵۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، عبد اللہ بن عطاء، حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس روایت میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبد اللہ بن موسیٰ، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں دوہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

۲۰۷۔ ابن ابی خلف، اسحاق بن یوسف، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد اللہ بن عطاء مکی، سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، باقی اس میں ایک مہینہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

باب (۲۱) روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ جس وقت اسے کھانے کے لئے بلائے یا گالی وغیرہ دے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور اپنے روزے کو بے ہودہ باتوں سے پاک رکھے۔

۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الرزاق، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو کھانے کے لئے بلے اور وہ روزے سے ہو تو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے (۱)۔

۲۰۹۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جو تم میں سے صبح روزہ کی حالت میں کرے تو فحش گوئی اور جہالت سے رکاوٹ ہے اور اگر اسے کوئی برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

باب (۲۲) روزے کی فضیلت!

۲۱۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابیہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے (۲) اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (۳)، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

عُيَيْنَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَايَةً وَ قَالَ عَمْرُو يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ *

۲۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْتَفُتْ وَلَا يَجْهَلُ فَرَنْ أَمْرًا سَائِمَةً أَوْ قَاتَةً فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ *

(۲۲) بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ *

۲۱۰۔ وَ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَحْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةٌ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

(۱) دعوت کے جواب میں عذر بیان کرنے کے لئے انی صائم کہے تاکہ دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے دعوت دینے والے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہو عام حالات میں نفلی روزے کا چھپنا مستحب ہے۔

(۲) ”إِلَّا الصَّيَامَ“ روزہ میرے لئے ہے اس جیسے کی وضاحت محدثین کرام نے اپنے اپنے انداز سے کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ روزے میں ریا کا احتمال نہیں ہوتا کیونکہ روزے میں افعال ظاہرہ نہیں ہوتے صرف چند چیزوں سے رکنے کی نیت کرنا ہوتا ہے اور نیت امر مخفی ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کھانے پینے سے مستغنی ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور روزہ دار بھی کچھ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس صفت میں موافقت اختیار کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے۔

(۳) ”وَأَنَا أَجْزِي بِهِ“ یعنی روزے پر ملے والے اجر کی مقدار کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جبکہ باقی اعمال کے ثواب سے بعض دوسرے لوگ بھی مطلع ہیں۔

۲۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّيِّمُ جَنَّةٌ *

۲۱۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَّامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّيَّامُ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرِفْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْنَحِبْ فَإِنْ سَابَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِمِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ *

۲۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا

۲۱۱- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (۱)۔

۲۱۲- محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، ابوصالح زیات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل اسی کے لئے ہے مگر روزہ وہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، اور روزہ ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی دن کسی کار روزہ ہو تو اس روز گایاں نہ دے اور نہ فحش گوئی کرے، اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کی منہ کی بوقیامت کے دن اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں (۲) ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے، ایک جب افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے، دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

۲۱۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر ایک عمل بڑھتا رہتا ہے،

(۱) جنت کا معنی ڈھال ہے یعنی روزہ گن ہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار جب آداب کی رعایت کرتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو پھر یہ روزہ اس کے لئے جہنم کے عذاب سے ڈھال بن جاتا ہے۔

(۲) فرحتان، حدیث کی رو سے روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک فرحت افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ مکمل کرنے کی توفیق بخشی اور افطار سے بھوک اور پیاس کی تکلیف زائل ہوئی۔ دوسری فرحت آخرت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی جب روزہ دار کو اس کے روزہ پر اجر و ثواب اور رضائے الہی حاصل ہوگی۔

بایں طور کہ ایک نیکی دس گنا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خاص میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں، اس لئے کہ بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشیں اور کھانا، چھوڑ دیتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو روزہ افطار کرنے کے وقت ہے اور دوسری اپنے پروردگار کے ملنے کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

الْغَمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرِحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرِحَةٌ عِنْدَ بَقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

(فائدہ) کیونکہ روزہ میں ریاء و نمائش کی کوئی صورت نہیں پائی جاتی اور نفس کو دخل نہیں ہوتا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے ثواب کو اپنے ہی پر موقوف رکھا ہے کہ بغیر حساب و کتاب کے وہ عنایت فرمائے گا۔

۲۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابوسنان، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جب افطار کرتا ہے، تو خوش ہوتا ہے، اور جب اللہ سے ملے گا تو خوش ہوگا، قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے (۱)۔

۲۱۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ *

۲۱۵۔ اسحاق بن عمر بن سلیط ہذلی، عبدالعزیز بن مسلم، ضرار بن مرہ اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے رب اعزت سے ملاقات کرے گا اور وہ اسے بدلہ دے گا تو خوش ہوگا۔

۲۱۵۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ بْنُ مَرْثَةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ *

۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد قسوانی، سلیمان بن بلال، ابو حاتم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ

(۱) حدیث پاک کے یہ الفاظ واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ روزہ دار کے منہ کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا، قبولیت اور آخرت میں منے والا اجر ہے کیونکہ حدیث میں یوم القیامت کے الفاظ ہیں لہذا روزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مسواک سے یہ قبولیت، رضا اور ملنے والا اخروی اجر ضائع ہونے والا نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے (۱)، ان کے علاوہ اس میں کوئی ان کے ساتھ داخل نہ ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں، پھر اس میں سے داخل ہو جائیں گے، پھر جب ان کا آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا اور پھر کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔

باب (۲۳) جہاد میں جو بغیر کسی نقصان اور تکلیف کے روزہ کی طاقت رکھتا ہو اس کے روزہ کی فضیلت۔

۲۱۷۔ محمد بن ریح بن مہاجر، سیث، ابن ہاد، سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھے مگر یہ کہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو جہنم سے ستر برس کی مسافت کے بقدر۔

۲۱۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دروردی، سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۱۹۔ اسحاق بن منصور، عبد الرحمن بن بشر عبدی، عبد الرزاق، ابن جریج، یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح، نعمان بن ابی عیاش زرقی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے

بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَتَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُعْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ *

(۲۳) بَاب فَضْلِ الصَّيَّامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بَلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ *

۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَحْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ اسْعَمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

۲۱۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۹۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَدَنِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ ارْزُقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

(۱) وہ لوگ داخل ہوں گے جو دوسری فرض اور نفلی عبادات کا بھی اہتمام کرتے تھے لیکن ان کی زیادہ عبادت روزہ کی ہوتی تھی نفلی روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ وریہ لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام ریان ہے۔ ریان ماخوذ ہے ری سے جس کا معنی "سیراب ہونا" ہے کہ روزہ دار جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ کی حالت میں پیاس برداشت کی اس دروازے سے داخل ہوتے ہی ان کے روزے کی پیاس اور قیامت کے دن کی پیاس زائل ہو جائے گی اور ہمیشہ کے لئے سیرابی حاصل ہو جائے گی۔

راستہ (۱) میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے بقدر ستر میل کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔

باب (۲۴) زوال سے قبل نفل روزہ کی نیت کا صحیح ہونا اور بغیر عذر کے اس کے توڑ دینے کا جواز، باقی بہتر پورا کرنا ہے۔

۲۲۰۔ ابو کمال فضیل بن حسین، عبد الواحد بن زیاد، طلحہ بن یحییٰ بن عبید اللہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں، تو فرمایا کہ میں روزہ سے ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ ہدیہ آیا اور کچھ مہمان بھی آگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ ہدیہ آگیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ مہمان بھی آگئے اور میں نے تھوڑا سا آپ کے لئے چھپا کر رکھ لیا ہے، آپ نے فرمایا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، حیس ہے، فرمایا تو لاؤ میں لے کر آئی اور آپ نے کھالیا، پھر فرمایا میں صبح روزہ سے تھا، طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مجاہد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی اپنے مال سے صدقہ نکالے، اس کی مرضی ہو تو دے دے، ورنہ رہنے دے۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا *

(۲۴) بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بَيْنَهُ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عَذْرِ *

۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجُمْتُ بِهِ فَأَكَلْتُ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ صَحَّةٌ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا *

۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ

۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

(۱) فی سبیل اللہ یعنی جہاد وغیرہ میں نکلنے کی صورت میں روزہ رکھنے کی یہ فضیلت اس شخص کے لئے ہے جسے روزہ رکھنے سے کمزوری لاحق نہ ہوتی ہو۔ اسے یہ فضیلت دو عبادتوں کو جمع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

بَنَتْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي
إِذْ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرَبْنِيهِ فَلَقَدْ
أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلْتُ *

ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی
ہے، ہم نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا میں روزے سے
ہوں، پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے تو میں نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے، آپ نے
فرمایا مجھے دکھاؤ، اور میں صبح کو روزے سے تھا چنانچہ آپ نے
اسے کھالیا۔

(فائدہ) بغیر عذر کے روزہ کھونا صحیح و درست نہیں، اگر کھول دے تو گنہ گار ہو گا کیونکہ نفل روزہ شروع کرنے کے ساتھ ہی واجب ہو
جاتا ہے اب اگر کھول دیا تو بعد میں اس کی قضا واجب ہوگی، امام، مک اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے کیونکہ سنن نسائی میں اور ابن حبان میں
یہ الفاظ موجود ہیں کہ ان کے بدلہ روزہ رکھ لو اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ اس لئے ان امور
کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزہ کھول دینے پر بہر صورت قضا واجب ہے اور پھر اس روایت میں قضا کی نفی بھی مذکور نہیں ہے۔

(۲۵) بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجَمَاعُهُ
لَا يُفْطِرُ *

باب (۲۵) بھول کر کھانے اور جماع سے روزہ
نہیں ٹوٹتا!

۲۲۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتَمَ صَوْمُهُ
فَرَانَمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ *

۲۲۲- عمرو بن محمد ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام قردوسی، محمد
بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
بھولے سے کھایوے یا پی لے، تو اسے چاہئے کہ اپنا روزہ پورا
کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔

(فائدہ) جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا ہے۔

(۲۶) بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ
لَا يُخْلِيَ شَهْرًا عَنْ صَوْمٍ *

باب (۲۶) رمضان المبارک کے علاوہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور مستحب
یہ ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جائے۔

۲۲۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا

۲۲۳- یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، سعید جریری، عبد اللہ بن
شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہیں،

انہوں نے فرمایا خدا کی قسم کسی ماہ کے رمضان کے علاوہ پورے روزے آپؐ نے نہیں رکھے، یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ کا افطار کیا کہ کوئی روزہ نہ رکھا ہو۔

۲۲۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد کہمیس، عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے، انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کسی ماہ کا کل افطار کیا تا وقتیکہ ایک دو روز روزے نہ رکھئے ہوں حتیٰ کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۲۵۔ ابو ربیع زہرائی، حماد، ایوب، ہشام، محمد، عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، فرمایا آپؐ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ آپؐ نے خوب روزے رکھے، آپؐ نے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے تو ایسا کہ ہم کہتے تھے آپؐ نے بہت روز افطار کیا، آپؐ نے بہت افطار کیا، اور جب سے آپؐ مدینہ تشریف لائے ہیں میں نے آپؐ کو سوائے رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

۲۲۶۔ قتیبہ، حماد، ایوب، عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا مگر اس کی سند میں ہشام اور محمد راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالنضر مولیٰ، عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں

مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرُهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ *

۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُتِلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَّانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرُهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهَيْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَضْنُ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ *

۲۲۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هَيْشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا *

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

کریں گے اور افطار کرنا شروع کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور نہ میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے دیکھا۔

۲۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، سفیان بن عیینہ، ابن ابی لبیدہ، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپ روزے ہی رکھیں گے اور آپ افطار کرتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ افطار ہی کریں گے اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں آپ کو زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے سوائے چند روز کے۔

۲۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جتنی طاقت ہے، اتنی عبادت کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا، یہاں تک کہ تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر دوام حاصل ہو، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۳۰۔ ابوالریج زہرائی، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ روزے رکھتے تھے، جب بھی رکھتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ خدا کی قسم آپ افطار نہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استكمل صیام شهر قط إلا رمضان وما رأیت فی شهر أكثر منه صیاماً فی شعبان*

۲۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا *

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى

کریں گے اور افطار کرتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا تھا کہ خدا کی قسم اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۱۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد کسی مہینہ کے پے درپے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے متعلق دریافت کیا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا، انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنا شروع فرماتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے اب افطار نہیں کریں گے اور افطار فرماتے تھے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۳۔ علی بن حجر، علی بن مسہر (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۲۳۴۔ زہیر بن حرب، ابن ابی خلف، روح، حماد، ثابت، حضرت انسؓ (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہز، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے شروع فرماتے تھے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ آپؐ نے خوب روزے رکھے، اور افطار فرماتے یہاں تک کہ کہا جاتا کہ آپؐ نے خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

باب (۲۷) صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، حتیٰ کہ عیدین اور ایام تشریق کا بھی) کی ممانعت اور

يَقُولُ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ *

۲۳۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ *

۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ *

۲۳۳۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۳۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ *

(۲۷) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرْ

الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانَ تَفْضِيلِ صَوْمِ
يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ *

۲۳۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ
قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
يَقُولُ لَأَقْرَبَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ
الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُتِلَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبِئْسَ مَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَهْ وَقَهْ
وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعِشْرَ
أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَبِئْسَ
أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ
يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَبِئْسَ أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ
صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ
قُلْتُ فَبِئْسَ أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَنْ
أَكُونَ قَبْلَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صوم داؤدی (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن
افطار کرنا) کی فضیلت۔

۲۳۵۔ ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، (دوسری
سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن
مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا
کروں گا، اور جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں
گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ باتیں کہی
ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا
ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت
نہیں رکھتے، لہذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز
بھی پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو
اس سے کہ ہر ایک نیکی دس گن لکھی جاتی ہے تو یہ صوم دہر یعنی
ہمیشہ ہی روزہ رکھنا ہو گیا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،
میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا ایک دن
روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو، میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول
اللہ! میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا ایک
دن روزہ اور ایک دن افطار کرو، اور یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے اور
یہ سب روزوں میں معتدل اور عمدہ ہے، میں نے پھر عرض کیا یا
رسول اللہ! میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا
بس ان روزوں سے زیادہ افضل کوئی روزہ نہیں، عبد اللہ بن عمرو
فرماتے ہیں، کاش کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ہر
ایک مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو ()، قبول کر لیتا تو یہ چیز

(۱) ولان اکون قبلت الثلاثة الحج یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس وقت فرمائی جب بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے اپنی
پرانی عادت کے مطابق روزے رکھنا مشکل ہو گیا تو تمنا فرمائی کہ کاش میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی تخفیف کو
قبول کر لیتا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي *

۲۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدٍ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَنَا إِلَيْهِ رَسُولٌ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هَا هُنَا فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَمَا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي

مجھے میرے اہل و عیال اور مال سے بھی زیادہ پیاری ہوتی (کیونکہ اب اتنی قوت نہیں رہی)۔

۲۳۶- عبد اللہ بن محمد بن رومی، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبد اللہ بن یزید دونوں چلے، یہاں تک کہ ابو سلمہ کے پاس آئے اور ایک قاصدان کے پاس روانہ کیا، چنانچہ وہ باہر آئے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی، جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے، وہ بولے چاہے گھر چلو اور طبیعت چاہے تو یہیں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہا ہم یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان کیجئے، انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر رات قرآن کریم پڑھتا تھا، یا تو میرا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا، یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرضیکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو (ا) اور ساری رات قرآن کریم پڑھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ اور میرا مقصد اس سے خیر اور بھلائی ہے، آپ نے فرمایا تمہیں اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زائد قوت ہے، آپ نے فرمایا تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، بس تم حضرت داؤد کا روزہ اختیار کرو کیونکہ وہ سب انسانوں میں اللہ تعالیٰ کے بہت عابد تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت داؤد کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور فرمایا کہ ہر ماہ میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں تو فرمایا

(۱) صوم وصال، در صوم دھر میں فرق یہ ہے کہ صوم وصال کہتے ہیں مسلسل روزے سے رہنماری کو بھی افطار نہ کرنا۔ اور صوم دھر کا معنی یہ ہے کہ دن میں تو مسلسل روزہ رہے رات کو افطار کرے۔

کہ میں روز میں ختم کرو، میں نے پھر عرض کیا یا نبی اللہ میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، تو آپ نے فرمایا تو دس روز میں ختم کرو، میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ میں اس سے زائد قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تو بس سات روز میں ختم کرو، اور اس سے زائد نہ پڑھو، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے غرضیکہ میں نے اپنے پر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہاری عمر دراز ہو، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت کو پہنچ گیا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے تمنا کی کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

۲۳۷۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یہ ثواب میں ہمیشہ کے روزوں کے برابر شمار ہوگا، اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبد اللہ نے دریافت کیا کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پورے زمانہ کا آدھا، اور اس روایت میں قرأت قرآن کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے اور ”تیرے“ ملاقاتی کا تجھ پر حق ہے، کے بجائے ”تیرے بیٹے کا تجھ پر حق ہے“ کے الفاظ ہیں۔

۲۳۸۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمن مولیٰ، بنی زہرہ، ابو سلمہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ نے فرمایا بیس راتوں میں پڑھو، میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے، آپ نے

کُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ فَضْلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَىَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصَبَرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبُرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةً نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَأَدَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَثْمَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصُفُّ الدَّهْرَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا *

۲۳۸۔ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي

عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحَدُ قُوَّةٍ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ *

۲۳۹- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْإِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ *

۲۴۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَنْعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لَقِيْتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلُ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِلْأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَحَدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا

فرمایا تو بس سات روز میں پڑھو اور اس سے زائد نہ پڑھو (۱)۔

۲۳۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن ابی سلمہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابن حکم بن ثوبان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح مت ہو کہ وہ قیام اللیل (رات کو عبادت کے لئے اٹھنا) کیا کرتا تھا، پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔

۲۴۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، ابو العباس، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں، اور ساری رات قیام کرتا ہوں، تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا میں آپ سے ملا، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم برابر روزے رکھے جاتے ہو، اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو، کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہاری ذات کا بھی کچھ حصہ ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی، سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، اور ہر دس روز میں ایک دن روزہ رکھو کہ تمہیں نودن کا بھی ثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں اپنے اندر اس سے زائد قوت پاتا ہوں، فرمایا اچھا حضرت داؤد کا روزہ رکھو، میں نے

(۱) سات دنوں کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے کہ اس سے کم میں ختم کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ امر ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہے اور جمہور حضرات فرماتے ہیں کہ ختم قرآن کتنے دنوں میں ہونا چاہئے اس بارے میں کوئی خاص دنوں کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ قوت اور نشاط کو دیکھتے ہوئے مختلف لوگوں کے اعتبار سے مختلف حکم ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ قرآن ختم کرنے میں ایسی جلدی نہ کی جائے کہ جس میں ادائیگی حروف اور آیات میں غور کرنے کا مقصد پورا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سلف میں قرآن کریم ختم کرنے کے بارے میں عادت مختلف رہی ہے ایک مہینہ، بیس دن، دس دن، سات دن، تین دن، ایک دن ایک رات، حتیٰ کہ صرف ایک رات۔

وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ يَبْهَذِهِ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أُدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ
صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا
صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ *

۲۴۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ
أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ
السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ *
(فائدہ) امام مسلم نے ابوالعباس کی توثیق بیان کر دی ہے۔

۲۴۲ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ
الَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لَهُ الْعَيْنُ
وَنَهَكَتَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلُّهُ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ
يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى *

۲۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ
عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفَهَتِ النَّفْسُ *

۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

عرض کیا یا نبی اللہ ان کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے
تھے اور ایک دن افطار کرتے، اور لڑائی میں دشمن کے مقابلہ
سے نہ بھاگتے، انہوں نے کہا یا نبی اللہ مجھے یہ کیسے نصیب ہو سکتا
ہے؟ عطاء کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر
کیسے آیا، اس پر آپؐ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس
نے کوئی روزہ نہیں رکھا، دوبارہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

۲۴۱- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے
ساتھ روایت منقول ہے اور بیان کرتے ہیں کہ ابوالعباس
شاعر نے انہیں خبر دی، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابوالعباس
السائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔

۲۴۲- عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب،
ابوالعباس، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ
عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا کہ اے عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری
رات نماز پڑھتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو آنکھیں خراب ہو
جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس
نے روزہ نہیں رکھا، اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا پورے
مہینہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا میں اس
سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا حضرت داؤد کا
روزہ رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور
دشمن کے مقابلہ کے وقت بھاگتے نہ تھے۔

۲۴۳- ابو کریم، ابن بشر، مسعر، حبیب بن ابی ثابت سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ تمہاری
جان تھک جائے گی۔

۲۴۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابوالعباس،
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا

مجھے معلوم نہیں ہوا کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب اور جان کمزور ہو جائے گی، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی، سو تم جاگو بھی، سوؤ بھی، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔

۲۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ محبوب اللہ کو حضرت داؤد کی نماز ہے، وہ نصف رات سوتے تھے اور پھر تہائی رات جاگتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصہ میں سو جاتے تھے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام روزوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے، اور وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز بہت پیاری ہے کہ وہ آدھا آدھی رات سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے برابر جو بیدار ہوتے تو تہائی رات تک نماز پڑھتے، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے کہ پھر جاگتے تھے اور آدھی رات کے بعد تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے، انہوں نے کہا ہاں!۔

۲۴۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، خالد، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوالملیح نے خبر دی کہ میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا تو انہوں نے بیان

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفَعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ *

۲۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيَّ إِلَهُ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيَّ إِلَهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ *

۲۴۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ حَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ *

۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا *

۲۴۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ

کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کا تذکرہ ہوا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لئے چمڑے کا تکیہ رکھ دیا کہ ان میں کھجور کی چھل بھری تھی، آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ آپ کے اور میرے درمیان ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی نہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا پانچ سہی، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا اچھا سات سہی، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا اچھا نو، میں نے کہا یا رسول اللہ، فرمایا گیارہ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد کے روزہ کے برابر کوئی روزہ نہیں، وہ نصف زمانہ روزہ رکھتے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۲۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن قیاض، ابو عیاض، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ایک دن روزہ رکھو، باقی ایام کا بھی تمہیں ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا، میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو، اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا تو تین دن روزہ رکھو اور تمہیں بقیہ ایام کا بھی ثواب ملے گا، انہوں نے کہا، میں اس سے زائد طاقت رکھتا ہوں، فرمایا چار دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا، میں نے کہا میں اسے زائد قوت رکھتا ہوں، فرمایا تمام روزوں میں افضل رکھو، اور وہ اللہ کے نزدیک حضرت داؤد کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن افطار کرتے۔

۲۴۹- زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلُ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنْ لَزَوْجَتَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخَصَةِ *

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا نہ کرو، اس لئے کہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے، آپ نے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کر لیتا۔

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک اگر ایام منہی عنہا یعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو پھر درست ہے اور صاحب در مختار نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے اور خلاصہ میں ہے کہ جب ایام منہی عنہا میں روزہ نہ رکھے تو پھر کسی قسم کی کرہت نہیں، یہی چیز پسندیدہ ہے۔

اب رہا مسئلہ کہ ایام منہی عنہا کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھنا افضل ہے، یا ایک دن افطار کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا، تو میں کہتا ہوں کہ یہ احکام انسانوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہیں کہ جس سے جس طرح روزے رکھنے میں حقوق واجبہ فوت نہ ہوں، وہی اس کے لئے افضل ہے، ضروری امر حقوق واجبہ کی ادائیگی ہے، اب اگر اس کی تقویت نہ ہو تو جو فی ان دو صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کرے تو وہ اس کے لئے افضل ہے، واللہ اعلم۔

باب (۲۸) ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور یوم عرفہ اور عاشورہ اور پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب!

۲۵۰۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، یزید رشک، معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے دریافت کیا کہ کون سے دنوں میں؟ انہوں نے جواب دیا کہ دنوں کا کوئی اہتمام نہیں کرتے تھے،

(۲۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالْثَّانِينَ وَالْخَمِيسِ *

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ

لَمْ يَكُنْ يَسَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ *

۲۵۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
أَسْمَاءَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا غَيْثَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ
يَسْمَعُ يَا فَلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ
قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

۲۵۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى
أَحْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْثَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْبُدٍ الرَّمَازِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ
فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَّا
رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا
بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى
سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ
أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ
يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ
أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا
قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي

مہینہ میں جو نئے دنوں میں چاہتے، روزہ رکھ لیتے تھے (۱)۔
۲۵۱- عبد اللہ بن محمد بن اسماء ضبعی، مہدی بن مہمون، غیلان
بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اور کسی سے فرمایا، اور وہ سن رہے
تھے کہ اے فلاں تم نے اس ماہ کے درمیان میں روزے رکھے
ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کرو تو دو
روزے اور رکھو۔

۲۵۲- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، غیلان،
عبد اللہ بن معبد زمانی، حضرت ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہیں، تو رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم اس کے سوال سے ناراض ہو گئے، جب حضرت عمرؓ نے
آپ کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام
کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی
ہو گئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے غصہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے غصہ سے پناہ مانگتے ہیں، حضرت عمرؓ اس کلام کو بار بار
دہراتے رہے، حتیٰ کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپ
نے فرمایا انہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر عرض کیا جو
دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے، وہ کیسا ہے؟ فرمایا
ایسی طاقت کس میں ہے، پھر عرض کیا، جو ایک دن روزہ رکھے
ایک دن افطار کرے، فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے، پھر عرض
کیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے، فرمایا میں آرزو
کرتا ہوں کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہو، پھر آپ نے فرمایا، ہر

(۱) ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا مسنون ہے اور احادیث میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں اس مقام پر مذکور روایات میں ان
تین دنوں کی تعیین نہیں ہے کہ کونسے تین دن روزے رکھے جائیں البتہ سنن نسائی کی روایت میں تصریح ہے ایم بیض کی، اس لئے اکثر
حضرات کی رائے یہی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنا بہتر ہے۔

مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، سو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا امیدوار ہوں، کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۲۵۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر، عبد اللہ بن معبد زمامی، حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گئے، پھر آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا، پھر آپ سے دو دن روزہ رکھنے، اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ اس کے بعد آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن افطار کرنے کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا، کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی قوت عطا فرمائے، پھر ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق سوال ہوا، آپ نے فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، پھر آپ سے پیر کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جس میں میری ولادت ہوئی، اور اسی دن مبعوث ہوا ہوں، یہ فرمایا کہ مجھ پر وحی کی گئی، راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا، اور رمضان کے بعد رمضان کے روزے رکھنا، یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں، پھر آپ سے عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا کہ یہ گذشتہ اور آئندہ سال کے لئے کفارہ ہے، اور عاشورہ کے روزے کے متعلق

صُوِّتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ * ۲۵۳ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِيعْتَنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانًا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَحْيَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةٍ

شُعْبَةُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَّنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نَرَاهُ وَهَمَّا *

۲۵۴- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمِيلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۵۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ *

۲۵۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ *

(۲۹) بَابُ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ *

۲۵۷- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِأَخْرَ أَصُمْتُ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتُ فَصُمْ يَوْمَيْنِ *

۲۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

بھی آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ گزشتہ سال کا کفارہ ہے، امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ سے دو شعبہ اور پانچ شعبہ کے روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو ہم نے پانچ شعبہ کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ اس میں وہم ہے۔

۲۵۴- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ (تیسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۵۵- احمد بن سعید دارمی، حبان بن ہلال، ابان، عطار، غیلان بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی اس میں پیر کے روز کا تذکرہ ہے، جمعرات کے روز کا ذکر نہیں ہے۔

۲۵۶- زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان، عبد اللہ بن معبد زہنی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

باب (۲۹) شعبان کے روزوں کا بیان۔

۲۵۷- ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور سے ارشاد فرمایا کہ کیا شعبان کے شروع میں تم نے روزے رکھے، انہوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن پورے کر لو تو پھر دو دن روزے رکھو۔

۲۵۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، ابو العلاء، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس مہینہ کے شروع میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم رمضان سے فارغ ہو تو (اس کے عوض میں) دو روزے رکھ لو۔

۲۵۹۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن اخی مطرف بن حثیر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے اس مہینہ کے شروع میں یعنی شعبان میں روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم رمضان سے فارغ ہو تو ایک دن یا دو دن روزے رکھو، شعبہ کو اس میں شک ہے، مگر میرے خیال میں آپؐ نے دو ہی روزوں کے متعلق فرمایا۔

۲۶۰۔ محمد بن قدامہ اور یحییٰ لؤلؤی، نصر، شعبہ، عبد اللہ بن ہانی، ابن اخی مطرفؓ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۳۰) محرم کے روزوں کی فضیلت۔

۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، ابو بشر، حمید بن عبد الرحمن حمیری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب روزوں سے افضل اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔

۲۶۲۔ زہیر بن حرب، جریر، عبد الملک بن عمیر، محمد بن منشر، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُومْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ * ۲۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ بْنِ الشُّخَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُومْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا يَغْيِي شُعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ شُعْبَةَ الَّذِي شَكَ فِيهِ قَالَ وَأَظَنُّهُ قَالَ يَوْمَيْنِ *

۲۶۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ وَيَحْيَى اللَّؤْلُؤِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

(۳۰) بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ *

۲۶۱ - وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ *

۲۶۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سئل أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصَّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ *

۲۶۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصَّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِثْلِهِ *

(۳۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ *

۲۶۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذُبَيْثٍ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزَرَجِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ *

(فائدہ) اس حدیث سے شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اسے تین سو ساٹھ دن کے روزوں کا ثواب ملے گا، یہ مضب نہیں ہے کہ سال بھر جو روزے رکھے، اسے اس شخص سے زائد ثواب نہیں ملے گا کہ جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے کیونکہ جب ایک روزہ کا ثواب دس روزوں کے برابر ہے تو جو سال بھر روزے رکھے گا تو وہ ساڑھے تین سو روزے رکھے گا، اسے ساڑھے تین سو روزوں کا ثواب تین ہزار پانچ سو روزوں کے برابر ملے گا، نیز عوام میں جو مشہور ہے کہ شش عید کے روزوں کا ثواب اسی وقت ملے گا جبکہ عید الفطر کے بعد ایک روزہ متصّل رکھ لیا جائے، اس قید کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شوال کے اندر جس وقت بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں گے یہ ثواب مل جائے گا۔

۲۶۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا

سے دریافت کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے مہینہ کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا افضل نماز فرض نماز کے بعد نصف رات میں تہجد پڑھنا اور رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں۔

۲۶۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ موجود ہے۔

باب (۳۱) رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ (۶) روزوں کی فضیلت۔

۲۶۴- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، سعد بن سعید بن قیس، عمر بن ذہب بن الحارث الخزرجی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔

(فائدہ) اس حدیث سے شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اسے تین سو ساٹھ دن کے روزوں کا ثواب ملے گا، یہ مضب نہیں ہے کہ سال بھر جو روزے رکھے، اسے اس شخص سے زائد ثواب نہیں ملے گا کہ جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے کیونکہ جب ایک روزہ کا ثواب دس روزوں کے برابر ہے تو جو سال بھر روزے رکھے گا تو وہ ساڑھے تین سو روزے رکھے گا، اسے ساڑھے تین سو روزوں کا ثواب تین ہزار پانچ سو روزوں کے برابر ملے گا، نیز عوام میں جو مشہور ہے کہ شش عید کے روزوں کا ثواب اسی وقت ملے گا جبکہ عید الفطر کے بعد ایک روزہ متصّل رکھ لیا جائے، اس قید کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ شوال کے اندر جس وقت بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں گے یہ ثواب مل جائے گا۔

۲۶۵- ابن نمیر بواسطہ بوالد، سعد بن سعید، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ایوب

عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۳۲) بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا *

۲۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُو، لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّجًا فَلْيَتَحَرَّجْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند حضرات کو خواب میں دکھلادیا گیا کہ شب قدر آخری ہفتہ میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب رمضان کی آخری سات راتوں کے موافق و مطابق ہوا، لہذا جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہو، وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (۲)۔

(۱) لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ قدر کا معنی عظمت ہے یعنی عظمت والی رات، اس لئے کہ قرآن کا نزول ہوا یا فرشتوں کے نزول کی وجہ سے یا اس رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت، برکت اور مغفرت نازل ہونے کی وجہ سے یہ عظمت والی رات بنی۔ یا لیلۃ القدر اس لئے کہ جو اس رات عبادت کر کے اسے پالیتا ہے وہ عظمت والا بن جاتا ہے یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر کا معنی تنگ ہونا ہے اور اس رات فرشتوں کے کثرت سے نازل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ یا لیلۃ القدر اس لئے کہ قدر تقدیر سے ہے اور اس رات فرشتے لوگوں کی تقدیریں سال بھر کے لئے لکھتے ہیں۔

(۲) لیلۃ القدر کو کونسی رات ہوتی ہے؟ اس بارے میں صحابہ کرام، محدثین اور فقہاء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔ چند اقوال یہ ہیں (۱) پورے سال میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی کسی مہینے میں اور کبھی کسی مہینے میں ہوتی ہے (۲) ہوتی تو رمضان میں ہے لیکن اس کی کوئی بھی رات ہو سکتی ہے (۳) رمضان کی ستائیسویں رات (۴) رمضان کے آخری عشرے کی پہلی رات (۵) رمضان کی تیسویں رات (۶) رمضان کی چوبیسویں رات (۷) رمضان کے آخری عشرے کی کوئی طاق رات۔ رائج بات یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی زیادہ امید آخری عشرے میں ہونے کی ہوتی ہے پھر آخری عشرے کی بھی طاق راتوں میں اور ان میں سے بھی ستائیسویں شب میں ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

انصاری سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کر رہے تھے۔

۲۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، سعد بن سعید، عمر بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب سابق فرمان نقل کر رہے تھے۔

باب (۳۲) شب قدر (۱) کی فضیلت اور اس کا وقت!

۲۶۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كُنَّةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا *

۲۷۰- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَّيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدِ ارْتَوَوْا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ وَأَرَى نَاسًا مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَاكِيرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَاكِيرِ *

۲۷۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلْيُتَمَسَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي *

۲۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَمَسِّهَا فَلْيَتَمَسَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ *

۲۶۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

۲۶۹- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں رات میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب اخیر عشرہ میں واقع ہوا ہے تو اسی کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

۲۷۰- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ شب قدر کے متعلق فرما رہے تھے کہ تم میں سے چند لوگوں نے شب قدر کو اول کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے اور چند لوگوں نے آخر کی سات تاریخوں میں دیکھا ہے، سو تم آخر کی دس تاریخوں میں اسے تلاش کرو۔

۲۷۱- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریش، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ شب قدر کو آخری عشروں میں تلاش کرو، اگر کسی کو کمزوری ہو یا وہ عاجز ہو جائے تو پھر آخر کی سات راتوں میں سستی نہ کرے۔

۲۷۲- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، جبلة، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے تو وہ اسے (رمضان المبارک کے) آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

۲۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی اور جبلہ اور محارب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

۲۷۴۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی، پھر مجھے میرے کسی گھروالے نے جگادیا سو میں اسے بھلا دیا گیا، لہذا آخری عشروں میں تلاش کرو اور حرمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اسے بھول گیا۔

(فائدہ) بھولنا بھلا دیا جانا، دونوں بشریت کے خاصہ ہیں، ملائکہ کے اوصاف سے یہ چیز بعید ہے۔

۲۷۵۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن ہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے اور جو آپ کے ساتھ معتکف ہوتے وہ بھی لوٹ آتے تھے، پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا پھر جس رات میں گھر آنے کو تھے، خطبہ پڑھا اور جو منظور الہی تھا، اس کا لوگوں کو حکم دیا پھر ارشاد فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا تو مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں، سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو، وہ رات کو اپنی اعتکاف گاہ ہی میں رہے، میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا، مگر بھلا دیا گیا اور اسے آخر کی دس راتوں میں سے ہر ایک طاق رات میں تلاش کرو، اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، حضرت ابو سعید خدریؓ بیان

۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي التَّسْعِ الْوَاخِرِ *

۲۷۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَتَيْتُنِي بَعْضُ أَهْلِي فَانْسَيْتُهَا فَانْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ وَ قَالَ حَرَمَةُ فَانْسَيْتُهَا *

۲۷۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ تَمُضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أَجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبْتَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَانْسَيْتُهَا فَانْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ

کرتے ہیں کہ ۲۱ ویں شب کو ہم پرینہ برسا اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پکی اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرہ انور کیچڑ اور پانی میں بھرا ہوا تھا۔

وَقَدْ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَدَةِ الصُّبْحِ وَوَجْهَهُ مُتَلُّ طِينًا وَمَاءً *

۲۷۶۔ ابن ابی عمر، عبدالعزیز در اور دی، یزید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں اتنا اور ہے کہ جس نے اعتکاف کیا ہے وہ ہمارے ساتھ اپنے محتلف میں ثابت رہے اور آپ کی پیشانی مبارک کیچڑ اور پانی میں بھری ہوئی تھی۔

۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ النَّيِّ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُثْبِتْ فِي مُعْتَكِفِهِ وَقَالَ وَجَبِنَهُ مُمْتَلِكًا طِينًا وَمَاءً *

۲۷۷۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، عمارہ بن غزیہ انصاری، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور عشرہ ثانی میں ایک ترکی قبہ میں اعتکاف فرمایا کہ اس کے دروازہ پر ایک چٹائی لگی ہوئی تھی، آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور قبہ کے ایک کونے میں کردی، پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے کلام فرمایا، چنانچہ سب آپ کے قریب آگئے، تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول میں اس رات کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا کرتا تھا، پھر میں نے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، چنانچہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھ سے کہا یا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، ہذا تم میں سے جو چاہے وہ پھر اعتکاف کرے، چنانچہ سب آدمیوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اور آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہے، اور میں اس کی صبح کو پانی اور منی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور

۲۷۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَرِيَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَانَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَفَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكَفَ فَلْيَعْتَكَفْ فَأَعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرَبِّتُهَا لَيْلَةً وَتَرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي

طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَّفَ
الْمَسْجِدَ فَأَبْصُرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ
فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْتُهُ أَنْفِهِ
فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةٌ إِحْدَى
وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ *

۲۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو
غَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا
فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ
خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ
عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا
أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ
كُلِّ وَتَرٍ وَإِنِّي أُرَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ
فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي
السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرْنَا
حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ
النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ
قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ *

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

آپ نے رات کو صبح تک نماز پڑھی، اور اس رات بارش ہوئی،
اور مسجد ٹپکی اور میں نے مٹی اور پانی کو دیکھا، چنانچہ جب آپ
صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک
کے نتھنے پر مٹی اور پانی کا اثر تھا، اور عشرہ آخر کی ایک سو رات
تھی۔

۲۷۸- محمد بن ثنی، ابو عامر، ہشام، یحییٰ، حضرت ابو سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا
تذکرہ کیا، چنانچہ میں ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا اور وہ میرے
دوست تھے، اور ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجوروں کے
باغ تک نہیں چلتے، تو وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے، اور میں
نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے
کہ شب قدر کا تذکرہ کرتے ہوں، تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی
عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے تو ہمیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر
دکھائی گئی تھی سو میں اسے بھول گیا، یا بھلا دیا گیا، سو تم اسے اخیر
کے عشرہ میں سے ہر ایک طاق رات کو تلاش کرو اور میں نے
دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، پھر جس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہو، وہ پھر
جائے اور ہم پھر اپنی اعتکاف گاہوں میں آگئے اور آسمان پر
بارش وغیرہ کا کوئی اثر نہیں دیکھتے تھے، اتنے میں ابر آیا اور بارش
ہوئی، حتیٰ کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور وہ کھجور کی ڈالیوں سے
بنی ہوئی تھی، اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مٹی اور پانی میں سجدہ کرتے ہیں،
یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا اثر آپ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔
۲۷۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند) عبد اللہ
بن عبد الرحمن واری، ابو المغیرہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْبَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ *

۲۸۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اغْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبَنَاءِ فَقَوَّضَ ثُمَّ أُبَيِّنَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَأَمَرَ بِالْبَنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبَيِّنْتُ لِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقِقَانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَتَسَبَّهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ التَّمِسُّوَهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أبا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلُ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالْتَمِسِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالْتَمِسِي السَّابِعَةَ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالْتَمِسِي تَلِيهَا الْخَامِسَةَ وَ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقِقَانِ يَخْتَصِمَانِ *

اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ان دونوں احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے لوٹے تو آپ کی پیشانی مبارک اور ناک کی نوک پر کچھڑکا اثر تھا۔

۲۸۰۔ محمد بن ثنی، ابو بکر بن خلاد، عبد الاعلیٰ، سعید، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، آپ پر لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے سے قبل آپ اسے تلاش کرتے تھے، جب عشرہ اوسط کی راتیں پوری ہو گئیں، تو آپ نے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا، پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے، لہذا آپ نے پھر خیمہ کے متعلق حکم دیا، وہ قائم کیا گیا، پھر صحابہ کرام کی جانب آپ تشریف لائے، اور فرمایا کہ اے لوگو! مجھے شب قدر کا علم ہوا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے نکلا تھا مگر وہ آدمی جھگڑتے ہوئے آگئے کہ ان کے ساتھ شیطان بھی تھا، لہذا میں بھول گیا، تو تم رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے کہا کہ تم ہم لوگوں سے زائد اس گنتی کو جانتے ہو، وہ بولے جی ہاں! ہم اس چیز کے بہ نسبت تمہارے زیادہ مستحق ہیں، پھر میں نے دریافت کیا نوں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا جب ایک سو گزر جائے اس کے بعد جو بائیسویں آئے، وہی مراد ہے نوں سے، اور جب تیسویں گزر جائے، تو اس کے بعد جو رات آئے وہی مراد ہے ساتویں سے، اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے، وہی مراد ہے پانچویں سے اور ابن خلاد نے ”یحتقان“ کی جگہ ”بختصمان“ کا لفظ بولا ہے۔

(فائدہ) حضرت ابو سعید خدری کی تشریح کو ملحوظ رکھتے ہوئے عشرہ اخیرہ کی تمام راتیں شب قدر ہی شمار ہو جائیں گی، بندہ کا خیال بھی یہی ہے کہ جب انسان شب قدر کی جستجو کرے تو پھر پورے ہی عشرہ بیدار رہنے کی کوشش کرے تاکہ ہر قسم کے فضائل سے بہرہ ور ہو سکے۔

نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل نہیں تھا ورنہ اس تردد اور شبہ اور پھر بھول جانے کے کیا معنی، یہ تمام خاصیتیں تو بشریت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسی پر اس قسم کے احوال طاری ہوتے رہتے ہیں، اور علم غیب تو محض اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے جو کسی اور کے لئے ثابت نہیں ہو سکتی، اب اگر کوئی ثابت کرے تو علم الہی میں غیر اللہ کو شریک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو وحدہ لا شریک ہے جو شرکت سے منزہ اور مبرا ہے، تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً۔

باقی امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا ہے، وہ آپ کو حاصل ہے جیسا کہ آپ نے احوال قیامت، جنت، دوزخ اور فتنوں کے پیش آنے کے متعلق خبریں دی ہیں، اس کا نام اطلاع غیب ہے، اور اسے علم غیب کہنا یہ جہال کا کام اور ان کی اقتداء کرنا ہے، اور پھر میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے بس یہی مسئلہ رہ گیا ہے اور تمام دین پر عمل کرنا ضروری نہیں رہا، قیامت کے دن ہر گز ہر گز اس سے سوال نہیں ہوگا، بلکہ عبادات، عقائد، معاملات اور جملہ امور شریعت کے متعلق باز پرس ہوگی کہ آیا اس پر عمل پیرا ہوئے یا نہیں، بس اسی کا نام جہالت اور حماقت ہے کہ جو امور کرنے کے تھے، ان کے لئے تو ایک مختصر سی جماعت کو چھوڑ دیا کہ وہ خود نمازیں پڑھ بھی لیں اور پڑھا بھی دیں اور جو نہیں کرنے کے تھے ان پر کاربند ہو گئے۔

۲۸۱۔ سعید بن عمرو بن سہیل بن اسحاق بن محمد بن اشعث بن قیس الکندی، علی بن خشرم، ابو ضمہ، ضحاک بن عثمان، ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، بسر بن سعید، حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر میں اسے بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ میں اس کی صبح کو پانی اور کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم پر تیسویں رات کو بارش ہوئی اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پانی اور کچھڑ کا اثر آپ کی پیشانی مبارک اور آپ کی ناک پر تھا، راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسویں رات کو شب قدر کہا کرتے تھے۔

۲۸۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَهْلٍ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا وَأَرَانِي صَبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ*

۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، ابن نمیر اور وکیع کے الفاظ مختلف ہیں، مگر معنی ایک ہی ہیں۔

۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ التَّمِسُّوا وَقَالَ وَكَيْعٌ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ

الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زُرَّ بْنَ حَبِيشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْوَأَخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَفَفَ لَا يَسْتَنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُسْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِاللَّيَّةِ الَّتِي أَحْبَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا *

۲۸۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْنَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكُّ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ *

۲۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

۲۸۳- محمد بن حاتم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، عبدہ، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور کہا تمہارے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ جو سال بھر بیدار رہے، وہ شب قدر کو پا لے گا، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے، اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر لیں اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور عشرہ اخیرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے اور اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے تھے، اور کہتے تھے وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا اے ابو منذر! یہ تم کس بنا پر کہتے ہو، فرمایا اس علامت اور نشانی کی بنا پر جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائی ہے کہ اس شب کی صبح کو آفتاب بغیر شعاعوں کے نکلتا ہے۔

۲۸۴- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدہ بن ابی لبابہ، زر بن حبیش، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شب قدر کے متعلق فرمایا، خدا کی قسم! میں اسے جانتا ہوں، اور شعبہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میرا زیادہ علم یہی ہے کہ وہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیدار رہنے کا حکم فرمایا تھا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شعبہ نے ان الفاظ میں کہ یہ وہی رات ہے کہ جس میں بیدار رہنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا، شک کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ میرے ایک رفیق نے شیخ عبدہ سے نقل کی ہے۔

۲۸۵- محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان فزاری، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون یاد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ حَفْنَةٍ *
 رکھتا ہے، شب قدر اس رات میں ہے کہ چاند اس طرح طلوع کرتا ہے، گویا کہ وہ ایک طشت کا ٹکڑا ہے۔

(فائدہ) شب قدر کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات فرشتے بحکم الہی بندوں کی عمریں اور رزق اور دوسرے جو امور اس سال ہونے والے ہوتے ہیں لکھ دیتے ہیں اور یہ رات اس امت کی خصوصیت ہے اور یہ قیامت تک باقی رہے گی، باقی اس کے محل میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے، اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جائے گی جس میں جو تاریخ اور علت مذکور ہے، صحیح ہے، اور عبد اللہ بن مسعود اور امام ابو حنیفہ اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک وہ سال بھر میں ایک رات ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی تبدل نہیں ہوتا تو اس شکل میں اتنا نزلاہ فی لیلة القدر اور اتنا نزلاہ فی لیلة مبارکہ میں بھی تطبیق ہو جائے گی، اس کے علاوہ علمائے کرام کے اور بکثرت اقوال موجود ہیں کہ جن کا تذکرہ اس مقام پر مناسب نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْإِعْتِكَافِ

۲۸۶۔ محمد بن مہران رازی، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف (۱) فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۸۷۔ ابوالطاهر، ابن وہب، یونس بن یزید، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بتائی جہاں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ *

۲۸۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

۲۸۸ وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

(۱) اعتکاف کا لغوی معنی ٹھہرنا اور شرعی معنی نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا۔

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

۲۹۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف فرمایا۔

۲۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، یحییٰ بن سعید، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے، پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے، اور ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو وہ لگا دیا گیا اور آپ نے رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا، پھر حضرت زینبؓ نے حکم دیا تو ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا اور ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات نے خیمے لگانے کے متعلق فرمایا، ان کے بھی لگا دیئے گئے، سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے، اور آپ نے اپنے خیمہ کے متعلق حکم دیا وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف کو ترک کر دیا، پھر شوال کے اول عشرہ میں اعتکاف

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ * ۲۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ *

۲۹۰ - وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تُوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *

۲۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضْرَبَ أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضْرَبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهِ فَضْرَبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ أَلَبْرُ تُرْدُنُ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقَوَّضَ وَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي

الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالِ *

فرمایا۔

(فائدہ) کیونکہ حقانیت میں نفسانیت کا شائبہ معلوم ہونے لگا اور ایک کا دیکھا دیکھی دوسری کرنے لگی، اس لئے اس وقت آپ نے اپنا اعتکاف بھی موقوف کر دیا اور ماہ شوال میں اس کا عوض ادا کیا۔

۲۹۲۔ ابن ابی عمر، سفیان۔

۲۹۲ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَمْعَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلْإِعْتِكَافِ *

(دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، عمرو بن حارث۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، ابو احمد سفیان۔

(چوتھی سند) سلمہ بن شیب، ابو المعیرہ، اوزاعی۔

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد ابواسحاق، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت نقل فرماتی ہیں، باقی ابن عیینہ، عمرو بن حارث، اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ ہے کہ ان کے لئے خیمے نصب کئے گئے تھے، تاکہ وہ ان میں اعتکاف فرمائیں۔

باب (۳۳) رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بہت زیادہ عبادت کرنا!

۲۹۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان ابی یعفر، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تھا، تو آپ پوری رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت ہی کوشش کرتے اور کمر ہمت باندھنا شروع فرمادیتے۔

(۳۳) بَابُ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ *

۲۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ (۱) وَأَيَقَظُ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمُنَزَرَ *

۲۹۴۔ قتیبہ بن سعید، ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد،

۲۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ

(۱) احیاء لیل سے مراد یہ ہے کہ رات کو عبادت کے لئے بیدار رہتے اس بیداری کو حیات سے تعبیر فرمایا کیونکہ نیند بمنزلہ موت کے ہے۔

الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ
قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَحْسَنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ
الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي
غَيْرِهِ *

(۳۴) بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ *

۲۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرِيمٌ وَإِسْحَاقُ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ
الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ *

۲۹۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا
عَنْ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ أَنْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ الْعَشْرَ *

حسن بن عبید اللہ، ابراہیم، اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان المبارک کے) آخری دس
دنوں میں اس کوشش اور محنت کے ساتھ عبادت کرتے تھے
کہ دوسرے دنوں میں اتنی محنت نہ کرتے تھے۔

باب (۳۴) عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔

۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق، ابو معاویہ، اعمش،
ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم کو عشرہ ذی الحجہ میں کبھی روزے رکھتے نہیں
دیکھا ہے۔

۲۹۶۔ ابو بکر بن نافع عبدی، عبد الرحمن، سفیان، اعمش
ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے کبھی اس عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

(فائدہ) کسی مرض اور بیماری یا عذر کی بنا پر آپ نے روزے نہیں رکھے ورنہ نویں تاریخ کو عرفہ ہے اور اس کے روزہ کی غیر حاجیوں کے
لئے فضیلت گزر چکی، مترجم کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ حج کے زمانے کا بیان ہو کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا غرضیکہ صحیح بخاری، سنن ابوداؤد،
مسند احمد اور نسائی میں نویں ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت آئی ہے، اس لئے یہ علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْحَجِّ (۱)

باب (۳۵) محرم کے لئے کون سا لباس پہننا جائز ہے اور کون سا ناجائز؟

۲۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کیا کپڑے پہنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کرتانہ پہنو اور عمامے (۲) نہ باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ برسائی، نہ کوٹ، اور نہ ہی موزے مگر جس کے پاس چپل نہ ہو تو وہ موزے پہن لے مگر ٹخنوں کے نیچے سے انہیں کاٹ ڈالے اور وہ کپڑے مت پہنو کہ جس میں زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہو۔

(۳۵) بَاب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانُ تَحْرِيمِ الطَّيِّبِ عَلَيْهِ *
۲۹۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُنُسَ وَلَا الْخِجَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَمْ يَحْذُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ *

(فائدہ) مذکورہ بالا اشیاء کا استعمال بحالت احرام باجماع علمائے کرام حرام ہے۔

۲۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محرم قمیص نہ پہنے، اور نہ عمامہ باندھے، اور نہ بارانی کوٹ اوڑھے اور نہ پاجامہ پہنے اور نہ ہی وہ کپڑا پہنے کہ جسے ورس اور زعفران لگا ہو، اور موزے بھی نہ پہنے مگر یہ کہ کسی کے پاس چپل نہ ہو تو وہ

۲۹۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرُنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا

(۱) حج کا لغوی معنی ارادہ کرنا ہے اور شرعی معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں بیت اللہ اور عرفات و منیٰ میں مخصوص افعال یعنی طواف، سعی، وقوف وغیرہ ادا کئے جائیں۔

(۲) عمامہ سے مراد ہر ایسی چیز کا، ممانعت ہے جو سر کو ڈھانپ دے جیسے ٹوپی پٹی وغیرہ لہذا حالت احرام میں سر کسی بھی کپڑے سے ڈھانپنا ممنوع ہے کپڑا سلا ہو یا سلا ہو لہذا نہ ہو۔

انہیں کاٹ کر پہنے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَحْدَ نَعْلَيْنِ فَيَقْطَعُهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۲۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا ہے کہ محرم زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جس کے پاس نعلین نہ ہوں وہ نعلین پہن لے اور دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

۲۹۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَحْدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعُهُمَا أَصْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ *

۳۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو الریح زہرانی اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ کی حالت میں ارشاد فرما رہے تھے کہ پاجامہ اس کے لئے ہے جس کے پاس ازار نہ ہو، اور موزہ اس کے لئے ہے جس کے پاس نعلین نہ ہوں، یعنی محرم ہو۔

۳۰۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّيِّعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَحْدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَحْدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ *

(فائدہ) امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاجامہ اگر اس کی بیست کے ساتھ احرام میں پہن لے گا تو دوم واجب ہے اور موزوں کو اگر کاٹ دیا جائے تو ائمہ اربعہ کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں اور امام ابو حنیفہ کی طرف جو وجوب فدیہ کا قول منسوب ہے اس کی صاحب رد المحتار نے تردید کی ہے اور اس منسوبیت کو خلاف مذہب بتایا ہے اور یہی چیز ملاء علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۰۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) ابو غسان رازی، بہز، شعبہ، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ عرقات میں خطبہ فرما رہے تھے اور بقیہ حدیث بیان فرمائی۔

۳۰۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَعْرِفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

۳۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (تیسری سند)، ابو کریب، وکیع، سفیان (چوتھی سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج (پانچویں سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ

سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ان میں سے کسی راوی نے بھی شعبہ کے عدوہ میدان عرفات میں خطبہ دینے کو بیان نہیں کیا۔

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَعْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ *

۳۰۳۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جو تہبند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے۔

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ حَفِيَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ *

۳۰۴۔ شبان بن فروخ، ہمام، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا فرمایا اس پر کچھ زردی کا اثر تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے میرے عمرہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ میں اس میں کس طرح کروں؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی، اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلیٰ کہتے تھے کہ میری آرزو تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیا تم چاہتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کی حالت میں دیکھو، پھر حضرت عمرؓ نے کپڑے کا کونا اٹھ دیا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے تھے اور خراٹے لیتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا کہ جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہے جب وحی پوری ہو گئی تو آپ نے فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے اور فرمایا کہ زردی کا اثر دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأَنْزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَطَرْتُ إِلَيْهِ نَهْ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخُلُقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ *

(فائدہ) معصوم ہوا کہ محرم کو خوشبو لگانا، اور سلا ہو، کپڑا پہننا حرام ہے اور ان کا ازالہ اور اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم،

۳۰۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطاء، صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آپؐ بھرانہ میں تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور وہ سرکل جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اور اس نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور اس پر بھی میں نے خوشبو لگا رکھی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرہ میں وہی افعال بجاؤ جو کہ تم اپنے حج میں بجا لاتے ہو، اسے کہا کہ میں اپنے یہ کپڑے اتار ڈالوں، اس خوشبو کو دھو دوں تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جو افعال تم اپنے حج میں کرتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں کرو۔

۳۰۶۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج (تیسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن جریج، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ، یعلیٰ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نازل ہونے کے وقت دیکھوں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھرانہ میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، کہ اتنے میں ایک شخص آیا جس نے ایک جبہ پہنا ہو، تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں جو عمرہ کا ایک جبہ میں احرام باندھے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اس کی جانب دیکھا اور خاموش ہو گئے، پھر آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ بن امیہؓ کو اشارہ کیا کہ آؤ، یعلیٰ آئے اور اپنا سر کپڑے کے اندر داخل کر دیا اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجَعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلْقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلْقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أُبْرِغُ عَنِي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِي هَذَا الْخَلْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ *

۳۰۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّمَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ

الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ
تَعَالَى فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّمٌ الْوَجْهَ يَعْطُ سَاعَةً ثُمَّ
سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ
أَنْفًا فَالْتَمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بَلَكَ
فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْحَبَّةُ فَانزِعْهَا ثُمَّ
اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ *

۳۰۷ - وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ يَعْنَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
بِالْحُمْرَانَةِ قَدْ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفَّرٌ لِحْيَتَهُ
وَرَأْسَهُ وَعَيْنُهُ جَبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انزِعْ
عَنْكَ الْجَبَّةَ وَاغْسِلْ عَنكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ
صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمَرَتِكَ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ یہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا اس لئے اتنی ہی فرما دینا کافی ہوا۔

۳۰۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيدِ حَدَّثَنَا
رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ
أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جَبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلْقٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفُ
أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ

وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ
لبے لبے سانس لے رہے ہیں، پھر آپ سے وہ کیفیت دور
ہو گئی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سائل کہاں
ہے جو ابھی مجھ سے عمرہ کا حکم دریافت کرتا تھا، چنانچہ اس آدمی
کو تلاش کیا گیا، پھر اسے لایا گیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو خوشبو ہے اسے تین مرتبہ دھو ڈالو
اور اپنے اس جبہ کو اتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی افعال و اعمال بجا
لاؤ جو اپنے حج میں بجا لاتے ہو۔

۳۰۷ - عقبہ بن مکرم عمی، محمد بن رافع، وہب بن جریر بن
حازم، بواسطہ اپنے والد، قیس، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ
اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ اس وقت جعرانہ میں
تھے اور اس نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور اس کی داڑھی اور
سر پر زردی لگی ہوئی تھی اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس
نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور
میں اس حال میں ہوں جس میں آپ دیکھتے ہیں، آپ نے فرمایا
اپنا جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو افعال تم حج میں کرتے
تھے وہی عمرہ میں کرو۔

۳۰۸ - اسحاق بن منصور، ابو علی عبید اللہ بن عبد المجید، رباح
بن ابن معروف، عطاء، صفوان بھی یعلیٰ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
کہ ایک شخص آیا جو جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر خوشبو لگی ہوئی
تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو
ارکان عمرہ کس طرح ادا کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے
کوئی جواب نہیں دیا اور حضرت عمرؓ آپ پر پردہ کئے ہوئے تھے
اور حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی

يَسْتَرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي أَحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا
أُنْزِلَ عَلَيْهِ حَمْرُهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ
فَحِثَّتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ
إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ إِنَّمَا عَنْ
الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ أَنْزِعْ عَنْكَ
جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلْقِ الَّذِي بَكَ وَافْعَلْ
فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجَّتْ *

(۳۶) بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ *

۳۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ
هَيْشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ
يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ
الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ
الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهِنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ
مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ
كَانَ ذُوْنَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى
أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا *

۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ
الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ
الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ أَتَى

توپرہ کرتے، میں نے عمر سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جس
وقت آپ پر وحی نازل ہو تو میں اپنا سر آپ کے ساتھ کپڑے
میں کر لوں، جب وحی نازل ہوئی شروع ہوئی تو حضرت عمرؓ نے
کپڑے سے پردہ کر لیا، چنانچہ میں آیا اور میں نے اپنا سر آپ
کے ساتھ کپڑے میں داخل کر دیا اور آپ کو دیکھا جب آپ
سے یہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپ نے فرمایا ابھی جو عمرہ کے
متعلق سوال کر رہا تھا وہ کہاں گیا، چنانچہ وہ شخص کھڑا ہوا، آپ
نے فرمایا اپنے اس جبہ کو اتار دو اور اپنی اس خوشبو کو دھو ڈالو اور
اپنے عمرہ میں وہی افعال کرو جو حج میں کرتے ہو۔

باب (۳۶) مَوَاقِيتُ حَجٍّ!

۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور خلف بن ہشام اور ابوالربیع، قتیبہ، حماد
بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات مقرر کی اور
شام والوں کے لئے جحہ اور اہل نجد کے لئے قرن، اور یمن
والوں کے لئے یلملم، اور یہ سب میقاتیں ان کے لئے ہیں جو کہ
وہاں رہتے ہوں اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں
سے وہاں آئیں، خواہ حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا، اور وہ لوگ
جو ان مواقیت سے اس طرف رہنے والے ہیں ان کا مقام احرام
اپنا مسکن ہے، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

۳۱۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، وہیب، عبد اللہ بن
طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
والوں کے لئے ذوالحلیفہ، اور اہل شام کے لئے جحہ، اور نجد کے
رہنے والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم
میقات مقرر فرمائی ہے اور فرمایا یہ مواقیت مذکورہ بالا باشندوں
کے لئے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے جو کہ دوسرے ممالک کا

عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى
أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ *

۳۱۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُخْفَةِ وَأَهْلُ
الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَمَنٍ *

۳۱۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي
عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُخْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ
مِنَ الْجُحْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَمَنٍ *

۳۱۳- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
دُو الْحُخْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةٌ وَهِيَ
الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ

ان مواقیت پر ہو کر آئے، اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں، ہاں
جو ان مواقیت سے ادھر رہنے والے ہوں ان کامیقات دعی ہے
جہاں سے وہ چلا ہے حتیٰ کہ مکہ والوں کے لئے مکہ مقام احرام
ہے۔

۳۱۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام
والے جحفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ یمن والے یلملم سے اپنا احرام باندھیں۔

۳۱۲- زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور
شام کے رہنے والے جحفہ سے، اور نجد کے رہنے والے قرن
منازل سے احرام باندھیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے یہ بات بیان کی گئی اور میں
نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

۳۱۳- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن
عبداللہ بن عمر بن الخطاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے
اور شام والوں کی مہیعہ یعنی جحفہ ہے، اور نجد والوں کی احرام گاہ
قرن منازل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والوں کی احرام

گاہ یلملم ہے۔

۳۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اور شام کے رہنے والے ححفہ سے اور نجد کے رہنے والے قرن منازل سے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یمن کے رہنے والے یلملم سے احرام باندھیں۔

۳۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عہدہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، کہ میں نے سنا، ابوالزبیر بیان کرتے ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۶۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، محمد، ابن جریج، ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ان سے مواقیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ مدینہ والوں کی احرام گاہ ذوالحلیفہ ہے، اور دوسرا راستہ ححفہ ہے، اور عراق کے رہنے والوں کی احرام گاہ ذات عرق ہے اور نجد کے رہنے والوں کی احرام گاہ قرن منازل ہے، اور یمن کے رہنے والوں کی احرام گاہ یلملم ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ يَمَنِ يَلْمَلَمُ *

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْحُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ *

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَنْ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْحُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ *

(۳۷) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتُهَا *

۳۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ دِي الْحُخَيْفَةِ أَهْلًا فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَذِهِ تَسْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ *

۳۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهِ أَخْبَرَنِي

باب (۳۷) تلبیہ (۱)، اس کا طریقہ اور وقت

۳۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا کہ ”اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے، اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے“، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کلمات میں اور زائد فرمایا کرتے تھے ”میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور بھلائی تمام تیرے ہاتھ میں ہے، اور رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔“

۳۱۸- محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، نافع مولیٰ عبداللہ، حمزہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ کو لے کر مسجد ذی الحلیفہ کے قریب سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک کہی، چنانچہ فرمایا میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک، تیرا کوئی شریک نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ ہے اور نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے ساتھ یہ کلمات اور زائد فرمایا کرتے تھے میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیری ہی طرف ہے۔

۳۱۹- محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے تلبیہ کو

(۱) تلبیہ سے مراد لبیک اللہم لبیک الحج ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پکار کا جواب ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت

میں ہے ”وَإِذْ نَادَىٰ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ“۔

۳۲۱- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَنَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ *

(۳۸) بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

۳۲۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَبْدَأُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ *

۳۲۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ *

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلَى مَكَّةَ لَا عَقَبَ الرَّكْعَتَيْنِ *

۳۲۱- عباس بن عبد العظیم العنبري، نصر بن محمد یامی، عکرمہ بن عمار، ابو زمیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مشرکین مکہ لبیک لا شریک لک کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، تمہارے لئے خرابی ہو، یہیں تک رہنے دو، یہیں تک رہنے دو، مگر وہ یہ بھی کہتے تیرا ایک شریک ہے کہ اے اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی کا مالک نہیں، غرضیکہ یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

باب (۳۸) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔

۳۲۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو، آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے علاوہ اور کسی جگہ سے لبیک (تلبیہ) نہیں فرمائی۔

۳۲۳- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، سالم کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس وقت کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو فرماتے وہی بیداء جس کے متعلق تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور افتراء باندھتے ہو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تلبیہ (لبیک اللہم لبیک الخ کہنا) نہیں کہا مگر اس درخت کے پاس سے جب کہ آپ کا اونٹ، آپ کو سیدھا لے کر کھڑا ہوا۔

باب (۳۹) جب سواری مکہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے اس وقت احرام باندھنا افضل ہے۔

۳۲۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ (۱) وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ لِسَبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تُهَلِّلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النَّعَالُ السَّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّحُ حَتَّى تَنْبُعَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ*

۳۲۴- یحیی بن یحیی، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری، عبید بن جریج نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے عبد الرحمن میں تمہیں چار باتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں سے اور کسی کو کرتے نہیں دیکھتا، حضرت ابن عمر نے فرمایا ابن جریج وہ کیا ہیں، وہ بولے اول یہ ہے کہ تم کعبہ کے کونوں سے رکن یمانی کے علاوہ اور کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے، نیز تم نعال سبتی پہنتے ہو، اور تیسرے یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی زعفران وغیرہ کے ساتھ رنگتے ہو اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو چاند دیکھ کر تلبیہ شروع کر دیتے ہیں اور آپ یوم الترویہ یعنی آٹھ ذوالحجہ کو تلبیہ کہتے ہیں، عبد اللہ بن عمر بولے، ستوارکان کے متعلق تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رکنوں کے علاوہ جو کہ یمین کی طرف ہیں کسی کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہا نعال سبتی کا پہننا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں، تو میری بھی آرزو ہے کہ ویسے جوتے پہنوں، اور داڑھی کا زرد رنگنا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اس طرح رنگنے کو پسند کرتا ہوں اور رہا تلبیہ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے تلبیہ کہا ہو مگر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی۔

۳۲۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ

۳۲۵- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(۱) یعنی آپ تمام کونوں کا استلام نہیں کرتے صرف دو کونوں کا استلام کرتے ہیں ایک رکن یمانی کا دوسرے حجر اسود کا۔ پھر حجر اسود کا استلام چومنے کے ساتھ چھونے کے ساتھ یہاں اشارہ سے ہوتا ہے جبکہ رکن یمانی کا استلام جمہور کے ہاں صرف ہاتھ کے چھونے سے ہوتا ہے چومنے یا اشارہ کرنے سے نہیں۔ پھر ان میں سے حجر اسود والے کونے کو دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک حجر اسود کی دوسری اس کے بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی، جبکہ رکن یمانی کو صرف ایک فضیلت بناء ابراہیمی پر قائم ہونے کی حاصل ہے باقی دو کونوں کو یہ فضیلت بھی حاصل نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں یہ کونے اس جگہ پر نہیں تھے۔

نے حج اور عمرہ میں تقریباً بارہ مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ساتھ دیا ہے، غرضیکہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن میں نے آپ سے چار باتیں دیکھی ہیں، اور پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، مگر تلبیہ (لبیک، لبیک) پکارنا کے بارے میں مقبری کی روایت کے خلاف بیان کیا ہے اور مضمون مذکورہ بالا روایت کے برخلاف ہے۔

۳۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کو آپ کی اونٹنی مقام ذوالحلیفہ میں سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی، تب آپ نے تلبیہ پڑھا۔

۳۲۷۔ ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب کہ آپ کی اونٹنی آپ کو سیدھی لے کر کھڑی ہو گئی۔

۳۲۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام ذی الحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر جب وہ آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

۳۲۹۔ حرمہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے حج میں مسجد ذی الحلیفہ میں رات گزاری اور پھر آپ نے اسی مسجد میں نماز

قَسِطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ بَنَتِي عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رَوَايَةَ الْمَقْبَرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ *

۳۲۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرَزِ وَأَتْبَعَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ *

۳۲۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً *

۳۲۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ يَهْلُ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً *

۳۲۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ

پڑھی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا *

باب (۴۰) احرام سے قبل بدن میں خوشبو لگانے، اور مشک کے استعمال کرنے کا استحباب اور اس کے اثر کے باقی رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
۳۳۰۔ محمد بن عباد، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے جب آپؐ نے احرام باندھا، خوشبو لگائی، اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے خوشبو لگائی۔

(۴۰) بَابِ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قَبْلَ
الْاِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الْمَسْكِ
وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَيَبْقَا * *

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلَجِلَّهُ قَبْلَ أَنْ
يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

(فائدہ) احرام سے قبل خوشبو لگانا مستحب ہے اور اس کے اثر کا باقی رہنا جائز ہے، تمام صحابہ کرام اور تابعین اور فقہاء اور جمہور محدثین کا یہی مسلک ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اگر خوشبو لگائی جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، واللہ اعلم (نووی جلد ۱ صفحہ ۷۵)۔

۳۳۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، فلح بن حمید، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ کے احرام کے لئے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی۔

۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ
حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ
وَلَجِلَّهُ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد الرحمن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لئے آپ کے احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگایا کرتی تھی اور آپ کے احلال کے لئے طواف افاضہ سے پہلے۔

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ
يُحْرِمَ وَلِجِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

۳۳۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔

۳۳۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ *

۳۳۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْبَحْرَامِ *

۳۳۴- محمد بن حاتم، عبد بن حمید، ابن حاتم محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عبد اللہ بن عروہ، عروہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھوں سے آپ کے احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لئے ذریعہ خوشبو لگائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ذریعہ ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ہند سے آتی ہے۔

۳۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَأَيِّ شَيْءٍ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطَّيْبِ *

۳۳۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، سفیان، عثمان بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ تم نے احرام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی خوشبو لگائی تھی، فرمایا سب خوشبوؤں سے عمدہ خوشبو (یعنی مشک)۔

۳۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْيِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ ثُمَّ يُحْرَمُ *

۳۳۶- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، عثمان بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب خوشبوؤں سے بہتر خوشبو لگاتی تھی، جبکہ آپ ملتے تھے، آپ کے احرام سے پہلے، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

۳۳۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَبِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ *

۳۳۷- محمد بن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، ابوالرجال، امیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی، آپ کے احرام باندھنے کے وقت، اور احرام کھولنے کے وقت، طواف افاضہ سے قبل وہ عمدہ خوشبو جو میں پاتی۔

۳۳۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

۳۳۸- یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور اور ابو ربیع اور خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، منصور ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں

نے بیان کیا کہ اس وقت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں، درآنحالیکہ آپ محرم تھے، خلف راوی نے یہ نہیں بیان کیا کہ آپ محرم تھے بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی خوشبو تھی۔

۳۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک محسوس کر رہی ہوں اور آپ لبیک اللہم لبیک کہہ رہے ہیں۔

۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو سعید انشج، وکیع، اعمش، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ گویا میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک دیکھ رہی ہوں اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

۳۴۱۔ احمد بن یونس، زہیر، اعمش، ابراہیم، اسود اور مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ گویا میں محسوس کر رہی ہوں، اور وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۳۴۲۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی تھی، اس حالت میں کہ آپ محرم تھے۔

۳۴۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مالک بن مغول،

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْزَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلْفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ طَيِّبٌ إِحْرَامِهِ *

۳۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْزَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهَلُّ *

۳۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْزَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّي *

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۳۴۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْزَعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۴۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

عبدالرحمن بن اسود، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی تھی اور آپؐ محرم تھے۔

۳۴۴۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور سلولی، ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق سمیعی، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، ابن اسود، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے تو اچھی سے اچھی خوشبو جو پاتے وہ لگاتے، اس کے بعد تیل کی چمک آپؐ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی۔

۳۴۵۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد، حسن بن عبد اللہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا گویا کہ میں مشک کی چمک رسولؐ کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں دیکھ رہی ہوں اور آپؐ محرم تھے۔

۳۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ضحاک بن مخلد، ابو عاصم، سفیان، حسن بن عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۴۷۔ احمد بن منیع، یعقوب دورق، ہشیم، منصور، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور یوم النحر کو آپؐ کے طواف افاضہ کرنے سے قبل آپؐ کے ایسی خوشبو لگاتی کہ جس میں مشک ہوتا تھا۔

۳۴۸۔ سعید بن منصور، ابوالکامل، ابو عوانہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * ۳۴۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّوْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَطْطِيبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبَيْصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ نَعْدَ ذَلِكَ * ۳۴۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ * ۳۴۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۳۴۷ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ الْحَرِّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ * ۳۴۸ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ حَمِيصًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو

بن عمرؓ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کہ خوشبو لگائے اور پھر صبح کو احرام باندھے، انہوں نے فرمایا، کہ میں اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتا کہ صبح کو اس حال میں احرام باندھوں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں، اس سے میرے نزدیک تار کول ملنا بہتر ہے، پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ صبح کو احرام باندھوں اور اپنے اوپر سے خوشبو جھاڑتا ہوں، اگر میں اپنے اوپر تار کول مل لوں تو میرے نزدیک یہ خوشبو لگانے سے زیادہ بہتر ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپؐ کے خوشبو لگائی، آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت کی اور پھر صبح کو احرام باندھا۔

۳۴۹۔ یحییٰ بن حبیب عاریفی، خالد بن حارث، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منشر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی، پھر آپؐ سب ازواج مطہرات سے صحبت فرماتے تھے، اور صبح کو احرام باندھتے تھے اور خوشبو آپؐ سے جھڑتی تھی۔

۳۵۰۔ ابو کریب، وکیع، مسعر، سفیان، ابراہیم بن محمد بن منشر، محمد بن منشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ تار کول مل کر صبح کرنا میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں صبح احرام کی حالت میں اس طرح کروں کہ خوشبو مہک رہی ہو، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس چلا گیا، اور ابن عمرؓ کا فرمان نقل کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی، اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام ازواج مطہرات سے صحبت فرمائی، اور پھر صبح احرام کی حالت میں کی۔

عَوَانَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطْلُبَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطْلُبَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيِّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا *

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا *

۳۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسَفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَلِّيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيِّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا *

باب (۴۱) محرم کے لئے جنگل کا شکار کھینے کی ممانعت۔

۳۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابن عباس، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ میں دیا اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ واپس کر دیا، جب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کا مدلل دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے کسی اور جہ سے واپس نہیں کیا، فقط اس لئے کہ ہم نے احرام باندھ رکھا ہے۔

(فائدہ) جنگلی گدھا یعنی گور خر زندہ بھیجا تھا، اس لئے آپ نے واپس کر دیا۔

۳۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، قتیبہ، لیث بن سعید، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر (تیسری سند) حسن حلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ پیش کیا، جس طرح مالک نے روایت کیا، لیث اور صالح کی حدیث میں ہے کہ صعب بن جثامہ نے اسے خبر دی۔

۳۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ (پھر بعد میں) گور خر کا گوشت میں نے ہدیہ آپ کو بھیجا۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر ہدیہ

(۴۱) بَابُ تَحْرِيمِ الْمَاكُولِ الْبَرِيِّ عَلَى الْمُحْرَمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا * ۳۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ النَّبِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَخَشِيئًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ *

۳۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَخَشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ *

۳۵۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارٍ وَخَشٍ *

۳۵۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى

میں بھیجا، اور آپؐ محرم تھے، تو آپؐ نے واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو یہ ہدیہ تم سے قبول کر لیتے۔

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سیمان، منصور، حکم (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، شعبہ، حکم (تیسری سند)، عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے واد شعبہ، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں گور خر کا ایک پیر ہدیہ میں بھیجا اور شعبہ کی روایت میں حکم منقول ہے، کہ آپؐ کی خدمت میں گور خر کی سرین بھیجی، کہ جس سے خون ٹپک رہا تھا، اور شعبہ کی روایت میں حبیب سے منقول ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گور خر کا ایک حصہ بھیجا، لیکن آپؐ نے واپس کر دیا۔

(فائدہ) غرضیکہ ہر صورت میں ہدیہ دینے کی کوشش کی گئی مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا اور اتفاق علمائے کرام محرم کے لئے جنگل کا شکار کرنا حرام ہے ورنہ اگر محرم خود شکار نہ کرے اور نہ اس کا حکم کرے، اور نہ اس پر دلالت اور اشارہ کرے اور نہ شکار کرنے والے کی اعانت اور مدد کرے تو اس صورت میں اس کے لئے شکار کا گوشت کھانا صحیح ہے۔ چنانچہ ابو قتادہ کی روایت جو ابھی آ رہی ہے اس پر دال ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶۔ زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں یاد دلایا کہ تم نے اس شکار کے گوشت کے متعلق کیا بتایا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں ہدیہ دیا گیا تھا، انہوں نے کہا شکار کا ایک عضو ہدیہ میں دیا گیا تھا مگر آپؐ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھاتے کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے

الصَّغْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَا مُحْرِمُونَ لَقَبَلْنَاهُ مِنْكَ *

۳۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّغْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا حِمَارًا وَحَشٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجَزَ حِمَارٌ وَحَشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أَهْدَى لِلْنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَ حِمَارٍ وَحَشٍ فَرَدَّهُ *

۳۵۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ صَبَدٍ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أَهْدَى لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمٍ صَبَدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا

ہیں۔

لَا تَأْكُلُهُ إِلَّا حُرْمٌ *

۳۵۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ لِلْفُظْلُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَظَنَرْتُ فَإِذَا جِمَارٌ وَخَشِ فَسَرَجْتُ فَرَسِي وَتَحَدْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكُنُوا مُحْرِمِينَ نَاولُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَتَزَلْتُ فَتَنَاولْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَذْرَكْتُ الْجِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكْمَةِ فَطَعَنَتْهُ رُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَكْتُ فَرَسِي فَأَذْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَالٌ فَكُلُوهُ *

۳۵۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ غُضِّ طَرِيقِ مَكَّةَ تَحَفَّ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى جِمَارًا وَخَشِيَ فَاِسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاولُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَفَقَلَهُ فَأَكَلَ

۵۷- قتیبہ بن سعید، سفیان، صالح بن کیسان، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، صالح، ابو محمد مولیٰ، ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم میدان قاحہ میں پہنچے اور بعض حضرات ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم، اتنے میں میں نے دیکھا، کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، جب میں نے دیکھا تو وہ ایک گور خر تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا، میرا کوڑا اگر پڑا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، اور وہ محرم تھے، کہ میرا کوڑا اٹھ دو، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کریں گے، پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا، اور سوار ہوا، اور اس گور خر کو جا کر پکڑ لیا، وہ نیسے کے پیچھے تھا، پھر اس کے نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا، کسی نے کہا کھاؤ، اور کوئی بول، مت کھاؤ، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے تھے، تو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا، اور آپ تک پہنچا، آپ نے فرمایا، وہ حلال ہے کھاؤ۔

۳۵۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، (دوسری سند)، قتیبہ، مالک، ابو نصر، نافع مولیٰ ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے چند محرم ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے، اور یہ غیر محرم تھے، چنانچہ انہوں نے ایک گور خر دیکھا، اور اپنے گدھے پر سوار ہوئے، اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا، تو سب نے دینے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے نیزہ مانگا، کسی نے نہیں دیا، چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، اور گھوڑا دوڑایا اور اس گور خر کو مار لیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ

مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْوَهَا اللَّهُ *

۳۵۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ *

۳۶۰- وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمِ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بَغِيْقَةً فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُهُ فَاسْتَعْتَنَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا فَفَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بَتْعَهُنَّ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَأُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ

کرام نے اس سے کھایا، اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک کھانا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

۳۵۹- قتیبہ، مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو قتادہ سے ابو النضر کی روایت کی طرح منقول ہے مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ کیا تمہارے پاس کچھ گوشت ہے۔

۳۶۰- صالح بن مسمار السلمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے صحابہ کرام نے احرام باندھ رکھا تھا اور ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ دشمن مقام غیقہ میں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور میں اپنے ساتھیوں میں تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے دیکھا تو سامنے ایک وحشی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر نیزہ مار کر اسے روک دیا اور اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی مگر کسی نے مدد نہیں کی، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا، اور اس بات کا خدشہ ہوا کہ کہیں راستہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹ نہ جائیں، اس سبب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا چلا، کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم بہ قدم چلاتا کہ اندھیری رات میں مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملے، میں نے اس سے پوچھا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ملے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو مقام تبہن میں چھوڑا ہے، اور مقام سقیہ میں آپ دوپہر کو ٹھہریں گے، میں آپ سے

ملا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ پر سلام و رحمت بھیجتے ہیں، اور انہیں خوف ہے کہ دشمن انہیں آپ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے لہذا ان کا انتظار کیجئے، میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے شکار کیا ہے اور اس میں کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، کھاؤ اور وہ سب محرم تھے۔

۳۶۱۔ ابو کاتل جحدری، ابو عوانہ، عثمان بن عبد اللہ بن مویہ، عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادہ سے نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے، آپ نے بعض صحابہ کو ایک طرف موڑ دیا، اور ان میں ابو قتادہ بھی تھے، آپ نے فرمایا تم ساحل کے کنارہ سے چلو اور مجھ سے آکر ملو، حسب الحکم وہ ساحل بحر پر چل دیئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مڑنے لگے تو ابو قتادہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا، چلتے چلتے ابو قتادہ کو چند گور خر نظر آئے، انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک گور خر کی ان میں سے کوئیں کاٹ دیں، سب ساتھی اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم تو محرم تھے، چنانچہ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھ لیا تھا، اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، چنانچہ ہم نے چند گور خر دیکھے، اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ایک کی کوئیں کاٹ ڈالیں، ہم سب اتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں، اور ہم محرم ہیں، چنانچہ اس کا باقی گوشت لیتے آئے، آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے اس کا حکم کیا تھا؟ یا اس کی جانب کسی کا اشارہ کیا تھا؟ سب نے عرض کیا، نہیں، آپ نے فرمایا تو باقی گوشت بھی کھاؤ۔

۳۶۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ، شیبان، حضرت عثمان بن عبید اللہ سے اسی

خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ أَنْتَظِرُهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

۳۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَاتِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوا كُتُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرَمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَزَلُّوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكُنَّا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَسُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمَنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمْ فَرَأَيْنَا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَزَلُّنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا *

۳۶۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي

سند کے ساتھ روایت ہے اور شبیان کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس کا شکار کیا جائے، یا اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے اشارہ کیا، یا مدد کی، یا تم نے شکار کیا، اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مدد کی فرمایا، یا شکار کیا فرمایا۔

۳۶۳۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسن، معویہ بن سلم، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ کیا تو سوائے ان کے سب نے عمرہ کا حرام باندھ لیا، چنانچہ میں نے گور خر کا شکار کیا، اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا اور وہ محرم تھے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو بتلایا کہ ہمارے پاس اس کا بچا ہوا گوشت موجود ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے کھاؤ، اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۶۴۔ احمد بن عبدہ ضی، فضیل بن سلیمان نمیری، ابو حازم، حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور سب محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم تھے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے، انہوں نے کہا ہاں ہمارے پاس اس کا پیر ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور کھل لیا۔

لُقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رَوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَمْرَةً أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رَوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَشْرُتُمْ أَوْ أَعْتَمْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَذْرِي قَالَ أَعْتَمْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ *

۳۶۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ فَأَهْتُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَلَدْتُ حِمَارًا وَحَشَّ فَطُغَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرَمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاصِلَةٌ فَقَالَ كُلُّوهُ وَهُمْ مُحْرَمُونَ *

۳۶۴۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّمِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرَمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَوْا مَعَنَا رَجُلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا *

۳۶۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ

۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شبیبہ، ابو الاحوص (دوسری سند) قتیبہ، اسحاق، جریر، عبد العزیز بن رفیع، حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو قتادہ محرم لوگوں کی ایک جماعت

میں تھے، اور ابو قتادہ خود غیر محرم تھے، اور حدیث بیان کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس کی طرف تم میں سے کسی نے اشارہ کیا ہے؟ یا تم میں سے کسی نے اس چیز کا حکم دیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا تو کھالو۔

۳۶۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن مندر، معاذ بن عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم احرام کی حالت میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، چنانچہ انہیں ایک پرندہ ہدیہ میں دیا گیا، اور طلحہؓ سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے کھالیا، اور بعض نے پر ہیز کیا، جب طلحہؓ بیدار ہوئے تو ان کا ساتھ دیا جنہوں نے کھالیا تھا، اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

باب (۴۲) محرم اور غیر محرم کے لئے حل اور حرم میں جانوروں کا مارنا حلال ہے!

۳۶۷۔ ہارون بن سعید ایللی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ چار جانور فاسق ہیں جو کہ جل اور حرم میں قتل کئے جاتے ہیں، چیل، کوا (۱) چوہا اور پھاڑ کھانے والا کتا، راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے قاسم سے کہا سانپ کے متعلق فرمائیے، تو انہوں نے کہا کہ اس کے ذلیل ہونے کی وجہ سے اسے قتل کیا جائے۔

۳۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) ابن

عَنْدِ النَّبِيِّ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرَمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُونُوا *

۳۶۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأَهْدَى لَهٗ صَبْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَبْقَضَ طَلْحَةُ وَفَقَّ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۴۲) بَاب مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ

قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ *

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعُ كُتُهْنٍ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْجِدَاةُ وَالْغَرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصَغُرِهَا *

۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) کوئے سے ایسا کو امراد ہے جو گندگی کھاتا ہو یا ملی جلی غذا کھاتا ہو، وہ کو جو صرف دانے کھاتا ہو وہ مراد نہیں ہے۔

عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحَدْيَا *

ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، پانچ چیزیں فاسق ہیں، جنہیں حِل اور حرم میں قتل کیا جائے، (۱) سانپ، (۲) سیاہ کوا، (۳) چوہا، (۴) کاکٹ کھانے والا کتا، (۵) اور چیل (حل بیرون حرم، حرم اندرون حرم)۔

۳۶۹۔ ابوالربیع زہرانی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں کہ جنہیں حِل اور حرم میں قتل کیا جائے، بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۳۶۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحَدْيَا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۳۷۰- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۳۷۱۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریج، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ موذی جانور ہیں جو کہ حرم میں قتل کئے جائیں، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۳۷۱- وَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحَدْيَا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۲۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذا دینے والے جانوں کا حل اور حرم میں قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر بقیہ حدیث یزید بن زریج کی روایت کی طرح نقل کی۔

۳۷۲- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ *

۳۷۳۔ ابوالطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

۳۷۳- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرَمَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ موذی ہیں، انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے، (۱) کوا، (۲) چیل (۳) کاٹ کھانے والا کتا، (۴) بچھو، (۵) چوہا۔

۳۷۴۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ حرم اور احرام میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، چوہا، بچھو، کوا، چیل، کاٹ کھانے والا کتا، اور ابن عمر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ اشہر حرم اور احرام میں۔

۳۷۵۔ حماد بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں کہ سب موذی ہیں، ان کے مارنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، بچھو، کوا، چیل، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۷۶۔ احمد بن یونس، زہیر بن جابر، زید بن جابر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ محرم کون سے جانور مار سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے بتایا کہ آپ نے چوہے، بچھو، چیل، کاٹ کھانے والا کتا اور کوا کو مارنے کا حکم دیا۔

۳۷۷۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، زید بن جابر سے روایت

شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلہا فواسق تقتل فی الحرم الغراب والحیداء والکلب العقور والعقرب والقارۃ *

۳۷۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَمِيْعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْقَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ *

۳۷۵۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءُ وَالْقَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي بِحَدِيثِ سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يَقْتُلَ الْقَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاءَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ *

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
قَالَ حَدَّثَنِي إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ
وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحِدَاةِ وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ
قَالَ وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا *

۳۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحَرَّمِ فِي
قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ
وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۷۹- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ نَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ
مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُجَلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ
الدَّوَابِّ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ
وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

۳۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ
سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
بِعْنِي أَنَّ حَازِمَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ
حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمَرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَحْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں انسان کون کون سے
جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ مجھ سے
ازواج مطہرات میں سے ایک نے بیان کیا کہ پک کٹ کھانے
والے کتے، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم
فرماتے تھے، اور بیان کیا کہ نماز میں بھی مارے جائیں۔

۳۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ محرم کو ان کے قتل کر
دینے پر کوئی گناہ نہیں ہے، کوا، چیل، بچھو اور چوہا اور کٹ
کھانے والا کتا۔

۳۷۹- ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریر بیان کرتے
ہیں کہ میں نے نافع سے کہا، کہ تم نے حضرت ابن عمرؓ سے کیا
سننا کہ جن جانوروں کو حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے؟ تو
مجھ سے نافع نے کہا کہ عبد اللہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ پانچ جانور ایسے
ہیں، کہ ان کے قتل کرنے والے پر ان کے قتل کرنے میں
کوئی گناہ نہیں، کوا، چیل، بچھو، کٹ کھانے والا کتا۔

۳۸۰- قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعید (دوسری سند) شیبان بن
فروخ، جریر بن حازم، نافع (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ،
علی بن مسر (چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ
(پانچویں سند)، ابو کامل، حماد، ایوب (چھٹی سند) ابن شئی، یزید
بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، اور ان راویوں میں سے کسی
نے بھی عن نافع، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بیان نہیں کئے، مگر صرف ابن

جریج نے، اور اس چیز میں ابن اسحاق نے ان کی متابعت کی ہے۔

صَلَّى لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَسَمَ يَقُولُ أَحَدُ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنَ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَقَ *

۳۸۱۔ فضل بن سہل، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، نافع، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ پانچ جانوروں میں سے جو نہ بھی حرم میں قتل کیا جائے، اس کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، پھر حسب سابق روایت نقل کی۔

۳۸۱۔ وَحَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۳۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اگر حالت احرام میں بھی قتل کر دے، تو اس کے قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، بچھو، چوہا، کاٹ کھانے والا کتا، کوا اور چیل اور یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

۳۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَاجْنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغَرَابُ وَالْحُدْيَا وَالْبَفْظُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى *

باب (۴۳) تکلیف کے لاحق ہو جانے کے بعد محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا واجب ہونا اور اس کی مقدار۔

(۴۳) بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذَى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانُ قَدْرِهَا *

۳۸۳۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، ایوب، (دوسری سند) ابوالربیع، حماد، ایوب، مجہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

۳۸۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَأَنَا أَوْقَدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قَدِرَ لِي وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٌ لِي وَالْقَمَلُ يَتَنَازَرُ عَلَيَّ وَجْهِي فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَوَامٌ رَأْسُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَذْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأُ *

۳۸۴- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَرُهَيْبُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۳۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيَّ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ اذْنُهُ فَذَنَوْتُ فَقَالَ اذْنُهُ فَذَنَوْتُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظْلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ *

۳۸۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمَلًا فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسُكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تشریف لائے، اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے سگ جھا رہا تھا (قواریری نے قدر کا لفظ بولا اور ابوالربیع نے برمتہ کا، معنی ایک ہیں) اور جوئیں میرے چہرے پر چلی آرہی تھیں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے سر کے کیڑوں نے تمہیں بہت ستر کھا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا تو سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، یا ایک قربانی کرو، ابویوب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، کہ آپ نے پہلے کون سی چیز فرمائی۔

۳۸۴- علی بن حجر سعدی، زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۳۸۵- محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت، ”فمن كان مريضاً او به اذى من راسه“ الخ، میرے ہی حق میں نازل ہوئی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا، قریب آؤ، میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا، کیا تمہیں جوئیں بہت ستاتی ہیں؟ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میرا گمان ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! پھر آپ نے مجھے صدقہ، روزہ، قربانی میں جس میں سہولت ہو، دینے کا حکم فرمایا۔

۳۸۶- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جوئیں جھڑ رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم اپنا سر منڈا دو، اور یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی یعنی جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈا دے) تو اس کا فدیہ روزے ہیں، یا صدقہ، یا

قربانی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تین دن کے روزے رکھو، یا ایک ٹوکرا چھ مسکینوں پر خیرات و صدقہ کرو، یا جو میسر ہو وہ قربانی کرو۔

۳۸۷۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، ابن ابی نجیح، ایوب، حمید، عبد الکریم، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے، اس وقت تک مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے، اور میں احرام کی حالت میں بیٹھا ہوا، ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے جھڑ کر منہ پر آرہی تھیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گزرے، اور فرمایا کیا یہ کپڑے تمہیں تکلیف نہیں دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، سر منڈا دو، اور چھ مسکینوں کو ایک فرق کا کھانا تقسیم کر دو، اور ایک فرق تین صاع کا ہوتا تھا، یا تین دن روزے رکھو، یا قربانی کرو، ابن ابی نجیح کی روایت میں قربانی کی بجائے یہ ہے کہ یا ایک بکری ذبح کرو۔

۳۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو قلابہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، اور فرمایا کیا سر کے یہ کپڑے (جوئیں) تمہیں تکلیف دیتے ہیں، انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ سر منڈا دو، اور ایک بکری کی قربانی کرو، یا تین دن روزے رکھو، یا تین صاع چھوہارے چھ مسکینوں پر خیرات کر دو۔

۳۸۹۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن اصہبانی، حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن عجرہ کے پاس

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقِ بَيْنِ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ انْشُكْ مَا تَيَسَّرَ *
۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدَرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَصْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْشُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ ادْبَحْ شَاةً *

۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَؤُلَاءُ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ ادْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ أَصْعٍ مِنْ تَعْمُرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ *

۳۸۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ

اللّٰهُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ
الْآيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ)
فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِيَّ كَأَنِّي بِي
أَذَى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمَلُ يَتَأْتِرُ عَنِّي وَجْهِي
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا
أَرَى أَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ) قَالَ
صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعَمُ سِتَّةُ مَسَاكِينَ نِصْفَ
صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مَسْكِينٍ قَالَ فَتَزَلَّتْ فِيَّ
خَاصَّةٌ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ *

مسجد میں بیٹھ کر آیت ”فقدية من صيام او صدقة او نسلک“
کے معنی دریافت کئے، تو کعب بولے یہ میرے ہی متعلق آیت
نازل ہوئی ہے، میرے سر میں تکلیف تھی، اس لئے مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا، اور جو نہیں
جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر آ رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا، مجھے
نظر آ رہا ہے کہ تمہیں انتہائی درجے کی تکلیف پہنچ رہی ہے،
آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں کوئی بکری مل سکتی ہے؟ میں نے کہا
نہیں، تو آیت کریمہ نازل ہوئی کہ فدیہ اس کا روزے ہیں یا
صدقہ یا قربانی، غرضیکہ آپؐ نے فرمایا، تو تین دن کے روزے
رکھنا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، ہر مسکین کو کھانے کا نصف
صاع، پھر کعبؓ نے فرمایا، یہ آیت میرے لئے خاص کر نازل
ہوئی، باقی اس کا حکم تمہارے لئے بھی عام ہے۔

(فائدہ) ان کے اس خصوص اور مسکنت و سادگی پر اللہ جل جلالہ نے ان کے لئے ہلکے عرش سے فرمان عمیم احسان نازل فرمایا جس سے
ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ رضى الله عنهم و رصو عنه ذلك لمن حشى ربه۔

۳۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، زکریا بن ابی زائدہ،
عبد الرحمن اصہبانی، عبد اللہ بن معقل، حضرت کعب بن عجرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
میں احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نکلے اور ان کے سر اور واڑھی میں جو کچھ پڑ گئیں، رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، فوراً مجھے بلا
بھیجا، اور پھر حلاق (سر مونڈنے والے) کو بلایا، اس نے اس کا
سر مونڈا، پھر آپؐ نے ان سے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی
جانور قربانی کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، میرے اندر اتنی
توفیق نہیں ہے، چنانچہ آپؐ نے انہیں تین دن روزے رکھنے کا
حکم فرمایا، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ہر دو مسکینوں کو ایک
صاع اور اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ ان کے بارے میں
یہ آیت نازل فرمائی، کہ جو تم میں سے بیمار ہو، یا اس کے سر میں
تکلیف ہو، الحج، پھر اس کا حکم تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

۳۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَقَصَرَ رَأْسَهُ وَبَحِثَهُ فَبَلَغَ
ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ
فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ
عِنْدَكَ نُسْكَ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ
مَسْكِينٍ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ
خَاصَّةً (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذَى
مِنْ رَأْسِهِ) ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةٌ *

(فائدہ) امام نووی اور عمدہ یعنی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ علمائے کرام ظاہر حدیث اور آیت کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ متفق ہیں اور نصف صاع گیسوں کا دیکھا جائے گا کیونکہ روایتوں میں لفظ طعام آ رہا ہے اور اس کا طلاق گیسوں پر ہوتا ہے اور کھجور و رجو اور دوسرے اجناس میں سے ایک صاع ادا کرنا ہوگا (نووی مصری جلد ۸ صفحہ ۲۱، و یعنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۵)۔

باب (۴۴) محرم کو پچھنے لگانا جائز ہیں!

۳۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاؤس، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، اس حالت میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معلى بن منصور، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابن بحنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے راستہ میں احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کے درمیان پچھنے لگوائے۔

باب (۴۵) محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابان بن عثمان کے ساتھ نکلے جب مقام مل پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں، جب مقام روحاء آئے تو ان میں بہت سخت درد ہوا، تو ابان بن عثمان سے دریافت کرنے کے لئے قاصد روانہ کیا گیا، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ ایلوے کا لیپ کر لو، اس لئے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ احرام کی حالت میں ایک شخص کی آنکھیں دکھنے آگئی تھیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔

(۴۴) بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ *

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَصَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

۳۹۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُيَمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُقْمَةَ بْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ بَنِي بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِصَرِيحٍ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ *

(۴۵) بَابُ جَوَازِ مَدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنِيهِ *

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْرَجَنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عَمْرُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِلَهُ عَيْنِيهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرُّوحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ اضْمِمْهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنِيهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّهُمَا بِالصَّبْرِ *

۳۹۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمَدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْخُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالْصَّرِّ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ *

۳۹۴ - اسحاق بن ابراہیم حنفی، عبد الصمد بن عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن عبد اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے آگئیں تو انہوں نے سرمہ لگانے کا ارادہ کیا، اس پر حضرت ابان بن عثمان نے انہیں روکا، اور فرمایا کہ ایلوے کا لیپ کرو، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی گئی کہ انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام ایلوے وغیرہ کا لیپ کہ جس میں خوشبو نہ ہو، بطور دوا کے جائز ہے اور اس میں فدیہ واجب نہیں ہے۔

(۴۶) بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ *

باب (۴۶) محرم کو اپنا سر اور بدن دھونے کی اجازت۔

۳۹۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَنْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَحَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبِرُ بَثُوبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ

۳۹۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، زید بن اسلم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، زید بن اسلم، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ابواء میں اختلاف ہو گیا، حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے، اور حضرت مسور بولے کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، چنانچہ حضرت ابن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس چیز کے متعلق دریافت کروں، میں نے انہیں پایا، کہ وہ دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے غسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں، عبد اللہ بن عباس نے مجھے آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے کہ آپ سے دریافت کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے، حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کر

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدُهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّى
بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِلْإِنْسَانِ يَصُبُّ يَصُبُّ
فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ
بِهِمَا وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُ *

۳۹۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبِيُّ بْنُ
حَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فَأَمَرَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا
عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ
الْمِسُورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَمَارِيَتْ أَبَدًا *

(۴۷) بَاب مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرَمِ إِذَا
مَاتَ *

۳۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ
بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ
يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا *

۳۹۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
بَيْنَمَا رَجُلٌ وَقِفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ
أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَفْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمَرُو

ہاتھ سے کسی قدر کپڑے کو دبا کر اپنا سر اوپر نکالا، اور پانی ڈالنے
والے سے کہا، پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا، ابو ایوب نے
دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر کو ہلایا، اول دونوں ہاتھوں کو سامنے
لائے، پھر پیچھے لے گئے، پھر کہنے لگے، میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۳۹۶- اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن
جرج، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے،
اور اس میں ہے کہ حضرت ابو ایوبؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے
سارے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے، اور مسورؓ نے حضرت
ابن عباسؓ سے کہا، کہ آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہ
کروں گا۔

باب (۴۷) محرم مر جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا
جائے؟

۳۹۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن
جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر
گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ
غسل دو، اور اس کے دونوں کپڑوں میں اس کو کفن دو، اور اس کا
سر نہ ڈھانکو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس حال
میں اٹھائے گا، کہ یہ لبیک پکارتا ہوگا۔

۳۹۸- ابوالربیع زہرانی، حماد، عمرو بن دینار، ایوب، سعید بن
جبیر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی
گردن ٹوٹ گئی، (ایوب راوی اور عمرو نے الفاظ میں معمولی سا
فرق بیان کیا ہے، معنی ایک ہی ہیں) چنانچہ اس بات کا رسول

فَوَقَّصَتْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ بِلِسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِبُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفَّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا وَقَالَ عَمَرُو فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُبَيِّ *

۳۹۹- وَحَدَّثَنِيهِ عَمَرُو النَّقْدُ حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ *

۴۰۰- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوَقَّصَ وَقَصَّا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِبُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَابْسُؤهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُبَيِّ *

۴۰۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، اور نہ خوشبو لگاؤ، اور نہ سر ڈھکو، ایوب راوی نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ لبیک پکارنے والا ہوگا، اور عمر راوی نے کہا، کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۳۹۹- عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام باندھے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا، پھر جس طرح حماد بن ایوب راوی نے حدیث بیان کی، اسی طرح بقیہ حدیث روایت کی۔

۴۰۰- علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بحالت احرام آیا، اور وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اور گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، جس کی بنا پر وہ مر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کو اسی کے دونوں کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانکو، اس لئے کہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتا (۱) ہوا آئے گا۔

۴۰۱- عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی احرام

(۱) اللہ تعالیٰ محرم کو تلبیہ پڑھتے ہوئے قیامت کے دن اٹھائیں گے تاکہ ظاہری حالت سے ہی اس کا حاجی ہونا معلوم ہو جائے جیسے شہید کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا خون اس کی رگوں سے بہہ رہا ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص صحیح نیت سے کسی نیک عمل کو شروع کرے پھر اس عمل کی تکمیل سے پہلے ہی اسے موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے اور اس کا یہ عمل قبول فرمائیں گے۔

باندھے ہوئے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، فرق اتنا ہے کہ فرمایا، قیامت کے دن یہ لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا، اور سعید بن جبیر نے جہاں گرا تھا، اس جگہ کا نام نہیں لیا ہے۔

۴۰۲۔ ابو کریب، وکیع، سفیان، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی، اور وہ محرم تھا، اسی حال میں انتقال کر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو اور اس کا چہرہ اور اس کا سر نہ ڈھکو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تبلیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

۴۰۳۔ محمد بن صباح، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اسے کفن دو، اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ وہ قیامت کے روز تبلیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

(قائد) تبیہ کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں، یعنی جس حالت میں انتقال کرے گا، اسی حالت میں مبعوث ہوگا، اس سے حاجی کی فضیلت ثابت ہوئی، جیسا کہ شہید قیامت کے روز اسی حالت میں آئے گا کہ اس کی رگوں سے خون ٹپکتا ہوگا، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۰۴۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا وَزَادَ لَمْ يُسَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ *

۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاغِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا *

۴۰۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَبِيبٍ وَلَا تُحْمَرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّدًا *

۴۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَتْهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ

حالت میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، اور خوشبو نہ لگائی جائے، اور نہ اس کا سر ڈھکا جائے، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۳۰۵۔ محمد بن بشار، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا، جس نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو مت لگاؤ (صورت یہ ہو) کہ سر باہر نکلا رہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میرے شیخ نے اس طرح روایت بیان کی، کہ سر اور چہرہ دونوں باہر رہیں، کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

۳۰۶۔ ہارون بن عبد اللہ، اسود بن عامر، زہیر، ابو الزہیر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کی اونٹنی نے گردن توڑ دی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اور اس کے چہرے کو کھول دو، اور میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سر کو بھی کھول دو، اس لئے کہ یہ قیامت کے روز لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۳۰۷۔ عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، اور وہ انتقال کر گیا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا وَلَا يُحَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُبَدَّدًا *

۴۰۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَشَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكْفَنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طَبِيبًا خَارِجَ رَأْسِهِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ نَعْدَ ذَلِكَ خَارِجَ رَأْسِهِ وَوَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُبَدَّدًا *

۴۰۶۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَصَّتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسْبَتُهُ قَالَ وَرَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُنْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهْلُ *

۴۰۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرَّبُوهُ طَبِيبًا
وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي *

(۴۸) بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرَمِ
التَّحَلُّلِ بَعْدَ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ *

۴۰۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَلَاءِ
الْهَمْدَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضِبَاعَةَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتَ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي
وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ
تَحْتَ الْمِقْدَادِ *

۴۰۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضِبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ
وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي *

۴۱۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ *

۴۱۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو غسل دو اور اس کے قریب
خوشبو بھی نہ لے جاؤ، اور نہ اس کا سر ڈھکو، اس لئے کہ یہ
قیمت کے دن تبلیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

باب (۴۸) محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو
احرام کھول دوں گا

۴۰۸۔ ابو کریم محمد بن علاء، ہمدانی، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ
بنت زبیرؓ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا، کہ تم نے حج
کا ارادہ کر رکھا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور خدا کی قسم مجھے
تکلیف رہتی ہے، آپؐ نے فرمایا، حج کرو، اور شرط کرو، اور کہو
کہ اے اللہ، میرا احرام کھولنا وہیں ہے، جہاں تو مجھے روک دے
گا، اور وہ حضرت مقدادؓ کے نکاح میں تھیں۔

۴۰۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیرؓ بن عبدالمطلب کے
پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں
نے حج کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے، اور میں بیمار ہوں، تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرو، اور شرط لگا لو (۱)، کہ
میرے احرام کھولنے کا وہیں مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے۔

۴۱۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ہشام بن عروہ، بواسطہ
اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابق حدیث
کی طرح روایت منقول ہے۔

۴۱۱۔ محمد بن بشر، عبد الوہاب بن عبد المجید، ابو عاصم، محمد بن

(۱) حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے حج یا عمرہ کرنے سے عاجز آجائے تو ایسے شخص کو "محصر" کہتے ہیں۔ وہ عذر بیماری ہو یا
کسی دشمن کا ڈر، احرام باندھتے ہوئے اس بات کی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو دونوں صورتوں میں محصر کے لئے دم حصار دے کر حلال
ہونا اور احرام سے نکلنا جائز ہے مگر بعد میں اس حج یا عمرے کی قضاء بھی ضروری ہے۔

بکر، ابن جریج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابو الزبیر، طاؤس عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، کہ میں ایک بیمار عورت ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا احرام باندھ لو، اور شرط لگا لو کہ میرے احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے، چنانچہ وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے حج پالیا۔

۴۱۲۔ ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد طیلسی، حبیب بن یزید، عمرو بن حرم، سعید بن جبیر، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط لگانے کا حکم فرمایا، تو انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ایسا ہی کیا۔

۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو ایوب غیلانی، احمد بن خراش، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، ربیع بن ابی معروف، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ بنت الزبیر سے ارشاد فرمایا، حج کرو، اور شرط لگا لو کہ میرے حلال ہونے کا وہی مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے اور اسحاق کی روایت میں ہے، کہ آپ نے ضباعہ کو حکم دیا۔

الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهْلِي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَجْلِي حَيْثُ تَخْبُسْنِي قُلْ فَأَذْرَكْتُ *

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضَبَاعَةَ أَرَادَتْ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضَبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَجْلِي حَيْثُ تَخْبُسْنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَقَ أَمَرَ ضَبَاعَةَ *

(فائدہ) یہ ایک خصوصی واقعہ ہے، کہ جس سے جواز پر استدلال کرنا صحیح نہیں، اور پھر قاضی عیاض اور اصحابی نے اس حدیث پر جرح بھی کی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۴۹) بَابُ إِحْرَامِ النَّفْسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ

اِغْتِسَالِهَا بِإِحْرَامٍ وَكَذَلِكَ الْحَائِضُ *

۴۱۴ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَفِسْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ *

۴۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ حِينَ نَفِسْتُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ *

(۵۰) بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ *

۴۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

باب (۴۹) حیض اور نفاس والیوں کے احرام اور ان کے غسل کا بیان

۳۱۴۔ ہناد بن سری، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کو مقام ذوالحلیفہ میں محمد بن ابی بکرؓ کی ولادت سے نفاس شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا، کہ ان سے کہیں، کہ یہ غسل کریں اور لبیک کہیں۔

۳۱۵۔ ابو غسان، محمد بن عمرو، جریر بن عبد الحمید، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی روایت کے متعلق نقل کرتے ہیں، کہ جب انہیں مقام ذوالحلیفہ میں نفاس آیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے حضرت اسماءؓ کو حکم دیا، کہ غسل کریں اور تلبیہ (لبیک کہیں)۔

باب (۵۰) احرام کے اقسام۔

۳۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھے (یعنی حج قرآن کرے) اور درمیان میں احرام نہ کھولے، تاوقتیکہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال نہ ہو، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آئی تو مجھے حیض شروع ہو گیا، کہ جس کی وجہ سے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی، اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی

وَالْمَرَوَةَ فَشَكَوَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكُمْ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعْمِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا وَالْمَرَوَةَ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَى لِحَجَّتِهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا *

کر سکی، تو اس چیز کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو، اور کنگھی کرو، حج کا احرام باندھو، اور عمرہ کو چھوڑ دو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تعیم تک بھیج دیا، چنانچہ میں نے وہاں سے عمرہ کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اور پھر ان لوگوں نے جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر احرام کھول ڈالا، اس کے بعد منی سے واپسی پر اپنے حج کے لئے ایک اور طواف کیا، اور جنہوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(فائدہ) یہ حدیث جو زمزم، افراد اور قرآن پر دال ہے اور علمائے ست کان تینوں قسموں کے جواز پر اجماع ہے، باقی افضل ان تینوں میں کونسا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا احرام باندھا تھا، تو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ قرآن تھے اور یہی چیز افضل ہے، اور یہی علمائے حنفیہ کا مختار ہے، کہ ان تینوں قسموں میں قرآن افضل ہے، چنانچہ حافظ ابن القیم نے خود تصریح کی ہے کہ قرآن ہی افضل ہے، اور ابن حزم سے بھی یہی چیز منقول ہے اور پھر قارن کے لئے دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا ضروری ہے، یہی حضرت عی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور امام ابو حنیفہ رحمہما کا مسلک ہے، (نودی مصری جلد ۸، صفحہ ۱۳۱)۔

۴۱۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَّ هَدْيُهُ وَمَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ فَلْيَسِّمْ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ

۴۱۷- عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا، اور کسی نے حج کا، جب مکہ پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی نہیں لایا ہے وہ احرام کھول دے، اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، اور ہدی بھی لایا ہے، وہ ہدی ذبح ہونے سے قبل احرام نہ کھولے، اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ حج پورا کرے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، اور عرفہ کے دن تک

أَرَلُ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلُ بِهَا
بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِيبَ بِحَجٍّ
وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا
قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي
لَتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحِلَّ مِنْهَا *

۴۱۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
لِرَرَّاقٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سَقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ
حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحَضْتُ فَلَمَّا
دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي
فَأَنْقَضِي رَأْسِي وَأَمْتَشِطِي وَأُهِيبِي عَنِ
الْعُمْرَةِ وَأُهِيبِي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ
حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَادَنِي
فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي
أَمْسَكْتُ عَنْهَا *

۴۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ
وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ فَلْيَهْلِلْ

میں حائضہ رہی، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ چوٹی کھول دوں اور
کنگھی کر لوں اور حج کا احلال کر لوں، اور عمرہ چھوڑ دوں، میں نے
ایسا کیا، جب میں حج سے فارغ ہو گئی تو میرے ساتھ
عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا اور مجھے حکم
دیا، کہ میں تنعیم سے عمرہ کروں، اس عمرہ کے بدلے میں کہ
جسے میں نے پورا نہیں کیا تھا، اور اس کا احرام کھولنے سے پہلے
میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

۴۱۸- عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم
حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نکلے، اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں دیا، اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ
ہدی ہو، وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے، اور
جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو، احرام نہ کھولے، حضرت
عائشہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، پھر جب شب عرفہ
ہوئی، تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام
باندھا تھا، تو اب حج کس طرح کروں، تو آپ نے ارشاد فرمایا،
سر کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال سے باز رہو، اور حج کا
احرام باندھو، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حج
سے فارغ ہو گئی، تو آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا، وہ
مجھے ساتھ لے گئے، اور اس عمرہ کے قائم مقام جس سے میں باز
رہی تھی، عمرہ کرا لائے۔

۴۱۹- ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو آپ نے فرمایا
جو تم میں سے حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کا ارادہ کرے، تو ایسا
کر لے، اور جو چاہے حج کا احرام باندھے، اور جو چاہے عمرہ کا

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَأَهَّلَ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَّلَ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَّلَ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ *

۴۲۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَجِلْ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكَ وَانْقُضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَمَا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ *

احرام باندھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی باندھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور کچھ صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا، اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۴۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں ذی الحجہ کے چاند کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے، اور اگر میں ہدی نہ لاتا، تو عمرہ ہی کا احرام باندھتا، چنانچہ بعض نے عمرہ کا احرام باندھا، اور بعض نے حج کا احرام باندھا، اور میں ان ہی میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، چنانچہ ہم چلے، اور مکہ مکرمہ آئے، جب عرفہ کا دن ہوا تو میں حائضہ ہو گئی، اور ابھی اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمرے کو رہنے دو اور سر کھول دو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب محصب کی رات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر کو روانہ کیا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا اور مجھے تنعیم لے گئے، پھر میں نے عمرہ کا احرام باندھا، سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا، اور نہ اس میں قربانی ہوئی، نہ صدقہ، اور نہ روزہ۔

(فائدہ) مطلب یہ کہ جو بسبب ارتکاب محظورات کے قربانی وغیرہ واجب ہوتی ہے اس قسم میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہوئی، واللہ اعلم۔

۴۲۱۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ

۴۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا صرف حج کا ہی ارادہ تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے، وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر بقیہ حدیث عبدہ کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۴۲۲۔ ابو کریب، وکیع، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے چاند کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، اور بعض نے صرف حج کا، اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پہلی دو روایتوں کی طرح حدیث بیان کی، عروہ کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا فرمایا، اور ہشام بیان کرتے ہیں کہ اس میں (حیض آنے کی وجہ سے) نہ قربانی واجب ہوئی اور نہ صدقہ۔

۴۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالاسود، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حجتہ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا، اس لئے جن حضرات کا عمرہ کا احرام تھا، وہ تو حلال ہو گئے، اور جن کا حج کا احرام تھا، یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام تھا، یعنی قارن تھے وہ یوم النحر (دسویں تاریخ) سے قبل حلال نہیں ہوئے۔

۴۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور صرف حج

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذَا ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهَلََّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهَلََّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ ۴۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهَذَا ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحِجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ *

۴۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ فَحَلَ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَجْلُوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ *

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرْفٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَنْفِسْتِ يَعْزِي الْحِضَّةُ قَالَتْ قُتْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَعْتَسِلِي قَالَتْ وَصَحِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ *

(فائدہ) یہی روایات میں جو قربانی کی نفی کی جا رہی ہے، وہ بسبب جنابت کے تھی، اس حدیث سے یہ چیز محقق ہو گئی۔

۴۲۵- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى جِئْنَا سَرْفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوِدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَمَّ قَالَ مَا لَكَ لَعَلْتُ نَفِسْتِ قُتْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا

کا ہی ارادہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیا حیض آگیا، میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، لہذا جو افعال حاجی بجا لاتے ہیں، وہی تم بھی بجاؤ مگر تاوقتیکہ کہ غسل نہ کر لو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی میں ایک گائے کی۔

۴۲۵- سلیمان بن عبید اللہ ابو ایوب غیلانی، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، عبد العزیز بن ابی سلمہ، ماجشون، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا، جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کاش میں اس سال نہ آتی، آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا، شاید حیض آگیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ تو ایسی چیز ہے، جو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنات آدم علیہ السلام پر متعین کر دی ہے لہذا جو حاجی ارکان ادا کرتے ہیں وہ تم بھی کرو، مگر یہ کہ پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالو، صحابہ نے احرام کھول ڈالا، مگر جس کے پاس ہدی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور دوسرے مالداروں کے پاس ہدی تھی، پھر جب چلے تو انہوں نے حج کا احرام باندھا، جب یوم النحر ہوا تو میں

پاک ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا، تو میں نے طواف افاضہ کیا اور ہرے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے کہا یہ کیا ہے، صحابہ کرام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے ذبح کی ہے، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوتے ہیں، اور میں نے صرف حج ہی کیا ہے، تب آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر (ان کے بھائی) کو حکم فرمایا، انہوں نے اپنے اونٹ پر مجھے پیچھے بٹھالیا، فرماتی ہیں، اور مجھے خوب یاد ہے کہ میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی جس کی بنا پر میرے منہ میں کج دے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی، یہاں تک کہ تنعمیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اس عمرہ کے بدلے میں جو کہ اور حضرات نے کر لیا تھا۔

(فائدہ) حافظ ابن قیم زاد المعاد میں تحریر فرماتے ہیں، کہ حضرت عائشہ کی روایت کے پیش نظر امام اعظم ابو حنیفہ النعمان اس بات کے قائل ہیں کہ عورت جب عمرہ کا احرام باندھے اور وہ حائضہ ہو جائے اور وقوف عرفہ سے قبل طواف نہ کر سکے تو عمرہ کا احرام توڑ دے اور صرف حج کا احرام باندھے، روایات سے یہی چیز ثابت ہے، اس لئے اول عمرہ کے بدلے میں تنعمیم سے عمرہ کر لیا، باقی مسائل کی تحقیق اور تفصیل کتب فقہ سے معلوم کریں، واللہ اعلم۔

۴۲۶۔ ابو ایوب غیلانی، بہز، حماد، عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ہم نے حج کا تلبیہ کہا، جب مقام سرف پر پہنچے، تو مجھے حیض آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، بقیہ حدیث ماجشون کی روایت کی طرح بیان کی، مگر حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور دوسرے مالداروں کے ساتھ تھی، اور نہ ہی حضرت عائشہ کا یہ فرمان ہے کہ میں مسن لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی، جس کی بنا پر میرے منہ میں کج دے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَهَّرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ قَالَتْ فَأَتَيْنَا بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَدَنِي عَلَى حِمْلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةً حَدِيثُ السَّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةَ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا *

۴۲۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرْفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجْشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْوُوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلَهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُ السَّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةَ الرَّحْلِ *

۴۲۷۔ اسماعیل بن ابیسی، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ*

(قائدہ)۔ یعنی ہجرت کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ حج کیا، اور عمرے چار کئے (زاد المعاد)

۴۲۸۔ محمد بن عبد اللہ، اسحاق بن سلیمان، طلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ساتھ حج کے مہینوں میں حج کے اوقات و مواضع اور حج کی راتوں میں حج کا تبیہ پڑھتے ہوئے نکلے، یہاں تک کہ مقام سرف میں اترے تو آپ اپنے اصحاب کی طرف نکلے، اور فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر لے اور جس کے پاس ہدی ہو، وہ ایسا نہ کرے، سو بعض نے اس پر عمل کیا، اور بعض نے نہیں کیا، اور حال تکہ ان کے پاس ہدی نہ تھی، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جن میں ہدی کی طاقت تھی، ہدی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو، میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو صحابہ کرام سے فرمایا وہ میں نے سنا ہے، کہ آپ نے عمرہ کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپ نے فرمایا تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا، تم حج میں مصروف رہو، اللہ سے امید ہے کہ تمہیں وہ بھی عنایت کر دے گا، اور بات یہ ہے کہ تم دختر آدم ہو، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر وہی متعین کر دیا ہے جو ان پر کیا ہے، فرماتی ہیں کہ میں حج کے لئے نکلی اور ہم منیٰ میں اترے، اور میں پاک ہوئی، اور بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اکرم نے محصب میں نزول فرمایا، عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کو بلا کر کہا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ کہ وہ عمرہ کا

۴۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرْمِ الْحَجِّ وَلَيْلِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرْفٍ فَخَرَجَ إِلَيَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَخْبَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَيَفْعَلُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمْ لَأَحْذُبَهَا وَالتَّارُكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكَ قُلْتُ لَا أَصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ فَكُونِي فِي حَجَّتِكَ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ نَوَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنِّي فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأَخِيكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلِلْ

احرام باندھ لیں، اور پھر بیت اللہ کا طواف کریں، اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور ہم رات کو آپ کے پاس واپس آئے، اور آپ اسی منزل میں تھے، آپ نے فرمایا تم فارغ ہو گئیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے اپنے صحابہ کرام میں چلنے کا اعلان فرمایا، آپ نکلے اور بیت اللہ پر گزرے اور صبح کی نماز سے قبل اس کا طواف کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

۴۲۹۔ یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد مہلبی، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے بعض نے قرآن کیا اور بعض نے تمتع کیا۔

۴۳۰۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

۴۳۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلاں، یحییٰ بن سعید، عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرما رہی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کہ ذیقعدہ کی پانچ تاریخیں باقی رہ گئی تھیں نکلے، اور حج کے علاوہ ہمارا کوئی خیال نہیں تھا، یہاں تک کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر چکے، تو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم النحر یعنی دسویں تاریخ کو ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے، تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی

بِعُمْرَةٍ ثُمَّ يَنْطَفُ بِالنَّيْتِ فَنَزِي أَنْتَضِرُكُمْ هَا هُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالنَّيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَحَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَعْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالنَّيْتِ فَطَافَ بِهِ قُلُ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ *

۴۲۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيٍّ عَنْ أَبِي حَبِيٍّ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِمَّا مِنْ أَهْلِ الْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِمَّا مِنْ قَرَنٍ وَمِمَّا مِنْ تَمَتُّعٍ *

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَةً *

۴۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْمَعَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُمْسِ بَقِيعٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالنَّيْتِ وَتَبَيَّنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةُ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ

جانب سے قربانی کی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا، خدا کی قسم تم نے حدیث بعینہ بیان کی ہے۔

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۴۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، ابن عمن، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں لے کر واپس ہوں گے، اور میں ایک ہی عبادت لے کر واپس ہوں گی، آپ نے فرمایا، تم انتظار کرو، جب پاک ہو جاؤ تو مقام تنعیم جانا، اور وہاں سے تبعیہ پڑھنا اور ہم سے فداں فداں مقام پر ملنا، میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کل اور تمہارے اس عمرہ کا ثواب تمہاری تکلیف اور خرچ کے مطابق ہے۔

۴۳۴۔ ابن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، قاسم، ابراہیم، حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! دوسرے لوگ تو دو عبادتیں کر کے واپس ہوں گے، پھر بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی ہے۔

۴۳۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارا حج کے عداوہ کوئی ارادہ نہیں تھا، پھر جب ہم مکہ آئے، تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو ہدیٰ ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر جو لوگ قربانی

هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ *

۴۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا إِسْنَادٍ مِثْلَهُ *

۴۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَأَسْوَدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنْ قَاسِمٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُتِبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَإِذَا صَهَرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْبِي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَدَا وَكَذَا قَالَ أَضْنَهُ قَالَ عَدَا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدَرٍ نَصَبْتُ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكَ *

۴۳۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَمْ أَعْرِفْ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخِرِ أَنَّ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

۴۳۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ

نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول ڈالا اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی نہیں لائی تھیں تو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا، تو میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اور لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے، اور میں صرف حج کر کے ہی واپس جاؤں، آپؐ نے فرمایا، کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا، میں نے عرض کیا، بنی نہیں، آپؐ نے فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور ہم سے فلاں مقام پر آکر ملو، اتنے میں حضرت صفیہؓ نے کہا، میرا خیال ہے کہ میں تم سب کو روکوں، آپؐ نے فرمایا، ہاتھ کٹی سر منڈی، کیا تو نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا، انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپؐ نے فرمایا تو اب کوئی مضائقہ نہیں چو، حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے بلندی پر چڑھتے ہوئے ملے، اور میں اس پر سے اتر رہی تھی یا میں چڑھتی تھی، اور آپؐ اتر رہے تھے، اسحاق کے بیان کردہ الفاظ مختلف ہیں، لیکن معنی ایک ہیں۔

(ذکرہ) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کلمات آپؐ نے بطور شفقت فرمائے، جیسا کہ عرب کے محذرات میں اس قسم کے الفاظ مستعمل ہوتے ہیں، اور انہیں طواف افاضہ کے بعد حیض آیا اور طواف واداع حائضہ پر واجب نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور نیز حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تنعیم سے عمرہ کرنا، یہ عمرہ اول کی قضا تھی کہ جس کے چھوڑنے اور حج کا احرام باندھنے کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ واللہ اعلم علمہ اتم۔

۴۳۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسیر، اعمش، ابرہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، نہ خاص حج کا ارادہ تھا، نہ خاص عمرہ کا اور بقیہ حدیث منصور کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

۴۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، غندر،

سَاقَ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسْتَفْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنْ بِحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا كُنْتَ طَفَتِ لَيْلِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبِي مَعَ أُخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقَرَى حَلَقَى أَوْ مَا كُنْتَ طَفَتِ يَوْمَ اسْحَرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَيَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَقُ مُنْهَبِطٌ وَمُنْهَبِطٌ *

۴۳۶۔ وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورِ *

۴۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضِينٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضَّانٌ فَقُلْتُ مَنْ أَعْضَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَفْهَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَطَ الْهَذْيُ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَجِلُّ كَمَا حَلُّوا *

محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے، اور میرے پاس غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا تھا، اور وہ اس میں تردد کرتے ہیں، حکم راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا، گویا کہ لوگ اس میں تردد کرتے ہیں، اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں پہلے سے اپنی بات کو جان لیتا کہ جس کا بعد میں علم ہوا تو میں ہدیٰ ساتھ نہ لاتا، اور یہاں سے خرید لیتا، اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھولا میں بھی کھول ڈالتا۔

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عم غیب نہیں تھا، ورنہ آپ بعد میں یہ نہ فرماتے، کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا، اور یہ سب امور بشریت کے خواص میں سے ہیں، اسی طرح غصہ کا آنا، شیخ ولی الدین عراقی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر ایمان لانا شرط ایمان ہے، بغیر اس کے ایمان درست نہیں، اگر کوئی آپ کی رسالت کا قائل ہو اور بشریت کا اقرار نہ کرے تو وہ مومن نہیں ہے، اور اسی طرح آپ کے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں، اسی بنا پر آپ کو غصہ آیا، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایسے موقع پر ان غصہ دلانے والوں کو بدو عادی، اسی طرح آپ کا یہ اعلان ہے، اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس امر میں تردد کرنا، یہ بھی ایمان کی نشانی نہیں ہے اور جو امور ایمان کے خلاف ہوں، ان سے ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچتی ہے جو غصہ کا باعث ہوتی ہے اس لئے اس چیز کا قائل ہو کر کہ آپ بشر نہیں، آپ کی ذات کو تکلیف پہنچانا، غصہ دلانا ہے، اور جو آپ کی ذات کو غصہ دلائے، اس کے لئے حضرت عائشہؓ کی بددعا کافی ہے۔

۴۳۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، علی بن حسین، ذکوان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو تشریف لائے، اور حسب سابق روایت منقول ہے، باقی اس میں حکم راوی کا شک آپ کے فرمان ”ترددون“ کے بارے میں مذکور نہیں ہے۔

۴۳۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضِينٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ *

۵۳۹۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اور پھر مکہ مکرمہ گئیں، اور بیت اللہ کے طواف سے قبل حائضہ ہو گئیں، پھر تمام مناسک حج کا احرام باندھ کر ادا کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منیٰ کے کوچ کے وقت ارشاد فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا، انہوں نے اس چیز پر اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے ساتھ انہیں تنعیم بھیج دیا، کہ حج کے بعد عمرہ کر لیں۔

۴۴۰۔ حسن بن حلوانی، زید بن حباب، ابراہیم بن نافع، عبد اللہ بن ابی نجیح، مجاہد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ انہیں مقام سرف میں حیض شروع ہو گیا اور وہ عرفہ میں پاک و صاف ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا صفا اور مروہ کا طواف کرنا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔

۴۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگ تو دو ثواب لے کر واپس ہوں گے اور میں ایک ہی اجر لے کر جاؤں گی، تو آپؐ نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم تک لے جاؤ، چنانچہ وہ اپنے اونٹ پر مجھے بٹھلا کر لے گئے اور میں اپنی اوڑھنی سے اپنی گردن کھوں دیتی تھی، اور عبدالرحمن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو اونٹ کو مار رہے ہیں، اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تمہیں کوئی نظر بھی آتا ہے، غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ آئے اور آپؐ مقام حبہ میں تھے۔

۴۳۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهْتَتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَنَمَ تَطُفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاصَتْ فَتَنَسَكْتَ مَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهْتَتْ رُلْحَجَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَرِ يَسُعُكَ طَوْفُكَ لِحَجَّكَ وَعُمْرَتُكَ فَكُنْتُ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى تَنْعِيمٍ فَاعْتَمَرْتُ بَعْدَ الْحَجِّ *

۴۴۰۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَنَوَانِيُّ حَدَّثَنَا رَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَاضَتْ سَرَفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْزِي عَنْكَ صَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجَّكَ وَعُمْرَتِكَ *

۴۴۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قُلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْرْجِعُ النَّاسُ بِأَحْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى تَنْعِيمٍ قُلْتُ فَأَرْدَفَنِي حَمَمَةٌ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قُلْتُ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ جِمَارِي أَحْسَرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رَجُلِي بِعِلَّةٍ أَرَا حِلَّةً قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى نَهَيْتُنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ *

۴۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمٍ عَنْ أُوسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ ابْنَةَ صَدِّقِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرُدَّ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّعْمِيمِ *

۴۴۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ عَرَكْتُ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلُ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُرْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُنَّا جُلًّا مَادًّا قَالَ ائْجُلْ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَنَطِئْتُ بِالصَّبِ وَنَسْنَا نِيَابَنَا وَنِيسَ نِيَابَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَى أَرْبَعِ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْنَأْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَنَكِّي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حَضْتُ وَقَدْ حَنَّ النَّاسُ وَلَمْ أُحِلِّلْ وَسَمِ الْأُطْفُ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كُنْتُهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاعْتَسِلِي ثُمَّ أَهْبِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَّرْتُ طَافْتُ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتَ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى

۴۴۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، عمرو بن اوس، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں اور انہیں تعمیم سے عمرہ کرا لیں۔

۴۴۳ - قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھے ہوئے نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر نکلیں، یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ حائضہ ہو گئیں، جب ہم مکہ میں آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صف مروہ کی سعی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے، ہم نے کہا، کیا فرمایا، بالکل حلال ہو جائیں، راوی بیان کرتے ہیں، سو ہم نے عورتوں کے ساتھ صحبت کی و خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کی مدت باقی تھی، پھر یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ کو ہم نے حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے، تو انہیں روتا ہوا پایا، دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے، انہوں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی، اور لوگ احرام کھول چکے، اور نہ میں نے احرام کھولا، اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں، آپ نے فرمایا یہ تو ایک حکم ہے، جو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر مقرر کر دیا ہے، سو تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقف پر وقوف کیا، جب پاک ہو گئیں بیت اللہ کا طواف اور صفا، مروہ کی سعی کی، پھر آپ نے فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلاں ہو گئیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات

حَجَّجْتُ قَالَ فَذَهَبَ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
فَأُعْمِرُهَا مِنْ السَّعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ *

پاتی ہوں کہ حج سے فارغ ہونے تک میں نے طواف نہیں کیا،
تو آپ نے فرمایا عبدالرحمن انہیں لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا
اؤ، اور یہ واقعہ شب محصب کا ہے۔

(فائدہ) ان روایتوں میں بخوبی تصریح آئی ہے کہ حضرت صدیقہ کا حیض سرف میں شروع ہوا، مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا، مجاہد نے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عمرہ نے انہی سے روایت کیا ہے کہ وہ عرفہ کے دن بھی
حائضہ تھیں، ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وقوف عرفہ کے لئے غسل کیا، غرض قول محقق یہ ہے
کہ عرفہ تک حیض تھا، اور یوم النحر میں پاک ہوئیں، زاد المعاد میں حافظ ابن قیم نے اسی چیز کی تصریح کی ہے اور یہ امر ثابت ہو گیا، کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی قارہ تھیں، علامہ شنیسی نے شرح صحیح مسلم میں اسی امر کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۴۔ محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر،
ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس
تشریف لائے اور اس حال میں کہ وہ روبری تھیں، پھر بقیہ
حدیث لیث کی روایت کی طرح بیان کی، آخر تک، باقی اس سے
اوپر کا مضمون اس میں مذکور نہیں ہے۔

۴۴۴ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ نُنْ
حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ تَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ
بِمِثْرِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَيَّ آخِرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا
قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۴۴۵۔ ابو غسان سمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، مطر،
ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں
عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح
بیان کی، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نرم دل تھے، جب حضرت عائشہ ان سے کوئی فرمائش
کرتیں تو پورا فرمادیتے تو آپ نے انہیں عبدالرحمن بن ابی بکر
کے ساتھ روانہ کیا، وہ انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لائے، اور مطر
روی ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ جب حج
کرتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہی کرتیں۔

۴۴۵ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثُ
بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
سَهْلًا إِذَا هَوَيْتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا
مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ
مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ
عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلَيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَمَتَّ قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحِلِّ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَاتَيْنَا النِّسَاءَ وَابْشَأَ الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطَّيِّبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَّانَا لَطَوَافِ الْأَوَّلِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْمَقَرِّ كُلُّ سَعَةٍ مَثْفِي لُدْنَةٍ *

۴۴۶ - احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوالزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، یوخشیہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، جب مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، اور صفا و مروہ کی سعی کی، تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے ساتھ بدی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، ہم نے عرض کیا، کہ کیسا حلال ہونا، آپ نے فرمایا پورا حلال ہونا، چنانچہ ہم عورتوں کے پاس بھی آئے اور کپڑے بھی پہنے، اور خوشبو بھی لگائی، پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی ہمارے سے کافی ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے، وراہی طرح ایک گائے، اور ان میں سے ہر ایک سات بکریوں کے برابر ہے اور تابع لڑکا اگر حج کر لے گا تو درست ہے لیکن فریضہ اسلام اس کے ذمہ باقی رہے گا، وہ ساقط نہیں ہوگا، علامہ مینی شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۶ پر فرماتے ہیں کہ یہی قول حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، نخعی، ثوری، ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، مالک، شافعی و احمد و دیگر فقہاء مزار کا ہے مگر امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں امام ابو حنیفہ کا قول جمہور کے قول کے مخالف نقل کیا ہے، مگر یہ چیز صحیح نہیں، کیونکہ صاحب مذہب اپنے مذہب سے زیادہ واقف ہوتا ہے، اس لئے امام نووی کا لکھنا اور دوسرے حضرات کا اس کو لے کر طعن و تشنیع کرنا علماء امت کے نزدیک پسند نہیں، باقی حج کے تفصیلی مسائل کتب فقہ سے معلوم کئے جائیں۔

۴۴۷ - مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم منیٰ کو جائیں تو احرام باندھ لیں، چنانچہ مقام اطح سے ہم نے احرام باندھ لیا۔

۴۴۸ - مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن

۴۴۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَهْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنَى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ *

۴۴۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
أَبْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ
يَطْفُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي
حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافُهُ الْأَوَّلَ *

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ
کرامؓ نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی طواف کیا اور محمد بن
بکر نے اپنی روایت میں اتنا اور زیادہ نقل کیا ہے کہ پہلا ہی
طواف۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ آپ نے پہلے ہی طریقہ پر طواف کیا ورنہ آپ تو قارن تھے اور قارن پر دو طواف اور دو مرتبہ صفا اور مروہ کے
درمیان سعی واجب ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ، شععی، نخعی،
ثوری اور حضرت جابر بن یزید اور عبدالرحمن بن الاسود کا یہی قول ہے اور یہی درست اور صحیح ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، بیان کرتے
ہیں کہ میں نے چند اشخاص کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ
سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے صرف حج کا احرام باندھا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت
جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی ذوالحجہ کی
صبح کو آئے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم احرام کھول ڈالیں، عطاء بیان
کرتے ہیں کہ پھر انہوں نے احرام کھول ڈالا اور عورتوں سے
صحبت کی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر
نہیں دیا گیا بلکہ احرام کھولنا انہیں جائز قرار دیا گیا، پھر ہم نے کہا
اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں اور ہم کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں
سے صحبت کریں اور میدان عرفات میں اس طرح جائیں کہ
ہمارے مذاکیر سے تقاطر منی ہو، عطاء کہتے ہیں، کہ حضرت
جابرؓ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، اور گویا اب میں ان کے
ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں، جیسا کہ وہ ہلاتے ہوں، یہ سن کر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی
جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا،
اور زیادہ سچا، اور زیادہ نیک ہوں، اور اگر میرے ساتھ میری ہدی
نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا، جیسا کہ تم سب کھول رہے
ہو، اور اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا، جس کا بعد میں ہوا، تو میں ہدی

۴۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا
وَحَدَّثَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي
الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَلُّوا
وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَغْزَمْ عَنْهُمْ
وَلَكِنْ أَحَبُّ لَهُمْ فَقُنَّا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا حَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَقْضِيَ إِلَى
نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقَطَّرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ
يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ
يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِينَا فَقَالَ قَدْ عَسِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ
وَأَصْدُقُكُمْ وَأَبْرُكُمْ وَلَوْ أَنَّ هَذِي لَحَلَّتْ كَمَا
تَحِلُّونَ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَدَبَّرْتُ
لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحَلُّوا فَحَلَّلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَنِّي مِنْ سِعَايَةِ

فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَدَيْتَ وَأَمَكْتُ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَنِّي هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ حُغَشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِغَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ *

نہ لاتا، پھر صحابہ نے احرام کھول دیا اور آپ کے فرمان کو تسلیم کر لیا، عطاء کہتے ہیں کہ جابر نے فرمایا کہ پھر حضرت علیؓ امول صدقات وصول کر کے آئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا ہے، آپ نے ان سے فرمایا کہ قربانی کرو اور محرم رہو، اور حضرت علیؓ آپ کے لئے ہدی لائے، سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے، آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کرام نے اس سخری قول کے یہی معنی بیان کئے ہیں کہ ایام حج میں عمرہ قیامت تک کرنا جائز ہو گیا، دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، اور فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا، عمرہ حج میں داخل ہو گیا، نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس تمنا کی کیا ضرورت تھی۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْلَ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَذَرِي أَشْيَاءَ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِيَ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرِ أَهْلَانَا بِالْحَجِّ *

۴۵۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، یہ بات ہم پر گراں گزری، اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ہوئی، ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ کوئی آسمانی حکم آیا ہے یا لوگوں کی جانب سے کوئی بات معلوم ہوئی کہ، آپ نے فرمایا، اے لوگو! حلال ہو جاؤ، اگر ہدی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو کہ تم کر رہے ہو، چنانچہ ہم حلال ہو گئے، اور اپنی بیویوں سے صحبت کر لی، غرضیکہ جو افعال حلال آدمی کر سکتا ہے، وہ ہم نے کر لئے اور جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے پشت پھیری تو حج کا تلبیہ پڑھا۔

۴۵۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَحَّتْكَ الْآنَ مَكِّيَّةٌ فَذَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ

۴۵۱۔ ابن نمیر، ابو نعیم، موسیٰ بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں عمرہ کے ساتھ تمتع کر کے ترویہ سے چار روز قبل مکہ مکرمہ آیا تو لوگوں نے کہا، تیرا حج اب مکہ والوں کا ہو گیا، چنانچہ میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، عطاء نے کہا کہ

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَمَ سَاقِ الْهَدْيِ مَعَهُ وَقَدْ أَهْلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا
مَنْ إِحْرَامُكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ لَصَفَا
وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ
بِهَا مَتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مَتْعَةً وَقَدْ سَمِعْنَا
الْحَجَّ فَإِنْ أَفْعَلُوا مَا أَمَرَكُمْ بِهِ فَإِنِّي نُوَلِّا أُنِي
سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ
وَلَكِنْ لَا يَجِلُّ مِنِّي حَرَامٌ (حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَجِئَهُ) فَفَعَلُوا *

مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ جس سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدیے کر آئے ہیں، میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا، اور بعض حضرات نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا احرام کھول ڈالو، اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو، اور بال کنوادو، اور حلال رہو، پھر جب یوم الترویہ (یعنی ٹھوئیں تاریخ) ہو تو حج کا احرام باندھو، اور جو تم احرام لے کر آئے ہو اسے تمتع کر ڈالو، لوگوں نے کہا، کہ ہم کیونکر اسے تمتع کا کریں، حالانکہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا جیسا میں تم کو حکم دیتا ہوں، وہی کرو، اس لئے اگر میں ہدی نہ لاتا، تو میں بھی وہی کرتا، جس کا تم کو حکم دیتا ہوں، مگر میرا احرام تا وقتیکہ قربانی اپنے محل تک نہ پہنچ جائے، کھل نہیں سکتا، چنانچہ پھر سب نے ویسا ہی کیا۔

(فائدہ) پیسے لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا، اور پھر عمرہ کر کے کھول ڈالا، یہی فتح حج عمرہ ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ فتح امام ابو حنیفہ، مالک، اور شافعی اور جمہور سہ، سف و خف کے نزدیک صحیح ہے کرام کے لئے خاص تھا، بعد میں قیامت تک کے لئے درست نہیں ہے۔

۵۲۔ حَسَنُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنِ رَبِيعِ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُحْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْبِئِينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَجِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۵۳۔ محمد بن ثنی، ابن بثر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو نصرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع حج کا حکم کرتے تھے، اور ابن زبیر

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذُكِرَتْ ذَلِكَ لِحَبَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثِ تَمَتُّعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلُهُ (فَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ وَأَتُوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتِيَ بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعہ (نکاح) سے روکتے تھے تو میں نے اس چیز کا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہاتھوں میں پھیلی ہے، ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، پھر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چاہتا ہے حلال کرتا ہے، جس وجہ سے چاہتا ہے، اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ پورا نازل ہوا، سو تم حج اور عمرہ کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے پورا کرو، اور ہمیشہ کے لئے قطع ٹھہرا دو ان عورتوں کا نکاح کہ جن سے کچھ زمانہ کے لئے کیا گیا، اور اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا، کہ اس نے کسی صورت میں ایک مدت کے لئے نکاح کیا، تو میں اسے پتھر ماروں گا۔

۴۵۴ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجَّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ *

۴۵۴ - زہیر بن حرب، عفان، ہمام، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، حج کو عمرہ سے جدا کرو، اس لئے کہ اس میں حج بھی پورا ہوتا ہے اور عمرہ بھی۔

۴۵۵ - وَحَدَّثَنَا خُفَّ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۴۵۵ - خف بن ہشام اور ابو الربیع اور قتیبہ، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور ہم حج کا تلبیہ (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھ رہے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس احرام حج کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں (تو ہم نے ایسا ہی کیا)۔

(۵۱) بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۵۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔

۴۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا

۴۵۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل مدنی، جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَاهِرِي بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَتَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ تَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌ فَقَالَ مَرَحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَحِبِّي سَلْ عَمَّ شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَهُ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي لِسَاجَةٍ مُلْتَجِدٌ بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرَدَّاهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمَشْحَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرَانِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَقَعَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى آتَيْنَا ذَا الْحُتَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَتْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ نَزَلُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے سب لوگوں کے متعلق دریافت کیا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ ہوں، سوا انہوں نے میری طرف ہاتھ بڑھایا، اور میرے سر پر ہاتھ رکھ اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی، پھر نیچے کی گھنڈی کھولی اور پھر اپنی ہتھیلی میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، اور میں ان دونوں نوجوان لڑکا تھا، پھر فرمایا، مرحبا، اے میرے بھتیجے، جو چاہو مجھ سے دریافت کرو، اور میں نے ان سے دریافت کیا، اور وہ ناپچلتے، اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہوئے کہ جب اس کے دونوں کندروں کو کندھے پر رکھتے تو وہ نیچے گر جاتی تھی، اس کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے، اور ان کی چادر ان کے پہلو میں ایک بڑی تپائی پر رکھی ہوئی تھی، پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق خبر دیجئے تو حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے (۹) نوکا اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانے والے ہیں، چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے تھے، اور آپ کے طریقہ پر افعال حج کرنا چاہتے تھے، ہم سب لوگ آپ کے ساتھ نکلے، حتیٰ کہ ذوالحلیفہ پہنچے، وہاں حضرت اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابی بکرؓ تولد ہوئے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرا بھیجا کہ اب میں کیسے کروں، آپ نے فرمایا، غسل کر لو، اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں اور قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے آگے کی

الْقُرْآنَ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِدَ مِنْ شَيْءٍ
عَمِلْنَا بِهِ فَأَهْلٌ بِاتِّوَجِيدٍ لَبِيتَ اللَّهُمَّ لَبِيتَ لَبِيتَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِيتَ لَكَ لَبِيتَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْبِغْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهْلَ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي
يُهْلُونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالِ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
لَسْتُ نَبِيًّا وَلَا الْحِجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى
إِذَا آتَيْنَا لَبِيتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا
وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ
وَاتَّحَدُّوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمُقَامَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذِكْرَهُ
إِلَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ بَيَّاتُهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ
رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى
الصَّفَا فَلَمَّا ذَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَاءُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَنَدَا بِالصَّفا
فَرَقِبِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ
اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَانِ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ
هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا
انْصَبَتْ قَدَمُهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا
صَعِدَ نَامَشَى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ
عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ آتَيْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِئِ
مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ

جانب جہاں تک میری نظر پہنچ سکتی تھی، دیکھا تو سوار اور پیادے
نظر آرہے تھے، اور اپنی داہنی جانب بھی ایسی ہی بھیڑ، اور بائیں
جانب بھی ایسا ہی مجمع اور پیچھے بھی یہی منظر نظر آیا، اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے، اور آپ پر قرآن
نازل ہوتا تھا، اور آپ اس کے معانی سے خوب واقف تھے اور جو
کام آپ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا، پھر آپ نے توحید کے
ساتھ تلبیہ پڑھا، چنانچہ فرمایا، حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر
ہوں میں، حاضر ہوں میں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر
ہوں، حمد اور نعمت تیرے ہی لئے ہے، اور ملک بھی، تیرا کوئی
شریک نہیں، اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا جو کہ آپ
پڑھتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی قسم
کی زیادتی نہیں فرمائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہی
تلبیہ پڑھتے تھے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، کہ ہم حج کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے، اور عمرہ کو
جانتے ہی نہ تھے، حتیٰ کہ جب ہم بیت اللہ میں آپ کے ساتھ
آئے، تو آپ نے رکن کا استلام کیا، اور طواف کے تین چکروں
میں رمل فرمایا، اور چار میں عادت کے مطابق چلے اور پھر مقام
ابراہیم پر آئے، اور یہ آیت پڑھی، ”واتحدوا من مقام ابراہیم
مصی“ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا، اور
میرے والد فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا، کہ انہوں نے کچھ
بیان کیا، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہو گا کہ
آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، ورنہ میں سورۃ قل ہو اللہ احد اور
قل یا ایہا الکافرون پڑھی، پھر رکن کی طرف تشریف لائے، اور
اس کا استلام کیا اور اس دروازہ سے نکلے جو کہ صفا کے قریب ہے،
پھر جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی، ان الصفا والمروة من
شعائر اللہ، اور آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم اسی سے شروع کرتے
ہیں کہ جس سے اللہ نے شروع کیا، پھر آپ صفا پر چڑھے یہاں
تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، اور اللہ تعالیٰ کی

كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدًى فَلْيَجْلُ وَلْيَحْطَلْهَا
عُمَرَةُ فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا بَدِ فَشَسَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعُهُ وَاجِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ
دَخَبْتَ الْعُمَرَةَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَدِ أَبَدِ
وَقَدِيمَ عَلِيٍّ مِنَ الْيَمَنِ يُبْذِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِنْ حَرٍّ وَلَيْسَتْ ثِيَابًا
صَبِيغًا وَاسْتَحَلَّتْ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ
أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ
فَذَهَبْتُ أَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلْبَيْتِ صَنَعْتُ مُسْتَفْتِيًا
يَرْسُولُ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتُ
عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ
صَدَقْتُ صَدَقْتُ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ
قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا
تَجْلُ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِيمٌ بِهِ
عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَنِي
بِهِ أَنْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
أَنَاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى فَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
تَوَجَّهُوا إِلَيَّ مَنَى فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ
الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ
قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ
تُضْرَبُ لَهُ بِبِمِرَّةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي

توحید اور اس کی بڑائی بیان کی، اور فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک اور
تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے بندہ کی مدد
فرمائی، اور اکیلے نے لشکروں کو ہزیمت دی، پھر اس کے بعد
آپ نے دعا فرمائی، پھر اسی طرح تین مرتبہ کہا، پھر مروہ کی
طرف نزول فرمایا، جب آپ کے قدم مبارک بطن وادی میں
اترے تو سعی فرمائی، یہاں تک کہ جب چڑھ گئے تو پھر آہستہ
چلنے لگے، حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور پھر مروہ پر بھی وہی کیا، جیسا کہ
صف پر کیا تھا، جب مروہ کا آخری چکر ہوا تو فرمایا، اگر مجھے پہلے سے
معلوم ہو جاتا، جو کہ بعد میں معلوم ہوا تو میں بدی ساتھ نہ لاتا،
اور اس کا احرام عمرہ کا کر دیتا، لہذا تم میں سے جس کے ساتھ ہدی
نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے، اور اس کا احرام عمرہ کا کر دے، تو سراقہ
بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ یہ ایسا کرنا
(یعنی ایام حج میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سہ کے لئے ہے یا ہمیشہ
کے لئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی
انگلیاں دوسرے میں داخل فرمائیں، اور دو مرتبہ فرمایا کہ عمرہ
ایام حج میں داخل ہو گیا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی اجازت
ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں سے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لے کر آئے، اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا
کہ انہیں میں سے ہیں، جنہوں نے احرام کھول ڈالا، اور رنگین
کپڑے پہن رکھے ہیں اور سرمہ لگائے ہوئے ہیں، تو حضرت علی
نے اسے بر لانا، تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے اس کا
حکم فرمایا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ عراق میں
فرماتے تھے، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حضرت فاطمہؓ کے اس احرام کھولنے پر غصہ کرتا ہوا گیا، اس چیز
کے دریافت کرنے کے لئے جو کہ انہوں نے بیان کیا، اور آپ
کو جا کر بتلایا کہ میں نے اس چیز کو اچھا نہیں جانا، تو آپ نے فرمایا!

الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ النُّبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَجْمَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاعَتِ الشَّمْسُ أَمْرًا لِقُصُوءِ أَفْرَجِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرٍ لَمْ يَكُنْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا كُنْ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ فَقَتَلَتْهُ هَذَيْنِ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ رَبٍّ أَضْعُ رَبَانَا رَبَا عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ وَاللَّهُ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِقَنَّ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِجٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدَّاهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَافَتِهِ الْقُصُوءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى عَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَتْ

فاطمہ نے سچ کہا، سچ کہا، پھر آپؐ نے فرمایا، کہ جب تم نے حج کا قصد کیا تو کیا کہا، میں نے عرض کیا، الہی میں اس کا احرام باندھتا ہوں، جس کا تیرے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے، تو آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ یہی ہے، اس لئے تم بھی احرام نہ کھولو، جابر کہتے ہیں کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علیؓ یمن سے لائے تھے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائے تھے، وہ سب مل کر سو ہو گئے، پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کتروائے، مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں نے کہ جن کے ساتھ ہدی تھی، جب تردیہ کا دن ہوا، یعنی آٹھ ذوالحجہ، تو سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا تلبیہ پڑھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر آپؐ کچھ دیر کے لئے ٹھہرے، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، اور آپؐ نے اس خیمہ کا جو کہ بالوں کا بنا ہوا تھا، حکم دیا، کہ مقام نمرہ میں نصب کیا جائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، قریش کو یقین تھا کہ آپؐ مشعر حرام میں وقوف فرمائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھے، یہاں تک کہ عرفات میں پہنچے، اور آپؐ نے اپنا خیمہ مقام نمرہ میں نصب ہوا پایا، پھر اس میں نزول فرمایا، یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپؐ نے تصوویٰ اونٹنی کے متعلق حکم دیا، وہ کسی گئی، پھر آپؐ بطن وادی میں تشریف لائے اور وہاں آکر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں، جیسا کہ آج کی دن کی حرمت اس مہینے میں، اور اس شہر کے اندر، اور جاہلیت کے تمام امور میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں اور سب سے پہلا خون جو اپنے خونوں میں سے معاف کئے دیتا ہوں، وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا کہ اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا، اور اسی طرح

الْقُرْصُ وَارْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقُصُوءِ الزَّمَامَ حَتَّى إِذَا رَأَسُهَا يُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ لَيْمَى إِلَيْهَا سَأَسُ السَّكِينَةَ اسْكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبَلًا مِّنَ الْجِبَالِ ارْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تُصْعِدَ حَتَّى أَتَى لُمُودَلْفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِذَانٍ وَحِدٍ وَاقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِإِذَانٍ وَاقَامَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الْقُصُوءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا وَكَبَّرَ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جَدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَارْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ بَيَاضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ طُلُعُ يَحْيَى فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى السَّبَقِ الْآخِرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ السَّبَقِ الْآخِرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ السَّبَقِ الْآخِرِ يَنْظُرُ حَتَّى تَبَيَّنَ مَحْسِرُ فَحَرَّكَ قَبِيلًا ثُمَّ سَلَتْ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْحُمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْحُمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَنَعِ حَصَبَاتٍ يُكْبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْحَدَفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ

زمانہ جاہلیت کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، اور پہلا سود جو ہم اپنے یہاں کے سود سے چھوڑے دیتے ہیں، وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، اس لئے وہ سب معاف کر دیا گیا، اور اب تم اللہ تعالیٰ سے عورتوں کے بارے میں بھی ڈرو، اس لئے کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرم گاہوں کو حلال کیا ہے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارا بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، کہ جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اب اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا حق تم پر اتنا ہے، کہ ان کی روٹی اور کپڑا دستور کے موافق تم پر واجب ہے، اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور تم سے قیامت میں میرے متعلق سوال ہوگا، تو پھر تم کیا جواب دو گے، سب نے کہا کہ ہم گوئی دیں گے کہ بیشک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچ دیا، اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی، پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا، کہ آپ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے، اور لوگوں کی جانب جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ ہو، یا اللہ گواہ ہو، تین بار آپ نے اسی طرح کیا، پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز ہوئی، پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور موقف میں اشریف لائے اور اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا، اور ایک ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا، اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور آپ کھڑے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اور زروئی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی، اور سورج کی ٹکلی (۱) غائب ہو گئی، اور حضرت اسامہ کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھالیا، اور رسول اللہ صلی

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے غروب شمس کے بعد چلے اس سے کہ جاہلیت میں لوگ غروب شمس سے پہلے ہی چل پڑتے تھے تو ان کے فعل کا رد کرنا مقصود تھا۔

انْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَ الْمَنْحَرِ فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ يَدِيهِ ثُمَّ
 اَعْطَى عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَحَرَ مَا عَيْرُ
 وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَذْنَةٍ بِبُضْعَةٍ
 فَحُمِلَتْ فِي قِيسٍ فَصُبِحَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا
 وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى النَّبْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ
 الظُّهْرَ فَأَتَى سَبِيَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَمَى زَمْرَمَ
 فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنِّي يَغِيْبُكُمْ
 النَّعَاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَوْهُ
 ذُلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ *

اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور مہار قصواء اونٹنی کی اس قدر کھینچی
 ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، اور آپ
 اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے جا رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان کے ساتھ چلو، اطمینان کے ساتھ چلو، تو جب کسی
 ریت کے ٹیلے پر آجاتے تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے کہ اونٹنی چڑھ
 جاتی، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے، اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز
 ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں
 کے درمیان نفل وغیرہ کچھ نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لیٹ گئے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، جب صبح
 خوب روشن ہو گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک
 اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر قصویٰ پر سوار ہوئے، یہاں تک
 کہ مشعر حرام پہنچے اور قبلہ کا استقبال کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی،
 اور اللہ اکبر، اور لا الہ الا اللہ کہا، اور اس کی توحید بیان کی اور خوب
 روشنی ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے، اور آفتاب کے طلوع
 ہونے سے قبل آپ وہاں سے لوٹے، اور فضل بن عباسؓ کو
 آپ نے اپنے پیچھے بٹھالیا، اور فضل ایک نوجوان، اچھے بالوں
 والا، حسین و جمیل جوان تھا، جب آپ چلے تو عورتوں کی ایک
 جماعت ایسی چلی جا رہی تھی کہ ایک ایک اونٹ پر ایک ایک
 عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں تو فضل ان کی جانب
 دیکھنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہ پر
 ہاتھ رکھ دیا، چنانچہ فضلؓ نے اپنا منہ دوسری جانب پھیر لیا، اور
 پھر دیکھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا دست
 مبارک پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا، تو فضل پھر دوسری جانب
 سے دیکھنے لگے، یہاں تک کہ بطن حشر میں پہنچے اور اونٹنی کو ذرا
 تیز چلایا اور بیچ کی راہ لی جو کہ جمرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک
 کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو کہ درخت کے قریب ہے اور
 سات کنکریاں ماریں، ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ایسی
 کنکریاں جو کہ چٹکی سے ماری جاتی ہیں، اور کنکریاں و دی کے

درمیان سے ماریں، اس کے بعد ذبح کرنے کے مقام پر لوٹے اور تریسٹھ اونٹ (۱) اپنے دست مبارک سے ذبح کئے اور باقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دینے، وہ انہوں نے ذبح کئے، اور آپ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی میں شریک کیا، اس کے بعد حکم فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا لیں اور اس گوشت کو ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا گیا، پھر آپؐ نے اور حضرت علیؓ دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شور باپیا، اس کے بعد آپ سوار ہوئے، اور طواف افاضہ فرمایا، اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی، اور بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال (۲) نہ ہوتا کہ لوگ ہجوم کی وجہ سے تمہیں پانی نہیں بھرنے دیں گے، تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، چنانچہ انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا، اور آپؐ نے اس سے پانی پیا۔

(فائدہ) یعنی اگر آپ اپنے دست مبارک سے پانی بھرتے، تو یہ بھرنے بھی سنت ہو جاتا، اور پھر ساری امت پانی بھرنے لگتی تو ان کا حق سقایت ختم ہو جاتا۔

۳۵۷۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق دریافت فرمایا، چنانچہ انہوں نے حدیث حاتم بن اسماعیل کی روایت کی طرح بیان کی اور اس میں مزید یہ بیان کیا کہ عرب کا دستور تھا کہ ابو سیارہ نامی ایک آدمی انہیں مزدلفہ سے واپس لے کر آیا کرتا تھا، جب رسول اللہ مزدلفہ سے بھی آگے بڑھ گئے، تو قریش نے یقین کیا، کہ آپ

۴۵۷۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرِيٍّ فَلَمَّا أَحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

(۱) تریسٹھ اونٹوں کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی تھی۔ بعض حضرات نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال لوگوں میں موجود رہے تو آپؐ نے اپنی عمر کے ہر سال کی طرف سے ایک اونٹ کی شکرانے کے طور پر قربانی دی۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زمزم کا پانی نہیں نکالا اس اندیشہ سے کہ پھر لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اقتداء میں زمزم نکالنے کی کوشش کریں گے پھر بھیڑ زیادہ ہوگی اور شدید مشقت ہوگی۔ اور لوگ اس فعل کو افعال حج میں سے ایک عمل سمجھ کر کرنے کی کوشش کریں گے اور کوئی بھی اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمْ تَشْكُ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَبَقَتْصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَرِلَّةً ثُمَّ فَاجَّازَ وَلَمْ يَعْضُ لَهُ حَتَّى أُنِيَ عَرَافَاتٍ فَتَزَلَ *

۴۵۸ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنَى كُلُّهَا مَنَحَرًا فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ *

۴۵۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَمَاتًا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۴۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَمَّا حَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَافَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (تَمَّ أَيْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ لِنَاسٍ) *

۴۶۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ الْعَرَبُ

مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور وہیں آپ کی منزل ہو، مگر آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہیں کیا، حتیٰ کہ میدان عرفات تشریف لائے، اور وہیں نزول فرمایا۔ ۴۵۸۔ عمر بن حفص بن غیث، بواسطہ اپنے والد، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے یہاں نحر کیا، اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے، لہذا اپنے اترنے کے مقام پر نحر کرو، اور میں نے یہاں وقوف کیا، اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے، اور مشعر حرام اور مزدلفہ سب وقوف کے مقامات ہیں، میں نے بھی یہیں وقوف کیا ہے۔

۴۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ آئے تو حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر اپنی داہنی جانب چلے اور تین طوافوں میں رمل فرمایا اور چار میں حسب عادت چلے۔

۴۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ قریش اور جو ان کے دین سے مناسبت رکھتے تھے، مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے اور اپنے کو خمس کہنا کرتے تھے اور تمام عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آکر وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں، اللہ رب العزت کے فرمان ”ثم افيضوا من حيث افاض الناس“ کا یہی مطلب ہے کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں، وہیں سے تم بھی لوٹو۔

۴۶۱۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خمس (قریش) کے علاوہ تمام عرب بیت اللہ کا ننگا

تَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَّةً إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ غُرَّةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْخُمْسُ يَدًّا فَيُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْخُمْسُ لَا يَحْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِجَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَتْلَعُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَخُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنَ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْخُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِجَةِ يَقُولُونَ لَا تُفِيضْ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ (أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ *

۴۶۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِذُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ حُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلَّتْ بَعِيرًا لِي فَلَهَبْتُ أَطْلَبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْخُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَعُدُّ مِنَ الْخُمْسِ *

(۵۲) بَابُ حَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامِ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ *

۴۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

طواف کیا کرتے تھے اور خمس قریش اور ان کی اولاد ہیں، غرضیکہ سب ننگے طواف کیا کرتے تھے، مگر جب قریش ان کو کپڑا دے دیتے تو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو تقسیم کیا کرتی تھیں اور خمس مزدلفہ سے آگے نہ جاتے تھے اور سب عرفات تک جاتے تھے، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ خمس وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ رب اعزت نے یہ آیت نازل فرمائی، ”ثم افيضوا من حيث افاض الناس“ کہ پھر لوٹو جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ اور لوگ تو عرفات سے لوٹا کرتے تھے، اور خمس مزدلفہ سے، اور کہتے تھے کہ ہم حرم کے مدوہ اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے، جب یہ آیت نازل ہوئی ”ثم افيضوا من حيث افاض الناس“ کہ جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں، وہیں سے لوٹو۔

۴۶۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان فرمایا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا، اور میں عرفہ کے دن اس کی تلاش میں نکلا، تو کیہ دیکھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے کہا خدا کی قسم! یہ تو خمس (قریش) کے لوگ ہیں، انہیں کیا ہوا کہ یہ یہاں تک آگئے (کیونکہ) اس سے پہلے منیٰ سے واپس ہو جاتے تھے، اور قریش خمس میں شمار ہوتے تھے۔

باب (۵۲) اپنے احرام کو دوسرے کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کا جواز۔

۴۶۳- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُبِيعٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَاحَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ سَمِ أَهْلَلْتَ قَالَ قَتُ لَبَيْكَ يَا هَلَالُ كَاهِلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ مَرْأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أَفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَحُلْ يَا أَا مُوسَى أَوْ يَا عِنْدَ اللَّهِ نَنْ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ نَعُضُ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَّثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْلِ نَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَنَسْتَدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمَ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأَتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ نَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ *

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ کو بٹھائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کی ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، کیا احرام باندھا، میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے ساتھ تلبیہ پڑھا، آپ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول ڈالو، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آگیا، اس نے میرے سر کی جوئیں دیکھ دیں، اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا، اور اسی چیز کا میں لوگوں میں فتویٰ دیتا تھا، حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا، تو ایک شخص نے ان سے کہا، کہ اے ابو موسیٰ، یا کہا اے عبد اللہ بن قیس! اپنے بعض فتوے رہنے دو، اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد احکام حج میں کیا حکم صادر فرمایا ہے، ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنہیں ہم نے فتویٰ دیا ہے، وہ تامل کریں، اس لئے کہ امیر المؤمنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان ہی کی اقتداء کریں، راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین آئے تو میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا، سوانہوں نے فرمایا، اگر ہم کلام اللہ کی اتباع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے، اور اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا، جب تک قربانی اپنے مقام پر نہیں پہنچی۔

۴۶۴۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۴۶۵۔ محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، قیس، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۶۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَبَخِّخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتُ قَالَ قُتِلَ أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَقَتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطَفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَّطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفْتِي النَّاسَ بِدَلِكِ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَدِمْتُ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسْكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأَتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحَدَثْتَ فِي شَأْنِ النَّسْكِ قَالَ إِنَّ نَاخِذَ بَكِثَابٍ لِلَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (وَأَتَمُّوا لِحَجٍّ وَالْعُمْرَةَ لِي) وَإِنْ نَاخِذَ بِسُوءٍ نَبَيْتَ عَلَيْهِ اصِّلَاةً وَالسَّامَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ *

تھے، آپ نے دریافت فرمایا، تو نے کیا احرام باندھا ہے، میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق احرام باندھا ہے، آپ نے فرمایا کیا بادی ساتھ لایا ہے، میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو، پھر حلال ہو جاؤ، چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا اور اسی چیز کا میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی خدمت میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتا تھا، میں موسم حج میں کھڑا ہوا تھا، کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کیا حکم صادر فرمایا ہے، میں نے کہا، اے لوگو جنہیں میں نے کسی چیز کے متعلق فتویٰ دیا ہے، تو وہ باز رہیں، اس لئے کہ امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، ان کی ہی اقتداء کرو، جب امیر المومنین تشریف لائے تو میں نے کہا کہ آپ نے حج کے متعلق کیا حکم نافذ فرمایا ہے، بولے کہ اگر ہم کتاب اللہ کو ملحوظ رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو، اور اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر رکھتے ہیں تو آپ حلال نہیں ہوئے، حتیٰ کہ قربانی کو نحر فرمالیے۔

۴۶۶۔ اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسم، طارق بن شہاب، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اسی سال آیا، جس سال آپ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ، احرام باندھتے ہوئے تم نے کیا کہا تھا، میں نے عرض کیا، میں نے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق تبلیہ پڑھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ہدی لائے ہو، میں بولا نہیں، آپ نے

۴۶۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَتَفَ قُلْتُ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ هُنَالَا كَمَا هَلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حَسَّ سُقَّتْ هَدْيًا فَقُتِلَ لَأَ قَالَ فَاَنْطَلِقُ فَطُفْتُ
بِالْبَيْتِ وَتَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ أَجِلُّ ثُمَّ سَأَلَ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ *

۴۶۷- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ
كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ
يَبْعُضُ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَتْ أُمِيرُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ
فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ
يَظْلُلُوا مُعْرِسِينَ بَيْنَ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي
الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ *

فرمایا، تو بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے حلال ہو جاؤ،
بقیہ روایت شعبہ اور سفیان کی روایت کی طرح ہے۔

۴۶۷۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، عمارہ
بن عمیر، ابراہیم بن موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ وہ متعہ کا فتویٰ دیتے تھے، تو ایک
شخص نے ان سے کہا کہ تم اپنے بعض فتوؤں کو رہنے دو، اس
لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد
حج کے متعلق کون سا حکم نافذ فرمایا ہے، پھر امیر المؤمنین سے
ملے، اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ
نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے متعہ کیا
ہے، مگر میں نے جو منع کیا ہے وہ اس لئے کہ مجھے برا معلوم ہوتا
ہے، کہ لوگ پیو کے درختوں کے نیچے عورتوں سے شب
باشی کریں اور پھر حج کے لئے جائیں کہ ان کے سر سے پانی کے
قطرے ٹپکتے ہوں۔

(فائدہ) متعہ کے معنی حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالنا اور پھر یوم النحر کا احرام باندھنا، اس سے حضرت عمر کا منع کرنا اخذ بالاولیٰ
کے طریق سے تھا، کسی حدیث کے پیش نظر نہیں تھا۔

باب (۵۳) حج تمتع کا جواز!

(۵۳) بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ *

۴۶۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،
عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کیا کرتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے، تو حضرت عثمانؓ نے حضرت
علیؓ سے کچھ فرمایا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے،
حضرت عثمانؓ نے فرمایا جی ہاں! مگر اس وقت ہم ڈرتے تھے۔

۴۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ
كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ
بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ *

(فائدہ) تمتع اور تمتع فی الحج ایک ہی چیز ہے، اس کی تعریف اوپر لکھ دی ہے، حضرت عثمان کا بھی اس سے منع کرنا، حضرت عمرؓ کے طریق پر
تھا، باقی اس کے جواز میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں اور حج تمتع امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج افراد سے افضل ہے، واللہ اعلم (نووی، ہدایہ اولین)۔

۴۶۹- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَحْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۷۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُثْمَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوْ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عُبَيٌّْ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَا أُسْتَطِيعُ أَنْ أَدْعَكَ فَمَا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهْلًا بِهِمَا حَمِيْعًا *

(فائدہ) یعنی حج قرآن کیا، اور یہی علماء حنفیہ کے نزدیک حج کی تینوں قسموں سے افضل ہے۔

۴۷۱- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَّةً *

۴۷۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيَّاشِ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُحَصَةٌ يَعْنِي الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ *

۴۷۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۴۷۱- سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، الأعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج تمتع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے اصحاب کرام کے لئے خاص تھا۔

۴۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، عیاش العامری، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حج میں تمتع ہمارے ہی لئے رخصت تھی۔

۴۷۳- قتیبہ بن سعید، جریر، فضیل، زبید، ابراہیم تیمی، بواسطہ

۴۶۹- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۴۷۰- محمد بن قتی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے اور حضرت عثمان تمتع یا عمرہ سے (ابوم حج میں) منع کرتے تھے، حضرت علیؑ نے فرمایا آپ کا اس کام کے متعلق کیا ارادہ ہے، جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، اور آپ اس سے منع (۱) کرتے ہیں، حضرت عثمان بولے، تم ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو، حضرت علیؑ نے فرمایا میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا، پھر جب حضرت علیؑ نے یہ حال دیکھا، تو انہوں نے حج اور عمرہ کے ساتھ احرام باندھا۔

(۱) حضرت عثمان غنیؓ جو تمتع سے منع فرمادیتے تھے وہ اس لئے کہ ان کی رائے یہ تھی کہ ایک ہی سفر میں حج و عمرہ دونوں عمل جمع کرنے سے بہتر یہ ہے کہ حج اور عمرہ میں سے ہر ایک کے لئے مستقل سفر کیا جائے تاکہ زیادہ مشقت لاحق ہونے سے اجر زیادہ حاصل ہو، ناجائز سمجھ کر منع نہیں کیا گیا۔

اپنے والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو متعے ہیں ایسے کہ ہمارے لئے ہی خاص تھے، ایک متعہ نساء اور دوسرا متعہ حج۔

(فائدہ) متعہ نساء کچھ زمانہ کے لئے حلال تھا، پھر اس کی حرمت الی یوم القیامت ثابت ہو گئی، جیسا کہ انشاء اللہ العزیز کتاب النکاح میں آجائے گا، اور رہا متعہ فی الحج یعنی حج کا احرام فتح کر کے عمرہ کر ڈالنا، وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حجتہ الوداع میں ہوا، باقی حج تمتع کے جواز میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔

۴۷۴۔ قتیبہ، جریر، بیان، عبد الرحمن بن ابی الشعثاء، بیان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تمیمی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے، امسال حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کروں، ابراہیم نخعی بولے مگر تمہارے والد تو ایسا کبھی ارادہ نہیں رکھتے تھے، قتیبہ، بواسطہ جریر، بیان، ابراہیم تمیمی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کا حضرت ابوذرؓ کے پاس سے مقام ربذہ میں گزر ہوا، تو انہوں نے ابوذرؓ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے خاص تھا، تمہارے لئے نہیں۔

(فائدہ) یہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی رائے ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۴۷۵۔ سعید بن منصور، ابن ابی عمر، نزاری، مروان بن معاویہ، سلیمان، تمیمی، غنیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کیا ہے، اور یہ (حضرت معاویہؓ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں کفر کی حالت میں تھے۔

(فائدہ) یعنی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، اور متعہ سے مراد ساتویں ہجری کا عمرہ قضا ہے، اور حضرت معاویہؓ فتح مکہ کے سال یعنی ۸ھ کو مشرف بہ اسلام ہوئے (نووی جلد ۱)۔

۴۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید، سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان کی روایت میں حضرت معاویہؓ کا تذکرہ ہے۔

۴۷۷۔ عمر و ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان (دوسری سند)، محمد

فصیل عن زبید عن ابراهیم التیمی عن ابيه قال قال ابو ذر رضي الله عنه لنا متعتان إل لنا خاصة يعني متعة النساء ومتعة الحج *

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهْمُ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيهِمْ بِذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا حَاصَّةٌ دُونَكُمْ *

۴۷۵۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ جَمِيعًا عَنْ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَنَّاهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرْشِ يَعْنِي يُبُوتَ مَكَّةَ *

۴۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رَوَاتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ *

۴۷۷۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

الرُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَنْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ * ٤٧٨ - وَحَدَّثَنَا رُهَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ صَائِمَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَحُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَبِي * ٤٧٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِذَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بَرَأِيَهُ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرُ * ٤٨٠ - وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَنِّي اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَمُّ عَنِّي حَتَّى اكْتُوِبَتْ تَبَرُّكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيْ فَعَادَ *

بن ابی خلف، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ ان دونوں روایتوں کی طرح مذکور ہے، اور سفیان کی حدیث میں "المُتَعَةُ فِي الْحَجِّ" کے الفاظ زائد روایت کئے گئے ہیں۔

۴۷۸۔ زبیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالعلاء، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ آج کے بعد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ دے گا، جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں میں سے ایک جماعت کو عشرہ ذی الحجہ میں عمرہ کر لیا، پھر اس کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو اس حکم کو منسوخ کرتی ورنہ ان ایام میں آپ نے عمرہ سے منع فرمایا، حتیٰ کہ آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے، اس کے بعد جو چاہے، اپنی رائے بیان کرے۔

۴۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، وکیع، سفیان، جریری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا جتنی حضرت عمرؓ نے۔

۴۸۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن ہلال، مطرف بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے تمہیں فائدہ پہنچائے، وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کئے، اور ان سے منع بھی نہیں کیا، حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے، اور نہ قرآن حکیم میں اس کی حرمت کے متعلق نازل ہوا، اور ہمیشہ مجھے سلام کیا جاتا ہے، جب تک میں نے داغ نہیں لگوائے، پھر جب داغ یا، تو سلام موقوف ہو گیا، اس کے بعد پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا، تو پھر سلام ہونے لگا۔

(فائدہ) حضرت عمران بن حصین کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے ان پر سلام کیا کرتے تھے، اور بیماری کی بنا پر بہت تکلیف اٹھاتے، اخیر میں

جب داغ لینا شروع کیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا، اس کے بعد پھر جب انہوں نے داغ لینا چھوڑا، تو فرشتوں نے پھر سلام کرنا شروع کر دیا۔ (نووی شرح صحیح مسلم)۔

۳۸۱۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مطرف سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصینؓ نے فرمایا اور معاذؓ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۳۸۲۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، مطرفؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ نے اپنے اس مرض میں جس میں انہوں نے انتقال فرمایا، مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا کہ میں تم سے چند احادیث بیان کروں گا، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے، سو اگر میں زندہ رہا تو تم ان کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور اگر میرا انتقال ہو گیا تو میرے نام سے بیان کر دینا اگر تو چاہے، اول بات یہ ہے کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا گیا، دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر اس کی ممانعت میں نہ قرآن کریم نازل ہوا، اور نہ آپؐ نے اس سے منع کیا، اور کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۳۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، مطرف، عبد اللہ بن ثخیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، اور پھر نہ اس کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا، ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ایک ساتھ کرنے سے منع کیا، باقی فلاں شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۳۸۴۔ محمد بن ثنیٰ، عبد الصمد، ہمام، قتادہ، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

۴۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۴۸۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَافْتَمُّ عَنِّي وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سَلَّمَ عَنِّي وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزَلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزَلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ

انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، اور اس کی ممانعت میں قرآن کریم نازل نہیں ہوا، باقی جس نے جو اپنی رائے سے چاہا، کہہ دیا۔

۴۸۵۔ حجاج بن شاعر، عبید اللہ بن عبد المجید، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے تمتع کیا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

۴۸۶۔ حامد بن عمر بکراوی، محمد بن ابی بکر مقدمی، بشر بن مفضل، عمران بن مسلم، ابو رجا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمتع فی الحج کی آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کرنے کا حکم فرمایا، پھر کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی کہ جس نے اسے منسوخ کر دیا ہو، اور نہ ہی رسالت مآب صلی اللہ نے اس سے منع فرمایا، یہاں تک کہ آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے، اس کے بعد جس آدمی نے جو چاہا، اپنی رائے سے کہہ دیا۔

۴۸۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، عمران، قصیر، ابو رجا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے، لیکن کچھ الفاظ میں تغیر و تبدل ہے کہ اس میں ”امرنا بہا“ کے بجائے ”فعلنا ہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ ہے۔

باب (۵۴) حج تمتع کرنے والے پر قربانی کے واجب ہونے کا بیان، اور بصورت عدم استطاعت، تین روزے ایام حج میں اور سات گھر جا کر رکھے! (۱)

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

۴۸۵۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ *

۴۸۶۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتِّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَغْنِي مُنْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتَمَتِّعِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ *

۴۸۷۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَا هَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرْنَا بِهَا *

(۵۴) بَابُ وَجُوبِ الدَّمِّ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدَمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ *

(۱) حج تمتع اور قرآن کرنے والے پر ایک قربانی ضروری ہے۔ یہ بطور شکرانے کے ہے اس لئے کہ جاہلیت میں لوگ اشہر حج میں عمرہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے تو تمتع اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جاہلیت میں کبھی جانے والی پابندی کو ختم فرمایا اور ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۴۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الْثَّيْتِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ
بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
تَمَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى
فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا
بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ هَدَى بِالْحَجِّ وَتَمَنَعَ النَّاسُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى
الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ
الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ
مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ
أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحِلِّ ثُمَّ لِيَهِنَ بِالْحَجِّ وَلِيَهْدِ فَمَنْ
لَمْ يَحِذْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَصَافَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَمَ
الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ
السَّعْيِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى
صَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلِّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ
حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ
فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ
وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۸۸- عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب،
سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں
عمرہ کے ساتھ حج ملا کر کر لیا، اور قربانی کی، اور قربانی کے جانور
ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابتداً عمرہ کا تلبیہ پڑھا، اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا، اور
اسی طرح لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا، اور لوگوں میں کسی کے پاس اپنی
قربانی تھی کہ وہ قربانی اپنے ساتھ لایا، اور کسی کے پاس قربانی
نہیں تھی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف
لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا، کہ جس کے پاس تم میں سے
قربانی ہو، وہ ان امور میں سے کسی سے حلال نہ ہو جن سے
حالات احرام میں دور رہا تھا، جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو، اور
جو قربانی نہیں لایا ہے، وہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف
کر کے اپنے بال کتر وادے، اور حلال ہو جائے، اور پھر حج کا
احرام باندھے، اور اس کے بعد قربانی کرے، اور اگر قربانی میسر
نہ ہو تو تین روزے ایام حج اور سات گھر لوٹ جانے پر رکھے،
غرضیکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف
رائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا، اور سات چکروں میں
سے تین میں رمل فرمایا، اور بقیہ میں اپنی حالت پر چلے، جب
طواف سے فارغ ہو گئے تو بیت اللہ شریف پر مقام ابراہیم پر دو
رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا اور لوٹے، اور اس کے بعد صفا
پر تشریف لائے، اور صفا و مروہ کے سات چکر کئے، اور پھر ان
چیزوں میں سے کسی کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا جنہیں بسبب
احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا، حتیٰ کہ اپنے حج سے فارغ ہو
گئے، اور یوم النحر کو اپنی قربانی ذبح کی اور پھر مکہ لوٹ آئے، اور
طواف افاضہ کیا، اور ان چیزوں کو جنہیں احرام کی وجہ سے اپنے
پر حرام کیا تھا، حلال کر لیا، اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی لائے

تھے انہوں نے بھی آپ کے طریقہ پر عمل کیا۔

۳۸۹۔ عبد الملک بن شعیب، شعیب، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے تمتع بالحج اور آپ کے ساتھ لوگوں کے تمتع بالحج کی روایت سے اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے۔

باب (۵۵) قارن اسی وقت احرام کھولے، جبکہ مفرد بالحج احرام کھولتا ہے!

۳۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے، اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کے قلدہ ڈالا ہے تا وقتیکہ قربانی ذبح نہ کروں، احرام نہیں کھولوں گا۔

۳۹۱۔ ابن نمیر، خالد بن مخلد، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، آپ نے احرام کیوں نہیں کھویا، حسب سابق روایت ہے۔

۳۹۲۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے، لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے، اور آپ حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا، میں نے اپنی ہڈی کے قلدہ ڈالا ہے، اور اپنے سر

وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَىٰ وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ *
۴۸۹۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۵۵) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارْنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ *
۴۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ يَتَحَلَّلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۴۹۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ *

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي

قَلَدْتُ هَدْيِي وَلَبَدْتُ رَأْسِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَجِلَّ مِنَ الْحَجِّ *

۴۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَمَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ *

۴۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحْلِلَ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي *

(فائدہ) اہم نووی فرماتے ہیں کہ ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے، ورنہ قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو، احرام نہیں کھول سکتا۔

(۵۶) بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ *

۴۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنَّ صُدِّدْتُ عَنْ أَيْبَتِ صَنْعَنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهْلًا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ تَفَتَّ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ

باب (۵۶) احصار کے وقت حاجی کو احرام کھولنے کا جواز اور قران اور قارن کے طواف و سعی کا حکم!

۴۹۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے، اور فرمایا کہ اگر ہم بیت اللہ تک جانے کے لئے روک دیئے گئے، تو ایسا ہی کریں گے، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، چنانچہ نکلے اور عمرہ کا احرام باندھا، جب مقام بیداء پر آئے تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے، اور فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا اگر ہم روک دیئے جائیں، ایک ہی حکم ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے حج کو بھی عمرہ کے

کے بال جمائے ہیں، تاوقتیکہ میں حج کا احرام نہ کھولوں، حلال نہیں ہوں گا۔

۴۹۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتی ہیں، اور (فرمایا) کہ میں جب تک قربانی نہ کر لوں، حلال نہیں ہو سکتا۔

۴۹۴- ابن ابی عمر، سلیمان بن ہشام مخزومی، عبد المجید، ابن جریج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں نہیں حلال ہو رہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر میں تلبیہ کر رکھی ہے اور اپنی قربانی کے فائدہ ڈال رکھ ہے، تاوقتیکہ میں اپنی قربانی ذبح نہ کر لوں، حلال نہیں ہو گا۔

فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا
وَبَيَّنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى
أَنَّهُ مُجْرِي عَنْهُ وَأَهْدَى *

۴۹۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
بَحْبِی وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا
نَحْشِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ
كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلِقْ
حَتَّى آتِيَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَبَيِّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ
خَلَى سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ سَارَ حَتَّى
إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ
إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْحَجِّ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ
عُمْرَةٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى ابْتَاعَ بِقَدِيدٍ هَدْيًا ثُمَّ
طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا
بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ *

ساتھ واجب کر لیا ہے، چنانچہ چلے، جب بیت اللہ پر آئے تو
اس کا سات مرتبہ طواف کیا، اور صفو و مروہ کا بھی سات مرتبہ
طواف کیا، اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی، اسی کو کافی سمجھا
اور قربانی کی۔

۳۹۶- محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ
حضرت عبداللہ بن عبداللہ اور اور سالم بن عبداللہ نے،
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جن دنوں کہ حجاج حضرت
عبداللہ بن زبیرؓ سے، قتل کے لئے آیا تھا، کہ امساں آپ حج نہ
کریں، تو کوئی ضرر نہیں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ لوگوں
میں قتل نہ واقع ہو، جو آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان
رکاوٹ کا باعث ہو، انہوں نے کہا کہ اگر میرے اور بیت اللہ
کے درمیان یہ چیز حائل ہوئی تو میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور میں آپ کے
ساتھ تھا جبکہ کفر قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان
حائل ہو گئے تھے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر
عمرہ واجب کر لیا، چنانچہ چلے، جب ذوالحجۃ آئے تو عمرہ کا تلبیہ
پڑھا، اس کے بعد کہا، اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ بجا
داؤں گا، اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان روک پیدا
ہو گئی تو وہی کروں گا، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تھا، اور میں آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ آیت پڑھی ”لقد کان لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ“، پھر چلے، جب مقام بیداء پر پہنچے تو
فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے، اگر میرے عمرہ اور
بیت اللہ میں کوئی روک پیدا ہو گئی، تو حج میں بھی ہو جائے گی،
لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج
بھی واجب کر لیا، چنانچہ نکلے اور مقام قدید سے ایک قربانی
خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لئے بیت اللہ کا ایک طواف اور
صفو و مروہ کی ایک سعی کی، اور دونوں کا احرام نہیں کھولا، حتیٰ کہ
یوم النحر کو حج کے ساتھ دونوں سے حل ہوئے۔

۴۹۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا *

(قائدہ) ایک طواف کافی ہے یعنی عمرہ کے لئے یحج کرنے کے لئے۔

۴۹۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَالْقَظُفُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَثُرَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِضَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ

۴۹۷- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا، جس سال کہ حجاج حضرت عبد اللہ بن زبیر سے لڑائی کرنے کے لئے آیا، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، باقی آخر میں ہے کہ جو حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ کرے اس کے لئے ایک طواف کافی ہے (۱)، اور احرام نہ کھولے تا وقتیکہ دونوں سے احرام نہ کھولے۔

۴۹۸- محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نزول کیا، تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے حج کا ارادہ کیا، تو ان سے کہا گیا کہ لوگوں میں لڑائی کے امکانات ہیں، اور ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو حج سے نہ روک دیں، ابن عمر نے فرمایا، آنحضرت کی اتباع بہترین چیز ہے، میں بھی ویسا ہی کروں گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو واجب کر لیا ہے، پھر نکلے، جب بیداء پر آئے تو فرمایا حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے، لہذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے، اور ایک قربانی ساتھ لے گئے جو مقام قدید سے خریدی تھی، پھر اس طرح چلے کہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور نہ قربانی کی، اور نہ سر منڈایا، اور نہ ہی بال چھوٹے کئے اور ان چیزوں میں سے کسی سے حلال نہ ہوئے، جنہیں احرام کی بنا پر حرام کیا تھا، یہاں تک کہ جب یوم النحر ہوا

(۱) حج قرآن کرنے والا حج و عمرہ کے لئے ایک طواف ایک سعی کرے گا یا دو طواف دو سعی، اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں۔ بہت سارے اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایک طواف ایک سعی ہی کافی ہے جبکہ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام ابو حنیفہؒ وغیرہ حضرات کے ہاں دو طواف دو سعی کرے گا۔ حضرات فقہاء حنفیہ کے متدلات اور دوسرے حضرات کے دلائل کے جواب پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ص ۲۵۰ ج ۳)

تو قربانی کی، اور سر منڈایا، اور حضرت ابن عمر نے کہا کہ حج اور عمرہ کو وہی پہلا طواف کافی ہو گیا، اور حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔

(فائدہ) میں کہتوں کہ یہ ابن عمر کی رائے ہے، باقی اس کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے، اس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۴۹۹۔ ابوالریج زہرانی، ابوکامل، حماد (دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا گیا ہے اور نہیں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر اول حدیث میں، جبکہ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو انہوں نے کہا کہ میں اس وقت وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، اور آخر حدیث میں یہ تذکرہ نہیں ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، جس طرح کہ لیث نے بیان کیا۔

باب (۵۷) حج افراد اور قرآن!

۵۰۰۔ یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن عون ہلالی، عباد بن عباد مہلسی، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، یحییٰ کی روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا، اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کا احرام باندھا۔

۵۰۱۔ سرج بن یونس، ہشیم، حمید، بکر، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے، بکر راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ چیز حضرت ابن عمرؓ سے بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ صرف حج کا تلبیہ پڑھا، پھر میری حضرت انسؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا، انسؓ بولے کہ تم تو ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود رسول اکرم سے

وَحَلَقَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَلَعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ كِنَانَهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذْنًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ *

(۵۷) بَاب فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ *

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي رَوَايَةٍ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا *

۵۰۱۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعْدُونَنَا إِلَّا صَبِيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَاحًا *

۵۰۲ - وَحَدَّثَنِي أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعِشْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلُنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صَبِيَانًا *

(۵۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِحَاجٍّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ *

۵۰۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبَابٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَیْضُلِحْ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ كُنْتُ صَادِقًا *

۵۰۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيْنَا أَوْ أَبْكُمْ لَمْ تَفْتِنَهُ الدُّنْيَا

سنا کہ آپ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

۵۰۲۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، حبیب بن شہید، بکر بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا، انہوں نے کہا صرف حج کا احرام باندھا، پھر میں حضرت انسؓ کے پاس آیا اور حضرت ابن عمرؓ کے قول کی انہیں اطلاع دی، اس پر حضرت انسؓ نے فرمایا، گویا کہ ہم بچے ہی تھے۔

باب (۵۸) طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کا بیان۔

۵۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبث، اسماعیل بن ابی خالد، وبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا، عرفات میں جانے سے قبل مجھے طواف کرنا درست ہے؟ حضرت ابن عمرؓ بولے ہاں! اس نے کہا حضرت ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کہ عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف مت کرو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے، آپ نے عرفات میں جانے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے، یہ حضرت ابن عباسؓ کا، اگر تو سچی ہے۔

۵۰۴۔ قتیبہ بن سعید، جریر، بیان، وبرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ بیت اللہ کا طواف کروں، اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے، انہوں نے کہا کہ تمہیں طواف سے کون روکتا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن فلاں کو دیکھا، وہ اسے مکروہ سمجھتے اور آپ ان سے زیادہ پیارے ہیں، ہم نے انہیں دیکھا کہ ان کو دنیا نے غافل کر دیا

ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبَعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا *

(۵۹) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِئُ *

۵۰۵ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءَةٌ حَسَنَةٌ *

۵۰۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۵۰۷ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ

ہے، ابن عمر نے کہا، کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے کہ جسے دنیا نے غافل نہ کیا ہو، پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی، اور اللہ اور اس کے رسول کی سنت زیادہ حقدار ہے اس بات کی کہ اس کی اتباع کی جائے فلاں کی سنت سے اگر تو سچا ہے۔

باب (۵۹) عمرہ کرنے والے کا احرام طواف و سعی سے قبل اور اسی طرح حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے پہلے نہیں کھل سکتا!

۵۰۵۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا، جو عمرہ کے احرام سے آیا اور بیت اللہ کا طواف کیا، مگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی، تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا، اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھی اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بہترین چیز ہے۔

۵۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۰۷۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، محمد بن عبد الرحمن، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عراق والوں میں

الْحَارِثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ
الرُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يَهْلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ
أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ
رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ
أَهْلٌ بِالْحَجِّ إِنَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنْ رَجُلًا كَانَ
يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بَشِّرْ مَا قَالَ فَتَصَدَّقَنِي الرَّجُلُ
فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنْ رَجُلًا كَانَ
يُحِبُّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا
ذَلِكَ قَالَ فَحِجَّتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ
هَذَا فَقُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي
بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ
فَبِأَنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ
ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ
شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ
ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ
شَيْءٍ تَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ
ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَّ جَعْلَانُ مَعَ
أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ
الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ
غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمَرَةَ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ
أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا
يَتَدَعُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنْ

سے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے اس شخص کے متعلق
دریافت کرو جو کہ حج کا احرام باندھے کہ وہ بیت اللہ کے طواف
کے بعد حلال ہو جائے گا یا نہیں، اگر وہ تم سے کہیں کہ وہ حلال
نہیں ہو گا تو کہو کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے چنانچہ میں نے ان سے
دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ جس نے حج کا احرام باندھا ہے،
وہ بغیر اس کے ارکان پورے کئے حلال نہیں ہو سکتا، میں نے کہا
ایک شخص کہتا ہے وہ حلال ہو جائے گا، کہا وہ برا کہتا ہے، اس کے
بعد وہ عراقی مجھے ملا، میں نے ان سے یہ سب بیان کر دیا، اس نے
کہا ان سے جا کر کہو کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے اور حضرت اسماء و زبیرؓ نے بھی
ایسا کیا ہے، محمد کہتے ہیں کہ میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے
بیان کیا، انہوں نے فرمایا وہ کون ہے؟ میں نے کہا، مجھے علم نہیں،
انہوں نے کہا وہ خود میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھتا، میرے
گن میں وہ عراقی ہے، میں بولا میں نہیں جانتا، عروہ بولے، اس
نے جھوٹ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا ہے،
اس کی مجھے حضرت عائشہؓ نے خبر دی ہے کہ مکہ مکرمہ میں آکر
سب سے پہلے جو چیز آپ نے کی، وہ یہ ہے کہ آپ نے وضو کیا
اور بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے حج کیا، تو انہوں
نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور اس کے علاوہ
اور کچھ نہیں تھا، اور پھر حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح کیا، اس
کے بعد حضرت عثمانؓ نے حج کیا، تو میں نے دیکھا، کہ انہوں نے
سب سے پہلے بیت اللہ ہی کا طواف کیا، اس کے علاوہ اور کچھ
نہیں کیا، پھر حضرت معاویہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حج
کیا، اس کے بعد میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر بن
العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی سب
سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، اور میں نے مہاجرین و انصار کو
بھی یہی کرتے دیکھا ہے، اور اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں کرتے
تھے، اور سب سے آخر میں جس کو میں نے ایسا کرتے ہوئے

الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَحَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَقُلَانُ وَقُلَانُ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ *

دیکھا ہے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے نہیں توڑ ڈالا، اور حضرت ابن عمرؓ تو ان کے پاس ہیں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھتے، اور اسی طرح جو حضرات بھی گزر گئے، جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں اپنے قدم رکھتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کرتے تھے، اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماء) اور اپنی خالہ (حضرت عائشہؓ) کو دیکھا ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں تشریف لائیں تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتیں، اور پھر فوراً احرام نہ کھولتیں، اور میری والدہ نے مجھے خبر دی کہ وہ اور ان کی بہن، اور زبیر اور قُلَان قُلَان عمرہ سے آئے، جب انہوں نے (طواف و سعی کے بعد) حجر اسود کو چھویا (۱) تو حلال ہو گئے، اور اس مسئلہ میں عراقی نے جھوٹ بولا ہے۔

۵۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بکر، ابن جریج (دوسری سند) زبیر بن حرب، روح بن عبادہ، ابن جریج، منصور بن عبد الرحمن، صفیہ بن شیبہ، حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم احرام کی حالت میں نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہو، وہ اپنے احرام پر باقی رہے، اور جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ حلال ہو جائے، اور میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، تو میں نے احرام کھول ڈالا، اور زبیرؓ کے ساتھ قربانی تھی انہوں نے احرام نہیں کھولا، حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی، اور زبیرؓ کے پاس جا بیٹھی، انہوں نے کہا، میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں محرم ہوں، میں نے ان سے کہا، کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کو پڑوں گی۔

۵۰۹۔ عباس بن عبد العظیم غزیری، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، منصور بن عبد الرحمن، صفیہ بن شیبہ، حضرت

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَرَجْنَا مُحْرَمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحْيِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَذِي فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَذِي فَلَمْ يَحْيِلْ قَالَتْ فَلَسْتُ بِثَيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَحَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَوْمِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَحْشَى أَنْ أَتَبَّ عَيْدِكَ *

۵۰۹۔ وَحَدَّثَنِي عَتَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ

(۱) رکن کو چھونے سے مراد حجر اسود کو چھونا ہے اور صرف اس کے چھونے سے حلال نہیں ہوئے بلکہ طواف و سعی اور حلق یا قصر کے بعد حلال ہوئے چونکہ یہ امور معروف و مشہور اور تمام کو معلوم ہی تھے اس لئے ان تمام امور کا ذکر نہیں فرمایا۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، پھر ابن جریج کی حدیث کی طرح بیان کی، باقی اس میں ہے کہ حضرت زبیرؓ نے ان سے کہا، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تم مجھ سے دور ہو جاؤ، میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو، کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

۵۱۰۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، ابوالاسود، عبد اللہ مولیٰ، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ جب بھی وہ مقام حجون پر گزرتیں تو فرماتیں، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمت بھیجے، کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے تھے، اور ان دنوں ہمارے پاس بوجھ کم تھے، سواریاں کم تھیں، اور توشہ بھی کم تھا، سو میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فداں فلاں نے عمرہ کیا، سوجب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو حلال ہو گئے، اور پھر شام کو حج کا احرام باندھا، ہارون نے اپنی روایت میں صرف مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اسماء کہا ہے، اور ان کا نام (عبد اللہ) نہیں لیا ہے۔

۵۱۱۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، شعبہ، مسم قری، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع فی الحج کو دریافت کیا، تو انہوں نے اجازت دی، اور حضرت ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ ابن زبیرؓ کی والدہ موجود ہیں، جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی، سو تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایک فریبہ، نابینا عورت تھیں (ہم نے ان سے دریافت کیا تو) انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

۵۱۲۔ ابن ثقی، عبد الرحمن (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْجِي عَنِّي اسْتَرْجِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَتِيَ عَلَيْكَ *

۵۱۰۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّونِ تَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَادَنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْنَأْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمَّ عَبْدَ اللَّهِ *

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمِ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمِيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا *

۵۱۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی عبد الرحمن راوی نے اپنی روایت میں ”متعہ“ کا لفظ روایت کیا ہے اور ”متعہ الحج“ کا لفظ بیان نہیں کیا، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے بیان کیا کہ مسلم قری نے کہا، میں نہیں جانتا کہ ”متعہ الحج“ کا لفظ فرمایا ”متعہ النساء“ بولا۔

۵۱۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مسلم قری بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عباس سے سنا، فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا، تو نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے، اور نہ آپ کے اصحاب میں سے، جو ہدیٰ ساتھ لایا تھا، وہ حلال ہوا، اور باقی حضرات حلال ہو گئے، اور طلحہ بن عبید اللہ ان حضرات میں سے تھے جن کے ساتھ ہدیٰ تھی، اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔

۵۱۴۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ جن کے ساتھ ہدیٰ نہیں تھی، وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور ایک اور صحابی تھے، سو یہ دونوں حلال ہو گئے۔

باب (۶۰) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز!

۵۱۵۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ (جاہلیت میں) حج کے زمانہ میں عمرہ کرنے کو زمین پر بہت بڑا گنہ سمجھتے تھے اور محرم کو صفر کا مہینہ کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹنیوں کی پٹھیں اچھی ہو جائیں، اور راستہ سے حاجیوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ حلال ہو جاتا ہے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو احرام باندھے مکہ میں آئے، تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو تو یہ چیز سب کو

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ الْمُتَعَّةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتَعَّةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَذْرِي مُتَعَّةُ الْحَجِّ أَوْ مُتَعَّةُ النَّسَاءِ*

۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْقُرَيْشِيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْلًا أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بِقِيَّتِهِمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيِ فَلَمْ يَحِلَّ*

۵۱۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّ*

(۶۰) بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ*

۵۱۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْحَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبْرُ وَغَفَا النَّائِرُ وَأَنْسَلَخَ صَفْرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاطَمَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

اللَّهُ أَيُّ الْحِلِّ قَانَ الْحِلُّ كُلُّهُ *

عجیب معلوم ہوئی (۱) اور دریافت کیا یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہوں، فرمایا پورے حلال ہو جاؤ۔

۵۱۶۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا چار ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھ کر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھی، جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کرنا چاہے، سو وہ اسے عمرہ کر ڈالے۔

۵۱۷۔ ابراہیم بن دینار، روح (دوسری سند) ابوداؤد مبارکی، ابو شہاب، (تیسری سند) محمد بن ثقی، یحییٰ بن کثیر، شعبہ ان تمام سندوں کے ساتھ روایت مذکور ہے، روح اور یحییٰ بن کثیر نے تو نصر کی روایت کی طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، اور جہضمی کی روایت کے علاوہ سب کی روایتوں میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بطنی میں صبح کی نماز پڑھی۔

۵۱۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن فضل سدوسی، وہیب، ایوب، ابوالعالیہ براء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں حج کا تلبیہ (لبیک اللہم لبیک) پڑھتے ہوئے آئے، آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کا کر دیں۔

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَيَجْعَلَهَا عُمْرَةً *

۵۱۷۔ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرُ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شَهَابٍ فَفِي رَوَاتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْلُ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيُّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ *

۵۱۸۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يَلْبُونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً *

(۱) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ یہ احرام عمرے کا بنالیں تو ان پر یہ بات گراں گزری اس لئے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ وہ حج کے احرام میں رہیں احرام سے نہ نکلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو انہوں نے شفقت پر محمول فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ حکم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ابتداء اس حکم پر عمل کرنے میں انہوں نے تردد کا اظہار کیا۔

۵۱۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضْيَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ *

۵۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَالْأَلْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُرْ عَبْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) اس تاکید سے مقصود، بل جاہلیت کے عقیدہ کی تردید ہے۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَمِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنْامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَلَّةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالْبَدْيِ رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

(۶۱) بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ

۵۱۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مقام ذی طوی میں پڑھی اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالیں، مگر جن کے پاس ہدی ہو۔

۵۲۰- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ عمرہ ہے، جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، سو جس کے پاس قربانی نہ ہو، وہ پوری طرح حلال ہو جائے، اس لئے کہ عمرہ حج کے ایام میں قیامت تک کے لئے داخل ہو گیا ہے۔

۵۲۱- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا، وہ فرم رہے تھے، کہ میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا، میں حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا، چنانچہ میں بیت اللہ آیا اور وہاں آکر سو گیا، تو ایک آنے والا خواب میں آیا، اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول اور حج بھی مبرور ہے، پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، اور جو دیکھ تھا، وہ انہیں بتلایا، انہوں نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہی سنت ہے، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ اس حدیث کی برکت سے احقر مترجم کو بھی یہی سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

باب (۶۱) قربانی کو احرام کے وقت اشعار کرنا اور

الْبَحْرَامُ *

اس کے قلاوہ ڈالنا! (۱)

۵۲۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، قتادہ، ابو حسان، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذی الحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا، اور خون بہہ چلا، اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا، پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو مقام بیداء پر لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا۔

۵۲۳۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے شعبہ کی روایت کی طرح منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے، باقی اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنُ وَسَلَّتِ الدَّمَ وَقَلَدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ بِالْحَجِّ *

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ عَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ *

(۶۲) بَابُ قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّغْتَ أَوْ تَشَغَّبْتَ بِالنَّاسِ *

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهَجِيمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّغْتَ أَوْ تَشَغَّبْتَ بِالنَّاسِ أَنْ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ

باب (۶۲) ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا، کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے، جس میں لوگ مصروف ہیں!

۵۲۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حسان سے سنا، فرما رہے تھے کہ بنی ہجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ یہ کیا فتویٰ دیتے ہیں کہ جس میں لوگ مصروف ہیں، یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے بیت اللہ کا طواف (دوم) کر لیا، وہ حلال ہو گیا، فرمایا، کہ تمہارے نبی

(۱) اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ اونٹ کا خون نکال کر اس کی کوہان پر مل دیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ منیٰ میں قربان ہونے والا جانور ہے اور لوگ اس کو تکلیف نہ دیں۔ یہ اشعار فی نفسہ جائز ہے اس کے جواز اور مشروعیت میں کسی کا اختلاف نہیں اس لئے کہ صریح احادیث میں اس کا جواز مذکور ہے البتہ اشعار میں اتنا مبالغہ کرنا کہ خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے جانور کی ہلاکت کا اندیشہ ہونے لگے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُ *

۵۲۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوْفُ عُمْرَةً فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُ *

۵۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُسْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (ثُمَّ مَجِلْهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمَعْرِفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

۵۲۵- احمد بن سعید دارمی، احمد بن اسحاق، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابوحسان سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا، کہ یہ مسئلہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے، کہ جو بیت اللہ کا طواف کرے، وہ حلال ہو گیا، اور وہ اسے عمرہ کر ڈالے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو۔

۵۲۶- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی بکر، ابن جریج، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا، وہ حلال ہو گیا، خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی، میں نے عطاء سے دریافت کیا، یہ چیز وہ کہاں سے کہتے ہیں، فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ اس قربانی کے پہنچنے کی جگہ بیت اللہ تک ہے، میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے خواہ عرفات سے آنے سے پہلے ہو یا اس کے بعد اور یہ مسئلہ وہ رسول اکرم کے فرمان سے نکالتے تھے کہ آپ نے حجۃ الوداع میں حکم فرمایا، کہ لوگ احرام کھول ڈالیں۔

(فائدہ) یعنی حضرت ابن عباسؓ حج کا حکم ہمیشہ کے لئے قرار دیتے تھے، یہ ان کی رائے ہے اس سے کوئی تعارض نہیں، باقی نووی فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ حکم صرف حجۃ الوداع کے لئے خاص تھا، اب اس کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

(۶۳) بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يَسْتَحِبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ *

۵۲۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ

بَاب (۶۳) عمرہ کرنے والے کے لئے بالوں کا کٹنا بھی جائز ہے، حلق (منڈنا) واجب نہیں اور یہ کہ مروہ کے پاس حلق یا تقصیر کرانے!

۵۲۷- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ہشام بن حجہ، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعْلِمْتَ أَنِّي
قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ نَا أَعْلَمُ
هَذَا إِلَّا حُجَّةٌ عَلَيْكَ *

٥٢٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي
الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَرْتُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ
بِمَشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ *

کہ مجھ سے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اکرم کے مروہ کے قریب تیر کی پیکان رکھ کر بال کاٹے ہیں، سو میں نے ان کو جواب دیا، میں اسے نہیں جانتا مگر یہ تمہارے اوپر حجت ہے۔

۵۲۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا، کہ میں نے مروہ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر کی بھال سے بال کترے، یا میں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ اس پر تیر کی بھال سے بال کتر رہے ہیں۔

(فائدہ) حج و عمرہ میں گو حلق افضل ہے، مگر قصر بھی جائز ہے، اور عمرہ میں مردہ پر اور حج میں مقام منیٰ میں کرے، اگر کسی اور مقام پر حلق یا قصر کرے تو بھی جائز ہے، اور امیر معاویہؓ نے آپ کے بال کاٹے، یا کاٹتے ہوئے دیکھا تو یہ عمرہ ہجرانہ کا بیان ہے اور حجتہ الوداع میں تو آپ قادر تھے، اور مقام منیٰ میں حق کرایا، اور ابو طلحہؓ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے، ان وجوہ کے پیش نظر عمرہ ہجرانہ کا تعین ہی صحیح ہے۔

(۶۴) باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ باب (۶۴) تمتع فی الحج اور قرآن کا جواز! وَالْقِرْآنُ *

۵۲۹۔ عبید اللہ بن عمر قناری، عبد الامالی بن عبد الامالی، وادود، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ مکرمہ آئے، تو آپ نے فرمایا، کہ اس احرام کو عمرہ کا کر ڈالیں، مگر جس کے ساتھ قربانی ہو، چنانچہ جب یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) ہوا اور ہم سب منیٰ گئے، اس وقت حج کا احرام باندھا۔

۵۳۰۔ حجاج بن شاعر، معلىٰ بن اسد، وہیب بن خالد، حضرت جابر و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے نکلے۔

٥٢٩ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرَحْنَا إِلَى مِثْنَى أَهَلْنَا بِالْحَجِّ *

٥٣٠ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعْنَى
بْنُ أُسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا *

۵۳۱- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتِينَ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا *

۵۳۱- حامد بن عمر بکراوی، عبد الواحد، عاصم، حضرت ابو نضرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایک آنے والا آیا، اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر دونوں متعوتوں میں اختلاف کر رہے ہیں، حضرت جابر بولے ہم نے دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئے ہیں، پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے منع کر دیا تو ہم ان سے رک گئے۔

(فائدہ) متعج کی بصورت انتخاب کے، اور متع نہ کی اس لئے ممانعت کر دی ہے کہ اس کی حرمت الی یوم القیامۃ ثابت ہوئی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ متع نہ کی حرمت سے بعض لوگ آگاہ نہ تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اسے مشہور کر دیا۔

۵۳۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

۵۳۲- محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیان، مروان اصفری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن سے آئے، تو ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کون سا احرام باندھا ہے، عرض کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا وہی میں نے باندھا، آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۵۳۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بِهِزٍ لَحَلَّلْتُ *

۵۳۳- حجاج بن شاعر، عبد الصمد (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی بہز کی روایت میں ہے ”لحللت“ یعنی میں حلال ہو جاتا۔

۵۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا *

۵۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبد العزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا، اور فرما رہے تھے ”لبیک عمرۃ و حجا، لبیک عمرۃ و حجا“۔

۵۳۵- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا

۵۳۵- علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی اسحاق، حمید

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَحُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةَ وَحَجًّا وَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ *

۵۳۶- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُظَلَّةِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهْلَنَ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرُّوحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيْثَيْنِهِمَا *

(فائدہ) یہ اس وقت ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک نزول فرمائیں گے، معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا حکم قیامت تک باقی رہے گا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس تردد کے کیا معنی۔

۵۳۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ *

۵۳۸- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُظَلَّةِ بْنِ عُبَيِّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا *

(۶۵) بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِمَا *

۵۳۹- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

طویل، یحیی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”بیک عمرۃ و حجا“ اور حمید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۵۳۶- سعید بن منصور، عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، حظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے تھے، کہ آپ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ عیسیٰ بن مریم، روحاء کی گھائی میں حج یا عمرہ کی لہیک پکاریں گے، یاد دونوں کی یعنی حج قرآن کریں گے۔

۵۳۷- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۳۸- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۶۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے اوقات!

۵۳۹- ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے

کئے، اور ایک عمرے کے علاوہ جو کہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا، سب کے سب ذی قعدہ میں کئے، ایک عمرہ تو حدیبیہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں ذیقعدہ میں کیا، اور دوسرا اس سے اگلے سال ذیقعدہ میں کیا، اور تیسرا عمرہ ذیقعدہ میں جعرانہ سے کیا، جس وقت آپ نے حنین کی شیمتیں تقسیم فرمائیں، اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۵۴۰۔ محمد بن ثنی، عبدالصمد، ہمام، قزوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے، انہوں نے فرمایا کہ حج تو ایک کیا، اور عمرے چار کئے، باقی مضمون حسب سابق ہے۔

۵۴۱۔ زبیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زبیر، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم کتنے جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، فرمایا، سترہ میں، اور حضرت زید بن ارقم نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے، اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا، جسے حجتہ الوداع کہا جاتا ہے، اور ہجرت کے قبل مکہ مکرمہ میں ایک اور حج کیا۔

(فائدہ) یہ ان کا علم ہے، ورنہ آپ نے بچیں اور کہا گیا ہے کہ ستائیس جہاد کئے، اس کے علاوہ کتب مغازی میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۵۴۲۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر برسانی، ابن جریج، عطاء، حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمر دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور حضرت عائشہ مسواک کر رہی تھیں، اور میں ان کی مسواک کی آواز سن رہا تھا، میں نے کہا، اے عبدالرحمن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے میری ماں، آپ سنتی ہیں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَ كُلَّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ جَعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَهُ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ *

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَذَا *

۵۴۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى *

۵۴۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَبِدَّيْنِ إِلَى حَجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسَّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا

يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ
يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
لِعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ
عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا
قَالَ نَا وَلَا نَعْمَ سَكَتَ *

کہ ابن عمر کیا کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہہ رہے
ہیں، میں نے عرض کیا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے، انہوں نے فرمایا، اللہ ابو
عبدالرحمن کی مغفرت فرمائے، آپ نے کبھی رجب میں عمرہ
نہیں کیا، اور جب بھی آپ نے عمرہ کیا، تو ابن عمر آپ کے
ساتھ تھے، اور ابن عمر نے یہ بات سنی تو ہاں یا نہ کچھ نہیں کہا،
خاموش رہے۔

۵۴۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا
وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ
الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ
فَقَالَ بَدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرَ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا
أَنْ نُكَذِّبَهُ وَتَرَدُّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِثْنَانِ عَائِشَةَ
فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرَ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ
فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ
وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ *

۵۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد بیان کرتے ہیں
کہ میں اور عروہ بن زبیرؓ حضرت عائشہ کے حجرے سے ٹیک
لگائے بیٹھے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے
تھے، میں نے دریافت کیا، عبد اللہ یہ نماز (اس طرح پڑھنا)
کیسی ہے؟ فرمایا بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے کہا، کہ اے ابو
عبدالرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے،
فرمایا چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا، سو ہمیں برا معلوم
ہوا، کہ انہیں جھٹلائیں، یا ان کے قول کی تردید کریں، اور
حجرے میں سے ہم نے حضرت عائشہ کے مساک کرنے کی
آواز سنی، تو عروہ نے کہا، کہ اے ام المؤمنین! کیا آپ سن رہی
ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ فرما رہے ہیں، انہوں نے دریافت
کیا، وہ کیا کہتے ہیں، عروہ نے جواب دیا وہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے، ایک ان میں سے رجب
میں کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم
کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا،
جس میں یہ ان کے ساتھ نہ ہوں، اور رجب میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

(فائدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذیقعدہ میں کئے، حج کے ساتھ آپ نے جو عمرہ کیا، اس کا احرام ذیقعدہ ہی
میں باندھا، اور ابن عمر کو شک ہو گیا، یا وہ بھول گئے، اور اسی بناء پر جب حضرت عائشہؓ نے ان کے قول کی تردید کی تو وہ خاموش ہو گئے، اور
چاشت کی نماز میں اجتماع کرنا، اور فرائض کے طریقہ پر اہتمام کے ساتھ، اگرنا بدعت ہے، مگر اس کی اصل سنت سے ثابت ہے، معلوم ہوا
کہ سنت کی ہیئت اور کیفیت تبدیل کر کے اس پر عمل کرنا بھی بدعت ہے جیسا کہ سنن میں فرائض جیسا اہتمام کرنا، اور مستحبات میں

واجبات جیسا اہتمام کرنا، اسی بنا پر حضرت ابن عمرؓ نے اس کو بدعت فرمایا، موجودہ زمانہ میں جو امور مستحب ہیں اور نہ سنت، ان پر فرائض و واجبات کے حریقہ پر لوگ کاربند ہیں، جو سراسر گمراہی اور بددینی ہے (نودی مصری جلد ۸، صفحہ ۲۳۷، عمدۃ القاری جلد ۱۰، صفحہ ۱۱)۔

(۶۶) بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ *

باب (۶۶) رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت۔

۵۴۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمَّيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَأَنَّهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِجُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةَ فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً *

۵۴۴۔ محمد بن حاتم بن ميمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ہم سے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباسؓ نے ان کا نام بھی لیا تھا، مگر میں بھول گیا، کہ تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں، انہوں نے عرض کیا ہمارے پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے، سو ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج پر گیا ہے، اور ایک اونٹ ہمارے پانی لانے کے لئے چھوڑ دیا ہے، آپ نے فرمایا، اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، اس لئے کہ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔ (۱)

(فائدہ) ان کا نام ام سان ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں آتا ہے، ان پر حج فرض نہیں تھا۔

۵۴۵ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونِي حَاجَّةً مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا بِأَبِي فَلَانَ زَوْجَهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامًا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي *

۵۴۵۔ احمد بن عبدہ ضبی، یزید بن زریع، حبیب معلم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے جسے ام سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، ارشاد فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے، انہوں نے کہا کہ میرے شوہر کے دو اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کے لئے گیا ہے، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، یا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(۶۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنْ

باب (۶۷) مکہ مکرمہ میں ثنیہ علیا (بالائی حصہ)

(۱) رمضان میں عمرہ کرنا ثواب کے اعتبار سے حج کے برابر ہے یہ معنی نہیں کہ رمضان میں عمرہ سے حج فرض ادا ہو جاتا ہے کیونکہ عمرہ کرنا فرض حج کی طرف سے کافی نہیں ہوتا۔

الثَّيْبَةُ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجُ مِنْهَا مِنَ الثَّيْبَةِ السُّفْلَى *

۵۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّيْبَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّيْبَةِ السُّفْلَى *

۵۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِمْتَنَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ *

۵۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْدَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا *

۵۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كَيْفَهُمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ *

(۶۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْبَاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا *

سے داخل ہونا، اور ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلنے کا استحباب۔

۵۴۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ سے نکلتے تو شجرہ کی جانب سے نکلتے اور معرس کی طرف سے داخل ہوتے، تو ثنیہ علیا (بالائی حصہ) سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے تو ثنیہ سفلی (نچلے حصہ) سے نکلتے۔

۵۴۷- زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی زہیر کی روایت میں ثنیہ علیا کے معلق یہ الفاظ ہیں، جو کہ مقام بطحاء میں ہے۔

۵۴۸- محمد بن ثنی، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے، تو اس کے بالائی حصہ سے داخل ہوتے تھے، اور نیچے کی طرف سے نکلتے تھے۔

۵۴۹- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو کہ مکہ مکرمہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام بیان کرتے ہیں، کہ میرے والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے، اور اکثر مقام کداء کی جانب سے۔

باب (۶۸) مکہ میں داخل ہونے کے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب اور اسی طرح مکہ میں دن کے وقت داخل ہونا۔

۵۵۰۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت عبد اللہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، اور ابن سعید کی روایت میں ہے، کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔

۵۵۱۔ ابو الریح الزہرانی، حماد، ایوب، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ نہیں آتے تھے، مگر ذی طویٰ میں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کرتے، اور پھر غسل کرتے، اور دن میں مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۵۵۲۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لاتے، تو ذی طویٰ میں نزول فرماتے، اور رات وہیں بسر کرتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا فرماتے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ ایک موٹے ٹیلے پر ہے، اس مسجد میں نہیں ہے، جو کہ وہاں بنی ہوئی ہے، مگر اس کے نیچے ایک موٹے ٹیلے پر۔

۵۵۳۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبل طویل کے دونوں ٹیلوں کے درمیان قبلہ رخ منہ کرتے، اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہوئی ہے ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے تھے، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے، اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کم دیش، اور پھر اس لمبے پہرے کے دونوں ٹیلوں کی

۵۵۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ *

۵۵۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ *

۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصْبِيَ أَصْبَحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةِ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُبْنَى ثُمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِظَةٍ *

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قُرْضَتِي الْحِجْلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجْلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ يَسَارُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بَطْرِفِ الْأَكْمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى

طرف منہ کر کے، جو کہ تیرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے، نماز ادا فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں درود بھیجے، اور سلام نازل فرمائے۔

باب (۶۹) حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔

۵۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن نمیر، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چہروں میں جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلتے، اور چار چہروں میں عادت کے موافق چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے، تو میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے، اور ابن عمرؓ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۵۵۵۔ محمد بن عباد، حاتم، بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) آنے کے بعد حج یا عمرہ کا جب پہلا طواف کرتے، تو تین مرتبہ دوڑتے اور چار مرتبہ اپنی اصلی حالت پر چلتے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، اور پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرماتے (یعنی دوڑ گاتے)۔

۵۵۶۔ ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے، اور جب حجر اسود کو بوسہ دیتے، اور آنے کے بعد پہلا طواف کرتے تو سات چکروں میں سے (پہلے)

الْأَكْمَةَ السَّوْدَاءِ يَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعًا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْطَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۶۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ *

۵۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اطَّوَّافَ الْأَوَّلِ حَبَّ ثَنَاءًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۵۵۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

۵۵۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ

تین چکروں میں دوڑتے تھے۔

يَقْدُمُ يَحْبُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ *

۵۵۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَجَّ حَجَّ بِثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ مِنْ السَّبْعِ * وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا *

۵۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ * ۵۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ قَعْنَبِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ *

۵۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ *

۵۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَذْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بِالثَّلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ أَسَنَّهُ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا

۵۵۷- عبد اللہ بن عمر بن ابان جعفی، ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار میں اپنی ہیئت پر چلے۔

۵۵۸- ابوالکامل جحدری، سلیم بن اخضر، عبید اللہ بن عمر، نافع، بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود تک رمل کیا، اور بتلایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۵۵۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، جعفر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا، یہاں تک کہ اس کے تین چکر مکمل ہو گئے۔

۵۶۰- ابوالطاہر، عبد اللہ بن وہب، مالک، ابن جریج، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

۵۶۱- ابوالکامل فضیل بن حسین جحدری، عبد الوہاب بن زید، جریری، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، کہ مجھے بیت اللہ کے طواف کے اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ اپنی حالت میں چنے کے متعلق بتاؤ، کیا یہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ سچے بھی

قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا تَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسَنَّهُ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَحَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ *

(فائدہ) یعنی اس بات میں سچے ہیں، کہ آپ نے سوار ہو کر سعی کی، در اس کو افضل سمجھنے میں جھوٹے ہیں۔

۵۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا *

۵۶۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْأَبَجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ

ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے عرض کیا، اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں تشریف لائے، تو کفار مکہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب لا غری اور ضعف کی بنا پر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے، اور مشرکین مکہ آپ سے حسد کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور چار میں چلیں، پھر میں نے ان سے کہا کہ مجھے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کے متعلق بھی بتائیے، کیا وہ سنت ہے، اس لئے کہ آپ کی قوم اسے سنت سمجھتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں، اور جھوٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں نے بہت ہجوم کیا، کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حتیٰ کہ کنواری عورتیں تک نکل آئیں، اور آپ کے سامنے لوگ مارے نہیں جاتے تھے، غرض کہ جب بھیڑ بہت زیادہ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے، باقی پیدل سعی کرنا افضل اور بہتر ہے۔

۵۶۲- ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی حنین، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، اور یہ سنت ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔

۵۶۳- محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، عبد الملک بن سعید بن ابجر، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو، ابوالطفیل نے بیان کیا کہ میں نے مروہ

الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدْعَوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْرَهُونَ *

۵۶۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ الْحُمَى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجَرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَنَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ *

۵۶۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ *

کے پاس آپ کو اونٹنی پر دیکھ اور لوگوں کا آپ پر ہجوم تھا، ابن عباس نے فرمایا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس لئے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ وہ لوگوں کو آپ کے سامنے سے علیحدہ نہیں کرتے تھے، اور نہ دور کرتے تھے۔

۵۶۴- ابو الربیع، زہرائی، حماد بن زید، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کر رکھا تھا، اور مشرکین نے کہہ رکھا تھا، کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ جنہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انہیں بڑی ناتوانی ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں، اور رکین کے درمیان اپنی عادت کے موافق چلیں تاکہ مشرکین کو ان کی طاقت معلوم ہو، یہ دیکھ کر مشرکوں نے کہا، کہ ہمارا تو خیال تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے تو فلاں فلاں سے بھی زائد طاقتور ہیں، اور ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ساتوں چکروں میں انہیں رمل کرنے کا اسی وجہ سے حکم نہیں دیا، کہ یہ تھک جائیں گے۔

۵۶۵- عمرو ناقد، ابن ابی عمر، احمد بن عبد سفیان بن عیینہ، ابی عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اس لئے رمل کیا تاکہ مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت دیکھ لیں۔

(فائدہ) رمل کرنا مستحب ہے، اور اس کی مشروعیت کی وجہ حدیث بالا سے معلوم ہو گئی، کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کے ساتھ چلے تاکہ شجاعت اور بہادری معلوم ہو، اور باتفاق علماء عورتوں کو رمل مسنون نہیں جیسا کہ صفا و مروہ کے درمیان ان کے لئے دوڑنا مسنون نہیں، اور جس طواف کے بعد سعی ہو اس میں رمل مسنون ہے، بدائع صانع میں اسی کی تصریح ہے، اور یہی امام شافعی کا قول ہے، اور اسی طرح اگر رمل کرنا بھول گیا، تو کچھ جرمانہ وغیرہ واجب نہیں، باقی آخر کے چکروں میں رمل نہ کرے کیونکہ اس وقت دو سنتوں کا چھوڑنے والا سمجھا جائے گا، اس لئے کہ آخری چار چکروں میں اپنی حالت پر چلنا مسنون ہے، فتح الملہم جلد ۳ و نووی اور نیز مصری نسخہ میں

حدیث نمبر ۷۹۱ کے بعد بطور جمع کے ایک اور حدیث ہے اس لئے اسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

۵۶۶۔ محمد بن ثنی، یزید، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ مشرکین مکہ حاسد قوم تھے۔

باب (۷۰) طواف میں رکنین یمانیین کا استلام مستحب ہے!

۵۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، لیث (دوسری سند)، قتیبہ، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا، کہ رکنین، یمانیین کے علاوہ بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوں۔

(فائدہ) بیت اللہ شریف مربع ہے، دو کونے اس کے یمن کی طرف ہیں ان کو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور اس کے ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے، اور یہ دونوں کونے بتائے ابراہیمی کے موافق ہیں، بخلاف ان دونوں کونوں کے جو شام کی طرف منسوب ہیں، انہیں رکنین شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہے، اور یہ دونوں بتائے ابراہیمی پر بنے ہوئے ہیں کیونکہ حطیم جو بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے وہ اس سے خارج ہے، اسی لئے طواف حطیم کے باہر سے کیا جاتا ہے اور ان رکنین شامیین کو بوسہ نہیں دیتے، اور حجر اسود کو چھونا، اور بوسہ دینا دونوں کرنے چاہئے، اور رکن یمانی کو صرف چھونا چاہئے، اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا اور نہ بوسہ دینا چاہئے، جمہور علمائے سلف کا یہی مسلک ہے، نووی جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔

۵۶۸۔ ابواظہر اور حرملہ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (یعنی رکن یمانی) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی جمع کے مکانات کی طرف ہے، استلام (بوسہ) دیتے تھے۔

۵۶۹۔ محمد بن ثنی، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی ہی کا استلام یعنی بوسہ دیتے تھے۔

۵۷۰۔ محمد بن ثنی، زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحَرِيرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ *

(۷۰) بَابِ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ فِي الطَّوَافِ *

۵۶۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ *

(فائدہ) بیت اللہ شریف مربع ہے، دو کونے اس کے یمن کی طرف ہیں ان کو رکنین یمانیین کہتے ہیں اور اس کے ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے، اور یہ دونوں کونے بتائے ابراہیمی کے موافق ہیں، بخلاف ان دونوں کونوں کے جو شام کی طرف منسوب ہیں، انہیں رکنین شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم ہے، اور یہ دونوں بتائے ابراہیمی پر بنے ہوئے ہیں کیونکہ حطیم جو بیت اللہ شریف کا ایک حصہ ہے وہ اس سے خارج ہے، اسی لئے طواف حطیم کے باہر سے کیا جاتا ہے اور ان رکنین شامیین کو بوسہ نہیں دیتے، اور حجر اسود کو چھونا، اور بوسہ دینا دونوں کرنے چاہئے، اور رکن یمانی کو صرف چھونا چاہئے، اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا اور نہ بوسہ دینا چاہئے، جمہور علمائے سلف کا یہی مسلک ہے، نووی جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔

۵۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ *

۵۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ *

۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ

قطان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو استلام (بوسہ) کرتے ہوئے دیکھا ہے، تب سے میں نے ان دونوں کے استلام (بوسہ) کو کبھی نہیں چھوڑا ہے، نہ سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

۵۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابو خالد، عبید اللہ، نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا اور پھر ہاتھ کو چوم لیا، اور پھر فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، ابو الطفیل بکری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنین یمانی کے بعد وہ اور کسی کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

باب (۷۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کا بیان۔

۵۷۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، عمرو (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ خدا کی قسم آگاہ ہو جا، کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا، ہارون نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ عمرو

حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقُصَّانِ قَالَ بَرُّ الْمُشَيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِئْثَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ *

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ *

۵۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الصَّفِيِّ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ *

(۷۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ *

۵۷۳۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ

نے کہا، اسی کی مانند مجھ سے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۔ محمد بن ابو بکر مقدمی، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، مگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۵۔ خلف بن ہشام اور مقدمی، ابو کامل، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عاصم احول، عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے، کہ خدا کی قسم میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ ضرر پہنچا سکتا ہے، اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(فائدہ) حضرت عمر فاروقؓ کے اس قول سے بت برستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی ماں مرگئی، جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مرادیں پوری کریں گے، اور تعزیہ بنا کر ان کو اسی نیت اور عقیدہ کے ساتھ چومتے ہیں، اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اس لئے کہ حجر اسود یمن اللہ ہے، اس کا بوسہ بھی محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بنا پر ہے، اس کے ضرر رساں یا نفع دہندہ ہونے کی وجہ سے نہیں، تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ ممنوع اور حرام ہے، تو وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، اور فرما رہے تھے کہ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور جانتا ہوں، کہ تو ایک پتھر ہے، اور اگر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا، تو میں کبھی بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

عَمَرُو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ *

۵۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ *

۵۷۵ - وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلْفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْنَعَ يَغْنِي عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبِلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأَصْنَعَ *

۵۷۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ *

۵۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ قَتَلَ الْحَجَرَ وَالتَّرَمَةَ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا *

۵۷۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالتَّرَمَةَ *

(۷۲) بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِنَامِ الْحَجَرِ بِمِخْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ *

۵۷۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى نَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنٍ *

۵۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْجَنِهِ لِأَنَّهُ يَرَاهُ النَّاسُ وَلَيْشَرَفَ وَلَيْسَأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوُهُ *

۵۸۱- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

۵۷۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابراہیم بن عبد اللہ، سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور اس سے چمٹ گئے، اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔

۵۷۸- محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تجھے بہت چاہتے تھے، اور اس میں چمنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۷۲) اونٹ وغیرہ پر طواف کا جائز ہونا، اور اسی طرح سے چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کے استلام کا بیان۔

۵۷۹- ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

۵۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا اپنی سواری پر طواف کیا، اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے، تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں، اور آپ بلند ہوں تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

۵۸۱- علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج (دوسری

سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ شریف اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں، اور آپ بلند رہیں، تو آپ سے مسائل دریافت کریں، اس لئے کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر رکھا تھا، اور ابن خشرم نے "ولیسألوه" کو بیان نہیں کیا۔

۵۸۲۔ حکم بن موسیٰ قنطری، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر طواف کیا، رکن کو چھوتے جاتے تھے اور اس لئے سوار ہوئے تھے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا پڑے۔

۵۸۳۔ محمد بن ثنی، سلیمان بن داؤد، ابو داؤد، معروف بن خربوذ، ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور پھر چھڑی کو چوم لیتے۔

۵۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں طواف کر رہی تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب نماز پڑھ رہے تھے، جس میں آپ سورۃ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(فائدہ) نووی فرماتے ہیں، کہ آپ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اور انہوں نے طواف اس لئے کیا، تاکہ اس میں پردہ زائد ہو۔ (جلد ۱، صفحہ ۴۱۳)۔

بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيَشْرَفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطُ *

۵۸۲۔ وَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَنِ بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ *

۵۸۳۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَبُودَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنٍ مَعَهُ وَيَقْبَلُ الْمِخْجَنَ *

۵۸۴۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى حُسْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ *

باب (۷۳) صفا و مروہ کی سعی رکن حج ہے، بغیر اس کے حج نہیں ہوتا۔

۵۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے کچھ مضر نہیں، انہوں نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذا ان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں، فرمایا (مطلب یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ انسان کا حج اور اس کا عمرہ پورا ہی نہیں کرتا، تاوقتیکہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، اور اگر ایسا ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو، تو اللہ تعالیٰ فرماتا کچھ گناہ نہیں ان کا طواف نہ کرنے سے، اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس حال میں اتری، وجہ یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ساحل بحر پر دو بت رکھے ہوئے تھے، جن کا نام اساف اور نائلہ تھا، انصار ان ہی کے نام پر احرام باندھتے اور وہاں آکر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگاتے، پھر سر منڈا دیتے، جب اسلام آگیا تو انصار نے صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ جاہلیت میں ایسا کرتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ صفا و مروہ شعاع اللہ ہیں، اور ان کا طواف کرنا کوئی گناہ نہیں، چنانچہ سب سعی کرنے لگے۔

۵۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کروں، تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں، انہوں نے فرمایا کیوں، میں نے عرض کیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما“ حضرت عائشہ نے فرمایا، اگر جیسا تم کہہ رہے ہو، ویسا ہوتا، تو

(۷۳) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ *
۵۸۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا إِنِّي لَأُظَنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أْتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَنًا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَهَلْ تَذَرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَهْلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ ابْحَرْ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ ثُمَّ يَحِينُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْبِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا *

۵۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَنًا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا

یوں فرماتا، ان لایطوف بہما (ان یطوف کے بجائے) درحقیقت یہ آیت ان انصار کے متعلق نازل ہوئی، جو جاہلیت کے زمانہ میں مناعہ کا احرام باندھتے تھے، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو حلال نہ سمجھتے تھے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے گئے، اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، سو میری جان کی قسم، جو شخص صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اس کا حج پورا نہیں ہوگا۔

(فائدہ) بتوں کے رکھنے سے پہلے لوگوں کی غرض یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اور خانہ کعبہ کا ادب کریں، مگر شیطان نے اس غرض کو بھلا دیا اور شرک و بت پرستی میں مبتلا کر دیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو توڑا، اور ان کی توہین و تذلیل کی، اور شرک سے دنیائے عالم کو پاک و صاف کیا۔

۵۸۷۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، سفیان، زہری، عروہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے، تو میری رائے میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور میں خود اپنے لئے بھی اس طواف کو کچھ اہمیت نہیں دیتا، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، بھانجے تم نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سعی کی، اور مسلمانوں نے بھی سعی کی، تو یہ تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئی، (یعنی اس کا کرنا واجب اور ضروری ہو گیا) بات یہ ہے کہ اس مناعہ دیوی کی پوجا کرنے والے جو کہ مشلل میں تھے، صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے، اور جب اسلام کی دولت آگئی، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہذا جو بیت اللہ کا حج کرے، یا عمرہ اس پر گناہ نہیں، کہ ان کے درمیان سعی کرے، اور اگر بات وہ ہوتی جو تم کہہ رہے ہو، تو یوں فرماتے، کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابو بکر بن

أَنْزَلَ هَذَا فِي أَنْاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

۵۸۷۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَنَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بَشَى مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّائِغِيَّةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي

بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
فَاعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ وَلَقَدْ
سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا
كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ
الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ
مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِنَّمَا أَمْرُنَا بِالصَّوْفِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ
بُن عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ
وَهَؤُلَاءِ *

۵۸۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِهِ
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَمَا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ
اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) قَالَتْ
عَائِشَةُ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَيَسِّرْ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرَكَ
الطَّوَافَ بِهِمَا *

۵۸۹- وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ
كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهْلُونَ

عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے بیان کی تو انہوں نے بہت
پسند کی، اور فرمایا کہ علم تو اسی کا نام ہے، اور ابو بکر نے بیان کیا،
کہ میں نے اہل علم سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے، کہ صفا اور مروہ
کے درمیان طواف نہ کرنے والے وہ عرب تھے اور کہتے تھے،
کہ ان دونوں پتھروں کے درمیان طواف کرنا ہمارا جاہلیت کا
کام تھا، اور دوسرے حضرات انصار میں سے کہتے تھے، کہ ہمیں
بیت اللہ کے طواف کا حکم ہوا ہے، صفا و مروہ کے درمیان سعی
کا حکم نہیں ہوا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان
الصفا والمروة من شعائر الله، ابو بکر کہتے ہیں، کہ میرا خیال
بھی یہی ہے کہ ان دونوں گروہوں کے متعلق یہ آیت نازل
ہوئی ہے۔

۵۸۸۔ محمد بن رافع، حجین بن ثنی، لیث، عقیل، ابن شہاب،
عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا اور حسب سابق روایت منقول
ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول
اللہ ہم صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس
کرتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ”إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا“ یعنی صفا و مروہ اللہ
تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں لہذا جو بیت اللہ کا حج یا طواف کرے
تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے۔
حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دونوں کے درمیان سعی کو مسنون قرار دیا ہے۔ اب
کسی کے لئے جائز نہیں کہ ان کی سعی کو چھوڑے۔

۵۸۹۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ
بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا
کہ انصار اسلام لانے سے قبل اور قبیلہ غسان مناة کے نام کا
تلبیہ پڑھتے تھے ہذا انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی

کرنے میں حرج محسوس کیا اور ان کی آبائی سنت تھی کہ جو منات کے نام کا تلبیہ پڑھا کرتا، وہ صفا و مرہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا اور جب وہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهِمَا (البقرة) ترجمہ گذشتہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار صفا اور مرہ کے درمیان سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، ان الصفا والمروة الآتية یعنی صفا اور مرہ شعائر اللہ میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

باب (۷۴) سعی دوبارہ نہیں ہوتی!

۵۹۱۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفا و مرہ کے درمیان ایک مرتبہ کے علاوہ سعی نہیں کی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کہ صرف حج کا حرم ہاندھے، باقی قرن اور متمتع کے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں، اس چیز کے لئے بکثرت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیربعہا۔

۵۹۲۔ عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی مثل کی روایت منقول ہے، اور یہ الفاظ زیادہ ہیں ”الاضوافاً واحداً طوافہ الاول“۔

باب (۷۵) یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی تک حاجی برابر لپیک کہتا رہے۔

لَمِنَدَةٍ فَتَحَرَّجُوا اَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ اُحْرِمَ لِمِنَدَةٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ سَمِعُوا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَبِئْسَ اللّٰهُ شَاكِرٌ عَبِيدٌ) *

۵۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهِمَا) *

(۷۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكْرَرُ *

۵۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو کہ صرف حج کا حرم ہاندھے، باقی قرن اور متمتع کے لئے دو طواف اور سعی واجب ہیں، اس چیز کے لئے بکثرت دلائل موجود ہیں، من شاء فلیربعہا۔

۵۹۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ *

(۷۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ

النحر *

۵۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُيُوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَافَاتٍ فَمَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَدْخَلَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ لَصَدَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّائِدَةُ أَمَرْتُكَ فَرَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجُمُرَةَ *

۵۹۳- یحییٰ بن ابیوہب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرمہ، کریم مولیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عرافات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کی سواری پر سوار رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باتیں گھاٹی پر پہنچے جو کہ مزدلفہ کے قریب ہے تو آپ نے اپنا اونٹ بٹھلایا، پیشاب کیا، اور میں نے آپ پر پانی ڈالا اور پھر آپ نے ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لائے، پھر نماز پڑھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی صبح کو فضل کو اپنے پیچھے بٹھالیا، کریم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عباس نے فضل سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے، یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر پہنچے۔

(نکدہ) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں، کہ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک برابر تلبیہ میں مصروف رہے (فتح الملہم جلد ۳- صفحہ ۳۷۷)۔

۵۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِثَابُهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ *

۵۹۴- اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے فضل کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا، عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم برابر تلبیہ کہتے رہے۔

۵۹۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رُمح، لیث، ابو الزبیر، ابو معبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے، کہ آرام سے چو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے چلتے، حتیٰ کہ مقام محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے، اور وہاں فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے لئے کنکریاں اٹھاؤ، کہ جن سے جمرہ کی رمی کی جائے، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

۵۹۶۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، سوائے اس کے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا تذکرہ نہیں ہے، باقی یہ بات زائد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکری مارتا ہے۔

۵۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، حصین، کثیر بن مدرک، عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے مزدلفہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی کہ وہ اس مقام میں لبیک اللہم لبیک کہتے تھے۔

۵۹۸۔ سرج بن یونس، ہشیم، حصین، کثیر بن مدرک، اشجعی، عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ جس وقت مزدلفہ سے واپس ہوئے تو انہوں نے تلبیہ پڑھا، لوگوں نے کہا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بھول گئے، یا گمراہ ہو گئے، میں نے

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَيْنُكُمْ بِحَصَى الْخَدْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ *

۵۹۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَرَدَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْدِفُ الْإِنْسَانُ *

۵۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ *

۵۹۸۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَغْرَابِي هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ

فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ *

خود اس ذات سے سنا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی، کہ وہ اس جگہ پر لیبیک، اللہم لیبیک کہہ رہے تھے۔

۵۹۹۔ حسن حلوانی، یحییٰ بن آدم، سفیان، حصین اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۰۰۔ یوسف بن حماد، زیاد بکائی، حصین، کثیر، بن مدرک، اشجعی، عبد الرحمن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے کہ ہم نے اس ذات سے جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی لبیک اللہم لیبیک اس مقام پر کہتے ہوئے سنا، چنانچہ پھر انہوں نے تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

باب (۷۶) عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا!

۶۰۱۔ احمد بن حنبل، محمد بن ثنی، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم منیٰ سے عرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو کوئی ہم میں سے تلبیہ (لبیک اللہم لیبیک) پڑھتا تھا، اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

۶۰۲۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبد اللہ، یعقوب دروقی، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ، عمر بن حسین، عبد اللہ بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفہ کی صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا، اور کوئی لا الہ الا اللہ کہتا تھا، اور ہم ان میں سے تھے، جو اللہ اکبر کہتے تھے (عبد اللہ بن ابی سلمہ) کہتے

۵۹۹۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ * ۶۰۰۔ وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ يَعْنِي الْبُكَائِي عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّيْ وَلَبَّيْنَا مَعَهُ *

(۷۶) بَابُ التَّبْيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ

مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةِ * ۶۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِمَّا الْمَلَسِي وَمِمَّا الْمُكْبَرُ *

۶۰۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةِ فَمِمَّا الْمُكْبَرُ وَمِمَّا الْمُهْلَلُ

ہیں، میں نے کہا خدا کی قسم بڑے تعجب کی بات ہے، کہ تم نے ان سے یہ نہ دریافت کیا، کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے دیکھا۔

۶۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، کہ آج کے دن تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے، حضرت انس نے فرمایا کہ ہم میں سے مالہ اللہ کہنے والا، لالہ الا اللہ کہتا اور کوئی اس پر تکبر نہ کرتا تھا، اور کوئی تکبر کہنے والا تکبر کہتا، اور کوئی اسے منع نہ کرتا تھا۔

۶۰۴۔ سرج بن یونس، عبد اللہ بن رجاء، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرفہ کی صبح کو کہا کہ آج کے تلبیہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں اور صحابہ کرام اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سو ہم میں سے بعض تکبر کہہ رہے تھے، اور بعض کلمہ پڑھ رہے تھے اور کوئی ایک دوسرے پر تکبر نہیں کرتا تھا۔

باب (۷۷) عرفات سے مزدلفہ کو واپس لوٹنا، اور اس شب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھنا۔

۶۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، موسیٰ بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے، یہاں تک کہ جب گھائی کے پاس آئے تو اترے، اور پیشاب کیا، اور پھر ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، نماز کا وقت آگیا، آپ نے فرمایا نماز تیرے آگے ہے، پھر سوار ہوئے، پھر جب مزدلفہ آئے، تو اترے، اور پوری طرح وضو

فَإِمَّا نَحْنُ فُنُكْبَرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ *

۶۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْلُ الْمُهَلُّ مِنَّا فَمَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْبَرُ الْمُكْبَرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ *

۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكْبَرُ وَمِنَّا الْمُهَلُّ وَلَا يَعْيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ *

(۷۷) بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ *

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالسَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ

کیا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی، اور پھر مغرب کی نماز پڑھی، اس کے ہر ایک نے اپنا اپنا اونٹ اس کی جگہ پر بٹھادیا، اس کے بعد عشاء کی تکبیر ہوئی، پھر عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(فائدہ) درمختار میں ہے، کہ اگر مغرب یا عشاء کو راستہ میں یہ عرفات میں پڑھ لے گا، تو اس حدیث کی وجہ سے اعادہ واجب ہے، کیونکہ شریعت نے ان دونوں نمازوں کا وقت اور زمانہ دونوں کو متعین کر دیا ہے، تفصیل کے لئے کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے، یا گذشتہ فوائد کا مطالعہ کیا جائے۔

۶۰۶۔ محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، موسیٰ بن عقبہ، مولیٰ زبیر، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے حاجت کے لئے بعض گھائیوں کی طرف اترے، میں نے آپ پر (وضو کے لئے) پانی ڈالا، اور عرض کیا، آپ نماز پڑھیں گے، آپ نے فرمایا نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

۶۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، (دوسری سند) ابو کریب، ابن مبارک، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے چلے، جب گھاٹی پر اترے، اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہ نے اس روایت میں پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا، آپ نے فرمایا، نماز تمہارے سامنے ہے، پھر آپ چلے، حتیٰ کہ مزدلفہ آئے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

۶۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زبیر، ابو خثیمہ، ابراہیم بن عقبہ، کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ جب عرفہ کی شام کو تم رسول اللہ صلی اللہ

فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا *

۶۰۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشُّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلِّي أَمَامَكَ *

۶۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشُّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَأَيْكَ الْمَاءَ قَالَ قَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ *

۶۰۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَثِيمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ

علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے، تو تم نے کیا کیا، انہوں نے کہا، ہم اس گھاٹی تک آئے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لئے اونٹوں کو بٹھلاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور پیشاب کیا، اور حضرت اسامہؓ نے پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نماز کا وقت آگیا، آپ نے فرمایا، نماز تمہارے آگے ہے، پھر ہم سوار ہوئے، حتیٰ کہ مزدلفہ آئے، اور مغرب کی تکبیر ہوئی، لوگوں نے اپنے اونٹ بٹھلائے اور کھولے نہیں، پھر عشاء کی تکبیر ہوئی، اور آپ نے نماز عشاء پڑھی، اس کے بعد سب نے اپنے اونٹ کھول دیئے، میں نے کہا، پھر صبح کو تم نے کیا کیا، اسامہؓ نے کہا، کہ آپ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھلایا اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

۶۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفین، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر تشریف لائے، جس میں امراء اترتے ہیں، تو آپ نے نزول فرمایا، اور پیشاب کیا، اور پانی ڈالنے کا تذکرہ نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا، فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

۶۱۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء مولیٰ ابن سباع، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات سے لوٹے تو میں آپ کا ردیف تھا، اور فرماتے ہیں کہ جب آپ گھاٹی پر آئے، تو آپ نے اپنی سواری بٹھائی، اور پھر قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب لوٹے تو میں نے لوٹے سے پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا، پھر آپ

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءِ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُتِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاحَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ آخِرَةً فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَنْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلِي *

۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأَمْرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ *

۶۱۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنَ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشَّعْبَ أَنَاحَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ

فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ *

سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھی۔

۶۱۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَسَامَةَ رَدَفَهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا *

۶۱۱- زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ بن زید آپ کے ردیف تھے، اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلتے رہے، حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے۔

۶۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَخَوْهَ نَصًّا *

۶۱۲- ابو الربیع زہرانی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، یا میں نے خود پوچھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید کو عرفات سے سواری پر اپنے پیچھے بٹھلا رکھا تھا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلتے تھے، حضرت اسامہ نے فرمایا کہ، دھیمی چال چلتے، اور جب ذرا کشادگی پاتے تو سواری کو تیز کرتے۔

۶۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ *

۶۱۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان و عبد اللہ بن نمیر اور حمید بن عبد الرحمن، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی حمید کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ ”نص“ جو اونٹنی کی چال ہے، وہ ”عنق“ سے تیز ہے۔

۶۱۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

۶۱۴- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید خطمی، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی، اور وہ مزدلفہ میں تھے۔

۶۱۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ رُمُحٍ عَنْ النَّبِيِّ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ
ابْنُ رُمُحٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
الْخَطَمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۶۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا *

۶۱۷- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ
اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ
جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ
وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ
رَكَعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ
حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ قصر واجب ہے اور یہ کہ مغرب کی ہر حالت میں تین ہی رکعت پڑھی جائیں گی (مترجم)

۶۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ
وَسَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ
صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ
حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۶۱۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ
وَاحِدَةٍ *

۶۱۵- قتیبہ اور ابن رُمح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے، ابن رُمح میں اپنی روایت
میں بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی، حضرت ابن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ پر امیر تھے۔

۶۱۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور
عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ ملا کر پڑھی۔

۶۱۷- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ
بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک
ساتھ ملا کر پڑھی اور ان کے درمیان ایک رکعت بھی نہیں
پڑھی، اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں
چنانچہ عبد اللہ بن عمر مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے،
حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۶۱۸- محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، حکم اور سلمہ
بن کہیل، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، کہ
انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی تکبیر
کے ساتھ پڑھی، اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا
ہی کیا ہے۔

۶۱۹- زہیر بن حرب، وکیع، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے اور کہا کہ ان دونوں نمازوں کو ایک اقامت
کے ساتھ پڑھا۔

۶۲۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ *

۶۲۰- عبد بن حمید، عبد الرزاق، ثوری، سلمہ بن کھیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، مغرب کی تین رکعت، اور عشاء کی دو رکعت، ایک تکبیر کے ساتھ۔

(فائدہ) مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی جائے گی، اور دونوں کے درمیان سنن اور نوافل کچھ نہیں پڑھے جائیں گے اور علامہ ابن عیینہ فرماتے ہیں، کہ اگر درمیان میں سنتیں پڑھے، تو اقامت کا اعادہ واجب ہے (بحر) اور شرح باب میں ہے کہ مغرب اور عشاء کی سنتیں اور تردوئوں نمازوں سے فراغت کے بعد پڑھی جائیں، مولانا عبدالرحمن جامی نے اسی چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم۔

۶۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفْضَلُنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ *

۶۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، ابواسحاق، حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عمر کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے، اور وہاں مغرب اور عشاء ایک (اذان اور) ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر لوٹے، اور ابن عمر نے فرمایا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

(۷۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ *

باب (۷۸) مزدلفہ میں نحر کے دن صبح کی نماز بہت جلد پڑھنا

۶۲۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُ إِلَّا لِإِقَامَتَيْهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا *

۶۲۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ، عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے اپنے وقت کے علاوہ کبھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں، کہ آپ نے انہیں ایک ساتھ ملا کر پڑھا، اور اس روز صبح کی نماز وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی۔

(فائدہ) یہ مصعب نہیں ہے کہ صبح صادق سے بھی پہلے پڑھ لی، بلکہ جس وقت یومیہ پڑھتے تھے، اس سے پہلے پڑھ لی تاکہ وقت میں کثادگی ہو جائے، اور اس چیز پر بخاری کی روایت دال ہے، اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح کی نماز روشن کر کے پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ اگلی روایت اس کی تاکید کرتی ہے۔

۶۲۳- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتُهَا بَعْسُ *
۶۲۳- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ صبح کی نماز وقت مقتاد سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

(فائدہ) سنن نسائی کی روایت میں مزدلفہ کے ساتھ عرفات کا بھی تذکرہ ہے، کہ ان دونوں مقامات میں ان دونوں نمازوں کی طرح پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نمازوں کو ایک ساتھ ملا کر نہیں پڑھا، اس سے معلوم ہوا، کہ جمع حقیقی ان دونوں اوقات میں صرف حاجیوں کے لئے حج کے زمانہ میں مسنون ہے، اور اس کے علاوہ یہ چیز درست نہیں ہے، جیسا کہ پہلے میں لکھ چکا ہوں، اور جن احادیث میں نمازوں کے جمع کرنے کا تذکرہ آیا ہے، وہ باعتبار وقت کے جمع کرنا ہے، کہ ایک نماز کو آخر وقت میں پڑھ لیا اور دوسری کو اول وقت میں، روایات خود اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں، اور علامہ بدر الدین عینی اور قسطلانی نے یہی چیز بیان کی ہے، اور یہی چیز اولیٰ بالعمل ہے۔

(۷۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعْفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ إِلَى مَنَى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ *
باب (۷۹) ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے آخری حصہ میں، لوگوں کے ہجوم کرنے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ کرنے کا استحباب

۶۲۴- وَعَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْنَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبُطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالْثَبُطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَئِنْ أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ فَأَكُونُ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ *

۶۲۴- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، افلح بن حمید، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مزدلفہ کی شب میں حضرت سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ آپ سے قبل منیٰ چلی جائیں، اور لوگوں کے ہجوم سے آگے نکل جائیں، اور وہ ذرا فریبہ بی بی تھیں، چنانچہ آپ نے انہیں اجازت دیدی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے سے قبل روانہ ہو گئیں، اور ہم صبح تک رے رہے، اور پھر آپ کے ساتھ لوٹے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی، جیسا کہ سودہ نے لی، اور میں بھی آپ کی اجازت سے چلی جاتی، تو یہ چیز میرے لئے اس سے بہتر تھی، کہ جس کی وجہ سے میں خوش ہو رہی تھی۔

۶۲۵- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، ثقی، عبد الوہاب، ایوب، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ

۶۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَحْمَةً ثَبُطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفَيْضَ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفَيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ *

۶۲۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمَنْى فَأَرْمِي الْحِمْرَةَ قُلَّ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنْتُهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبُطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا *

۶۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَبْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ ارْحَلْ بِي

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سودہؓ بہت بھاری بدن کی عورت تھیں، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، کہ رات ہی کو مزدلفہ سے چلی جائیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، کہ کاش میں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی، جیسا کہ حضرت سودہؓ نے آپ سے اجازت طلب کی تھی، اور حضرت عائشہؓ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

۶۲۶- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں، کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی جیسا کہ حضرت سودہؓ نے کی تھی، اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ عقبہ کر لیتی، حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا سودہؓ نے اجازت لی تھی، انہوں نے کہا، جی ہاں! اور وہ فریبہ عورت تھیں، اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی، تو آپ نے دے دی۔

۶۲۷- ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبدالرحمن، سفیان، عبدالرحمن بن قاسم، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۶۲۸- محمد بن ابی بکر مقدمی، یحییٰ قطان، ابن جریج، عبداللہ مولیٰ اسماء بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے قریب ٹھہری ہوئی تھیں، کہ کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا نہیں، انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی، پھر دریافت کیا، کیا چاند غروب ہو گیا، میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو، پھر ہم ان کے

فَارْتَحَنَّا حَتَّى رَمَتْ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتُ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيُّ هَتَّاءَ لَقَدْ غَلَسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيُّ بُنَيٍّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ *

ساتھ چپے، حتیٰ کہ جمرہ کی رمی کی، پھر اپنے جائے قیام پر نماز پڑھی، میں نے عرض کیا، اے بی بی ہم بہت جلدی روانہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا اے بیٹے کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جلدی روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

(فائدہ) جمرہ عقبہ کی رمی طلوع شمس کے بعد کرنی چاہئے، اگر طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے قبل کی تو جائز ہے، ہاں اگر طلوع فجر سے قبل رمی کی، تو صحیح نہیں، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، اور وقوف مزدلفہ بھی واجب ہے، اگر کوئی بغیر عذر کے اسے چھوڑ دے گا، اس پر دم واجب ہے، یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، قال فی الہدایۃ ثم هذا الوقوف واجب عندنا لیس مکن حتی لو ترکہ بغیر عذر یلزمہ الدم (فتح الملبم جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)۔

۶۲۹- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَاتِهِ قَالَتْ لَا أَيُّ بُنَيٍّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِظُعْنِهِ *

۶۲۹۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اپنی بی بی کو آپ نے اجازت دی ہے۔

۶۳۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٌ *

۶۳۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند)، علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، عطاء سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ابن شوال نے انہیں خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

۶۳۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى وَفِي رَوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ *

۶۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، (دوسری سند) عمرو ناقد، سفیان، عمرو بن دینار، سالم بن شوال، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اندھیرے میں مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاتے تھے، اور عمرو ناقد کی روایت میں ہے، کہ ہم اندھیرے میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتے تھے۔

۶۳۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ

۶۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ *

۶۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ *

علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ یا ضعیفوں کے ہمراہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ فرمادیا تھا۔

۶۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حضرات میں سے جن ضعیفوں کو آگے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس میں بوڑھے میں بھی داخل ہیں کیونکہ ابن حبان نے ابن عباسؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح ہے اس لئے کہ حکمت بھیر اور ہجوم سے بچنا ہے، کذا فی عمدۃ القاری۔

۶۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں میں جن کمزوروں کو پہلے روانہ کر دیا تھا، میں ان ہی میں سے تھا۔

۶۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ *

۶۳۵- عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخر شب میں مزدلفہ سے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، راوی کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہی فرمایا ہے، کہ مجھ کو بہت رات سے روانہ کر دیا تھا، راوی نے کہا نہیں بلکہ یہ کہا، کہ آخر شب سے روانہ کر دیا تھا، پھر میں نے ان سے کہا، کہ ابن عباسؓ نے یہ بھی فرمایا، کہ فجر سے پہلے ہم نے رمی جمرہ کی، تو صبح کی نماز کہاں پڑھی، انہوں نے کہا، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔

۶۳۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَتْ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بَلِيلٌ طَوِيلٌ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ *

۶۳۶- ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے روانہ کر دیا کرتے تھے اور مزدلفہ میں رات ہی کو مشعر حرام پر

۶۳۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ

وقوف کر لیا کرتے تھے، اور جتنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، پھر امام کے وقوف سے قبل اور امام کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جاتے، سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتا، اور کوئی اس کے بعد، اور جب پہنچ جاتے، تو اسی وقت رمی جمرہ کر لیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، کہ ان ضعیفوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔

(فائدہ) ابن عابدین فرماتے ہیں، کہ وقوف مزدلفہ واجب ہے، اور مزدلفہ میں صبح تک رات کو قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں ہے، اور در مختار میں ہے کہ وقوف مزدلفہ کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ سے عورتوں اور بچوں اور ضعیفوں کو جہدی روانہ کر دینا جائز ہے، باقی خلاف اولیٰ ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر کا اثر منقول ہے، کہ من قدم ثقلہ قبل المنفر فلا حج لہ (بحر الرائق جلد ۲، صفحہ ۷۶)۔

باب (۸۰) بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور یہ کہ مکہ مکرمہ بائیں جانب ہونا چاہئے، اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔

۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے سات بار رمی کی، اور ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ان سے کہا گیا کہ لوگ تو اوپر سے ان کنکریوں کو مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ مقام اس ذات کا ہے کہ جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۶۳۸۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر، اعمش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف ثقفی سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے منبر پر کہہ رہا تھا، کہ قرآن کریم کی وہی ترتیب رکھو جو کہ جبریل امین نے رکھی ہے کہ وہ سورت جس میں بقرہ کا تذکرہ ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں آل

فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ
فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ
يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ مِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ
مِنِي لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ
فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْحُمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ
أَرْخَصَ فِي أَوْلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

(٨٠) بَابُ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبَّرُ
مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ *

٦٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حُمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَنْاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ*

٦٣٨- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ
الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ وَهُوَ يَحْطُبُ عَلَى
الْمَنْبَرِ أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّهُ جَبْرِيلُ السُّورَةَ
الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ

فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ
عِمْرَانَ قَالَ فَتَقِيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ
نَسَبُهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ
كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى حِمْرَةَ
الْعَقْبَةَ فَاسْتَبْصَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ
بَطْنِ الْوَادِي سَبْعَ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ
يُرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

عمران کا تذکرہ ہے، اعمش بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں ابراہیم
سے ملا، اور اس بات کی خبر دی تو انہوں نے حجاج کو برا کہا، اور کہا
کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا، اور وہ عبداللہ بن
مسعود کے ساتھ تھے، کہ عبداللہ بن مسعود حجرہ عقبہ پر آئے
اور وادی کے درمیان کھڑے ہوئے، حجرہ کو اپنے سامنے کیا، اور
بطن وادی سے سات کنکریاں ماریں، ہر ایک کنکری کے ساتھ
اللہ اکبر کہتے تھے، عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ان
سے کہا، اے عبدالرحمن لوگ تو اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں،
فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہی مقدم
ہے اس کا جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(فائدہ) حجاج کا یہ منشا تھا کہ سورۃ بقرہ یا سورۃ نساء کہن درست نہیں، اس پر ابراہیم نے رد کیا، اور عبداللہ بن مسعود کی روایت شہادت میں
پیش کی جس سے معلوم ہو جائے کہ سورۃ بقرہ کہن درست ہے، اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے، اور اسی طرح حجرہ عقبہ کی رمی اسی طریقہ پر
جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے، تمام علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے، (نوی جلد ۱ صفحہ ۴۱۸، عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۹۰)۔

۶۳۹- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ
الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَا
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۴۰- ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن
ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمن
بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، چنانچہ انہوں نے
سات کنکریوں کے ساتھ حجرہ کی رمی کی، اور بیت اللہ شریف کو
اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں طرف کیا، اور فرمایا، یہ اس
ذات کے (رمی کرنے کا) مقام ہے کہ جس پر سورۃ بقرہ نازل
ہوئی ہے۔

۶۴۱- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں حجرہ عقبہ کا ذکر

۶۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
فَرَمَى الْحِمْرَةَ سَبْعَ حَصِيَّاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ
عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ
الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

۶۴۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا

أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ *

۶۴۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي الْمُحَيَّاةُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ *

(۸۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ *

۶۴۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ *

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ پھر اس اظہار کا کوئی مطلب نہیں ہے، اور جمرات کی رمی پر سب علمائے کرام کا اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہے، اور امام ابو حنیفہ سے اس بارے میں تین قول منقول ہیں، باقی صاحب فتح القدیر نے فتاویٰ ظہیریہ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ پیدل مارنا افضل ہے، کیونکہ اس میں عاجزی اور خاکساری زیادہ ہے، اور حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر کا بھی عمل ابن منذر نے اسی طرح نقل کیا ہے، (بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۷۶، نووی جلد ۱ صفحہ ۴۱۹)۔

۶۴۴ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ

ہے۔

۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالحمیہ (دوسری سند)، یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن لیلیٰ، سلمہ بن کہیل، عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ تو جمرہ کی عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہیں، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واوی کے درمیان سے رمی کی، اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کہ اس ذات نے بھی جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے، یہیں سے رمی کی ہے۔

باب (۸۱) یوم النحر میں سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ مجھ سے مناسک حج معلوم کر لو!

۶۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابوالزبیر سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ اونٹنی پر سے یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے، اور آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ مجھ سے اپنے مناسب حج معلوم کر لو، اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس حج کے بعد پھر حج کروں گا۔

۶۴۴۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل، زید بن ابی انیسہ، یحییٰ ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرماتی تھیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، سو میں نے آپ کو جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا، اور آپ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ
فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ وَأَنْصَرَفَ وَهُوَ
عَنِ رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بَنَانٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ
بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَنِ رَأْسِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا
كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَمْرًا عَلَيْكُمْ عَبْدُ
مُجَدِّعٍ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ
اللَّهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۶۴۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
أَنَسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ
حَدَّثَتْ قَالَتْ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبَلَالًا
وَأَحَدَهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ
الرَّحِيمِ عَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ
سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحُجَّاجُ الْأَعْمُورِ *

(۸۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى
الْجَمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ *

۶۴۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

واپس ہوئے اور آپ اپنی سواری پر تھے، اور آپ کے ساتھ
حضرت بدل اور حضرت اسامہ بھی تھے، ایک تو آپ کی اونٹنی
کی مہار پکڑ کر چل رہا تھا، اور دوسرے نے اپنا کپڑا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کر رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش
سے محفوظ رہیں، ام الحصین بیان کرتی ہیں، آپ نے بہت
باتیں بیان فرمائیں، اس کے بعد میں نے سنا، آپ فرم رہے
تھے، کہ اگر تم پر ایک غلام کن کنا، میرا خیال ہے کہ ام حصین
نے یہ بھی کہا، کالا حاکم بنا دیا جائے، جو تمہیں کتب اللہ کے
مطابق حکم دے، تب بھی اس کی بات سنو، اور اطاعت کرو۔

۶۴۵- احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، ابی عبد الرحیم، زید بن
انیسہ، یحییٰ بن حصین، ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، سو میں نے حضرت اسامہ اور حضرت
بلال کو دیکھا، کہ ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا، اور دوسرے نے آپ پر کپڑا
ٹان (۱) رکھا تھا، تاکہ آپ گرمی کی تپش سے محفوظ رہیں، یہاں
تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، ام مسلم فرماتے ہیں کہ
ابو عبد الرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے، اور وہ محمد بن سلمہ کے
ماموں ہیں، اور ان سے وکیع اور حجاج الأعور نے روایت کی ہے۔

باب (۸۲) ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا
استحباب کا بیان!

۶۴۶- محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج،
ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ نے ٹھیکریوں کے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لگائے بغیر اوپر کپڑا تانے ہوئے تھے تاکہ گرمی کی شدت سے بچایا جائے اس سے معلوم ہوا کہ حالت
احرام میں کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے سایہ حاصل کرنا جائز ہے۔

بقدر جمرہ کے کنکریاں ماریں۔

(فائدہ) اس روایت سے ایسی کنکریاں مارنے کا استحباب ثابت ہوا (بحر الرائق و نووی)۔

باب (۸۳) رمی کا وقت مستحب!

۶۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، ابن اور لیس، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور بعد کے دنوں میں جبکہ آفتاب ڈھل گیا۔

(۸۳) بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ *

۶۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَأَبْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسک ہے کہ یوم النحر کو دن چڑھے رمی کرنا اور ایام تشریق میں زوال کے بعد اور تیسرے دن اگر زوال سے قبل رمی کرے تو بھی امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے، اور اس بات پر بھی امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی ثوری، اور ابو ثور کا اتفاق ہے کہ اگر ایام تشریق گزر گئے اور رمی نہیں کی، اور سورج بھی غائب ہو گیا تو رمی فوت ہو جائے گی، اور اس کا انجبار بذریعہ دم کیا جائے (عمدۃ القاری، نووی، بحر الرائق)۔

۶۴۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابو زبیر، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحج اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۶۴۸- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

باب (۸۴) سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

۶۴۹۔ سلمہ بن شبيب، حسن بن اعین، معقل بن عبید اللہ، جزری، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ استنجا کے ڈھیلے لینا طاق ہے، اور جمرہ کی کنکریاں طاق ہیں، اور صفاد مروہ کی سعی طاق ہے، اور بیت اللہ شریف کا طواف طاق ہے، لہذا جو استنجا کرنے کے لئے ڈھیلے لے تو وہ طاق ہے۔

(۸۴) بَابُ بَيَانِ أَنْ حَصَى الْجَمَارِ سَبْعَ *

۶۴۹- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاسْتِحْجَارِ تَوٍّ وَرَمْيِ الْجَمَارِ تَوٍّ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٍّ وَالطَّوَّافِ تَوٍّ وَإِذَا اسْتَحْجَرْتُمْ أَحَدَكُمْ فَيَسْتَحْجِرُ بَتَوٍّ *

(فائدہ) سات کنکریاں لینی چاہئیں، باقی ایک پتھر لے کر اس کے سات ٹکڑے کرے، یہ چیز مکروہ ہے، (بحر الرائق بحوالہ فتح القدیر)۔

باب (۸۵) حلق کرنا قصر کرانے سے افضل ہے

اور قصر کرنا بھی جائز ہے

(۸۵) بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

وَجَوَازُ التَّقْصِيرِ *

۶۵۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمُحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۲ - أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۲ - ابواسحاق، ابراہیم بن محمد سفیان، مسلم بن حجاج، ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحمت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحمت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کتروانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

(قائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بال نہ رکھنے والوں ہی کو شامل ہے، اور اس کے بعد اگر ہے تو ان کو جو سنت کے مطابق بال رکھیں، باقی انگریزی بال رکھنے والوں کے لئے رحمت کا کوئی بھی حصہ نہیں ہے۔

۶۵۳ - ابن شعیبہ، عبد الوہاب، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ آپ نے جو تھی مرتبہ فرمایا، اور کتروانے والوں پر بھی۔

۶۵۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ *

۶۵۵- وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصَنِ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۶۵۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ كِنَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ

۶۵۴- ابو بکر بن ابی شیبہ و زہیر بن حرب، ابن نمیر اور ابو کریم، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرمائے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، الہی سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کی بھی، آپ نے فرمایا، اور قصر (۱) کرنے والوں کی بھی۔

۶۵۵- امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابو زرعد کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع اور ابو داؤد طیالسی، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حجتہ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی، اور سر کتر دانے والوں کے لئے ایک مرتبہ، اور وکیع نے حجتہ الوداع کا ذکر نہیں کیا۔

۶۵۷- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری (دوسری سند) قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ نے حجتہ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

(۱) حلق کرنا قصر کرانے سے افضل ہے اس لئے کہ حلق کرانے میں عاجزی کا اظہار زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنا ہے اور اپنی زینت کی چیز یعنی بالوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بالکلیہ ختم کرنا ہے جبکہ قصر میں زینت والی چیز بالوں کو کچھ باقی رکھنا ہوتا ہے۔ حلق کے افضل ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کرانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

(۸۶) بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنَّ
يَرْمِي ثُمَّ يَنْحَرُ ثُمَّ يَحْلِقُ وَالْإِتْدَاءُ فِي الْحَلْقِ
بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَخْلُوقِ *

۶۵۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنَى فَأَتَى الْجَمْرَةَ
فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِعَمْنَى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ
لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ
الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ *

۶۵۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ
فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى
الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ
يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ
الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَتَمَ وَأَمَّا فِي رَوَايَةِ
أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشَّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَعَهُ
الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ
فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ
فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ *

۶۶۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُذْنِ
فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ

باب (۸۶) سنت یہ ہے کہ یوم النحر کو اول رمی،
پھر نحر اور پھر حلق کرے، اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے۔

۶۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، حفص بن غیاث، ہشام، محمد بن سیرین،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ آئے، تو پہلے جمرہ عقبہ پر
گئے، اور وہاں کنکریاں ماریں، اور پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر
تشریف لائے، اور پھر قربانی کی، اس کے بعد حجام سے کہا لو، اور
اپنے سر کے داہنی طرف اشارہ کیا، اور پھر بائیں جانب اشارہ
کیا، اور اپنے بال لوگوں کو دینے شروع کر دیئے۔

۶۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و ابن نمیر اور ابو کریم، حفص بن
غیاث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی
ابو بکر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے حجام سے اپنے سر
کے داہنی طرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا، اور اپنے
بال ان لوگوں کو جو آپ کے قریب تھے بانٹ دیئے، اس کے
بعد حجام کو بائیں طرف کے سنے اشارہ کیا، اور اس جانب کے بالوں
کا ایک حلقہ بنایا، اور وہ ام سلیم کو عطا کئے، اور ابو کریم کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں، کہ آپ نے داہنی جانب سے شروع کیا، اور یہ
لوگوں کو ایک ایک اور دو دو بال بانٹ دیئے، اور پھر بائیں جانب
اشارہ کیا، اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا، یعنی منڈایا، اور پھر فرمایا
کہ یہاں ابو طلحہ موجود ہیں، سو وہ بال ابو طلحہ کو دے دیئے۔

۶۶۰۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی، اور پھر
اونٹ کی طرف آئے اور اسے ذبح کیا، اور حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ
نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا، اور اس نے داہنی

فَحَلَقَ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ
أَحْلِقِ الشَّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ
إِيَّاهُ *

۶۶۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ ابْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ
وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاولَ الْحَالِقِ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ
فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ
إِيَّاهُ ثُمَّ نَاولَهُ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ أَحْلِقِ فَحَلَقَهُ
فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ *

طرف سے سر موٹا، آپ نے وہ بال قرہی بیٹھنے والوں میں
تقسیم کر دیئے، پھر کہا، کہ اب دوسری جانب کے موٹا، اور ابو
طلحہ سے دریافت کیا، اور وہ بال انہیں عنایت کئے۔

۶۶۱- ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حسان، ابن سیرین، حضرت
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرہ کی، اور
قربانی کو نحر کیا، پھر سر کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر کے منڈوا
دیا، اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر وہ بال ان کو عطا کئے، اس کے بعد
سر کا بائیں حصہ حجام کے سامنے کیا، اور فرمایا کہ انہیں موٹا دے،
حجام نے وہ بھی موٹا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال
حضرت طلحہ کو دے کر فرمایا، کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(فائدہ) پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ قصر سے حلق افضل ہے، اور مستحب ہے کہ منڈوانے والا اپنے سر کو داہنی طرف سے شروع کرے،
جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کی طرف جو امام نووی نے اختلاف کی نسبت کی ہے، وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ امام صاحب
کارجوع کتب فقہ میں موجود ہے، اور یہ حجم معمر بن عبد اللہ تھے، بخاری میں اس بات کی تصریح ہے (نووی وفتح المبحم)۔

باب (۸۷) رمی سے پہلے ذبح، اور رمی و ذبح سے
قبل حلق کرنا، اور اسی طرح ان سب سے قبل
طواف کرنے کا بیان۔

(۸۷) بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى
الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ
وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا *

۶۶۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن
عبید اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ
اوداع میں منیٰ میں وقوف کیا، تاکہ لوگ آکر آپ سے مسائل
دریافت کریں، تو ایک شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں
کچھ سمجھ نہیں سکا، اس لئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق
کر لیا، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو، پھر
دوسرا شخص آیا، اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھ نہیں سکا،
اور میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کر لی، آپ نے فرمایا رمی
کر لو، کچھ حرج نہیں ہے، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ
فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ
فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ
جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ
فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ
فَمَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ شَيْءٍ قَدْ مَوْلَا أَخْرَ إِلَّا قَالْ أَفْعَلْ وَلَا
حَرْجٌ *
سے جس عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، کر لو، اور کچھ مضائقہ نہیں۔

(فائدہ) یوم انحر کو باتفاق علمائے کرام چار چیزیں کرنا واجب ہیں، حجرہ عقبہ کی رمی، قربانی، حلق یا تقصیر اور اس کے بعد حواف افضہ اور اس ترتیب کے واجب ہونے پر بھی اجماع ہے، کیونکہ حضرت انس کی حدیث میں جو گزر چکی ہے، یہی ترتیب موجود ہے، مگر تقدیم و تاخیر کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ہاں بعض شکلوں میں اس تقدیم و تاخیر سے دم واجب ہے، اس کی ترتیب کتب فقہیہ سے معلوم کریں جائے (بحوالہ نووی و فتح الملہم)۔

۶۶۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ تمیمی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے، اور لوگ آپ کے مسائل دریافت کرتے رہے، تو ان میں سے ایک بولا کہ یا رسول اللہ میں نہ سمجھ سکا، کہ رمی نحر سے پہلے ضروری ہے، میں نے نحر کرنے سے قبل رمی کر لی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمی کر لو، اور کچھ مضائقہ نہیں، دوسرے نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میں سمجھ نہ سکا، کہ نحر حلق سے پہلے ہے، میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کرا لیا، آپ نے فرمایا، اب نحر کر لو، کچھ حرج نہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس روز جس کام کے متعلق بھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے، یا نہ معلوم ہونے کی بنا پر آگے پیچھے کر لیتا ہے، یا اس کے مانند، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کر لو، اور کچھ حرج نہیں ہے۔

(فائدہ) آپ نے حرج کی نفی اس کام کی اباحت کے لئے کر دی، جسے وہ کر چکا، اب رہا اس تقدیم و تاخیر پر دم واجب ہے یا نہیں، اس کے لئے علیحدہ تفصیل درکار ہے۔

۶۶۴۔ حسن حواری، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

۶۶۵۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، عیسیٰ بن

۶۶۳۔ وَحَدَّثَنِي حُرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرْجَ قَالَ وَصَفِقْ آخِرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ أَنْحَرْ وَلَا حَرْجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَنْحَلُّ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرْجَ *

۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ *
۶۶۵۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرَوَايَةُ عِيسَى إِلَّا قَوْلَهُ لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رَوَايَتِهِ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ *

۶۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَّى النَّبِيُّ رَجُلٌ فَقَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَادْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرَمَ وَلَا حَرَجَ *

۶۶۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَوَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمَنَى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۶۶۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادَ

طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں باتیں فلاں فلاں باتوں سے پہلے ہیں، ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا خیال تھا کہ فلاں بات فلاں بات سے پہلی ہوتی ہے (تیسرے شخص نے یہی عرض کیا) آپ نے تینوں سے فرمایا، کر لو، کوئی حرج نہیں۔

۶۶۶- عبد بن حمید، محمد بن بکر (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریر اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور ابو بکر کی روایت، عیسیٰ بن یحییٰ کی طرح ہے، مگر یہ کہ اس میں تین آدمیوں کا تذکرہ نہیں ہے، اور یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالیا (یا) میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔

۶۶۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ میں نے ذبح سے پہلے طلق کر لیا، آپ نے فرمایا ذبح کر لے، اور کچھ مضائقہ نہیں (دوسرے نے کہا) میں نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا، آپ نے فرمایا رمی کر لے، کچھ حرج نہیں۔

۶۶۸- ابن ابی عمرو عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی یہ الفاظ ہیں، کہ میں نے دیکھا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی گیا، ابن عیینہ کی روایت کی طرح۔

۶۶۹- محمد بن عبداللہ بن قہزاد، علی بن حسن، عبداللہ بن

مبارک، محمد بن ابی حفصہ، زہری، عیسیٰ بن طلحہ، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ نحر کے دن جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے حلق کرایا، آپ نے فرمایا، رمی کرلو، کوئی حرج نہیں (۱)، دوسرے نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں رمی سے قبل بیت اللہ کو چل دیا (طواف افاضہ کر لیا) آپ نے فرمایا کہ اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ اس روز آپ سے جو سوال بھی کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

۶۷۰۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح، حلق اور رمی میں تقدیم و تاخیر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔

باب (۸۸) طواف افاضہ نحر کے دن کرنا۔

۶۷۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا، پھر لوٹے، اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر بھی نحر کے دن طواف افاضہ کرتے، پھر منیٰ جا کر نماز پڑھتے اور فرمایا کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَحْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفْضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ سِوَى يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَنَا حَرَجَ *

۶۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ *

(۸۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ *

۶۷۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنَى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنَى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ

(۱) رمی، ذبح اور حلق کے مابین ترتیب ضروری ہے۔ فقہاء حنفیہ کی یہی رائے ہے البتہ بھول کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی بناء پر تقدیم و تاخیر ہو جائے تو گنہ نہیں ہوگا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں لا حرج فرمایا ہے۔ ترتیب کے واجب ہونے کے دلائل اور دوسرے حضرات کی دلیل کے جواب کے لئے ملاحظہ ہو فتح الملہم ص ۳۴۲ ج ۳۔

ہے۔

باب (۸۹) مقام محصب میں اترنا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ *

(۸۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِالْمُحَصَّبِ

يَوْمَ النَّفَرِ *

۶۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْنَ صَلَاتِي الظُّهْرَ يَوْمَ
النُّفَرِ قَالَ بَيْنِي قُلْتُ فَأَتَيْنَ صَلَاتِي الْعَصْرَ يَوْمَ
النُّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ مَا يَفْعَلُ
أَمْرَاؤُكَ *

۶۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ *

۶۷۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ
جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى
التَّخَصُّيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفَرِ
بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ *

۶۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلُوا الْأَبْطَحَ لَيْسَ
بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ *

۶۷۲- زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف ازرق، سفیان،
عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے کچھ وہ باتیں بتائیے،
جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ کی ہیں کہ
ترویہ کے دن آپ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا، منیٰ میں،
میں نے عرض کیا، کہ کوچ کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟
فرمایا، ابطح (محصب) میں، اس کے بعد فرمایا جو تمہارے امراء
کرتے ہیں، وہی کرو۔

۶۷۳- محمد بن مہران رازی، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت
ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ مقام ابطح میں اترتے تھے۔

۶۷۴- محمد بن حاتم بن میمون، روح بن عبادہ، صخر بن جویریہ،
نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
محصب میں اترنے کو سنت سمجھتے تھے، اور ظہر کی نماز نحر کے دن
محصب ہی میں پڑھا کرتے تے، نافع بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے
راشدین محصب میں اترتے تھے۔

۶۷۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن نمیر، ہشام،
بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں، کہ محصب میں اترنا واجب نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو اس لئے وہاں اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان
تھا، جس وقت آپ مکہ سے نکلے۔

(فائدہ) یعنی مناسک حج میں سے نہیں ہے، بلکہ تمام علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، اور اسی بنا پر اس کے ترک پر کوئی چیز واجب نہیں
ہے، اور فتح اقدیر میں ہے، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز اس مقام پر پڑھنا مستحب ہے، اور اسی کا استحباب امام نووی نے بیان کیا ہے، اور

حافظ ذکی الدین فرماتے ہیں کہ تمام عمائے کرام کے نزدیک نزول محصب مستحب ہے اور فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ کچھ دیر محصب میں اترے، غرضیکہ ادنیٰ درجہ وہ ہے، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے۔ (عمدة القاری، بحر الرائق، نووی)۔

۶۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ خ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَمَّمِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو الربیع، حماد بن زید، (تیسری سند) ابو کامل، یزید بن زریع، حبیب معلم، سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ *

۶۷۷- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر محصب میں اتر کر تھے، اور زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محصب میں نہیں اتر کر تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے، کہ یہ مقام آپ کی واپسی کے وقت فرد کش ہونے کے لئے زیادہ مناسب تھا۔

۶۷۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّخَصُّيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ و اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کوئی واجب نہیں ہے، وہ تو ایک منزل ہے جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

۶۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مَنِيٍّ وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قَبْتَهُ فَجَاءَ فَتَزَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي

۶۷۹- قتیبہ بن سعید و ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، صالح بن کیسان، سلیمان بن یسار، ابو رافع سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آپ منیٰ سے نکلے، محصب میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگادیا، آپ آئے اور وہاں اتر پڑے، ابو بکر نے صالح کی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں عن ابی رافع کے الفاظ موجود ہیں، اور ابو رافع

رَوَايَةُ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۸۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ نَزَلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِحَيْفِ بَنِي
كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

(فائدہ) محصب، اٹھ، بطحاء اور خیف بن کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

۶۸۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ
حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
بِمِنَى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِحَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ
حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنْ قَرِيشًا
وَبَنِي كِنَانَةَ تَخَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي
الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاجِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى
يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ *

۶۸۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ
حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنَزَلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفُ
حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ *

(فائدہ) معصوم ہوا کہ محصب میں اتنا شکر الہی بجالانے کے ارادہ سے تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا ہے،
اور کافروں اور دشمنان دین کو مغلوب و مقہور کر دیا ہے۔

(۹۰) بَابُ وَجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنَى

باب (۹۰) ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

۶۸۰- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ
بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ کل خیف بنی
کنانہ میں اتریں گے، جہاں کفر نے آپس میں کفر پر قسم کھائی
تھی۔

۶۸۱- زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، ابو سلمہ،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
فرمایا، اور ہم منیٰ میں تھے، کہ کل ہم خیف بن کنانہ میں اتریں
گے، جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی، اور کیفیت اس کی
یہ تھی کہ قریش اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور
بنی عبد المطلب کے اندر نکاح نہ کریں گے، اور نہ ان سے بیع و
شراء کریں گے، تاوقتیکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے
سپردہ نہ کر دیں، اسی مقام محصب میں یہ قسم کھائی تھی۔

۶۸۲- زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، جب
اللہ تعالیٰ فتح دے، تو انشاء اللہ ہماری منزل خیف ہے، جہاں
انہوں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

واجب ہے اور جو حضرات مکہ مکرمہ میں زمزم پلاتے ہوں، انہیں رخصت ہے!

۶۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیام منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کی وجہ سے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔

۶۸۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں قیام مسنون ہے، اگر منیٰ آیا اور رمی جمار کے بعد پھر وہاں سے چلا گیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۸۵، نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)۔

باب (۹۱) موسم حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے پینے کا استحباب۔

۶۸۵۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریج، حمید طویل، بکر بن عبد اللہ حزن بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک گاؤں آدمی آیا، اور اس نے کہا، کہ کیا وجہ ہے، میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں، کہ وہ شہد اور دودھ پلاتے ہیں، اور تم کھجور، پانی پلاتے ہوئے، کیا تم نے محتاجی کی وجہ سے یا بخیلی کی بنا پر اسے اختیار کیا ہے، ابن عباس نے فرمایا، الحمد للہ! نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی، اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ *

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مَنَى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأُذِنَ لَهُ *

۶۸۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۹۱) بَابُ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسَّقَايَةِ وَالشَّاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشَّرْبِ مِنْهَا *

۶۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بَنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اپنی اونٹنی پر تشریف لائے، اور ان کے پیچھے حضرت اسامہ تھے، آپ نے پانی طلب کیا، تو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے، آپ نے پیا اور جو بچا، وہ اسامہ کو پلایا، آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا، ایسا ہی کیا کرو، سو آپ نے ہمیں جو حکم دیا ہم اس میں تبدیلی کرنا نہیں چاہتے۔

باب (۹۲) قربانیوں کے گوشت، کھالیں، اور جھولیں صدقہ کرنا اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینا اور قربانی کے لئے اپنا نائب مقرر کر دینے کا جواز!

۶۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا ہوں، اور ان کا گوشت اور کھالیں، اور جھولیں سب خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں، حضرت علیؓ نے فرمایا، قصاب کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

۶۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۶۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، اسحاق، شیبان، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی حنیفہ، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، مگر ان کی حدیث میں قصاب کی مزدوری کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۸۹۔ محمد بن حاتم و محمد بن مرزوق اور عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، حسن بن مسلم، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ،

وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِبَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةَ فَاسْتَسْقَى فَاَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضَّلَهُ أُسَامَةُ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَمَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۹۲) بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَارِ الْإِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا *

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو خَثِيمَةَ، عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْدِنَا *

۶۸۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۸۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كِنَانَهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَاوَرِ *

۶۸۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ اپنی قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں، اور مجھے یہ بھی حکم دیا کہ اپنی تمام قربانی، یعنی اس کا سرا گوشت، کھالیں اور جھولیں مساکین اور غرباء میں تقسیم کر دوں اور یہ کہ قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ علیحدہ دوں)۔

۶۹۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریر، عبد الکریم بن مالک جزری، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، اور اسی طرح روایت نقل فرمائی۔

(فائدہ) ان احادیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے، باقی اہم ذمہ یہ ہے کہ قصاب کی مزدوری گوشت میں سے نہیں دی جائے گی، ہاں اپنے پاس سے دینا صحیح اور درست ہے، اور قربانی کے گوشت کو کھانا بھی جائز ہے، اور اسی طرح اس کی کھل کو گھر کے استعمال میں لانا بھی درست ہے، امام قدوری اور صاحب ہدایہ نے اس چیز کی تصریح کی ہے، واللہ اعلم (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۵۴)۔

(۹۳) بَابُ جَوَازِ الشَّيْءِ فِي الْهَدْيِ * باب (۹۳) اونٹ اور گائے کی قربانی میں شرکت

کا جواز!

۶۹۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے سال ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کی۔

۶۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالزبیر، جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُحَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُذْنَهُ كُلَّهَا نُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجَدَلَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطَى فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا *

۶۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُحَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ *

۶۹۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنَا

بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے چل دیے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا، کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں باہم شریک ہو جائیں، سات سات آدمی ایک اونٹ یا ایک گائے کی مل کر قربانی کریں۔

۶۹۳۔ محمد بن حاتم، وکیع، عزہ بن ثابت، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو اونٹ سات آدمیوں، اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔

۶۹۴۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہو گئے تھے، ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا، کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں، کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت روا ہے، فرمایا پہلے سے اور بعد میں خریدا ہوا، دونوں ایک ہیں، اور جابر حدیبیہ میں حاضر تھے، انہوں نے کہا اس روز ہم نے سترہ اونٹ ذبح کئے، اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے۔

۶۹۵۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابو زبیر، سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا واقعہ بیان کرتے تھے کہ احرام کھولنے کے وقت آپ نے ہمیں قربانی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ چند آدمیوں کی ایک جماعت ایک اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے، اور یہ اس وقت حکم دیا، جبکہ آپ نے احرام حج کو عمرہ کا کروا کے کھلوادیا تھا۔

۶۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر بن

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْبَقَرِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ *

۶۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ *

۶۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ أَشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْحَزْوَرِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُذْنِ وَخَضَرَ جَابِرُ الْحُدَيْبِيَّةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ *

۶۹۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ تَهْدَى وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَ الْهَدْيَةِ وَذَلِكَ جِئْنَ أَمْرَهُمْ أَنْ يَحْلُوا مِنْ حَجَّتِهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتُّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَذَبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةِ نَشْرَكَ فِيهَا *

۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةَ يَوْمِ النُّحْرِ *

۶۹۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةَ فِي حَجَّتِهِ *

(فائدہ) ان احادیث سے قربانی کے جانوروں میں شرکت کا جواز معلوم ہوا۔ اور یہ کہ اگر سات شرکاء میں سے کسی ایک نے گوشت کھانے کی نیت کی ہو، تو پھر کسی کی طرف سے وہ قربانی صحیح نہ ہوگی، شرط یہ ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو، اور باتفاق علماء بکری وغیرہ میں شرکت درست نہیں اور اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (عمدة القاری و نووی)۔

(۹۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً *

۶۹۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارَكَةَ فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۹۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے، اور سات آدمی شریک ہو کر ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔

۶۹۷- عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔

۶۹۸- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، (دوسری سند) سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے، اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے ذبح کی۔

(فائدہ) ان احادیث سے قربانی کے جانوروں میں شرکت کا جواز معلوم ہوا۔ اور یہ کہ اگر سات شرکاء میں سے کسی ایک نے گوشت کھانے کی نیت کی ہو، تو پھر کسی کی طرف سے وہ قربانی صحیح نہ ہوگی، شرط یہ ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو، اور باتفاق علماء بکری وغیرہ میں شرکت درست نہیں اور اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں (عمدة القاری و نووی)۔

باب (۹۴) اونٹ کو پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا چاہئے۔

۶۹۹- یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبداللہ، یونس، زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے اور اسے دیکھا، کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے، آپ نے فرمایا اس کو اٹھا کر، کھڑا کر کے، پیر باندھ کر نحر کر، تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔

باب (۹۵) جو شخص کہ خود حرم میں نہ جاسکے، اور

ہدی بھیجے، تو تقلید ہدی مستحب ہے، اور خود محرم نہ ہوگا۔

۷۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رحم، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان کے بچے خود بنایا کرتی، اور آپ ان کے روانہ کر دینے کے بعد ان افعال سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

۷۰۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۷۰۲۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) سعید بن منصور و خلف بن ہشام اور قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔

۷۰۳۔ سعید بن منصور، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اونٹوں کے ہار بٹا کرتی تھی، پھر آپ کسی چیز سے کنارہ کش نہیں ہوتے تھے، اور نہ اسے چھوڑتے تھے۔

۷۰۴۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، احم، قاسم، حضرت عائشہ

الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ
وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَائِدِ وَأَنْ بَاعَتْهُ لَا
يَصِيرُ مُحْرَمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ *

۷۰۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ
رُمَح قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّزَيْنِ وَعُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتَلُ قَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا
يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ *

۷۰۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَفِيفُ
بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتَلُ قَائِدَ هَدْيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۷۰۳۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَفْتَلُ قَائِدَ
هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ
هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ *

۷۰۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ

حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَتَلْتُ قَلْبَئِدَ بَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا
إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ
كَانَ لَهُ حِلًّا *

۷۰۵- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
الْقَاسِمِ وَأَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ
بِالْهَدْيِ أَقِيلُ قَبَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمَسِّكُ عَنْ
شَيْءٍ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ الْحَلَالُ *

۷۰۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ
الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا قَتَلْتُ تِلْكَ
الْقَلْبَائِدَ مِنْ عَهْدِي كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِي
مَا يَأْتِي الْحَلَالَ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي
الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ *

۷۰۷- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِيلُ الْقَلْبَائِدَ لِهَدْيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ
فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا *

۷۰۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ
قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے
پٹے بٹے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
کوہان چیر کر اور گلے میں پٹے ڈال کر کعبہ کو روانہ کر دیا تھا، اور
خود مدینہ میں مقیم رہے، اور جو چیز آپ کیلئے پہلے سے حلال
تھی، اس میں سے کوئی آپ نے حرام نہیں کی۔

۷۰۵۔ علی بن حجر سعدی، یعقوب بن ابراہیم دورقی، اسماعیل
بن ابراہیم، ایوب، قاسم، ابو قلابہ، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے تھے،
اور میں ان کے پٹے خود اپنے ہاتھوں سے بنا کرتی تھی، اس کے
بعد آپ کسی چیز سے دست کش نہ ہوتے تھے، جس سے غیر
محرم دست کش نہیں ہوتا۔

۷۰۶۔ محمد بن ثنی، حسین بن حسن، ابن عون، قاسم، حضرت
عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا، کہ میرے پاس ہال تھے، اور میں نے وہ پٹے
ان ہی بالوں سے بٹے تھے، اور پھر صبح کو رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم حلال تھے، جس طرح غیر محرم آدمی اپنی بیوی سے
تمتع اندوز ہو سکتا ہے، ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تمتع اندوز ہوئے تھے۔

۷۰۷۔ زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا، کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قربانیوں کی بکریوں کے پٹے بٹی تھی، اور آپ انہیں روانہ
کرنے کے بعد غیر محرم رہتے تھے۔

۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو
معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے اکثر پٹے میں بنا کرتی تھی، پھر آپ انہیں قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے، اور اس کے بعد آپ ان چیزوں سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے

۷۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف قربانی کے سبے بکریاں بھیجی تھیں، اور آپ نے اس کی گردنوں میں ہار ڈالے تھے۔

۷۱۰۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، محمد بن حجاجہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیر محرم رہتے تھے۔

۷۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ جس نے قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا، تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے تو اس کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو حاجیوں کے لئے (بحالت احرام) حرام ہوتی ہیں، اور میں نے بھی قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہے، آپ اپنی رائے مجھے لکھ کر بھیجیں، عمرہ کہتی ہیں، کہ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول صحیح نہیں ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے جانوروں کے پٹے بٹے تھے، اور آپ نے ان کو میرے والد کے ہمراہ مکہ روانہ کر دیا تھا، اور بھیجنے کے بعد قربانی کے وقت تک حضور نے اپنے اوپر ان چیزوں میں سے کسی کو

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبَّمَا فَتَلْتُ الْقَمَائِدَ لِهٰذِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلُدُ هٰذِيْهٖ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يَقِيْمُ لَا يَحْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَحْتَنِبُ الْمُحْرِمُ *

۷۰۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَابُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلٰى الْبَيْتِ عَنَّمَا فَقْلَدَهَا *

۷۱۰۔ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاةَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَّمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ *

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدِيًّا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهٰذِيْهٖ فَاكْتَسَبِيْ اِلَيَّ بِأَمْرِكَ قَالَتْ عُمَرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَمَائِدَ هٰذِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَلَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ *

بھی حرام نہیں کیا تھا، کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی تھیں۔

(فائدہ) ابن زیاد کا جو تذکرہ آیا ہے، یہ غلط ہے، صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے، بخاری، موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں یہی مذکور ہے، ابن زیاد نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا اور تمام علمائے کرام کے نزدیک قربانی روانہ کرنے سے انسان محرم نہیں ہوتا، اور اس کا حرم میں بھیجنا مستحب ہے، اور جو خود نہ جاسکے، وہ دوسرے کے ہاتھ بھیج دے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۳۵)۔

۷۱۲- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تَصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتُلُ قَلَائِدَ هَذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ يَنْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمَسُّ عَنْهُ الْمُحَرَّمُ حَتَّى يُنَحَرَ هَدْيُهُ *
۷۱۳- مُحَمَّدُ بْنُ ثَنِيٍّ، عَبْدُ الْوَهَّابِ، دَاوُدُ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد زکریا، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسی طرح رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتی ہیں۔

۷۱۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِحِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) ونٹ اور گائے کے قلاوہ ڈالنا مسنون نہیں، باقی بکری کے قلاوہ ڈالنا مسنون نہیں، کیونکہ اس میں اس کو دقت ہوگی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے حج کے زمانہ میں حالت احرام میں قدہ نہیں ڈالا، واللہ اعلم، (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۴۱)۔

باب (۹۶) قربانی کے اونٹ پر شدید مجبوری کے وقت سوار ہو سکتا ہے۔

۷۱۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اونٹ کو پیچھے سے ہانکتا ہوا لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اور دوسری یا تیسری مرتبہ

(۹۶) بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنْ أَحْتَاجَ إِلَيْهَا *

۷۱۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَبَيْتُكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ *

میں فرمایا، کہ تیری خرابی ہو، سوار ہو جا۔

(فائدہ) علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ اگر درمیان میں پیشاب وغیرہ کی وجہ سے اتر گیا، تو پھر جب تک پہلے جیسی حالت شدیدہ پیش نہ آئے، تو سوار نہ ہو، یہی قول علامہ تنوخی کا ہے (اکمال المعجم و شرح سنن جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)۔

۷۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن خزاعی، ابوزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس اونٹ کے ہار پڑا ہوا تھا۔

۷۱۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً *

۷۱۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص قربانی کا اونٹ پیچھے سے ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا، اور اس کی گردن میں قلابہ بھی پڑا تھا، آپ نے اس سے فرمایا، ارے تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا، تیرا براہو اس پر سوار ہو جا، تیرا براہو اس پر سوار ہو جا۔

۷۱۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا *

۷۱۷۔ عمرو ناقد اور سرج بن یونس، ہشیم، حمید، ثابت، حضرت انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حمید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر سے گزر ہوا، اور وہ قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا، آپ نے فرمایا سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دو یاقین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

۷۱۷- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَسُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأُظُنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۷۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، بکیر بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی قربانی کا اونٹ لے کر گزرا، آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا، یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا اگرچہ ہو، کوئی حرج نہیں۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ *

۷۱۹۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر، بکیر بن اخنس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۷۲۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ان سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس پر دستور کے موافق بشرط شدید مجبوری اس وقت تک سوار ہو جاؤ، جب تک کہ اور سواری نہ ملے۔

۷۲۱۔ سلمہ بن شبيب، حسن بن امین، معقل، ابو زبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا ضرورت کے وقت دستور کے موافق جب تک کہ دوسری سواری نہ ملے، اس پر سوار ہو جاؤ۔

(قائدہ) سخت اضطراب اور مجبوری کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے (عمدة القاری جلد ۱ صفحہ ۳۰)۔

باب (۹۷) قربانی کا جانور اگر راستے میں نہ چل سکے تو کیا کرے!

۷۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الوارث بن سعید، ابوالتیاح ضبعی، موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چل دیئے، سنان اپنے ساتھ قربانی کا ایک اونٹ بھی لے جا رہے تھے، راستہ میں اونٹ تھک کر ٹھہر گیا (سنان کہنے لگے) کہ اگر یہ اونٹ آگے نہ چل سکا تو میں کیا کروں گا، مجبور ہو کر بولے، اگر شہر پہنچ گیا تو اس کے متعلق ضرور مسئلہ معلوم کروں گا، غرضیکہ جب دوپہر ہوئی اور بطحا میں ہمارا پڑاؤ ہوا، تو کہنے لگے، کہ میں ابن عباس سے جا

۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ أَخْنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَرُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْنَهُ فذَكَرَ مِثْلَهُ *

۷۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أَلْحَنَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

۷۲۱۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا *

(۹۷) بَاب مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ *

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهَذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَمَةَ مُعْتَمِرِينَ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ يَدْنَهُ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنَّ هِيَ أَبْدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأُضْحِيتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبُطْحَاءَ قَالَ

انطلق إلى ابن عباس تتحدث إليه قال فذكر
له شأن بدنته فقال على الحبير سقطت بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيت عشرة
بدنة مع رجل وأمره فيها قال فمضى ثم
رجع فقال يا رسول الله كيف أصنع بما
أبدع علي منها قال انحرها ثم اصنع نعلينها
في دمها ثم اجعله على صفحتيها ولا تأكل
منها أنت ولا أحد من أهل رفقك *

۷۲۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي
الْتَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِشَمَانَ
عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ
الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ *

۷۲۴- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانَ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْنًا أَبَا قَبِيصَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبَدَنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ عَطَبَ
مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتُ عَلَيْهِ مَوْتًا فَأَنْحَرَهَا ثُمَّ
اغْمِسُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ صَفْحَتَهَا
وَلَا تَطْعَمُهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رَفَقَتِكَ *

کر واقعہ بیان کرتا ہوں، چنانچہ جا کر حضرت ابن عباسؓ سے
اپنے اونٹ کی کیفیت بیان کی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا تم نے جاننے والے سے پوچھا، ایک مرتبہ آنحضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے سونہ اونٹ ایک آدمی کے ہمراہ
روانہ کئے اور اونٹوں کی خدمت پر اسے مامور کر کے روانہ کیا،
وہ شخص جا کر بوٹ آیا، اور کہایا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ ان میں
سے تھک جائے تو کیا کروں، فرمایا اسے ذبح کر کے اس کے گلے
میں جو دو جوتیاں ہیں، انہیں خون میں رنگ کر کوہان کے ایک
پہلو پر بھی خون کا نشان کر دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی بھی اس اونٹ کا گوشت نہ کھائے۔

۷۲۳- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل
بن علیہ، ابوالتیاح، موسیٰ بن سلمہ، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ
سولہ اونٹوں کو روانہ کیا، پھر باقی حدیث عبدالوارث کی روایت
کی طرح نقل کی ہے، اور حدیث کا پہلا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

۷۲۴- ابو غسان مسمعی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، سنان بن
سلمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
کہ ذویب ابو قبیسہ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیا کرتے تھے، اور
حکم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے
اور تمہیں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، تو اسے ذبح کر دینا اور اس
کے گلے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان
کے ایک پہلو پر مار دینا، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے
کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

(فائدہ) یہ نقلی قربانی کا حکم ہے اور اگر واجبہ ہو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہیں، اور اس کے ساتھ یہ فعل اس لئے کیا جائے، تاکہ معلوم ہو
جائے کہ یہ قربانی ہے اور فقراء اس کا گوشت کھالیں (شرح ابی وشیخ شلوسی)۔

(۹۸) بَابُ وَجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ
وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ *

۷۲۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلِّ وَجْهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي *

۷۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمُ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ *

(فائدہ) معوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے، اور یہی تمام علماء کرام کا مسلک ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اور یہی چیز عالمگیریہ میں مرقوم ہے، ہاں عمرہ کرنے والے اور مکہ کی پروا جب نہیں (نودوی جلد ۱ صفحہ ۷۷۷)۔

۷۲۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَفَتَّى أَنْ تَصُدَّرَ الْحَائِضُ قُلَّ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لَا فَسَلْ فَلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ *

۷۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح

باب (۹۸) طواف وداع واجب ہے اور حائضہ عورت سے معاف ہے!

۷۲۵- سعید بن منصور، زہیر بن حرب، سفیان، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ ہر ایک راستہ سے واپس ہو جایا کرتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک چلتے وقت بیت اللہ کا طواف نہ کر لے، کوئی واپس نہ جائے، زہیر کی روایت میں ”فی“ کا لفظ نہیں ہے۔

۷۲۶- سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں، اور حائضہ عورت سے اس کی تخفیف ہو گئی۔

(فائدہ) معوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے، اور یہی تمام علماء کرام کا مسلک ہے، باقی حائضہ سے معاف ہے اور یہی چیز عالمگیریہ میں مرقوم ہے، ہاں عمرہ کرنے والے اور مکہ کی پروا جب نہیں (نودوی جلد ۱ صفحہ ۷۷۷)۔

۷۲۷- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس تھا کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا، آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف رخصت کرنے سے قبل مکہ سے آسکتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا، کہ اگر تم کو میرے فتویٰ کا یقین نہیں ہے تو فلاں انصاریہ عورت سے دریافت کر لو، کہ کیا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا یا نہیں، چنانچہ حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس کے پاس ہنستے ہوئے واپس آئے اور فرمایا کہ میں جانتا تھا، آپ سچ فرماتے ہیں۔

۷۲۸- قتیبہ، لیث (دوسری سند) محمد بن رج، لیث، ابن

و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسْتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ *

شہاب، ابو سلمہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے ان کے حیض آنے کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ طواف افاضہ کر چکی تھیں، بعد میں حائضہ ہوئیں، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تو پھر چلیں۔

۷۲۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۷۲۹- ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن یونس، ابن شہاب، اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ (حضرت عائشہ) فرماتی ہیں، حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض میں مبتلا ہو گئیں، بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۷۳۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۷۳۰- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان (تیسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، ایوب، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت حیض میں ہو گئی ہیں، زہری کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۷۳۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۷۳۱- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، افلاح، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں اندیشہ تھا، کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے قبل حیض میں مبتلا ہو جائیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف

لائے، اور فرمایا، کیا صفیہ ہمیں روک رکھے گی، ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا تو اب نہیں۔

۷۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عمرہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! صفیہ حیض میں مبتلا ہو گئیں، آپ نے فرمایا، شاید وہ ہم کو روک رکھے گی، کیا انہوں نے تم سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، سب نے عرض کیا کیوں نہیں، کیا تھا، آپ نے فرمایا، تو بس چلو۔

۷۳۳۔ حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم تمیمی، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربت کرنا چاہی تو آپ سے عرض کیا گیا، کہ وہ حائضہ ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا وہ ہم کو روک رکھے گی، عرض کیا گیا، کہ یا رسول اللہ! وہ تو دس ذی الحجہ کو طواف زیارت کر چکی ہیں، فرمایا، تو بس تمہارے ساتھ وہ بھی چلیں۔

۷۳۴۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے چلنا چاہا، تو حضرت صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازہ پر کبیدہ خاطر اور غمگین ہو کر کھڑی ہو گئیں، آپ نے فرمایا، انڈی بال کاٹی، تو ہم کو روک لے گی، پھر فرمایا کیا یوم النحر کو تم نے طواف افاضہ کر لیا تھا، انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر چلو۔

عَنْهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ أَحَابِسْتَنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذْنَ *

۷۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ *

۷۳۳۔ وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهَا قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسْتَنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ *

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَالْفُظْ لُهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَثِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَفْرَى خَلَقَى إِنَّكَ لَحَابِسْتَنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفْضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي *

۷۳۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَثِيرَةَ حَزِينَةَ *

(۹۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلَاةِ فِيهَا وَالِدُعَاءِ فِي نَوَاحِيهَا كُلِّهَا *

۷۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ وَبَلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَضَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بَنِيَّ حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ وَكَانَ الثَّيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى *

۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَائِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ

۷۳۵- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حکم کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ان کی روایت میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اداس اور غمگین ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۹۹) حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبہ میں داخل ہونے کا استحباب اور اس میں جا کر نماز پڑھنا، اور نواحی کعبہ میں دعا مانگنا

۷۳۶- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عثمان بن طلحہؓ حبشی کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اندر رہے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ جس وقت آپ باہر تشریف لائے، تو میں نے بلال سے دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا، فرمایا حضور نے دو ستونوں کو بائیں طرف اور ایک کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، اور بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

۷۳۷- ابوالربیع زہرائی و قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور کعبہ کے صحن میں فروکش ہوئے اور عثمان بن طلحہؓ کو طلب کیا، انہوں نے کبھی لا کر پیش کی، اور دروازہ کھول دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَجَاءَ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ فَلَبِسُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَنَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى*

۷۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى أَنَاخَ بِبَنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ أَتَنِي بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ*

۷۳۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا

حضرت بلالؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اندر داخل ہوئے اور دروازہ کے متعلق حکم دیا، وہ بند کر دیا گیا، سب حضرات دیر تک اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں جھپٹا، اور سب لوگوں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، اور بلال آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلال سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز پڑھی تھی، انہوں نے جواب دیا ہاں! میں نے دریافت کیا، کس جگہ پر، فرمایا، ان کے منہ کے سامنے دو ستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی تھی۔

۷۳۸- ابن ابی عمر، سفیان، ایوب سختیانی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے، کعبہ کے صحن میں اونٹنی کو بٹھلایا، پھر عثمان بن طلحہؓ کو طلب فرمایا، اور ارشاد فرمایا، کہ کنجی لاؤ، عثمان نے اپنی ماں سے جا کر کنجی طلب کی، اس نے دینے سے انکار کر دیا، عثمان بولے کنجی دے دو، ورنہ یہ تلوار میری پشت سے پار ہو جائے گی، مجبوراً اس نے کنجی دے دی، عثمان کنجی لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو کنجی دے دی، آپ نے دروازہ کھولا، بقیہ حدیث بدستور روایت ہے۔

۷۳۹- زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (تیسری سند) ابن نمیر، عبدہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہؓ، بلالؓ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے، دروازہ بند کر دیا گیا، دیر تک بند رہنے کے بعد پھر دروازہ کھلا اور سب سے پہلے میں ہی داخل

ہوا، حضرت بلال سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، فرمایا اگلے ستونوں کے درمیان، مگر میں یہ دریافت کرنا بھول گیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

۷۴۰۔ حمید بن مسعدہ، خالد بن حارث، عبد اللہ بن عون، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ببال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہؓ نے دروازہ بند کر دیا تھا، دیر تک یہ حضرات اندر رہے، دیر کے بعد دروازہ کھلا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، اور میں زینہ پر چڑھ کر اندر گیا، اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی ہے، کہا اس جگہ، مگر یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپؐ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَسَيِّتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۴۰۔ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكُعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ وَأَجَافٌ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مِيلًا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَسَيِّتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى *

۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابن شہاب، سالم، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا، جب دروازہ کھلا تو داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میں ہی تھا، میں بلالؓ سے ملا اور دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ *

۷۴۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ بیت اللہ

۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عِنْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَاخْبَرَنِي بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ -

۷۴۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ *

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، اور حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل ہوئے، اور آپ کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، اور دروازہ بند کر دیا گیا، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر دو یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۷۴۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے کہا کہ کیا تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، عطاء بولے تو وہ داخل ہونے سے تھوڑا منع کرتے ہیں، لیکن میں نے ان سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت اللہ میں داخل ہوئے، تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی، اور اس میں نماز نہیں پڑھی (۱)، ہاں! جس وقت باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں، اور فرمایا یہ قبلہ ہے، میں نے ان سے کہا کیا حکم ہے، اس کے کناروں کا، اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز پڑھنے کا، فرمایا ہر طرف بیت اللہ کے قبلہ ہے۔

(۱) حضرت بلالؓ اور حضرت اسامہؓ کی روایتوں میں تطبیق دے کر دونوں کو جمع کرنا بھی ممکن ہے۔ تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو ابتداء دعا میں مشغول ہو گئے آپ کو دعا میں مشغول دیکھ کر حضرت اسامہؓ بھی کعبہ کی دوسری جانب دعا میں مشغول ہو گئے۔ حضرت اسامہؓ کی دعا میں مشغولیت کے دوران ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جسے حضرت اسامہؓ نے نہیں دیکھا اور حضرت بلالؓ نے آپ کے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا۔ تطبیق کی دوسری صورت یہ ہے کہ دروازہ بند کرنے کی وجہ سے اندر اندھیرا ہو گیا تھا اس تاریکی کی وجہ سے حضرت اسامہؓ کو آپ کی نماز کا علم نہ ہوا اور حضرت بلالؓ آپ کے قریب تھے اس لئے انھیں معلوم ہو گیا۔ تطبیق کی تیسری صورت یہ ہے کہ حضرت اسامہؓ کسی وجہ سے بیت اللہ سے باہر گئے ہوں گے اس دوران آپ نے نماز پڑھی جس کا حضرت اسامہؓ کو علم نہ ہو سکا۔

(فائدہ) یعنی قیامت تک یہی فیصلہ رہے گا، اور یہ منسوخ نہیں ہوگا، اور ان تمام روایتوں میں محدثین نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے، کہ جس میں کعبہ کے اندر نماز کا تذکرہ ہے، اور حضرت اسامہ کی روایت سے تمسک نہیں کیا، کیونکہ حضرت بلالؓ نے ایک امر زائد ثابت کیا ہے، اور ثبوت مقدم ہوا کرتا ہے، اس کے علاوہ اور بکثرت دل کھل اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے اور نیز امام ابو حنیفہ، شافعی، ثوری، احمد اور جمہور علماء کرام کے نزدیک بیت اللہ شریف میں فرائض و نوافل کا پڑھنا صحیح اور درست ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۸، شرح ابی وثنوی جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَلَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ *

۷۴۵۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا بِشَمْعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لَا *

(فائدہ) یہ ۷۴۵ عمرہ فضا کا واقعہ ہے کیونکہ اس وقت بیت اللہ میں اندر بت رکھے ہوئے تھے اور مشرکین انہیں ہٹانے نہیں دیتے تھے، اس لئے آپؐ اندر تشریف نہیں لے گئے، ہاں فتح کے سال بیت اللہ کو بتوں سے پاک و صاف کیا گیا اور آپؐ نے پھر اندر جا کر نماز پڑھی (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۲۹)۔

باب (۱۰۰) کعبہ کو توڑ کر از سر نو تعمیر کرنے کا بیان! ۷۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں بیت اللہ کو شہید کر کے اسے پھر بنائے ابراہیمی پر بنا دیتا، اس لئے کہ قریش نے جس وقت بیت اللہ کو بنایا تو اسے چھوٹا کر دیا، اور اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بنایا۔

۷۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابن نمیر، ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أُسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَى الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلَتْ لَهَا حَفًّا *

۷۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۷۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَرَيَا أَنْ قَوْمَكَ حِينَ بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِذَانُ قَوْمِي بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْتَ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمِّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ *

۷۴۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ أَبِي فُحَّافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدَ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكَفْرِ لَأَفْقَتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَجَعْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ *

۷۵۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۷۴۸ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق، عبد اللہ بن عمر، حضرت عائشہ زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ بناتے وقت اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا، میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ تو پھر آپ کیوں نہیں اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق بنا دیتے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں ضرور ایسا کر دیتا (یہ روایت سن کر) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بولے، کہ حضرت عائشہؓ نے ضرور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا، کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کونوں کا جو حجر سے متصل ہیں، استلام کرنا اس لئے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر پورا پورا بنا ہوا نہیں ہے۔

۷۴۹ - ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، مخرمہ (دوسری سند) ہارون بن سعید ایلّی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، نافع، مولیٰ، ابن عمرؓ، عبد اللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ، حضرت عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری قوم جاہلیت یا کفر کو نئی نئی نہ چھوڑے ہوتی، تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیتا، اور اس کا دروازہ زمین سے ملا دیتا، اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔

۷۵۰ - محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم بن حیّان، سعید بن میناء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ

ابْنِ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَلَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلَزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنْ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ *

تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہؓ نے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے اسے زمین سے ملا دیتا، ایک دروازہ مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی طرف اور چھ ہاتھ زمینِ حطیم میں اور ملا دیتا، اس لئے کہ قریش نے جب خانہ کعبہ کو بنایا تو چھوٹا کر دیا۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے مفسدہ کے خدشہ سے تغیر کو مناسب نہ سمجھا، اس لئے صرف تمنائی کرتے رہے، اس سے معلوم ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بمصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے، اگلے فائدے میں انشاء اللہ بنائے کعبہ کے متعلق مفصل کلام آجائے گا۔

۷۵۱- وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَحْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّبَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَوْ أَصْلَحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلَحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدْعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ احْتَرَقَ بَيْتَهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ يَبْتَ رِبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَعِجِرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازَمَ عَلَى أَمْرِي فَمَضَى مَضَى الثَّلَاثِ أَجْمَعَ رَأْيُهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزَلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ

۵۱۔ ہناد بن سری، ابن ابی زائدہ، ابن ابی سلیمان، عطاء، بیان کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب کہ شام والے مکہ میں آکر لڑے، اور بیت اللہ جل گیا، اور جو کچھ اس کا حال ہونا تھا سو ہوا، تو ابن زبیرؓ نے کعبہ کو اسی حال میں رہنے دیا، یہاں تک کہ سب لوگ موسم حج میں جمع ہوئے، ابن زبیر کا ارادہ تھا کہ لوگوں کا تجربہ کریں (کہ ان میں دین کی حمیت ہے یا نہیں) یا انہیں اہل شام کی لڑائی پر جرات دلائیں، جب سب آگئے تو حضرت ابن زبیرؓ نے فرمایا، کہ اے لوگو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، کہ میں اسے توڑ کر از سر نو بنادوں، یا اس میں جو حصہ خراب ہو گیا ہے، اسے درست کر دوں، ابن عباس نے فرمایا کہ میری سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ جو حصہ اس میں خراب ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو، اور کعبہ کو اسی حال پر چھوڑ دو، جیسا کہ لوگوں کے اسلام لانے کے وقت تھا، اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو، کہ جن پر لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے، اور آنحضرت مبعوث ہوئے، ابن زبیر بولے اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے، تو نیا بنائے بغیر کبھی آرام سے بیٹھ نہیں سکتا، تو تمہارے پروردگار کا مکان تو بہت اعلیٰ ہے، اور میں اپنے پروردگار سے تین بار مشورہ کرتا ہوں پھر اپنے کام کا پختہ ارادہ

حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا
فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسُتِرَ عَنْهَا السُّتُورُ حَتَّى ارْتَفَعَ
بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ
تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا
أَنَّ النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي
مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقْوِي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ
فِيهِ مِنَ الْحِجَرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا
يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا
الْيَوْمَ أَحَدُ مَا أَنْفَقْتُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ
فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجَرِ حَتَّى أَبْدَى
أُسًا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ
طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ
اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ
بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يَدْخُلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ
فَلَمَّا قَتَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ
الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ
الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ
بِنَا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيفِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا
رَأَدَ فِي طُولِهِ فَأَقْرَهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجَرِ
فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ
وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ *

کرتا ہوں، جب تین مرتبہ استخارہ کر چکے تو ان کا قلب از سر نو
بنانے پر آمادہ ہوا، تو لوگ اس بات کا خوف کرنے لگے کہ جو
شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ کو توڑنے کے لئے چڑھے تو کہیں
اس پر بلائے آسمانی نازل نہ ہو جائے، حتیٰ کہ ایک شخص اوپر چڑھا
اور اس میں سے ایک پتھر گریا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر
کوئی بلا نازل نہیں ہوئی تو ایک دوسرے پر گرنے لگے، اور اسے
شہید کر کے زمین سے ملا دیا، اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے
کر کے ان پر پردہ ڈال دیا، یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہوتی
گئیں، پھر ابن زبیر نے فرمایا کہ میں نے عائشہؓ سے سنا فرما رہی
تھیں، کہ حضور فرماتے تھے، کہ اگر لوگ نیا نیا کفر نہ چھوڑے
ہوتے، اور پھر نہ میرے پاس اتنا خرچ ہے کہ میں اس کو بنا
سکوں، تو پانچ گز حطیم سے بیت اللہ میں داخل کر دیتا، میں اس کا
ایک دروازہ بناتا کہ لوگ اس سے اندر جاتے اور دوسرا دروازہ ایسا
کر دیتا کہ لوگ اس سے باہر آتے، ابن زبیرؓ نے فرمایا آج ہرے
پاس اتنا خرچہ بھی ہے، اور لوگوں کا خوف بھی نہیں، راوی بیان
کرتے ہیں، چنانچہ ابن زبیرؓ نے پانچ گز حطیم کی جانب سے زمین
اس میں بڑھادی، حتیٰ کہ اس جگہ ایک بنیاد (بنائے ابراہیمی) کی
نکلی، کہ لوگوں نے اسے خوب دیکھا، چنانچہ اسی بنیاد پر دیوار اٹھانا
شروع کر دی، اور بیت اللہ کا طول اٹھارہ ذراع تھا، پھر جب اس
میں زیادتی کی، تو لبان چھوٹا معلوم ہونے لگا تو اس کے لبان
میں بھی دس ذراع کا اضافہ کر دیا، اور اس کے دو دروازے
بنائے، کہ ایک سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر جائیں،
جب ابن زبیر شہید کر دیئے گئے، تو حجج نے عبد الملک بن
مروان کو اس کی اطلاع دی، اور لکھا کہ حضرت ابن زبیر نے بیت
اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ان ہی بنیادوں کے مطابق ہے، کہ جس پر
مکہ مکرمہ کے معتبر لوگوں نے دیکھا ہے تو عبد الملک بن مروان
نے لکھا کہ حضرت ابن زبیرؓ کے اس تغیر و تبدل سے ہمیں کوئی
سرور کار نہیں، لہذا جو انہوں نے طول میں زیادتی کی ہے اسے تو

رہنے دو، اور جو حطیم کی طرف سے انہوں نے زائد کیا ہے، اسے نکال دو، اور پھر حالت اولیٰ پر بنادو، اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے وہ بھی بند کر دو، غرضیکہ حجاج نے کعبہ کو شہید کر کے پھر بنائے اول پر بنادیا۔

۷۵۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عبد اللہ بن عبید بن عمیر، ولید بن عطاء، حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، عبد اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں، کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ، عبد الملک بن مروان کے پاس اس کے زمانہ خلافت میں وفدے کر گئے تو عبد الملک نے ان سے کہا، میرا گمان ہے کہ ابو ضیب یعنی ابن زبیر جو حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث سنی ہے، عبد الملک نے کہا، تم نے کیا سنا ہے، بیان کرو، حارث نے کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا، اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا، تو جتنا انہوں نے اس میں چھوڑ دیا تھا، میں اسے بنادیتا، سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ میرے بعد اسے ویسا ہی بنادیں، تو آؤ میں دکھا دوں، جو انہوں نے چھوڑ دیا، چنانچہ حضرت عائشہؓ کو دکھا دیا، اور وہ تقریباً سات ہاتھ تھے، یہ تو عبد اللہ بن عبید کی روایت ہوئی، باقی ولید بن عطاء نے یہ مضمون زائد بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے کر دیتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب، اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کر دیا ہے؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، کہ نہیں، آپ نے فرمایا، معزز بننے کے لئے، تاکہ کعبہ میں وہ لوگ داخل ہو سکیں جنہیں وہ داخل کرنا چاہیں، چنانچہ جب کوئی شخص کعبہ کے اندر جانا چاہتا ہے تو اسے بلاتے، جب وہ شخص داخل ہونے کے قریب پہنچ جاتا، تو اس کو دھکا دے دیتے، اور

۷۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدٍ وَفَدَّ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَتَوَلَّوْا حَدَاثَهُ عَهْدِهِمْ بِالْشُرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَأَ لِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَتَوَهَّ فِهْلُمْنِي لِأُرَيْثَ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَذَرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكَ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدْعُوهُ يَرْتَقِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَنَكَتَ سَاعَةً بَعْصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ
وَمَا تَحْمَلُ *

وہ گر پڑتا، عبد الملک نے (یہ سن کر) حارث سے کہا، کیا تم نے
یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے خود سنی ہے، کہا ہاں، عبد الملک
لکڑی سے تھوڑی دیر زمین کریدتا رہا، اور پھر یولا کاش میں
ابن زبیرؓ کے کام کو اسی طرح چھوڑ دیتا۔

۷۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ حَبَلَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ *

۷۵۳- محمد بن عمرو بن جبلة، ابو عاصم (دوسری سند) عبد بن
حمید، عبد الرزاق، ابن جریر اسی سند کے ساتھ روایت منقول
ہے جس طرح ابن بکر نے حدیث روایت کی ہے۔

۷۵۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
لِلَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي
صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ
مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتِلُ
لِلَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حَدَّثَانُ قَوْمِيكَ
بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنْ
الْحِجَرِ فَإِنَّ قَوْمِيكَ قَصَرُوا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ
الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلْ هَذَا
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَتَلْتُ أَنْ
أُهِدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ *

۷۵۴- محمد بن حاتم، عبد اللہ بن بکر سہمی، حاتم بن ابی صغیرہ،
ابو قزعة بیان کرتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان بیت اللہ کا
طواف کر رہا تھا، کہنے لگا (عیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ ابن زبیرؓ کو ہلاک
کرے، وہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر جھوٹ باندھتا تھا، اور
کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا، فرماتی تھیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نے نیا
نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حطیم کی طرف زائد کر
دیتا، اس لئے کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ شریف کی بنا کو چھوٹا
کر دیا ہے، تو حارث بن عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا، کہ اے امیر المؤمنین ایسا مت کہو، اس لئے کہ میں نے خود
ام المؤمنین (حضرت عائشہؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث
سنی ہے، تو عبد الملک نے بولا، اگر کعبہ کے شہید کرنے سے
قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیرؓ کی بنائی کو قائم رکھتا۔

(فائدہ) امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں، کہ علمائے کرام نے فرمایا، کہ بیت اللہ کی پانچ مرتبہ تعمیر ہوئی ہے، اول مرتبہ فرشتوں نے
بنایا، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، اس کے بعد جاہلیت میں قریش نے، اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۳۵
یا ۲۵ برس تھی، اور پھر چوتھی مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کے مطابق اس کی تعمیر کی، اور پانچویں
مرتبہ حج بن یوسف نے، اور آج تک حجاج ہی کی بنیاد پر موجود ہے۔ بارون الرشید نے امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ میں بیت اللہ کو منہدم
کر کے پھر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا کے مطابق بنادوں، تو امام مالک نے فرمایا، اے امیر المؤمنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کو
ہو شاہوں کا کھونا نہ بنائیے، واللہ اعلم وعلیہ اتم (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۳۹)۔

۷۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۷۵۵- سعید بن منصور، ابوالحوصل، اشعث بن ابی الشعث، اسود

أَخْوَصَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ
أَمِنْ أُنْبِيتَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فِيمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ
فِي النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ
قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكَ
قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا
وَلَوْ أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَأَخَافُ أَنْ تُكْرِ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ
الْجَدْرَ فِي النَّبِيِّ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ *

۷۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَحْرِ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَقَالَ
فِيهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ
إِلَّا بِسُلْمٍ وَقَالَ مَخَافَةٌ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ *

(۱۰۱) بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِرَمَانَةِ
وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِمَوْتِ *

۷۵۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ
الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمٍ تَسْتَفْتِيهِ
فَجَعَلَ الْفَضْلُ يُنْظَرُ إِلَيْهَا وَتَنْظَرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ

بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ شریف میں شامل
ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا، اس کا دروازہ کیوں
اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے کہ
جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں روک دیں، اور اگر
تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی، اور مجھے خوف نہ
ہو تا کہ ان کے دل تبدیل ہو جائیں گے، تو میں ارادہ کرتا کہ
حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں شامل کر دوں، اور اس کے
دروازہ کو زمین سے لگا دوں۔

۷۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اشعث بن
ابی الشعثاء، اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا، اور
ابوالاخوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی، باقی اس میں یہ
الفاظ ہیں، کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر
سیڑھی کے اس پر چڑھ نہیں سکتے، اور حضرت کے جواب میں
یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جاویں۔

باب (۱۰۱) عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے
حج کرنا!

۷۵۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سلیمان بن یسار،
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی
اور وہ آپ سے کچھ دریافت کرنے لگی اور حضرت فضل بن
عباسؓ اسے دیکھے لگے، وہ فضل بن عباسؓ کو دیکھنے لگی،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباسؓ کا منہ دوسری

طرف پھیر دیتے تھے، غرضیکہ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے، وہ میرے باپ پر بڑھاپے میں فرض ہوا، اور ان میں سواری پر جم کر بیٹھنے کی طاقت نہیں ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا، ہاں اور یہ واقعہ حجتہ الوداع کا ہے۔

۷۵۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ، ابن جریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج واجب ہے اور وہ سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے حج کر لو۔

(فائدہ) عاجزی کے وقت نیابت فی الحج ہے، جمہور علماء کا یہی مسک ہے (یعنی شرح بخاری، بحر، موسیٰ، نووی)

باب (۱۰۲) نابالغ کے حج کا حکم!

۷۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کو کچھ سوار مقام رحاء میں ملے، آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو، انہوں نے عرض کیا، مسلمان، پھر انہوں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ کا رسول ہوں، ان میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو ہاتھوں پر بلند کیا اور کہا، کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں! اور تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔

الْفَضْلُ إِلَى الشَّقِّ الْآخِرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۷۵۸ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّي عَنْهُ *

(۱۰۲) بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ *

۷۵۹ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ آخَرُ *

(فائدہ) عالمگیر یہ میں ہے کہ بچہ پر حج واجب نہیں ہے، اگر اس نے بلوغ سے قبل حج کر لیا ہے تو فریضہ اسلام اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا، اور یہ حج نفل شمار ہوگا (موسیٰ جلد ۱، صفحہ ۳۷۵) اس تصریح کے بعد پھر عدم صحت کا قول کسی کی جانب سے منسوب کرنا بہتر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں، اور علامہ یعنی عمدہ القاری میں فرماتے ہیں، کہ یہی حسن بصری مجاہد، عطاء بن ابی ریح، نخعی، ثوری، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، مالک، شافعی اور احمد اور تمام علمائے کرام کا مسک ہے (عمدہ القاری جلد ۱ صفحہ ۲۱۶)۔

۷۶۰۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابواسامہ، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنا بچہ بلند کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہے، آپ نے فرمایا ہاں! اور ثواب اس کا تمہارے لئے ہے۔

۷۶۱۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابراہیم بن عقبہ، کریب بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھایا، اور دریافت کیا، یا رسول اللہ! اس کا بھی حج ہو جائے گا، آپ نے فرمایا ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔

۷۶۲۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، محمد بن عقبہ، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۰۳) زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے

۷۶۳۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ربیع بن مسلم قرشی، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا، اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے، سو حج کرو، ایک شخص نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ خاموش رہے، یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا، اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر فرمایا مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو، کہ جس پر میں تم کو چھوڑ دوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور انبیاء کرام سے اختلاف کرنے ہی کی بنا پر ہلاک (۱) ہوئے ہیں لہذا جب تم کو کسی چیز کا حکم دوں، تو بقدر طاقت اسے بجالاؤ اور

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ *

۷۶۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ * ۷۶۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ *

(۱۰۳) بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ * ۷۶۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَّتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ وَكَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَائِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ

(۱) پہلی امتوں کی طرف سے کئے گئے سوال جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا سوال اللہ تعالیٰ کو سامنے دیکھنے کا سوال اور گائے کے رنگ وغیرہ کے بارے میں سوال۔

فَدَعَوْهُ *

جب کسی چیز سے منع کروں، تو اسے چھوڑ دو۔

(فائدہ) یہ سائل اقرع بن حابس تھے، جیسا کہ دوسری روایت میں آچکا ہے، اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ زندگی میں صرف ایک مرتبہ اصول شرع کے مطابق حج فرض ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۳۲)۔

باب (۱۰۴) عورت کو حج وغیرہ کا سفر محرم کے ساتھ کرنا چاہئے!

(۱۰۴) بَابِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مُحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ *

۷۶۴۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ *

۷۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابو بکر کی روایت میں تین دن سے زائد کا تذکرہ کیا ہے، اور ابن نمیر نے اسی روایت میں اپنے والد سے تین دن کا ذکر کیا ہے، مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

۷۶۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ فِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ *

۷۶۶۔ محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو، یہ کہ تین رات کا سفر کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔

۷۶۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے کسی عورت کو سفر کرنا جائز نہیں، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو، اور باجماع امت عورت پر بھی حج فرض ہے، مگر وجوب کی شرط محرم کا ہونا ہے، مگر یہ کہ مکہ اور اس کے درمیان مدت سفر سے کم مسافت ہو، اس لئے کہ بزار اور صحیح مسلم کی روایت میں صاف تصریح آگئی ہے، کہ عورت بغیر محرم کے حج نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں غزوہ میں نام لکھا چکا ہوں اور میری عورت حج کا ارادہ رکھتی ہے، آپ نے فرمایا، جاؤ اس کے ساتھ حج کرو (بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۳۲۹، عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۴۳، نووی جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)۔

۷۶۷۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، عبد الملک بن عمیر، قرعہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی، اور وہ مجھے بہت پسند

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرُوا الرِّحَالَ إِلَّا بِثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا *

آئی، تو میں نے ان سے کہا، آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، تو کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو کہ میں نے آپ سے نہیں سنی، اب سنو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ کجاوے تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی جانب نہ کسے جائیں (۱)، ایک میری یہ مسجد، دوسری مسجد حرام اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا، فرما رہے تھے کہ عورت زمانہ میں دو دن کا سفر نہ کرے، مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو یا شوہر۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ وجوب کی شرط محرم یا شوہر کا ہونا ہے، فقہانے یہی شرائط حج میں لکھا ہے، کذا فی الکفر و شرحہ، اور اس حدیث سے ان تین مسجدوں کی فضیلت اور منقبت ثابت ہوئی، اور ان کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا یا نذر وغیرہ کرنا صحیح نہیں۔

۷۶۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، قزعة بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں، جو مجھے بہت پسند آئیں، آپ نے عورت کو دو دن کا تنہا سفر کرنے سے منع کیا، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا محرم۔ اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۷۶۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبَنِي وَأَيَّقَنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ *

۷۶۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرہ، ابراہیم سہم بن منجاب، قزعة، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر محرم کے عورت کو تین راتوں کے سفر سے منع کیا ہے۔

۷۶۹- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۰۔ ابو غسان مسعمی، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ

۷۷۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ

(۱) یعنی محض نماز پڑھنے کے لئے ان تین مسجدوں کے لئے تو سفر کیا جائے ان کے علاوہ مساجد کی طرف سفر نہ کیا جائے البتہ کسی اور مقصد کے لئے سفر ہو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے یا اولیاء صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے یا تحصیل علم اور جہاد کے لئے سفر کرنے کی ممانعت نہیں ہے وہ جائز ہے۔

اپنے والد، قتادہ، قرظہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی عورت، تین رات سے زائد مسافت کا سفر نہ کرے، مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۷۷۱۔ ابن ثنی، ابن ابی عدی، سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں یہ ہے کہ تین رات سے زائد کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے۔

۷۷۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بغیر محرم کے ایک رات کا سفر کرنا بھی کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے۔

۷۷۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن ابی ذؤب، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی منزل کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سعید بن ابی سعید مقبری بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے ایک شبانہ روز کی منزل کا سفر کرنا بھی حلال نہیں ہے۔

۷۷۵۔ ابو کامل جحدری، بشر بن مفضل، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۲۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا *

۷۷۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ *

۷۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا *

۷۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ بغیر محرم کے تین رات کا سفر اختیار کرے۔

۷۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہر یا اپنے بھائی یا کسی اور محرم کی ہمراہی کے بغیر کوئی سفر کرنا حلال نہیں، خواہ تین دن کا ہو، یا تین دن سے زائد کا۔

۷۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو سعید انج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۷۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، خطبہ کی حالت میں آپ فرما رہے تھے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر عورت کے محرم کے خلوت نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص کھڑے ہوئے، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔

۷۷۹۔ ابوالریح زہرائی، حماد، عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۷۸۰۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج اسی سند

صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة أن تسافر ثلاثاً إلا ومعهما ذو محرم منها *

۷۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا *

۷۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُعَبَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ لَا يَحِلُّونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي كَتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ *

(فائدہ) اسی روایت کا میں نے گذشتہ فائدے میں حوالہ دیا ہے۔

۷۷۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۸۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

يَعْنِي ابْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَّا يَخْلُونَ رَجُلٌ
بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ *

(۱۰۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ
ذَابْتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرٍ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ وَبَيَانِ
الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ *

۷۸۱- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
بُورِزِيئِرٌ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ
كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا
هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُونَ) لِلَّهِمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا
الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ
وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ
قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيَاتُ تَأْيِيدٍ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا
حَامِدُونَ *

۷۸۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عُلْيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوَرِ بَعْدَ الْكُوَيْ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ
ذکر نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بدوں اس کے
محرم کے خلوت نہ کرے۔

باب (۱۰۵) حج وغیرہ کے سفر کے لئے روانہ
ہونے کے وقت ذکر الہی کے مستحب ہونے کا
بیان!

۷۸۱۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، علی
ازدی بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے انہیں سکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں
سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ
اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے، سبحان الذی ظہر لہ النجی، یعنی
پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا، اور
ہم اسے دہانہ سکتے تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ
جانے والے ہیں (۱)، الہی ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں
پرہیزگاری اور نیکی کا سوال کرتے ہیں، اور ایسے کام کا جسے تو پسند
کرے، الہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے، اور اس کے بعد کو ہم
سے کم کر دے، الہی تو سفر میں رفیق ہے، اور گھروالوں میں خلیفہ
ہے، یا اللہ میں تجھ سے سفر کی سختیوں اور رنج و غم سے، اور مال اور
گھروالوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے پناہ مانگتا ہوں
اور جب سفر سے لوٹ آئے تو انہیں بھی پڑھے اور یہ الفاظ زیادہ
کرے، آہون، تائبون، عابدون، ربنا حامدون۔

۷۸۲۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عاصم احوال، حضرت
عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کے
شدائد سے، مناظر کی ناگواری سے اور اچھائی کے بعد برائی
سے، اور مظلوم کی بددعا سے، اور اہل و مال میں تکلیف دہ منظر

(۱) اس دعا میں دنیا سے آخرت کی طرف سفر کی اور دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونے کی یاد دہانی ہے۔

سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۷۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور زہیر بن حرب، ابو معاویہ (دوسری سند) حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن عبد الواحد کی روایت میں ”فی المال والاهل“ ہے، اور محمد بن حازم کی روایت میں ہے کہ واپسی کے وقت ”اہل“ کا لفظ پہلے بولتے، اور ان دونوں روایتوں میں ”اللهم انی اعوذ بک من وعشاء السفر“ کے الفاظ ہیں۔

باب (۱۰۶) حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھنی چاہئے!

۷۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بڑے، چھوٹے جہاد یا حج و عمرہ سے واپس تشریف لاتے، اور کسی ٹیلہ یا ہموار میدان میں پہنچتے، تو تین مرتبہ تکبیر کہنے کے بعد فرماتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، ہم اپنے رب کی تعریف کرنے والے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندہ کی مدد کی، اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ایوب کی روایت میں تکبیر کا دوسرا مرتبہ ذکر ہے۔

وَسَوْءَ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كِنَانُهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ *

(۱۰۶) بَاب مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ *

۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَلِلْفُظِ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُبُوشِ أَوْ السَّرَايَا أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَتَّبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

۷۸۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ *

۷۸۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ *

۷۸۷ - وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۱۰۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّزُولِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّنَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرٌّ بِهِمَا * ۷۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رُلْبَطْحَاءَ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَنَى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ *

۷۸۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّ الْمُهَاجِرَ الْمِصْرِيَّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَالتَّبَطُّ نُهُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسِيحُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا *

۷۹۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ

۷۸۶۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب واپس آ رہے تھے، اور حضرت صفیہؓ آپ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھی، جب مدینہ کی پشت پر پہنچے تو حضور نے فرمایا، آئیوں، تائبوں، عابدوں، لربنا حامدون، آپ برابر یہی الفاظ کہتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

۷۸۷۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، یحییٰ بن ابی اسحاق، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۰۷) بطحاء ذی الحلیفہ میں اترنے، اور حج یا عمرہ کے سلسلہ میں جب وہاں سے گزرے تو اس میں نماز پڑھنے کا استحباب!

۷۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحلیفہ کی کنکر پٹی زمین میں اپنا اونٹ بٹھلایا اور وہاں نماز پڑھی، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۷۸۹۔ محمد بن ریح بن مہاجر مصری، لیث (دوسری سند) قتیبہ، لیث، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بطحاء ذی الحلیفہ میں اپنا اونٹ بٹھایا کرتے تھے کہ جس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اونٹ بٹھاتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

۷۹۰۔ محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن ضرہ، موسیٰ بن عقبہ،

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ سے واپسی پر اس بطحائے ذی الحلیفہ میں قیام کرتے تھے، جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرماتے تھے۔

۷۹۱۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں مقام ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے، کہ آپ سے کہا گیا، کہ یہ بطحائے مبارکہ ہے۔

۷۹۲۔ محمد بن بکار بن ریان، سرج بن یونس، اسماعیل بن جعفر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا، اور آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کے میدان کے درمیان میں اترے ہوئے تھے، تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں، موسیٰ بیان کرتے ہیں، کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس نماز کی جگہ اونٹ بٹھایا، کہ جہاں عبداللہ بن عمر اونٹ بٹھلاتے تھے، اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ سمجھتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچی ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے درمیان وہ مقام واقع ہے۔

باب (۱۰۸) کوئی مشرک حج بیت اللہ نہ کرے، اور نہ کوئی برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرے، اور حج اکبر کا بیان۔

۷۹۳۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بن

حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فِي مَعْرَسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَبْطَحَاءُ مُبَارَكَةٌ *

۷۹۲ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى وَهُوَ فِي مَعْرَسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ إِنَّكَ يَبْطَحَاءُ مُبَارَكَةٌ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَابِمَ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عِنْدَ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مَعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَبْطَنُ لَوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ *

(۱۰۸) بَابُ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَبَاقُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ *

۷۹۳- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ

حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فِي لَحْجَةِ لَيْلِي أَمْرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النُّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ أَنْعَامِ مُشْرِكٍ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ النُّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ *

عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجتہ الوداع سے قبل جس حج کا امیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تھا، اسی حج کے موقع پر صدیق اکبر نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ نحر کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے (۱)، اور برہنہ ہو کر کوئی بیت اللہ کا طواف نہ کرے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی روایت کے پیش نظر کہتے تھے، کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، واداع من اللہ رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر الآتية، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس حکم کی تعمیل نحر کے دن حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت ابو ہریرہ وغیرہ صحابہ کرام نے کر دی، لہذا اسی دن کا یوم الحج الاکبر ہونا متعین ہو گیا، اور یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے (شرح ابی دشنوسی جلد ۳ صفحہ ۴۴۱، نووی جلد ۱ صفحہ ۵۳۵)۔

باب (۱۰۹) عرفہ کے دن کی فضیلت!

۷۹۴۔ ہارون بن سعید ایللی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، یونس بن یوسف، ابن مسیب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اللہ رب العزت بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا، اور اللہ تعالیٰ قریب تر ہو جاتا ہے، اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہیں۔

(۱۰۹) بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ *

۷۹۴ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَسَدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَوْسُفَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ *

(فائدہ) مسند عبد الرزاق میں یہی حدیث ابن عمر سے مفصل مروی ہے، اور اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور بندوں کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس بکھرے بال اور گرد و لوث چہروں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں، میری رحمت کے طالب ہیں، اور میرے عذاب سے خائف ہیں، حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں، اگر مجھے دیکھیں تو ان کا کیا حال ہو۔

(۱) قرآن کریم کی آیت ”فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہہ ہذا“ کے نازل ہونے کے بعد غیر مسم کا حدود حرم میں دخلہ روک دیا گیا اور اس اعلان کے ذریعہ اسی ممانعت کی تشبیہ فرمائی گئی اور چونکہ حدود حرم میں داخلے کا بڑا مقصد حج کرنا ہوتا ہے اس لئے اعلان میں صرف حج کا ذکر فرمایا۔

باب (۱۱۰) حج اور عمرہ کی فضیلت!

۷۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہمی مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمن، ابی صالح سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ، دوسرے عمرے تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور حج مبرور کے لئے سوا جنت کے اور کوئی جزاء نہیں،

۷۹۶۔ سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) محمد بن عبد الملک اموی، عبد العزیز بن مختار، سہیل (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (چوتھی سند) ابو کریب، وکیع (پانچویں سند) محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، سہمی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۷۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، جریر، منصور، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو بیت اللہ میں آئے، اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں، اور گناہ نہ کرے، تو وہ اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی ماں نے ابھی اسے جنا ہے۔

۷۹۸۔ سعید بن منصور، ابو عوانہ، ابو الاخوص (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مسعر، سفیان، (تیسری سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ جس نے حج کیا، اور

باب فضل الحج والعمرة *

۷۹۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ حِزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ *

۷۹۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ابْنِ أَنَسٍ *

۷۹۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ *

۷۹۸۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَخْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شہوت کی باتیں نہ کیں اور نہ ہی گناہ کیا۔

۷۹۹۔ سعید بن منصور، ہشیم، سیار، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۱۱) حاجیوں کا مکہ میں اترنا اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان!

۸۰۰۔ ابو طاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان بن عفان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا مکہ میں آپ اپنے مکان میں فروکش ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارا کوئی مکان یا زمین چھوڑ دی ہے؟ بات یہ تھی کہ عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی کو ان کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا، اس لئے کہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

۸۰۱۔ محمد بن مہران رازی اور ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حج کے موقع پر جب ہم مکہ شریف کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ حضور ہم کل کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

۸۰۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، محمد بن ابی حفصہ، زمعہ بن صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انشاء اللہ کل ہم پہنچ گئے، تو آپ

شُعْبَةُ كُلِّ هَوَاءٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ * ۷۹۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

(۱۱۱) بَابُ النَّزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِّ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا *

۸۰۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَنِي شَهَابٍ أَنَّ عَبِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بَنٍ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَبِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ *

۸۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا *

۸۰۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَرَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ

کہاں اتریں گے، اور یہ فتح مکہ کے زمانہ کا واقعہ ہے، آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑ دیا ہے۔

باب (۱۱۲) مہاجر مکہ میں قیام کر سکتا ہے؟

۸۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت سائب بن یزید سے دریافت کرتے تھے، کہ تم نے مکہ میں رہنے کے بارے میں کچھ سنا، حضرت سائب نے کہا، میں نے علاء بن حضرمی سے سنا، وہ فرماتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ مہاجر (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے، گویا آپ کی مراد یہ تھی کہ مہاجر تین دن سے زیادہ مکہ میں قیام نہ کرے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس سے وہ حضرت مراد ہیں جو مکہ میں رہتے تھے، اور اسلام کی وجہ سے فتح مکہ سے قبل ہجرت کر لی تھی، اس کے بعد ان کے لئے مکہ کو وطن بنانا درست نہیں رہا، اب اگر وہ حج یا عمرہ کے لئے آئیں تو ان کے لئے مکہ میں اس وقت داخلہ حلال ہے، اور فراغت کے بعد تین دن وہاں قیام کریں اور اس سے زائد نہ رکھیں۔

۸۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے جلسہ سے دریافت فرمایا، کہ اقامت مکہ کے بارے میں تم نے کیا فرمان سنا ہے؟ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے حضرت عدہ بن حضرمی سے سنا ہے، وہ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر اداۓ حج کے بعد مکہ شریف میں تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔

۸۰۵۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، عبد الرحمن بن حمید، حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، تو حضرت سائب نے مجھے بیان کیا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ (منیٰ

زیدِ اُنہُ قالَ یا رَسولَ اللہِ اَینَ تَنزِلُ غَدًا رَزَاءَ اللہِ وَذَٰلِکَ رَمَنَ انْفَتَحَ قَالَ وَهَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیلٌ مِّنْ مَّنَزِلٍ *

(۱۱۳) بَابُ الْإِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ *

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةٌ ثَلَاثَ بَعْدَ لَصْدَرٍ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا *

۸۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا *

۸۰۵۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ
الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ *

۸۰۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَأَهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءُ
أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ
يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَكَثُ
الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثُ *

۸۰۷ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۱۱۳) بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ *

۸۰۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرِغْتُمْ فَانْفِرُوا
وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُهُ
اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ
بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ
الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ
مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا
مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ
فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ *

سے) لوٹنے کے بعد مہاجر تین راتیں مکہ میں رہ سکتا ہے۔

۸۰۶ - اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن
محمد بن سعد، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت سائب بن
یزید حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، حج سے فارغ ہونے کے
بعد مہاجر مکہ شریف میں تین دن قیام کر سکتا ہے (اس سے
زیادہ مکہ شریف میں نہ ٹھہرے)۔

۸۰۷ - حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، ابن جریج سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۱۳) مکہ مکرمہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا
بیان!

۸۰۸ - اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، مجاہد، طاووس،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر
جہاد اور نیت باقی ہے، اور جب تم کو جہاد پر جانے کے لئے بلایا
جائے تو جاؤ اور فتح مکہ کے دن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آسمان و
زمین کی پیدائش کے دن خدا تعالیٰ نے اس شہر کو باحرمت بنادیا
تھا، تو یہ اس خداوند حرمت کی وجہ سے تا قیام قیامت محترم ہی
رہے گا، مجھ سے پہلے کسی شخص کے لئے اس میں قتال کرنا جائز
نہیں تھا، اور میرے واسطے بھی صرف ایک دن کی ایک ساعت
کے لئے حلال ہوا تھا، اب خداوند حرمت کی بنا پر یہ شہر قیامت
تک حرام ہے، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ ہی اس کے
شکار کو بھگایا جائے، اور نہ ہی کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھا
سکتا ہے، مگر جو اس کا اعلان کر کے اس کے مالک کو دیدے، اور

نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے، یہ فرمان سن کر حضرت عباسؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اذخر گھاس کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ یہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے، اور اس سے گھر بنائے جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اچھا اذخر مستثنیٰ ہے۔

(فائدہ) دارالحرب سے دارالسلام تک ہجرت تو قیامت تک باقی ہے لیکن اب مکہ مکرمہ کی ہجرت ختم ہو گئی کیونکہ وہ دارالسلام ہو گیا اور ہجرت دارالحرب سے ہو کر تی ہے اور اس میں اسی کی پیشین گوئی ہے کہ مکہ مکرمہ ہمیشہ دارالسلام رہے گا۔

۸۰۹۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا تذکرہ نہیں ہے، اور قتال کے لفظ کی جگہ ”قتل“ کا لفظ ہے، اور ”يَلْتَقِطُ لِقَطْعَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا“ کے الفاظ ہیں۔

۸۱۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابی شریح عدوی سے روایت کرتے ہیں، کہ جس وقت عمرو بن سعید فوجی دستے، مکہ مکرمہ کی طرف روانہ کر رہا تھا تو انہوں نے کہا، ایہا ال میرا اگر اجازت ہو تو وہ فرمان بیان کروں جو فتح مکہ سے اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسے میرے کانوں نے سنا، اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے اور جس وقت آپؐ نے یہ کلام فرمایا ہے وہ منظر بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت عطا کی ہے، انسانوں نے نہیں دی، لہذا جس شخص کا خدا اور روز قیامت پر ایمان ہو تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خوریزی کرے، یا یہاں کا درخت کاٹے، اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کی بناء پر یہاں قتال کو جائز سمجھتا ہو، تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی، اور تمہیں اجازت نہیں دی، اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی تھی، اور جو اس وقت حاضر ہے کی حرمت وہی ہو گئی جیسا کہ کل تھی، اور جو اس وقت حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے، ابو شریح سے دریافت کیا گیا کہ عمرو نے

۸۰۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذِهِ السَّنَةِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا يَلْتَقِطُ لِقَطْعَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا *

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو ابْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَتَعَثُّ الْبُعُوثُ إِلَى مَكَّةَ أَتَدْرُ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدَيْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَمُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي وَابْصُرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَاتَّئِنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَجُزُّ لِأَمْرٍ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيُبْلِغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعْبَدُ عَاصِبًا وَلَا فَارًا بِدَمٍ وَفَارًا بِخَرْبَةٍ *

آپ کو کیا جواب دیا، فرمایا وہ بولا کہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، اے ابو شریح حرم میں کسی گناہگار کو پناہ نہیں ملتی، نہ خون کر کے یا غارت گری کر کے بھاگنے والے کو حرم پناہ دے سکتا ہے۔

۸۱۱۔ زبیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فتح مکہ عنایت فرمائی تو حضور نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روک دیا تھا، مگر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اس پر مسلط کر دیا تھا، مجھ سے پہلے مکہ مکرمہ کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور میرے لئے بھی دن میں صرف ایک ساعت کے لئے حلال ہوا ہے اور اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، ہذا یہاں کے شکار کو نہ بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے، مگر تعریف کرنے والا، تاکہ اس کے مالک کو دیدے، وہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی، راجائے اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا خون بہا لے، یا قصاص، حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے، اس لئے کہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اذخر مستثنیٰ ہے، یہ سن کر ایک یمنی شخص ابو شاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھے لکھواد دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو شاہ کو لکھ دو، ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے دریافت کیا، کہ ابو شاہ کے قول کا کیا مطلب ہے، کہ یا رسول اللہ مجھے لکھواد دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کتابت اور تدوین حدیث کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَاسْلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَمَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْبَازِجِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْبَازِجِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

۸۱۲۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
إِنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ
فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ
مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا
وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ
بَعْدِي أَلَا وَنَهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ أَلَا
وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَّا يُغَبِّطُ شَوْكُهَا وَلَا
يُغَضِّدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدًا
وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ
يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَّةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ
فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ
فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا
لِي أَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْبَازِخِرَ فَإِنَّا
نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْبَازِخِرَ *

(۱۱۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ

بِمَكَّةَ بَلَا حَاجَةً *

۸۱۳- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
مُعِينٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ *

سلمہ، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ قبیلہ لیث نے قبیلہ
خزاعہ کا ایک آدمی پہلے مار ڈالا تھا، فتح مکہ کے سال اپنے مقتول
کے عوض خزاعہ والوں نے قبیلہ لیث کا ایک آدمی مار ڈالا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی، تو آپ
نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا تھا، مگر اس پر اپنے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو مسلط فرمادیا، آگاہ ہو جاؤ کہ یہ
مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور نہ میرے بعد
کسی کے لئے حلال، اور میرے لئے صرف دن کی ایک ساعت
میں حلال ہوا تھا، اس وقت سے مکہ باحرمت ہے، نہ یہاں کے
کانٹے کاٹے جائیں، اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے،
ہاں تعریف کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی مارا
جائے، وہ دو باتوں میں سے ایک کا مختار ہے، کہ اسے خون بہا
دے دیا جائے یا قصاص، اتنے میں ایک یعنی شخص ابو شاہ حاضر
ہوئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھے لکھواد دیجئے،
آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ ابو شاہ کو یہ خطبہ لکھ دو، ایک قریشی
شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر گھاس کو خاص فرمادیجئے،
اس لئے کہ یہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام میں آتی ہے،
آپ نے فرمایا، اچھا، اذخر مستثنیٰ ہے۔

باب (۱۱۴) مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار

اٹھانا ممنوع ہے

۸۱۳- سلمہ بن شیبہ، ابن اعین، معقل، ابو زبیر، حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما
رہے تھے کہ تم میں سے کسی شخص کے لئے مکہ مکرمہ میں ہتھیار
اٹھانا جائز نہیں۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک یہ نہی بلا ضرورت پر محمول ہے، واللہ اعلم وعلیہ اتم۔

(۱۱۵) بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ

إِحْرَامٍ *

۸۱۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدُكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَنَى رَأْسِهِ مِغْفَرًا فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَقِّ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ *

باب (۱۱۵) بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا!

۸۱۴- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی اور یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید بن مالک بن انس، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے یہ کہا کہ کیا آپ کو ابن شہاب نے انس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے خود اتارا، تو ایک شخص نے آکر عرض کیا، کہ ابن خطل کعبہ شریف کے پردے پکڑے ہوئے ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دو، امام مالک نے فرمایا، کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(نائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا حلال ہو گیا تھا، اس لئے آپ خود پہنے ہوئے داخل ہوئے، ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرو اور احرام اس جگہ کی تعظیم کے لئے ہے، تو اس میں حاجی اور غیر حاجی سب برابر ہیں، لہذا قال الثمینی، اور ابن خطل مرتد ہو گیا تھا، اس لئے اسے قتل کر دیا گیا۔

۸۱۵- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قتیبہ بن سعید ثقفی، معاویہ بن عمار دہنی، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اور قتیبہ راوی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اس حالت میں کہ آپ پر سیاہ عمامہ تھا، بغیر احرام کے داخل ہوئے، اور قتیبہ کی ایک روایت میں ”ابوالزبیر عن جابر“ کے الفاظ مروی ہیں۔

۸۱۶- علی بن حکیم اودی، شریک، عمار دہنی، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے۔

۸۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، مساور وراق، جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ رسالت

۸۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ *

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۸۱۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ لِنَاسٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ *

۸۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلَوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَحَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ *

(۱۱۶) بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا *

۸۱۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ *

۸۲۰- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

مَآبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ سِيَاهِ عِمَامَةٍ بَانْدِ هِي هُوَ لَوِ گُوں کو خطبہ فرمایا تھا۔

۸۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن حلوانی، ابو اسامہ، مساور و رواق، جعفر بن عمرو بن حرث اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہیں، اور عمامہ کے دونوں کنارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان لٹک رہے ہیں، اور ابو بکر راوی نے منبر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

باب (۱۱۶) مدینہ منورہ کی فضیلت، اور اس کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت، اس کی حرمت اور اس کے درخت اور شکار کا حرام ہونا اور اس کے حرم کی حدود کا بیان۔

۸۱۹- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد بن دراوردی، عمرو بن یحییٰ مازنی، عباد بن تمیم اپنے چچا عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے دعا کی تھی، اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا، اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد میں اس سے دوچند دعا کی ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ والوں کے لئے دعا کی تھی۔

۸۲۰- ابو کامل جحدری، عبد العزیز بن مختار (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، وہیب کی روایت تو

در اور دی کی رعایت کی طرح ہے کہ اس سے دو چند جتنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں فرمائی تھیں، اور سلیمان بن بدل اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے کہ جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَا حَدِيثٌ وَهَيْبٌ فَكَرَوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَقِي رَوَاتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے کہ فضیلت کلی صرف مکہ مکرمہ ہی کو حاصل ہے، گو امام مالک اور اہل مدینہ نے مدینہ منورہ کو مکہ پر فضیلت دی ہے (یعنی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵) اور در مختار میں ہے کہ مکہ مکرمہ روضہ اطہر کے علاوہ مدینہ منورہ سے افضل ہے، اس لئے کہ روضہ اطہر کو ہر ایک چیز پر فضیلت کلی حاصل ہے، خواہ کعبہ ہو یا عرش ہو یا کرسی، اور لباب میں ہے کہ اختلاف روضہ اطہر کے علاوہ ہے ورنہ روضہ اطہر تمام روئے زمین میں سب سے افضل ترین مقام ہے، اور ایسے ہی اختلاف کعبہ کے علاوہ ہے، ورنہ کعبہ تو مدینہ منورہ سے افضل ہے اور قاضی عیاض وغیرہ سے روضہ اطہر کی افضلیت کے متعلق اجماع منقول ہے، غرضیکہ اس مقدم پر علماء کرام کے بہت بسط کے ساتھ اقوال منقول ہیں جو تفصیل کے داعی ہیں (فتح الملہم جلد ۳ صفحہ ۴۱۸)۔

۸۲۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابن الہداد، ابو بکر بن محمد، عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں اس کے پتھر لے دوںوں کناروں کے درمیان یعنی مدینہ منورہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔

۸۲۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ *

۸۲۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، عقبہ بن مسلم، نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کا، مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ شریف کی حرمت کا تذکرہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دے کر کہا، کیا وجہ ہے کہ میں سن رہا ہوں، کہ تم نے مکہ مکرمہ کا اور مکہ کے رہنے والوں کا، اور مکہ کی حرمت کا تذکرہ کیا ہے، اور مدینہ منورہ کا، اور مدینہ میں رہنے والوں کا، اور مدینہ کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، اور حضور نے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے درمیان حرم ٹھہرایا ہے، اگر ہمارے پاس یہ حکم نبوی خولانی چڑے پر لکھا ہوا موجود ہے، اگر

۸۲۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أُدِيمٍ خَوْلَانِي إِنَّ شَيْئًا أَقْرَأْتُكَه قَالَ فَسَكَتَ

مَرَوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ *

۸۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ
وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقَطَّعُ
عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا *

۸۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ
يُقَطَّعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ
خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ
رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ
وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهَنِيهَا إِلَّا كُنْتُ
لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

تم چاہو تو پڑھ کر سنادو، مردان خاموش ہو گیا، اور پھر کہنے لگا کہ
میں نے کچھ ایسا ہی سنا ہے۔

۸۲۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، ابو احمد، محمد بن عبد اللہ
الاسدی، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو
حرم مقرر کیا تھا، اور میں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے
میدانوں کے درمیان حرم مقرر کرتا ہوں، نہ وہاں کا کوئی کانٹے
دار درخت کاٹا جائے، اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔

۸۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد اپنے والد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں مدینہ کے دونوں پتھر والے
کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم مقرر کرتا ہوں، یہاں کے
خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، اور نہ شکار کو قتل کیا جائے، اور
فرمایا کہ مدینہ مدینہ والوں کے لئے بہتر ہے، کاش کہ انہیں اس
چیز کا علم ہو جائے جو شخص اس کی سکونت کو برا سمجھ کر ترک
کرے گا، خدا تعالیٰ مدینہ میں اس کے عوض ایسے شخص کو ساکن
کر دے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور جو شخص کہ مدینہ کی بھوک
پیار اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا، تو میں قیامت کے دن
اس کا شفیع یا اس پر گواہ ہوں گا۔

(فائدہ) مدینہ منورہ کی حرمت مکہ مکرمہ کے طریقہ پر نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کی عزت و تکریم میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے، اور یہ
کہ اس کے ساتھ بے التفاتی اور بے رغبتی نہ کی جائے، بلکہ مدینہ منورہ کی پوری عظمت و بڑائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانوں کو وہاں زندگی بسر
کرنا چاہئے۔

۸۲۵- ابن ابی عمر، مردان بن معاویہ، عثمان بن حکیم انصاری،
عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق

۸۲۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرَوَانُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ

ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ
وَلَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَسْوَةً إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ
فِي النَّارِ ذَوْبَ الرِّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي
الْمَاءِ *

۸۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ
فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا
رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ
عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفْلَيْنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ *

۸۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ
أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو
بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَنْطَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ
النَّمِيسُ لِي غُلَامًا مِنْ غُلَامَانِكَمُ يَخْدُمُنِي
فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ
أَحْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ
لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَمِمَّا
أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا
بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِيهِمْ *

روایت نقل کی، جیسی ابن نمیر کی حدیث ہے، لیکن اس میں
اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا
چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پکھلائے گا جس
طرح کہ سیسہ پکھلتا ہے (جس طرح) نمک پانی میں پکھلتا ہے۔
۸۲۶- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عقدی، عبد الملک، بن
عمرو، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعد بیان کرتے
ہیں، کہ حضرت سعد سوار ہو کر اپنی کھوٹی پر جو مقام عقیق میں
تھی گئے، وہاں ایک غلام درخت کاٹ رہا تھا، یا کانٹے توڑ رہا تھا تو
حضرت سعد نے اس کے کپڑے وغیرہ چھین لئے، جب حضرت
سعد واپس آئے تو غلام کے مالکوں نے حاضر ہو کر سامان واپس
کرنے کے متعلق کچھ گفتگو کی، انہوں نے فرمایا کہ معاذ اللہ!
میں وہ چیز پھر واپس کر دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بطور انعام عنایت کی ہے، اور انھیں سامان واپس کرنے
سے انکار کر دیا۔

۸۲۷- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو
بن ابی عمرو مولى المطلب بن عبد اللہ بن حنطب، حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میری خدمت کرنے کے
لئے کوئی غلام تلاش کرو، حضرت ابو طلحہ مجھے اپنی سواری کے
پیچھے سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے چنانچہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم جہاں کہیں بھی اترتے ہیں آپ کی خدمت کیا
کرتا تھا، اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ تشریف لائے، جب
کوہ احد سامنے آگیا تو فرمایا، یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم
اسے دوست رکھتے ہیں، پھر جب مدینہ منورہ کے قریب آئے تو
فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم
قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ
شریف کو حرم قرار دیا ہے، اور اے اللہ اہل مدینہ کے مد اور

صاع میں برکت عنایت کر دے۔

(فائدہ) مد اور صاع کے متعلق کتاب الزکوٰۃ میں لکھ چکا ہوں، اس کی طرف رجوع کر لیا جائے (مترجم)۔

۸۲۸۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، عمرو بن ابی عمرو، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں مگر یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ ”انی احرم ما بین لابتہما“۔

۸۲۹۔ حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم مقرر کیا تھا، انہوں نے کہا، ہاں! فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، لہذا جو اس میں بدعت کا کام ایجاد کرے گا، اور پھر مجھ سے فرمایا، یہ بہت ہی سخت گناہ ہے، اس کے بعد فرمایا کہ جو کوئی اس میں بدعت کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا، نہ نفل، ابن انس نے کہا یا ”کسی بدعتی کو پناہ دے گا“۔

(فائدہ) اس حدیث کے بعد توبہ بدعتی کو بدعتی نہ رہنا چاہئے اور توبہ استغفار کر کے صراط مستقیم پر آجانا چاہئے۔

۸۳۰۔ زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم (۱) قرار دیا ہے، انہوں نے فرمایا ہاں! فرمایا یہاں کی گھاس بھی نہیں کاٹی جائے گی، جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۸۳۱۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا *

۸۲۹۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هَذِهِ شِدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَنَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ أَوْ آوَى مُحَدِّثًا *

۸۳۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُحْتَلَى خِلَافَهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(۱) مدینہ کے حرم سے مراد اس جگہ کی تعظیم اور احترام ہے، مکہ کی طرح حرم مراد نہیں ہے کہ کسی جنایت کے کرنے سے دم لازم آئے اس لئے کہ کسی روایت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جیسے حرم مکہ کی جنایت سے دم لازم آتا ہے اسی طرح مدینہ کے حرم میں جنایت کرنے سے دم لازم آتا ہو۔

بْنِ أَبِي صُحَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ *

۸۳۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنْ لُزْهَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ *

۸۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَصَبْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ اللَّيْلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَنًا أَوْ أَوْى مُحَدِنًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ ان کے پیانہ میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

۸۳۲- زہیر بن حرب و ابراہیم بن محمد سہمی، وہیب بن جریر، بواسطہ اپنے والد یونس، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ جتنی برکت مکہ مکرمہ میں ہے، اس سے دوگنی مدینہ منورہ میں عطا فرما۔

۸۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، اور حضرت علی کی تلوار کی نیام میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا، اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، کہ جو شخص گمان کرتا ہے، کہ ہمارے پاس کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ اور کوئی چیز ہے تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے، کچھ زخموں کے قصاص کا تذکرہ ہے، اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ غیر سے ثور تک حرم ہے، لہذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد کرے، یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قابل قبول ہے، اور نہ کوئی نفل، اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ادنیٰ مسلمان کی پناہ کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، اور جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ غیر کا فرزند ٹھہرایا، یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کا اپنے کو غلام بنایا، تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ کوئی اس کا فرض قبول ہوگا، اور نہ کوئی سنت، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ ابو بکر اور زہیر

يَسْتَعْنِي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَتَبَسَّ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةً فِي قِرَابٍ سَيْفِهِ *
کی روایت اسی جگہ پر ختم ہو گئی، اور ان دونوں کی روایت میں
نیام میں لٹکنے کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے بدعتی کو خصوصیت کے ساتھ عبرت حاصل کر لینی چاہئے اور اس کے بعد رافضیوں اور شیعوں کو غور کرنا چاہئے کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس خطبہ نے ان کے زعم بطل اور اقوال فاسدہ کو جھوٹا کر دیا، اور ان کی کذابیت کا اعلان فرمایا، کہ یہ جو کہتے
ہیں کہ حضرت علیؑ کو حضور نے بہت سی وصیتیں کی تھیں، اور اسرار عوم دین و غوامض بتائے تھے، اور اپنا وصی بنایا تھا اور بعض ایسی چیزیں بتائیں،
کہ حضرت علیؑ کے علاوہ اور کسی کو نہیں بتائی تھیں، غرضیکہ یہ سب دعویٰ باطلہ اور خیالات فاسدہ ہیں، صرف حضرت علیؑ کے فرمان سے ان
کا جھوٹ اور بطلان ثابت ہو گیا، اور اس حدیث سے ذات بدلنے والوں پر بھی لعنت مذکورہ آئی ہے، جیسا کہ آج کل سرحد پار کر کے ہر ایک
شیخ اور سید بن گیا، یا جیسے اپنا نام رکھ پتے ہیں، غلام نبی، غلام محی الدین وغیرہ یہ سب خرافات مذکورہ بالا وعید میں داخل ہیں کہ جس سے
احتیاط اشد ضروری ہے، انہم انی اعوذ بک من الفتى ما ظهر منها و ما بطن، واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

۸۳۴۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر۔

(دوسری سند)، ابو سعید انج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ ابو کریب کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی
اس میں اتنی زیادتی ہے کہ جو کسی مسلمان کی پناہ توڑے، تو اس
پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے،
قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل قبول
ہوگا، اور ان دونوں روایتوں میں غیر باپ کی طرف منسوبیت کا
تذکرہ نہیں، اور وکیع کی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

۸۳۴ - وَحَدَّثَنِي عَيْبُ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ
الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي
مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا
عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ
أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةٍ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۸۳۵ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكَيْعٍ
إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذَكَرَ اللَّعْنَةَ لَهُ *

۸۳۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ
فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ

۸۳۵۔ عبد اللہ بن عمر قواریری، محمد بن ابی بکر مقدمی،
عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ
ان مسہر اور وکیع کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی
اس میں اپنے موالی کے علاوہ موالی بنانے کا اور لعنت کا تذکرہ
نہیں ہے۔

۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان،
ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا
کہ مدینہ حرم ہے، لہذا جو کوئی اس میں کسی بدعت کو ایجاد
کرے، یا بدعت کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی،

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۸۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْتَعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلِمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۸۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ *

۸۳۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الطَّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنِي عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى *

۸۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۷- ابو بکر بن نصر، ابو النصر، عبید اللہ اشجعی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور قیامت کا تذکرہ نہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ادنیٰ کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاسکتا ہے، لہذا جو کسی مسلمان کی پناہ توڑ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، اور نہ نفل۔

۸۳۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہر نیاں چرتی ہوئیں دیکھ سوں، تو انہیں کبھی نہیں ڈراتا، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان حرم ہے۔

۸۳۹- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان حرم مقرر فرمایا ہے، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں ان دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان ہر نیاں دیکھوں تو کبھی نہ بھگاؤں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے آس پاس بارہ میل متعین فرمایا تھا۔

۸۴۰- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے لیتے، تو فرماتے، اے اللہ ہم کو

ہمارے پھلوں میں برکت عنایت کر، اور ہمیں ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل، اور تیرے نبی تھے، اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، اور انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی تھی، تو جتنی انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اتنی اور اس کے برابر اور بھی میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے دعا کرتا ہوں، اس کے بعد حضور چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

۸۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد مدنی، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے، اپنی ہمارے مدینہ اور ہمارے پھلوں اور ہمارے مد و صاع میں برکت پر برکت عطا فرما، پھر وہ پھل اس وقت جو چھوٹا بچہ موجود ہوتا اسے دے دیتے۔

۸۴۲۔ حماد بن اسماعیل بن علیہ، بواسطہ اپنے والد، وہیب، یحییٰ بن ابی اسحاق، ابو سعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ قحط اور تنگ حالی میں مبتلا ہوئے تو ابو سعید مولیٰ مہری نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں کثیر العیال ہوں، اور تنگ حالی میں مبتلا ہوں، چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کسی سرسبز و شاداب جگہ پر لے جاؤں، حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا ایسا مت کرو، مدینہ کو مت چھوڑو، کیونکہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرکاب ایک سفر کو نکلے تھے، جب مقام عسفان میں پہنچے، تو حضور والے نے وہاں چند رات قیام فرمایا، لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہاں تو ہم بیکار ہیں، اور وہاں ہمارے بچوں کا کوئی سرپرست نہیں، ہمیں ان کی طرف سے اطمینان نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع ہو گئی، آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو پہنچی ہے، راوی کہتے ہیں، کہ میں نہیں جانتا، آپ نے کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَابْنِي عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَابْنِي أَذْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَبِدَ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ *

۸۴۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بَأَوَّلَ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَهٌ مَعَ بَرَكَهٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

۸۴۲۔ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَنَهَتْهُ أُمِّي أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَقَلَّ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلِ الزَّمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لِيَالِي فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّا عِيَالُنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ مَا أَذْرِي كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ أَوْ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَذْرِي أَيْتَهُمَا قَالَا لَأَمُرَنَّ بِنَاقَتِي تَرْحَلُ ثُمَّ لَأَحْضُلُ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا إِبْرَاهِيمَ حَرَّمْ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زَمَيْتُهَا أَنْ لَأَ يَهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُحْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ الْمَدِينَةِ شُعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ رَتِّجُوا فَارْتَحِلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُخَفُّ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيحُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ *

الفاظ فرمائے، فرمایا، اس خدا کی قسم کہ جس کی میں قسم کھاتا ہوں، یا فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم چاہو تو میں اونٹنی پر پالان کا حکم دے دوں، اور جب تک مدینہ نہ پہنچوں، اس کی گرہ نہ کھولوں، پھر فرمایا الہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے، یہاں خونریزی نہ کی جائے، لڑنے کو ہتھیار نہ اٹھائے جائیں، یہاں کے درخت سوائے چارہ کے اور کسی وجہ سے نہ چھانٹے جائیں، الہی ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، الہی ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، الہی ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے صاع میں ہم کو برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے مد میں ہمیں برکت عنایت کر، الہی اس برکت کے ساتھ اور دوچند برکت عطا فرما، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ کی ہر ایک گھائی اور درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں، اور تمہاری واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، اس کے بعد لوگوں سے کہا کوچ کرو، اور حسب حکم ہم نے کوچ کر دیا، اور مدینہ کو واپس چل دیئے، سو ہمیں اس کی قسم جس کی قسم ہم کھاتے ہیں، یا کھائی جاتی ہے، کہ مدینہ منورہ میں پہنچ کر ابھی ہم نے اپنا سامان بھی نہیں اتارا تھا کہ غطفانیوں نے ہم پر حملہ کر دیا، حالانکہ اس سے قبل ان میں کسی وجہ سے ہجوان بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

۸۴۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ *

۸۴۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۸۴۳- زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سعید مولیٰ مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمیں ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں عطا فرما۔

۸۴۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان (دوسری

سند) اسحاق بن منصور، عبد الصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ح وَ
حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۸۴۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى
الْمُهَرِّيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لِيَأْتِي
الْحَرَّةَ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا
إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ لَا صَبْرَ
لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأَوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ
لَا أَمْرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى
لَأَوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا *

۸۴۵- قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابو سعید مولى
مہری سے روایت ہے، کہ انہوں نے جنگ حرہ کے زمانہ میں
حضرت ابو سعید خدری کی خدمت میں حاضر ہو کر مدینہ کی
سکونت کے متعلق مشورہ کیا، اور مدینہ کے زخوں کی گرانی، اور
اپنے ہال بچوں کی کثرت کی شکایت کی، اور ظاہر کیا کہ اب مجھ
میں مدینہ کی تنگ حالی اور شدائد برداشت کرنے کی طاقت
نہیں، حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا، افسوس ہے میں تم کو
اس کی رائے نہیں دے سکتا، کیونکہ میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مدینہ کے شدائد پر صبر
کر کے مر جائے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیق یا گواہ ہوں گا،
جب کہ وہ مسلمان ہو۔

۸۴۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ
جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ
نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ
كَأَنَّ حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ
يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ
فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ *

۸۴۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ

۸۴۶- ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب،
ابو اسامہ، ولید بن کثیر، سعید بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن ابو
سعید خدری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ میں نے مدینہ
منورہ کے دونوں پتھر پلے کناروں کے درمیان حرم مقرر کر دیا
ہے، جس طرح کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ
شریف کو حرم مقرر کیا تھا، چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مدینہ شریف کے اندر اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی پرندہ
دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے اسے چھڑا کر آزاد کر دیتے (کیونکہ
حرم میں پرندہ کا گرفتار کرنا جائز ہے)۔

۸۴۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یسیر بن عمر،
سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے، انہوں

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف دست مبارک بڑھا کر ارشاد فرمایا، کہ یہ حرم ہے، امن کی جگہ ہے۔

۸۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وہابی بخار چل رہا تھا، سو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ بیمار ہو گئے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری ملاحظہ فرمائی، تو فرمایا، الہی جس طرح مکہ کی محبت تو نے ہمیں عطا کی تھی، اسی طرح مدینہ کی محبت بھی ہمیں عطا فرما، یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما، اور یہاں کی آب و ہوا صحت بخش بنادے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جھک کی جانب منتقل کر دے۔

(نکدہ) مقام جھک میں یہودی رہتے تھے، اور انہیں مسلمانوں سے عناد و رد دشمنی تھی، اس لئے آپ نے یہ بددعا فرمائی، چنانچہ آپ کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے، کہ آج تک جھک کا جو پانی پیتا ہے، اسے بخار چھ جاتا ہے۔ (نووی)۔

۸۴۹۔ ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

عَمْرُو عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْفٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ *

۸۴۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوْلِ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ *

۸۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَنُفَيْسُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۱۷) سکونت مدینہ منورہ کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب!

۸۵۰۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، عیسیٰ بن حفص بن عاصم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، کہ جو کوئی مدینہ کے شدائد پر صبر رکھے گا، تو میں قیامت کے دن اس کا شفع یا شہید ہوں گا۔

۸۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، قطن بن وہب بن عویمیر بن اجدع، تحسن مولیٰ زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں

(۱۱۷) بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا * ۸۵۰. وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۵۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبٍ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ

الْأَجْدَعُ عَنْ يُحْنَسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تَسْلَمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ أَقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۸۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قُطَنِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ يُحْنَسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي لِمَدِينَةٍ *

۸۵۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا *

۸۵۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۵۵- وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی اور آکر سلام کیا، اور عرض کیا کہ اے عبدالرحمن میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں، کیونکہ ہم پر یہ زمانہ بہت سخت ہو گیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، بیوقوف عورت! یہیں رہ، میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص مدینہ منورہ کے شدائد اور مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا۔

۸۵۲- محمد بن رافع، ابن ابی فدی، ضحاک، قطن خزاعی، یحنس مولیٰ مصعب بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس کے یعنی مدینہ کے شدائد یا مصائب پر صبر کرے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر وہ گناہ گار ہوگا) یا شہید (اگر وہ نیکو کار ہوگا) ہوں گا۔

۸۵۳- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جو بھی مدینہ شریف کی سختی اور تنگ حالی پر صبر کرے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع (اگر گناہ گار ہے) یا شہید (اگر نیکو کار ہے) ہوں گا۔

۸۵۴- ابن ابی عمر، سفیان، ابی ہارون، موسیٰ بن ابی عیسیٰ، ابو عبداللہ القراط، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۵۵- یوسف بن عیسیٰ، فضل بن موسیٰ، ہشام بن عروہ، صالح بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے مصائب پر جو صبر کرے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

باب (۱۱۸) مدینہ منورہ کا طاعون اور دجال سے محفوظ رہنے کا بیان!

۸۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نعیم بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے ناکوں (راستوں پر) فرشتے متعین ہیں، کہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتا۔

۸۵۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، اور اس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا، حتیٰ کہ کوہ احد کے پیچھے آکر اترے گا، اور پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

باب (۱۱۹) مدینہ منورہ خبیث چیزوں کو نکال کر پھینک دیتا ہے اور اس کا نام طابہ اور طیبہ ہے۔

۸۵۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلائیں گے، اور کہیں گے، ارزانی کی طرف چلو، ارزانی کی طرف چلو، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش وہ اس کو جان میں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی لا کر

صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لُأْوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ *

(۱۱۸) بَابُ صَيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالْذَّجَالِ إِلَيْهَا *

۸۵۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الذَّجَالُ *

۸۵۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ حَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرَفُ الْمَدِينَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا يَهْلِكُ *

(۱۱۹) بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبِيثَاتِهَا وَتَسْمِي طَابَةَ وَطَيِّبَةً *

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيْبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَلَمْدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلِذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ

الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ تُخْرَجُ النَخْبِثَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي
الْكَبِيرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ *

۸۵۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى
يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا
يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ *

(فائدہ) یعنی شکر اسلام مدینہ ہی میں جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا، اور تمام بلاد کو مسخر کرے گا (نوی، عمدۃ القاری)۔

۸۶۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّوَّابِ حَمِيصًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ النَخْبِثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ *

۸۶۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْثٌ
بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي
بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى
فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مدینہ میں آباد کر دے گا، خوب سن لو، مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہے، میل کچیل کو ہار نکال دیتا ہے، اور قیامت اس وقت
تک قائم نہ ہوگی، جب تک مدینہ شریر لوگوں کو نکال کر باہر نہ
کر دے گا، جیسا بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۸۵۹- قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید، ابو حباب،
سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے
ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا
جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، اور وہ مدینہ منورہ ہے، اور
مدینہ شریف لوگوں کو ایسا چھانٹتا ہے، کہ جیسے لوہار کی بھٹی
لوہے کے میل کو چھانٹتی ہے۔

۸۶۰- عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان (دوسری سند) ابن شقی،
عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل
کرتے ہیں، باقی اس میں ”کما تنفی الکبیر النخبث“ کا لفظ ہے اور
(لوہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۸۶۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی آدمی
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس اعرابی کو
مدینہ میں شدت سے بخار آنے لگا، وہ فوراً رسول اکرم صلی اللہ
علیہ کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) میری بیعت واپس کر دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکار کر دیا، پھر آیا، اور کہا، کہ میری بیعت واپس کر دو، آپ
نے پھر انکار کر دیا، اس کے بعد وہ پھر آیا، اور کہا محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) میری بیعت واپس کر دو (۱)، آپ نے انکار فرمایا، وہ

(۱) فتح مکہ سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ضروری تھا۔ اس شخص نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ میں رہنے پر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور اب اس بیعت کو ختم کر کے مدینہ سے واپس جانا چاہتا تھا اور یہ جائز نہ تھا تو اس معصیت کے
کام میں تعاون سے بچنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کو ختم نہیں فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبَهَا *

۸۶۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْحَبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَيْثُ الْفِضَّةُ *

۸۶۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَى الْمَدِينَةَ طَابَةً *

(۱۲۰) بَاب مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءِ أَذَابِهِ اللَّهُ *

۸۶۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِنَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحْنَسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ *

۸۶۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ح وَحَدَّثَنِيهِ

اعرابی مدینہ سے چلا گیا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ تو پاک بھٹی کی طرح ہے، اپنے میل کو دور کر دیتا ہے، اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے۔

۸۶۲- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ یعنی مدینہ طیبہ ہے، اور میل پکیل دور کر دیتا ہے، جیسا کہ آگ چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔

۸۶۳- قتیبہ بن سعید اور ہناد بن سری اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

باب (۱۲۰) مدینہ منورہ والوں کو ایذا پہنچانے والے کی ہلاکت و بربادی۔

۸۶۴- محمد بن حاتم و ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یحس، ابو عبد اللہ القراط بیان کرتے ہیں، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو شخص اس شہر یعنی مدینہ شریف والوں کو تکلیف دینا چاہے گا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا، جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

۸۶۵- محمد بن حاتم، ابراہیم بن دینار، حجاج (دوسری سند)، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، ابو

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ
عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاطَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ
أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا
يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي
حَدِيثِ ابْنِ يَحْنَسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا*

۸۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الدَّرَّأَوْرَدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ*

۸۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِي
ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسَبِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي دِينَارُ
الْقَرَّاطُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَا
أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ
فِي الْمَاءِ*

۸۶۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ
جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسَبِّهِ الْكُفَيْي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
الْقَرَّاطِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِذِهِمْ
أَوْ بِسُوءٍ*

۸۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَسَعْدَ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ

عبد اللہ القراط، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مدینہ شریف کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پکھلائے گا، جس طرح کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے، ابن حاتم نے تحسن کی روایت میں سوء کے بجائے شر کا لفظ بولا ہے۔

۸۶۶- ابن ابی عمر، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ (دوسری سند) دراوردی، محمد بن عمرو، ابو عبد اللہ القراط سے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

۸۶۷- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عمر بن منہ، دینار قراط، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے پکھلائے گا جیسا کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

۸۶۸- قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، عمر بن منہ کعبی، ابو عبد اللہ القراط، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے، مگر یہ کہ ”ذہم“ یا سوء کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۸۶۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن موسیٰ، اسامہ بن زید، ابو عبد اللہ القراط، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اے اللہ مدینہ والوں کے مد میں برکت

عطا فرما، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور پھر فرمایا، جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے پکھلائے گا، جیسا نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔

باب (۱۲۱) فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب!

۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زہیر بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ملک شام فتح ہوگا اور بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے تیزی کے ساتھ نکل کر وہاں پہنچ جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جان لیں، پھر یمن فتح ہوگا، تو بعض لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے تیزی سے نکل جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جانتے، پھر عراق فتح ہوگا، تو لوگ اپنے متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، کاش کہ وہ جانتے۔

۸۷۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن زبیر، سفیان بن ابی زہیر سے بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، یمن فتح ہوگا، تو لوگ وہاں سے اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے جائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جوان کی بات مانے گا، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، کاش کہ وہ اس کو جانتے، پھر شام فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے لے جائیں گے، اور اپنے گھر والوں کو، اور جوان کی بات پر عمل کر لے، اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا، کاش کہ یہ جانیں، پھر عراق فتح ہوگا، اور وہاں بھی لوگ اپنے گھر والوں کو، اور جوان کی بات مان لے اسے لے جائیں گے، اور مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا

وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدَّتِهِمْ وَسَادَةِ الْحَدِيْثِ وَفِيْهِ مَنْ اَرَادَ اَهْلُهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ *

(۱۲۱) بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْمَدِيْنَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ *

۸۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوْنُ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ تَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوْنُ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ تَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوْنُ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ *

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُوْنُ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُوْنُ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُوْنُ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ *

کاش وہ جانتے۔

باب (۱۲۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
مبارک کہ لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے
کے باوجود چھوڑ دیں گے!

۸۷۲۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس بن یزید (دوسری
سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن
مسیب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ
اس کو لوگ بہتر اور خیر ہونے کے باوجود بلاروک ٹوک
درندوں اور پرندوں کے کھا چھوڑ دیں گے، امام مسلم فرماتے
ہیں، کہ ابو صفوان عبد اللہ بن عبد الملک اموی یتیم تھے، انہوں
نے ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(۱۲۲) بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا
كَانَتْ *

۸۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي
حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ لَيْتُرُكْنَهَا
أَهْلُهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ مُذَلَّةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي
السَّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمٌ ابْنُ جُرَيْجٍ عَشْرَ
سِنِينَ كَانَ فِي حَجَرِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ آپ کی یہ پیشین گوئی قیامت کے قریب سچی ہوگی، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ معجزہ بھی آپ کا
بظہر ظاہر ہو چکا، کہ خلافت مدینہ منورہ کو چھوڑ کر ملک شام منتقل ہو گئی، جبکہ مدینہ منورہ دین و دنیا ہر ایک اعتبار سے خیر ہی خیر تھا، باقی اگلی
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت قیامت کے قریب پیش آئے گی، اور اسی کی تائید بخاری کی حدیث سے ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

۸۷۳۔ عبد الملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن
شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ
لوگ مدینہ منورہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں
گے، درندے اور پرندے ہی اس میں سکونت اختیار کریں گے،
کچھ مدت کے بعد قبیلہ مزنیہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں
پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے،
اور مدینہ کو ویران پائیں گے، جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں
گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

۸۷۳ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ
اللَيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ
بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا
يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِي السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ
ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مَزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ
يَنْعِقَانِ بَغْنَمِهِمَا فَيَجِدَانَهَا وَحُشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا
ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا *

(فائدہ) بخاری کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ جن کا یہ حشر ہو گا، یہ ان میں سب سے آخر میں ہوں گے اور ان ہی پر قیامت قائم کی جائے گی۔

(۱۲۳) بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مَنْبَرِهِ *

باب (۱۲۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر و مبارک اور منبر کی درمیان جگہ کی فضیلت اور مقام منبر کی بزرگی۔

۸۷۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ مَنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ *

۸۷۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

۸۷۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُيَمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

۸۷۴- قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عُبَادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْمَازِنِيُّ، آخِضَاتُ صَلَاتِ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۷۵- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد مدنی، یزید بن الہاد، ابو بکر، عباد بن تمیم، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ فرما رہے تھے کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۷۶- زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ (دوسری سند)، بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(فائدہ) اتنا حصہ یعنی جنت میں منتقل کر دیا جائے گا، مترجم کے نزدیک یہی معنی زیادہ معتبر ہیں۔

(۱۲۴) بَابُ فَضْلِ أَحَدٍ *

باب (۱۲۴) کوہ احد کی فضیلت!

۸۷۷- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، السَّاعِدِيُّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى لَمْدِينَةَ فَقَالَ هَذِهِ صَانَةُ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

۸۷۹- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ *

(۱۲۵) بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ *

۸۸۰- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنَ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے، اور بقیہ حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے، کہ جب ہم واپس آئے، اور وادی القریٰ میں پہنچے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں جلدی جانا چاہتا ہوں، جو شخص چاہے میرے ساتھ جلدی چل دے، اور جس کی مرضی ہو رکا رہے، چنانچہ ہم آپ کے ساتھ چل دیے، مدینہ کے سامنے پہنچے، تو فرمایا یہ طاہر ہے، اور یہ کوہ احد اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے، اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۸۷۸- عبداللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، قرہ بن خالد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ احد پہاڑ ایسا ہے، کہ ہمیں دوست رکھتا ہے، اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں۔

۸۷۹- عبید اللہ بن عمر قواریری، حرمی بن عمارہ، قرہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کی طرف دیکھا، اور فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے، کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

باب (۱۲۵) مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت!

۸۸۰- عمر و ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۱- محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،

حُمَيْدٌ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي
مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ
مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
عَبْسِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ
مَوْلَى الْجُهَيْنِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ
أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا
لِمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ أَخْبَرُ
الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ
نَشْكُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْعَنَا ذَلِكَ
أَنْ نَسْتَشْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى
إِذَا تَوَفَّى أَبُو هُرَيْرَةَ تَدَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ
لَا نَكُونَ كَلَمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى
يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
جَالِسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا
ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ
أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) کے اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۸۲۔ اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر حمصی، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ابو عبد اللہ الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنی مسجد حرام کے علاوہ مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں، اور آپ کی مسجد بھی آخری مسجد ہے، ابو مسلم اور ابو عبد اللہ بولے، کہ بلاشبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بیان کی ہوگی، اور اسی وجہ سے ہم نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند کے ساتھ معلوم نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی، تو ہم نے آپس میں اس کا تذکرہ کیا، اور ایک دوسرے کو ملامت کی، کہ کیوں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت نہ کیا، تاکہ اگر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی، تو آپ سے سند کے ساتھ بیان کر دیتے، غرضیکہ ہم اسی گفت و شنید میں تھے، کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے، اور ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا، اور جو کچھ ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرنے میں چوک ہو گئی، وہ بھی بیان کی، تب عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کرتے تھے، کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخِيرُ النَّبِيِّاءِ وَإِنِّ
مَسْجِدِي أَخِيرُ الْمَسَاجِدِ *

۸۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُمَيْثٍ وَأَبْنُ أَبِي
عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ
أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ
الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ *

۸۸۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُتَيْدُ اللَّهِ
بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى
الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي
مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا
سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

۸۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۸۷- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
ابْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میں آخر
انبیاء ہوں، اور میری مسجد بھی آخر مساجد ہے۔

۸۸۳- محمد بن ثنی، ابن ابی عمر، ثقفی، عبد الوہاب، یحییٰ بن
سعید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ابو صالح سے دریافت کیا، کہ
تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ کہ وہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت
بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا نہیں، لیکن میں نے عبد اللہ بن
ابراہیم بن قارظ سے سنا، فرماتے تھے، کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس مسجد میں
ایک نماز پڑھنے، مسجد حرام کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار
نمازیں پڑھنے سے بہتر یا ان کے برابر ہے۔

۸۸۴- زہیر بن حرب اور عبید اللہ بن سعید اور محمد بن حاتم،
یحییٰ قطان، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل
فرماتے ہیں۔

۸۸۵- زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، میری اس
مسجد میں ایک نماز پڑھنے، مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں
ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

۸۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند)
ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ثنی،
عبد الوہاب، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے
ہیں۔

۸۸۷- ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، موسیٰ، جہنی، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

۸۸۸۔ ابن ابی عمر، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۸۹۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن ریح، ایث بن سعد، نافع، ابراہیم بن عبد اللہ معبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کچھ بیمار ہو گئی، کہنے لگی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی تو، میں بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی، کچھ دنوں کے بعد وہ اچھی ہو گئی، اور اس نے وہاں جانے کی تیاری کی اور ام المؤمنین حضرت میمونہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سلام کرنے کے بعد انہیں اس چیز کی اطلاع کی، انہوں نے فرمایا بیٹھ کر تونے جو کھانا تیرا کیا ہے، وہ کھالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لے، اس لئے کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اس میں ایک نماز پڑھنا کعبہ کے علاوہ دیگر مساجد میں، ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

باب (۱۲۶) خصوصیت کے ساتھ صرف تین مسجدوں کی فضیلت!

۸۹۰۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سے کجاوے نہ کئے جائیں، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد حرام (یعنی بیت اللہ شریف) اور مسجد اقصیٰ۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۸۸۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۸۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً شَتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنَّ شِفَائِي اللَّهُ تَأَخَّرُ حَزَنٌ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ جِئِي فَكُنِي مَا صَنَعْتُ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ *

(۱۲۶) بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ *

۸۹۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُشَدَّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى *

۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ تین مسجدوں کی طرف کجاوے کے جائیں۔

۸۹۲۔ ہارون بن سعید ایلیٰ، ابن وہب، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، سلیمان اغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تین مسجدوں کی طرف سفر کر کے جاسکتے ہیں، مسجد کعبہ، (یعنی بیت اللہ شریف) اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسجد ایلیا (یعنی بیت المقدس)۔

باب (۱۲۷) اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے!

۸۹۳۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، حمید خراط، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد سے کیا سنا، وہ اس مسجد کا تذکرہ کرتے تھے، کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو، انہوں نے کہا میرے والد نے فرمایا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر گیا، اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون سی مسجد ہے، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، سو آپ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی، اور اسے زمین پر مارا، پھر ارشاد فرمایا، وہ یہی تمہاری مسجد ہے، یہی مدینہ منورہ کی مسجد! (۱) میں نے کہا تو میں بھی گواہی

۸۹۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ *

۸۹۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِبِلَاءَ *

(۱۲۷) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى *

۸۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ

(۱) قرآن کریم کی آیت ”للمسجد اسس على التقوى من اول يوم“ میں مسجد سے مسجد قباء مراد ہے یا مسجد نبوی، جمہور کی رائے یہ ہے کہ مسجد قباء مراد ہے اور بہت سے حضرات کی رائے میں مسجد نبوی مراد ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت اپنے مفہوم کے اعتبار سے دونوں مسجدوں کو شامل ہے اس لئے کہ ان دونوں مسجدوں کی بنیاد اول دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے البتہ مسجد نبوی کو اول اور مسجد قباء کو ثانی شامل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اقدس کی وجہ سے مسجد نبوی اس وصف کے ساتھ متصف ہونے میں حق اسبقیت رکھتی ہے۔

فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ*

دیتا ہوں، کہ میں نے تمہارے والد سے سنا ہے، وہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ مسجد نبوی ہے، نہ مسجد قبا، جیسا کہ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے۔

۸۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، حمید، ابو سلمہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں، باقی عبد الرحمن بن سعید کا اس روایت میں تذکرہ نہیں ہے۔

۸۹۴ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ سَمْعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي لِسَانِهِ*

باب (۱۲۸) مسجد قباء اور وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت، اور اس کی زیارت کرنے کا بیان!

(۱۲۸) بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ*

۸۹۵۔ ابو جعفر احمد بن منیع، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے، کبھی سوار ہو کر، کبھی پیادے۔

۸۹۵ وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا*

۸۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی آتے، اور پیادہ بھی تشریف لاتے، اور اس میں سکر دور رکعت نماز پڑھتے۔

۸۹۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ*

۸۹۷۔ محمد بن ثنی، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لاتے

۸۹۷ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے (۱)۔

۸۹۸۔ ابو معن الرقاشی زید بن یزید ثقفی، خالد بن حارث، ابن عجلان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، اور بقیہ حدیث یحییٰ قطان کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۸۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، لک، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبہ میں سوار بھی اور پیادہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بھی اور پیدل چل کر مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے۔

۹۰۱۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر ہفتہ قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۰۲۔ ابی ابن عمر، سفیان، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں سوار بھی اور پیادہ بھی آتے تھے، ابن دینار بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۸۹۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ ثَقَفِيُّ بَصْرِيُّ ثِقَّةٌ حَدَّثَنَا حَاثِدُ يَعْنِي ابْنَ لِحَارِثٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَصَانِ *

۸۹۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۹۰۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا *

۹۰۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ *

۹۰۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ *

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل کبھی سوار ہو کر آتے تھے اور ہفتہ والے دن آنے کا معمول اس لئے تھا کیونکہ باقی دن لوگوں کے امور میں مشغول رہتے تھے تو ہفتے کا دن اپنی ذات کے لئے فارغ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں جا کر نوافل ادا فرماتے اس لئے کہ دوسری روایات میں مسجد قبا میں نفل ادا کرنے کو اجر کے اعتبار سے عمرہ کی طرح قرار دیا گیا ہے۔ (فتح الملبم ص ۲۵ ج ۳)

۹۰۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسَادِ
وَنَمْ يَذْكُرُ كُلَّ سَنَةٍ *

۹۰۳- عبد اللہ بن ہاشم، وکیع، سفیان، ابن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہر ہفتہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ (۱)

(۱۲۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ
اسْتَطَاعَ *

باب (۱۲۹) جس شخص میں طاقت و قوت ہو وہ
نکاح کرے!

۹۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ
جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَنْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أُمَشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بَعْنِي
فَتَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نَزَوَّجُكَ جَارِيَةً شَابَةً
لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ
الشَّابِّ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ
أَعْضٌ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْحِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءَ *

۹۰۴- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن العلاء ہمدانی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، عنقمة بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ کے ساتھ منیٰ میں جا رہا تھا، کہ حضرت عبد اللہ سے حضرت عثمانؓ کی ملاقات ہوئی، اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے، حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ اے عبد الرحمن ہم تمہارا نکاح ایسی لڑکی سے نہ کر دیں، جو تمہیں تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلادے، تو عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا، کہ اگر تم یہ کہتے ہو، تو ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے گروہ جوانان جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور زنا سے محفوظ کر دینے والا ہے، اور جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ یہ ان کے لئے خصی ہونا ہے۔

۹۰۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۹۰۵- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم، عنقمة بیان

(۱) لغت میں لفظ نکاح کا اطلاق عقد پر بھی ہوتا ہے اور وطی پر بھی، اس لئے یہ عقد اور وطی دونوں ہی اس کے لغوی معنی ہیں۔ شریعت مطہرہ نے بہت ساری حکمتوں کے پیش نظر نکاح کو مشروع فرمایا ہے۔ نکاح گھریلو اجتماعی زندگی کی بنیاد ہے دین پر چلنے میں نکاح معین ہوتا ہے، امداد کے حاصل ہونے کا سبب ہے، کثرت امت جو قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہو گا اس کا نکاح ہی ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر نکاح پاکدامنی کا ذریعہ ہے۔

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
قَالَ إِنِّي لَأَمْسِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنَى
إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلَمْ يَا أَبَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحَلَّاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ
لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالِ يَا عَلْقَمَةُ
قَالَ فَحَنَنْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا تُزَوِّجُنِي يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بَكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ
نَفْسِكَ مَا كُنْتُ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتُ
ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ *

۹۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ
اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ يُغْضِرُ
لِلْبَصَرِ وَخَصَنٌ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ *

۹۰۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي
عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالُوا أَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رَأَيْتُ أَنَّهُ
حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَرَأَدَ
قَالَ فَلَمْ أَتُبَّ حَتَّى تَزَوَّجْتُ *

۹۰۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

کرتے ہیں، کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے
ساتھ جا رہا تھا، راستہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ
عنه ان سے ملے، اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمن ادھر آؤ، چنانچہ
حضرت ابن مسعود کو حضرت عثمان علیحدہ لے گئے، حضرت
ابن مسعود نے جب دیکھا کہ حضرت عثمان کا کوئی خاص کام
نہیں ہے، تو مجھ سے فرمایا، علقمہ تم بھی آ جاؤ، چنانچہ میں بھی
چل گیا، حضرت عثمان نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا، ابو
عبدالرحمن کیا ہم تمہارا نکاح کسی نوجوان دوشیزہ لڑکی سے نہ کرا
دیں، کہ ایام گزشتہ کی یاد تمہیں پھر تازہ ہو جائے، اور بقیہ
حدیث ابو معاویہ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۹۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، عمارہ
بن عمیر، عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، کہ اے گروہ جوانان، تم میں
سے جسے نکاح کرنے کی طاقت ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح
نظر کو نیچے رکھنے والا، اور زنا سے محفوظ کر دینے والا ہے اور
جس میں نکاح کی طاقت نہ ہو، تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس
کے لئے خفی ہونے کے برابر ہے۔

۹۰۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر،
عبدالرحمن بن یزید سے روایت کرتے، انہوں نے بیان کیا کہ
میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود
کے پاس گئے، میں اس زمانہ میں جوان تھا، غالباً ایک
حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه نے میری ہی
وجہ سے بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
ایک، باقی اتنا زائد ہے کہ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں
نے نکاح میں کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

۹۰۸۔ عبداللہ بن سعید اشجی، وکیع، اعمش، عمارہ، ابن عمیر،
عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه سے

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا اور حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اس بات کا اس میں تذکرہ نہیں ہے، کہ میں نے کچھ تاخیر نہ کی، اور نکاح کر لیا۔

۹۰۹۔ ابو بکر بن نافع عبدی، بہر، حماد بن سلمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اندرونی اعمال دریافت کئے، معلوم ہونے کے بعد کوئی کہنے لگا کہ میں عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا، کسی نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، کوئی بو میں بستر پر نہیں سوؤں گا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے ایسا ایسا کہا، میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں، اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں، اور افطار بھی کرتا ہوں، لہذا جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(فائدہ) آپ کا یہ فرمان جوامع الکلم میں سے ہے، کہ ہزاروں بدعت و محدثات کو رد کرتا ہے، اور بل بدعت کی قطع جید کے لئے سیف قطع اور متبعان سنت کے لئے برہان ساطع ہے۔

۹۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک (دوسری سند) ابو کریب، محمد بن ملأ، ابن مبارک، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات رد کر دی، اور اگر آپ اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خنسی ہو جاتے۔

۹۱۱۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت سعد سے سنا، بیان کر رہے تھے کہ عثمان بن مظعون کے عورتوں سے جدا رہنے کے ارادہ کو حضور نے رد کر دیا، اور اگر آپ اس کو اجازت دیتے تو ہم خنسی ہو جاتے۔

عُمَيْرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أُحَدِّثُ الْقَوْمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَلَمَ الْبَيْتِ حَتَّى تَزَوَّجَتْ * ۹۰۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ نَعُضُّهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَنَّى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذًا وَكَذَا لَكِنِّي أَصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَيَسْ مَنِي *

۹۱۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبْتُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَخْتَصِمْنَا *

۹۱۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رَدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبْتُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَخْتَصِمْنَا *

۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَّشَلَّ قَنَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَأَخْتَصِمْنَا *

(۱۳۰) بَابُ نَذْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِنْ يَأْتِي امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيتَهُ فَيَوَاقِعُهَا *

۹۱۳ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَمَّ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَآتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَيْئَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ نُقِلَ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذَبُرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدَكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

۹۱۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً

۹۱۲ - محمد بن رافع، حُجین بن مُثنیٰ، لیس، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن مظعون (۱) نے عورتوں سے علیحدگی کا ارادہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چیز سے منع کر دیا، اگر آپ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیتے، تو ہم فحش ہو جاتے۔

باب (۱۳۰) اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس کا میلان ہو، تو اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے ہم بستری کرنے کا بیان!

۹۱۳ - زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، حرب بن ابی العالیہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر نظر پڑ گئی، تو آپ فوراً اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت کھال کو دباغت دے رہی تھیں، آپ نے ان سے صحبت کی، اور پھر صحابہ سے فرمایا، کہ عورت کی آمد شیطانی صورت میں ہوتی ہے اور واپسی بھی شیطانی صورت میں ہوتی ہے، اگر تم میں سے کسی کی عورت پر نظر پڑ جائے تو اپنی بیوی کے پاس آجائے، تو اس فعل سے اس کا خیال جاتا رہے گا۔

۹۱۴ - زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، حرب بن ابی العالیہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا (۲)، اور پہلے کی

(۱) حضرت عثمان بن مظعون پہلے اسلام لانے والے صحابہ کرام میں سے ہیں، ان کا انتقال ذی الحجہ ۲ ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن کئے جانے والے سب سے پہلے شخص ہیں۔

(۲) اس عورت پر نظر پڑنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی طرف میلان ہوا تو اپنی زوجہ مطہرہ سے اپنی حاجت پوری فرمائی خاص اس عورت کی طرف میلان نہیں ہوا تھا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے بازار میں کوئی پھل وغیرہ دیکھ کر اپنے گھر میں رکھا ہوا پھل یاد آجائے اور آدمی گھر جاکر کھالے۔ لہذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جو آپ کی اعلیٰ شان اور مرتبہ کے منافی ہو۔

طرح حدیث بیان کی، اور کہا کہ آپ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور وہ کھال کو دباغت دے رہی تھیں اور یہ ذکر نہیں کہ عورت شیطانی صورت میں جاتی ہے۔

۹۱۵۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرہ رہے تھے، کہ جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو، اور دل میں اس کا خیال پیدا ہو تو اپنی عورت سے صحبت کر لینی چاہئے، تاکہ اس کے دل سے اس کا خیال جاتا رہے۔

باب (۱۳۱) نکاح متعہ پہلے مباح تھا، پھر منسوخ ہو گیا، پھر مباح کیا گیا، پھر منسوخ ہو گیا، اور اب قیامت تک کے لئے حرام اور منسوخ ہو گیا!

۹۱۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، وکیع، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد پر جا رہے تھے، اور عورتیں ہمارے پاس نہیں ہوتی تھیں، ہم نے خدمت گرامی میں عرض کی، یا رسول اللہ ہم خنسی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہم کو اس سے منع کر دیا، بعد میں اجازت دیدی، کہ عورتوں سے میعاد نکاح کپڑوں کے عوض کریں، پھر حضرت عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

۹۱۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں ہے کہ پھر ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی، اور عبد اللہ کے پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ تَذَبُّرٌ فِي صُورَةِ شَيْصَانٍ *

۹۱۵۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَيُؤَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ *

(۱۳۱) بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانُ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي وَكِيعٌ وَابْنُ بَشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) *

۹۱۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ *

(فائدہ) علامہ مازری فرماتے ہیں کہ ایک مدت کے لئے کسی عورت سے مہر پر نکاح کرنا ابتداء اسلام میں جائز تھا، پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا، جیسا کہ میں کتاب الحج میں لکھ چکا ہوں۔

۹۱۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو *

۹۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ ہم جوان تھے، اور آپ سے خسی ہونے کی اجازت چاہی، اور جہد کا تذکرہ نہیں ہے۔

۹۱۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا حَرَجَ عَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا بِعَيْنِي مُتَعَةَ النِّسَاءِ *

۹۱۹۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار، حسن بن محمد، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مناوی نے ہمارے سامنے آکر اعلان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ نے تم کو تمتع کرنے کی اجازت دی ہے، یعنی نکاح متعہ (کی رخصت عنایت فرمائی ہے)۔

۹۲۰۔ وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتَعَةِ *

۹۲۰۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قسّم، عمرو بن دینار، حسن بن محمد، حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی۔

۹۲۱۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجَنَّتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتَعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ *

۹۲۱۔ حسن حلوانی، عبد الرزاق، ابن جریر، عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لائے، تو ہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، اور لوگوں نے کچھ مسائل آپ سے دریافت کئے، پھر متعہ کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا ہاں! ہم نے حضور کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں متعہ کیا تھا۔

(فائدہ) جن حضرات کو منسوخیت کا علم نہیں ہوا، وہ حالت سابقہ پر قائم رہے، بعد میں جس جس کو اس کی حرمت کا علم ہوتا گیا، وہ اس سے بچتا رہا۔

۹۲۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چند روز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی، اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں بھی، ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آٹے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے، لیکن حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان فرمادیا۔

۹۲۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالذَّقِيقِ الْيَوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ *

(فائدہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ اوداع میں جو نسخ کا حکم صادر فرمایا تھا، حضرت عمر فریق نے اس کا کلی طور پر اعلان فرما دیا، تاکہ کوئی فرد بشر بھی اس منسوخیت سے غافل نہ رہ جائے۔

۹۲۳۔ حامد بن عمر البکراوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر کے درمیان دونوں مٹھوں (متعہ حج و متعہ نکاح) کے بارے میں اختلاف ہو گیا، جابر بولے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ دونوں مٹھے کئے تھے، پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا، اس کے بعد دونوں کو ہم نے نہیں کیا۔

۹۲۳- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زَيْادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا *

۹۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبد الواحد بن زیاد، ابو عقیس، ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین مرتبہ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع کر دیا۔

۹۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُوطَاسٍ فِي الْمُتَعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا *

(فائدہ) اس میں تصریح آگئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوٹاس کا دن ہے۔

۹۲۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ربیع بن سبرہ جہنی، سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو، میں اور ایک اور شخص بنی عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، عورت نوجوان اور دراز گردن والی تھی، سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا، وہ بولی کیا

۹۲۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أُذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتَعَةِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا

فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُتْ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي
رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي
وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِدَاءِ
صَاحِبِي أَعْجَبْتُهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ
قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا
ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي
يَتَمَتَّعُ فَلْيُحَلِّ سَبِيلَهَا *

۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ
الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ
حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ
أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَحَّ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ
يَوْمًا لَيْلَةً وَيَوْمًا فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا
وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ
وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ
فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ
غَضْرٌ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا
فَتَلَقَّيْنَا فَتَاةً مِثْلَ الْبَكْرَةِ الْعَنْتَنِطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكَ
أَنْ يَسْتَمْتَعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ
فَنَشَرْنَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى
الرَّجُلَيْنِ وَبَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا
فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضْرٌ
فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ
ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا
میری بھی چادر حاضر ہے، اور میرے ساتھی کی چادر میری
چادر سے اچھی تھی، مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا، عورت
جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے پسند آتی، اور
جب مجھے دیکھتی تو میں اسے پسند آتا تھا، پھر بولی کہ تو اور تیری
چادر مجھے کافی ہے، پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا، کہ اگر کسی کے
پاس میعادۃ نکاح والی عورتیں ہوں، جن سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا،
تو انہیں آزاد کر دے۔

۹۲۶- ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، عمارہ
بن غزیہ، ربیع بن سبرہ، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
نے فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد
کیا، اور ہم نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یعنی رات دن ملا کر۔ تمیں
دن رات قیام کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے
ایک آدمی کے ساتھ مکہ مکرمہ سے نکل کر چل دیا، میں
خوبصورتی میں اس سے زیادہ تھا، اور وہ بد صورتی کے قریب
قریب تھا، ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر
تھی، مگر میری چادر پرانی تھی، اور اس کی چادر نئی اور اچھی تھی،
جب ہم مکہ کے بائیں جانب پہنچے، تو ایک عورت سے ملاقات
ہوئی، عورت نوجوان، طاقتور اور دراز گردن تھی، ہم نے اس
سے کہا کیا تم ہم میں سے کسی کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو، بولی تم
دونوں کیا دو گے؟ ہم نے اپنی اپنی چادر کھول کر دکھادی، تو وہ ہم
دونوں کو غور سے دیکھنے لگی، اور میرا ساتھی اس کے میلان طبع کا
امیدوار تھا، اس لئے کہنے لگا کہ اس شخص کی چادر پرانی ہے، اور
میری چادر نئی اور عمدہ ہے، مگر عورت نے دو تین مرتبہ کہا اس
کی چادر میں کوئی نقصان نہیں ہے، بالآخر میں نے اس کے ساتھ
متعہ کر لیا، اور اس کے پاس سے اس وقت تک نہیں آیا، جب

تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میرے لئے حرام نہیں کر دیا۔

۹۲۷۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، ابو نعمان، وہیب، عمارہ بن غزیہ، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب فتح مکہ کے سال نکلے، اور بقیہ حدیث حسب سابق روایت کی، اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت نے کہا، کیا یہ درست ہے، اور اس کے رفیق نے کہا، کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۹۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبد العزیز بن عمر، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! میں نے پہلے تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی تھی، مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیمت تک حرام کر دیا ہے، اگر کسی کے پاس میعدی نکاح کی عورت ہو تو اسے آزاد کر دے اور جو کچھ اسے دے دیا ہے، اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، عبد العزیز بن عمر اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرما رہے تھے، اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

۹۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابراہیم بن سعد، عبد الملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دے دی، اور مکہ سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدًا هَذَا حَقٌّ مَعَّ *

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْأَسْتِمَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ نَشَاءٌ فَيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا *

۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۳۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا *

۹۳۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّعِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ
سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْتَّمُعِ مِنَ
النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي
سُبَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَدِمٍ كَانَتْهَا
بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَحَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا
عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ
صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي
فَأَمَرْتُ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارْتَنِي عَلَى
صَاحِبِي فَكُنْ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ *

۹۳۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ *

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ
سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ *

۹۳۴- وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ
رَمَانَ الْفَتْحِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمْتَعُ

۹۳۱- یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ بن معبد، ربیع
بن سبرہ، سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
صحابہ کرام کو فتح مکہ کے سال متعہ کرنے کی اجازت دے دی
تھی، اجازت کے بعد میں اور قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص مکہ سے
باہر نکلے، ہمیں قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت جو نوخیز، شباب
آور، دراز گردن معلوم ہوتی تھی ملی، ہم نے اس سے متعہ
کرنے کی درخواست کی اور اس کے سامنے اپنی اپنی چادریں
پیش کیں، وہ عورت کبھی تو مجھ کو غور سے دیکھتی تھی، کیونکہ
میں اپنے ساتھی سے زیادہ حسین تھا اور کبھی ساتھی کی چادر کو
دیکھتی تھی، کیونکہ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، تھوڑ
ی دیر تک اس نے سوچا، اور پھر مجھے پسند کر لیا، اور وہ عورتیں
ہم سے ساتھ تین دن رہیں، اس کے بعد آپ نے ہمیں ان
کے چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

۹۳۲- عمرو ناقد، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ربیع بن سبرہ،
حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے
منع فرمادیا تھا۔

۹۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، معمر، زہری، ربیع بن
سبرہ، حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نکاح متعہ سے منع فرمادیا۔

۹۳۴- حسن حوالی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد،
بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ربیع بن سبرہ جہنی، اپنے
والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں
سے نکاح متعہ کرنے کی ممانعت فرمادی، اور ان کے والد نے
(اس ممانعت سے قبل) دوسرے چادروں کے عوض متعہ کیا

بِرْدَتَيْنِ أَحْمَرَيْنِ *

تھا۔

۹۳۵- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتَنُونَ بِالْمُنْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتْ الْمُنْعَةُ تَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرَّبْتُ بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفٍ أَنََّّهُ يَبْنَى هُوَ حَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُنْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَا نَصَارِيٌّ مَهْمًا قَالَ مَا هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنْ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالْدَّمِ وَلَحْمِ الْحَنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِرَدَّتَيْنِ أَحْمَرَتَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ *

۹۳۵- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک روز مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ کی حالت میں ایک اور شخص پر طنز کرتے ہوئے فرمایا، کہ بعض لوگوں کی آنکھوں کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے نہینا کر دیا ہے، اسی طرح ان کے قلوب کو بھی اندھا کر دیا ہے، وہ متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ سن کر انہوں نے آواز دے کر کہا، تم بیوقوف، کم علم، اور نہ فہم ہو، میری جان کی قسم متعہ امام المتقین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا جاتا تھا، ابن زبیر نے فرمایا، کہ اچھا تم خود اپنے اوپر تجربہ کر کے دیکھو، خدا کی قسم! اگر تم نے متعہ کیا تو میں تمہیں پتھروں سے سنگسار کر دوں گا، ابن شہاب راوی بیان کرتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک شخص کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک اور آدمی آیا، اور ان سے متعہ کا حکم دریافت کیا، تو انہوں نے متعہ کی اجازت دے دی، ابن ابی عمرہ انصاری بولے، کہ ٹھہرو، خالد نے کہا کیا بات ہے، خدا کی قسم! میں نے امام المتقین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں کیا ہے، ابن ابی عمرہ نے جواب دیا، شروع دور اسلام میں بے شک مجبور آدمی کے لئے اس کی اجازت تھی، جیسا کہ مردار، خون، اور سور کے گوشت کھانے کی بحالت مجبوری اجازت ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مضبوط و مستحکم کر دیا، اور اس کی ممانعت فرمادی، ابن شہاب راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، اور پھر اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے سے منع فرمادیا، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ

میں نے ربیع بن سبرہ سے سنا، وہ اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے نقل کرتے تھے، اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

۹۳۶۔ سلمہ بن شیب، حسن بن اعین، معقل، ابن ابی عبیدہ، عمر بن عبدالعزیز، ربیع بن سبرہ چینی، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی ممانعت فرمادی، اور ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت تک کے لئے متعہ حرام ہے، اور جس نے متعہ کے لئے کچھ دے دیا ہو، وہ اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبداللہ بن محمد بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے، اور خانگی گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

۹۳۸۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء ضعی، جویریہ، مالک، اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تو ایک آدمی ہے، جو سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور بقیہ حدیث یحییٰ عن مالک کی طرح روایت کی۔

۹۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے، اور خانگی گدھوں کا گوشت کھانے سے ہمیں منع فرمادیا تھا۔

۹۴۰۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، ابن

۹۳۶۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ *

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَبِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۹۳۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءِ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانِ ابْنِ رَجُلٍ تَابَتْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ *

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ الْحَسَنِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۹۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ
عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَلِّمُ
فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا
يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۹۴۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى
قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ
عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ
أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِدُنِّ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ
وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

(فائدہ) ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ گوشت کی حرمت ثابت ہو گئی، اور یہی تمام علمائے کرام کا مسلک ہے (نودی جلد صفحہ ۳۵۲)

(۱۳۲) بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ
وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ *

۹۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ
الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۴۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ
أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ
يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتِهَا *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور یہی صحیح و درست ہے۔

شہاب، حسن بواسطہ محمد بن علی، عبد اللہ بواسطہ محمد بن علی،
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ میعادِ نکاح کے بارے میں نرمی کر رہے
ہیں، تو انہوں نے فرمایا، نکھر جاؤ، ابن عباس! اس لئے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور
گھریلو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۹۴۱۔ ابو الطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حسن
بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا، کہ خیبر
کے دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے
ساتھ متعہ (نکاح میعاد) کرنے سے اور پٹے ہوئے گدھوں
کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

باب (۱۳۲) بھتیجی، اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ کو
نکاح میں جمع کرنا حرام ہے!

۹۴۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مالک، ابو الزناد، اعرج،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ بھتیجی اور پھوپھی کو، اور بھانجی اور خالہ کو نکاح میں ایک
ساتھ جمع نہ کیا جائے۔

۹۴۳۔ محمد بن ریح بن مہاجر، ایب، یزید بن ابی حبیب،
عراک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چار قسم کی عورتوں کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کرنے سے منع
فرمایا ہے، بھتیجی اور اس کی پھوپھی، بھانجی اور اس کی خالہ۔

۹۴۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْمُوعَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ابْنُ مَسْمُوعَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْغَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأَخْتِ عَلَى الْخَالَةِ *

۹۴۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَيْصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ الْكُفَيْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَرَى خَالَهَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا يَتْلُكَ الْمَنْزِلَةَ *

۹۴۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا *

۹۴۷- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۹۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

۹۴۴- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، عبد الرحمن بن عبد العزیز، ابی امامہ بن سہل بن حنیف، ابن شہاب، قیصہ بن ذویب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے، اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۹۴۵- حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قیصہ بن ذویب کہتی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کہ انسان کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے، یا اس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ ہم بیوی کے باپ کی پھوپھی اور اس کی خالہ کو اسی حکم میں خیال کرتے ہیں۔

۹۴۶- ابو معن الرقاشی، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔

۹۴۷- اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۹۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے، اور نہ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے، اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور

عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكَتِفِيَ صَحْفَتَهَا وَلَا لِتُسَكِّحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا *

خالہ پر نکاح کیا جائے، اور نہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو اس لئے طلاق دلوانے کی خواستگار ہو، کہ اس کے برتن کو اپنے لئے ٹوٹ لے، بلکہ نکاح کرے، کیونکہ اس کو وہی ملے گا جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔

(فائدہ) یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے، اسے طلاق دے دے، تب تجھ سے شادی کروں گی۔

۹۴۹- وَ حَدَّثَنِي مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَكِّحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَقَ أُخْتِهَا لِتُكَتِفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا *

۹۴۹۔ محرز بن عون بن ابی عون، علی بن مسہر، داؤد بن ابی ہند، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے، کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے، یا عورت اپنی بہن کو اس لئے طلاق دلوانا چاہتی ہے، کہ جو کچھ اس کے پیالہ میں ہو اسے اپنے لئے ٹوٹ لے، کیونکہ اس کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَالنَّفْطُؤِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَافِعٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا *

۹۵۰۔ ابن ثنی اور ابن بشار اور ابو بکر بن نافع، ابن ابی عدی، شعبہ، عمرو بن دینار، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔

۹۵۱- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۵۱۔ محمد بن حاتم، شبہ، ورقاء، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(۱۳۳) بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ *

باب (۱۳۳) حالت احرام (۱) میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان!

۹۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۹۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، منبہ بن وہب، بیان کرتے ہیں،

(۱) حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں صحابہ کرام، تابعین اور فقہاء مجتہدین کی آراء مختلف ہیں۔ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے البتہ وطی کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی موقف حضرت ابن مسعود، ابن عباس، انس، معاذ بن جبل اور جمہور تابعین کا بھی ہے۔ حنفیہ کا استدلال حضرت میمونہ کے نکاح والے واقعہ سے ہے کیونکہ حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تھا۔

کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا شیبہ بنت جبیر سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو ابان بن عثمان کے پاس قاصد بھیجا، وہ آئے اور اس وقت وہ امیر حج تھے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے، اور نہ کسی دوسرے کا اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

مَالِكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طُحَيْحَةَ بِنْتَ عُمَرَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

۹۵۳۔ محمد بن ابی بکر مقدمی، حماد بن زید، ایوب، نافع، منبہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بھیجا، اور وہ اپنے لڑکے کا پیغام نکاح شیبہ بنت عثمان کی بیٹی کو دینا چاہتے تھے، اس لئے مجھے ابان بن عثمان کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، اور وہ حج کے امیر تھے، انہوں نے فرمایا، میں انہیں دیہاتی سمجھتا ہوں، اس لئے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے، اور نہ دوسرے کا کر سکتا ہے، اس چیز کی ہمیں حضرت عثمان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے۔

۹۵۳ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُبَيْهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بِنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَنَا أَرَاهُ أَغْرَابَ إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۵۴ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ *

۹۵۴۔ ابو غسان مسعی، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) ابو خطاب زیاد بن یحییٰ، محمد بن سواد، سعید، مطر، یعلیٰ بن حکیم، نافع، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی اور کا نکاح کر سکتا ہے، اور نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

۹۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نبیہ بن وہب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، کہ آپ نے فرمایا، محرم نکاح نہ کرے، اور نہ پیغام نکاح دے۔

۹۵۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ

وَمَا يَخْطُبُ*

۹۵۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ
بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ
بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ
أَنْ يُنْكِحَ أَنَّهُ طَلْحَةَ بِنْتُ شَيْبَةَ بِنِ جُبَيْرٍ فِي
الْحَجِّ وَثَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ
فَأَرْسَلَ إِلَى ثَانٍ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ
طَلْحَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَأَجِبْ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ
لَهُ ثَانٌ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًا حَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِحُ الْمُحْرِمُ*

۹۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ
قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ
مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ
الزُّهْرِيُّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ
نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ*

۹۵۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ*

۹۵۶- عبد الملک بن شعیب بن لیث، خالد بن یزید، سعید بن
ابی ہلال، نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں، کہ عمر بن عبید اللہ بن
معمر چاہتے تھے کہ حج کی حالت میں اپنے بیٹے کا نکاح شیبہ بن
جبر کی بیٹی سے کر دیں، اور ابان بن عثمان اس زمانہ میں امیر حج
تھے، چنانچہ ابان کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے بھیجا،
کہ میں طلحہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے آنے کی
درخواست ہے تو حضرت ابان نے فرمایا، میں اس عراقی کو نا فہم
سمجھتا ہوں، میں نے خود حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سنا، کہ آپ فرم رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا، محرم نکاح نہ کرے۔

۹۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور اسحاق حنظلی، سفیان
بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو الشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ
سے نکاح فرمایا، اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیدتی بیان
کی ہے کہ میں نے زہری سے یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے
مجھے یزید بن اصم سے خبر دی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کیا، اور آپ حلال تھے۔

۹۵۸- یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبد الرحمن، عمرو بن دینار، جابر
بن زید ابو الشعثاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے نکاح کیا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، کہ اس حدیث سے جواز اور سابقہ احادیث سے کراہت ثابت ہوتی ہے، اور کشف میں حضرت العلامة مفتی اشفاق
ارحمٰن مرحوم بذل مجہود کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں، کہ یہ تینوں امور جن کی سابقہ احادیث میں ممانعت آئی ہے، علماء حنفیہ کے نزدیک
کراہت تنزیہ پر محمول ہیں، اور ہجی فرماتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ کا ابان بن عثمان کو بلانا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ نکاح میں علمائے

کرام، اور اہل فضل اور دیندار حضرات کو تشریف آوری کی دعوت دینی چاہئے، واللہ اعلم (کشف المغطی عن وجہ الموطا)۔

۹۵۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَاةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوَّجَهَا وَهُوَ حَالٌ قَالَ وَكَأْتُ حَالَتِي وَحَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ *

۹۵۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، ابو فزارة، یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے حضرت ميمونه بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی اور آپ حلال تھے، اور حضرت ميمونه رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میری ور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ تھیں۔

(فائدہ) امام بخاری نے عدم احرام کی روایت نقل کی ہے، بلکہ دو مقام پر صحیح بخاری میں نکاح محرم کا باب باندھا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے، کہ ان کے نزدیک حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہی صحیح نہیں ہے، اور حضرت ابن عباسؓ کی صحت تمام محدثین نے بیان کیا ہے، اور اپنی اپنی کتابوں میں اسے نقل کیا ہے، اور یہی مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں موجود ہے، کہ جسے امام طحاوی نے اسانید صحیحہ سے نقل کیا ہے، ور پھر حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو بہت سے طرق سے ترجیح حاصل ہے، جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے ان وجوہات کی ترجیح کو بیان کیا ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہی قابل عمل ہے، اور جن روایات میں ممانعت آچکی ہے، وہ کراہت تخریجی پر محمول ہیں۔

(۱۳۴) بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ *

باب (۱۳۴) ایک کے پیغام نکاح پر جب تک وہ جواب نہ دے دے، دوسرے کو پیغام دینا صحیح نہیں ہے!

۹۶۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ *

۹۶۰- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رج، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی خطبہ پر خطبہ نہ کرے۔

۹۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ قَطَّانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

۹۶۱- زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی کسی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح دے، مگر یہ کہ وہ اسے اس بات کی اجازت دے دے۔

(فائدہ) اس حدیث شریف کے مضمون پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے۔

۹۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۳۔ ابو کامل، حماد، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۴۔ عمرو ناقد اور زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ شہر والا، گاؤں والے کا مال فروخت کرے اور بغیر ارادہ خریداری کے مال کی قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے، اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، یا اپنے بھائی کی بیچ پر بیچ کرے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کو طلاق دوانے کی طلب گار ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے خود انڈیل لے، اور عمرو نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نہ کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔

۹۶۵۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بغیر ارادہ خریداری کے دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ، اور نہ کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور شہری دیہاتی کی طرف سے مال نہ بیچے، اور نہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر پیغام بھیجے، اور نہ کوئی عورت اس غرض سے اپنی بہن کی طلاق کی خواستگار نہ ہو، کہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے، اسے خود انڈیل لے۔

۹۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر قیمت بڑھانے کے لئے سودا نہ کرے۔

۹۶۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْحَدَّادِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۴۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَسَاجِشُوا أَوْ يَحْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِصْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ امْرَأَةٌ طَاقَ أَخِيهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي إِيَّاهَا وَ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرُو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسُمُّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ *

۹۶۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَحْطُبُ الْمَرْءُ عَلَى خِصْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَاقَ الْآخَرَى لِتَكْتَفِيَ مَا فِي إِيَّاهَا *

۹۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدُّ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ *

۹۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمُّ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَلَا يَحْضُبُ عَلَى حِصْبَةٍ *

۹۶۸- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۹۶۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَحِطْبَةِ أَخِيهِ *

۹۷۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الثَّيْتِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَتَنَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ *

(۱۳۵) بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشُّغَارِ وَبُطْلَانِهِ *

۹۷۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّغَارِ

۹۶۷- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر اسماعیل بن جعفر، علماء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ پر نرخ نہ کرے، اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

۹۶۸- احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد، شعبہ، علماء، بواسطہ اپنے والد اور سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۹۶۹- محمد بن ثنی، عبد الصمد، شعبہ، اعمش، صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے۔

۹۷۰- ابو طاہر، عبد اللہ بن وہب، لیث، یزید بن ابی حبیب، عبد الرحمن بن شماسہ سے بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ مومن، مومن کا بھائی ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، یا اس کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے، تاوقتیکہ وہ چھوڑ نہ دے۔

باب (۱۳۵) نکاح شغار کا بطلان، اور اس کی حرمت کا بیان!

۹۷۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے، اور شغار یہ ہے، کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا

وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُرَوِّحَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ *

۹۷۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَنَافِعُ مَا الشَّغَارُ *
۹۷۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ *

۹۷۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ *

۹۷۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّغَارِ رَادِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَالشَّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ زَوَّجْنِي ابْنَتَكَ وَأَزْوَجْتُ ابْنَتِي وَزَوَّجْنِي أُخْتَكَ وَأَزْوَجْتُ أُخْتِي *

(فائدہ) حدیث میں ممانعت باتفاق علماء عدم مشروعیت پر دال ہے، لیکن اگر ایسا نکاح کر لے گا، تو نکاح صحیح ہو جائے گا، اور مہر مثل واجب ہوگا۔

۹۷۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۹۷۷- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

اس شرط پر نکاح کر دے، کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی سے اس کا نکاح کر دے، اور دونوں کے درمیان حق مہر مقرر نہ کیا جائے۔

۹۷۲- زہیر بن حرب، محمد بن ثنی اور عبید اللہ بن سعید اور یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق نقل کرتے ہیں، باقی عبید اللہ کی روایت میں ہے، کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ نکاح شغار کیا ہے؟

۹۷۳- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عبد الرحمن، سراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۴- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔

۹۷۵- ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابواسامہ، عبید اللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے، کہ تم اپنی بیٹی مجھے بیاہ دو، اور میں اپنی لڑکی تم سے بیاہ دوں، یا مجھے اپنی بہن دو، کہ میں تم سے اپنی بہن کی شادی کر دوں۔

(فائدہ) حدیث میں ممانعت باتفاق علماء عدم مشروعیت پر دال ہے، لیکن اگر ایسا نکاح کر لے گا، تو نکاح صحیح ہو جائے گا، اور مہر مثل واجب ہوگا۔

۹۷۶- ابوالکریم، عبدہ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی ابن نمیر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

۹۷۷- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج (دوسری

(سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے نکاح شغار سے ممانعت فرمائی ہے۔

باب (۱۳۶) شرائط نکاح کا پورا کرنا!

۹۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، ہشیم (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع (تیسری سند)، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر (چوتھی سند)، محمد بن ثنی، یحییٰ القطان، عبد الحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبد اللہ یزنی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق وہ شرط ہے، جس کے ذریعہ سے عورتوں کی شرم گاہوں کو تم نے اپنے لئے حل کیا ہے، یعنی نکاح کی شرائط، یہ الفاظ حدیث ابو بکر اور ابن ثنی کے ہیں، مگر ابن ثنی کی روایت میں ”شرط“ کا لفظ ہے۔

(فائدہ) علمائے کرام کے نزدیک جو شرطیں مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے مہر، نفقہ، حسن معاشرت جیسی شرطیں، انہیں پورا کرنا چاہئے، باقی اس کے علاوہ دیگر شرائط جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں، ان کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

باب (۱۳۷) بیوہ کا اذن زبانی اور دو شیرہ کا اذن سکوت ہے!

۹۷۹۔ عبید اللہ بن عمر بن میسرہ قواری، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیوہ کا بغیر اس سے مشورہ لئے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اور نہ دو شیرہ کا بغیر اس کے اذن کے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اذن (اجازت) کیسا ہے؟ فرمایا اس کا اذن خاموش رہنا ہے۔

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّغَارِ * (۱۳۶) بَابُ الْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ *

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَسْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشَّرْطُ *

باب (۱۳۷) اسْتِئْذَانُ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ *

۹۷۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْفَوَارِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ *

۹۸۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۹۸۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكَوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أْتَسْتَأْمِرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَسْتَأْمِرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ *

۹۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ

۹۸۰ - زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی (تیسری سند) زہیر بن حرب، حسین بن محمد، شیبان (چوتھی سند) عمرو ناقد اور محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر (پانچویں سند) عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر ہشام کی روایت کی طرح اور اسی سند سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، اور ہشام، شیبان، معاویہ بن سلام، سب کے الفاظ اس حدیث میں ایک دوسرے سے متفق ہیں۔

۹۸۱ - ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی ملیک، ذکوان مولى حضرت عائشہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کرادیں، تو کیا اس سے اجازت لینی چاہئے یا نہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ان سے فرمایا، ہاں لینی چاہئے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا وہ تو شرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت اس کی اجازت خاموش رہنا ہی ہے۔

۹۸۲ - سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبداللہ بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ بہ نسبت

اپنے ولی کے اپنے نفس کی زائد حقدار ہے، اور دو شیرہ سے بھی اجازت لی جائے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۳۔ قتیبہ بن سعید، سفیان، زیاد بن سعید، عبد اللہ بن فضل، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دو شیرہ سے بھی اجازت لی جائے گی، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۹۸۴۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنے ولی سے زائد اپنے نفس کی حقدار ہے، اور دو شیرہ سے بھی اس کا باپ اجازت لے، اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے، اور کبھی کہہ، کہ اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(فائدہ) بالغہ سے اجازت لینا واجب اور ضروری ہے، خواہ بیوہ ہو یا کنواری۔

(۱۳۸) بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبَكْرِ الصَّغِيرَةِ *

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَتَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكَتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي جُمُئَةً فَأَتَنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَ هَ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذَحَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ

باب (۱۳۸) باپ نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے! ۹۸۵۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابواسامہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میری چھ سال کی عمر تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اور میں نو سال کی تھی، تب مجھ سے زفاف کیا، بیان کرتی ہیں کہ پھر ہم مدینہ منورہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک بخار نے ستایا، اور میرے بال کانوں تک ہو گئے، ام رومان میرے پاس آئیں، اور میں جھولے پر تھی، اور میرے ساتھ میری سہیلیاں تھیں، انہوں نے مجھے پکارا میں فوراً پہنچ گئی، مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کیا بات ہے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر دروازہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا، اور میں باہر رہی تھی، حتیٰ کہ میرا سانس پھولنا بند ہو گیا (والدہ نے) مجھے ایک حجرے میں

وَالْبَرَكَهَ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِمْ
فَغَسَنَ رَأْسِي وَأَصْلَحَنِي فَلَمْ يَرْغُبِي إِلَّا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَى
فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ *

داخل کر دیا، وہاں انصار کی کچھ عورتیں بھی تھیں، ”وہ بویں“
اللہ خیر و برکت عطا فرمائے، اور بھلائی و خیر سے حصہ ملے،
والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھویا، اور
بناؤ سنگھار کیا، مگر مجھے خوف اس وقت ہوا جب چاشت کے
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک میرے پاس تشریف
لائے، اور انہوں نے مجھے حضور کے سپرد کر دیا۔

۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ (دوسری سند)،
ابن نمیر، عبدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری
چھ برس کی عمر تھی، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے نکاح کیا، اور نو سال کی عمر تھی، تو مجھ سے خلوت کی۔

۹۸۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ وَالنُّفْضُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ
سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ *

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری سات سال کی
عمر تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا،
اور نو سال کی عمر میں زفاف ہوا، اس وقت میری گڑیاں میرے
ساتھ ہی تھیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی۔

۹۸۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَزُفْتُ إِلَيْهِ
وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعِبَتْهَا مَعَهَا وَمَاتَ
عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشْرَةَ *

(فائدہ) چھ سال سے کچھ زیادہ عمر ہونے کے بعد نکاح ہوا، تو کہیں زیادتی کو حذف کر کے چھ سال فرمایا اور کہیں کمی کو پورا کر کے سات سال
بیان کر دیے، اس لئے روایت میں کوئی اختلاف نہیں، اور باپ دادا بچپن میں لڑکی کا نکاح کر سکتے ہیں، بلوغ کے بعد فسخ کا اختیار نہیں ہے،
تمام علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور گڑیاں جو ساتھ تھیں، اس وقت تک تصاویر کی حرمت کا اعلان نہیں ہوا تھا، اور پھر ان کی صورتیں
بھی بنی ہوئی نہیں تھیں، واللہ اعلم وعلما اتم۔

۹۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، اور ابو بکر بن ابی شیبہ،
ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
میری عمر چھ برس کی تھی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ سے نکاح کیا، اور میری نو سال کی عمر ہوئی تو میرے ساتھ
خلوت کی، اور میری عمر اٹھارہ برس کی تھی، تو آپ نے وفات

۹۸۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ
يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ

پائی۔

باب (۱۳۹) ماہ شوال (۱) میں نکاح کرنے کے
استحباب کا بیان!

۹۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، اسماعیل بن امیہ، عبد اللہ بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال ہی میں شادی کی، اور شوال ہی میں خلوت فرمائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور محبوب حضور کی نظر میں اور کون تھ، اور حضرت عائشہؓ ہمیشہ اس چیز کو پسند کرتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ماہ شوال ہی میں خلوت کی جائے۔

۹۹۰۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور حضرت عائشہؓ کے فعل کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۱۴۰) جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو منگنی سے پہلے مستحب ہے، کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ، پیر دیکھ لے!

۹۹۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس نے عرض کیا، نہیں، فرمایا جاؤ دیکھ لو، اس لئے کہ

وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ *

(۱۳۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزْوِجِ فِي شَوَّالٍ وَالْدُّخُولِ فِيهِ *

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفَيْظُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْضَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ *

۹۹۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ *

(۱۴۰) بَابُ نَذْبٍ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ إِلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفِّهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا *

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَادْهَبْ فَانْظُرْ

(۱) اہل عرب کا گمان یہ تھا کہ شوال میں ہونے والا نکاح منحوس ہوتا ہے اور زوجین کے مابین بغض اور جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ اس روایت میں اس نظریہ کا منقطع ہونا بیان فرما رہی ہیں کہ میرا نکاح شوال میں ہوا تھا اس کے باوجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی ہوں۔

إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا *

۹۹۲ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا يُرِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عَيْنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَنَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَنَى أَرْبَعَ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَى أَرْبَعَ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَسْحَبُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عَرْضِ هَذَا الْحَبْلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَنْعَثَكَ فِي نَعْتٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعَثًا إِلَى نَبِيِّ عَبَسٍ نَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ *

انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔
۹۹۲۔ یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے، اس لئے کہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں، دیکھ لیا ہے، آپؐ نے فرمایا کتنے مہر پر نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا چار اوقیہ چاندی پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار اوقیہ پر، معلوم ہوتا ہے، کہ تم اس پہاڑ کے کنارے چاندی حاصل کرتے ہو، ہمارے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ موجود نہیں، البتہ ہم تمہیں اپنے آدمیوں کے ساتھ بھیجتے ہیں، تاکہ تمہیں کچھ مل جائے، چنانچہ حضورؐ نے قبیلہ بن عبس پر ایک لشکر روانہ فرما دیا، جن میں اس آدمی کو بھی شامل کر کے بھیجا۔

(۱۴۱) بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ *

باب (۱۴۱) حق مہر کا بیان، اور یہ کہ قرآن کی تعلیم دینی، اور لوہے کی انگوٹھی بھی حق مہر میں دی جاسکتی ہے!

۹۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهْبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید ثقفی، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے نفس کے اختیارات حضورؐ کو دینے آئی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر

فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضَ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَوَّجْنِيهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبَسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبَسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَدُهَا فَقَالَ تَقْرَوْنَهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُتَّكَّتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي الْفِطْرِ *

۹۹۴- وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا - مُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ

مبارک جھکا لیا، جب عورت نے دیکھا، کہ میرے متعلق حضور نے کچھ فیصلہ نہیں کیا، تو وہ بیٹھ گئی، ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ اگر حضور کو اس کی ضرورت نہیں، تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ چیز ہے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا، گھر جا کر دیکھ شاید کچھ مل جائے، حسب الحکم وہ شخص گھر جا کر واپس آگیا، اور عرض کیا، خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر دیکھ لے، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے، چنانچہ وہ پھر گیا، اور جا کر واپس آیا، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ ہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، صرف یہی تہ بند ہے (سہل بیان کرتے ہیں، کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی) میں اسے اس میں سے آدھا دے سکتا ہوں، حضور نے فرمایا، یہ تیرے تہ بند کا کیا کرے گی، اگر تو پہن لے گا تو اس کے پاس کچھ نہ رہے گا، مجبوراً وہ بیٹھ گیا، جب بیٹھے بیٹھے دیر ہو گئی، تو اٹھ کھڑا ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر حکم فرمایا، اسے بلا ماؤ، اسے بلا لیا گیا، جب وہ حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا، کہ تجھے قرآن کریم بھی آتا ہے، اس نے عرض کیا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اور کئی سورتوں کو گنا، آپ نے فرمایا تو ان کو زبانی پڑھ سکتا ہے، اس نے کہا ہاں! فرمایا، اچھا تو جا اس عورت کا تجھے اس قرآن کی تعلیم کے عوض جو تجھے یاد ہیں، مالک کر دیا گیا، یہ روایت ابن ابی حازم کی ہے اور یعقوب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

۹۹۳- خلف بن ہشام، حماد بن زید (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، دراوردی (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث کا یہی مضمون روایت کیا ہے،

كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا
الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي
حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَتْ أَطْلِقُ فَقَدْ زَوَّجْتُهَا
فَعَلِمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ *

اور زائدہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو میں نے
تیرا نکاح اس سے کر دیا، اور تو اسے قرآن کریم سکھاوے۔

(فائدہ) جس مہر پر زوجین راضی ہوں اور وہ دس درہم سے کم نہ ہو، وہ مہر ہو سکتا ہے، سلف سے لے کر خلف تک عمائے کرام کا یہی مسلک
ہے، باقی قرآن کریم کی تعلیم مہر نہیں بن سکتی، اگر اس طرح نکاح کیا جائے گا تو نکاح تو صحیح ہو جائے گا، مگر اس کا حکم اس شخص کی طرح ہے،
جس نے کچھ مہر متعین نہیں کیا، اور امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے، ورنہ کسی کے لئے
اس طرح نکاح کرنا درست نہیں ہے (عمدة القاری جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۹)۔

۹۹۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ
بن اسامہ بن الہد (دوسری سند) محمد بن ابی عمر کی، عبد العزیز،
یزید، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے
ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،
زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا کتنے مہر تھا؟
انہوں نے فرمایا، کہ آنحضرت کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ
اوقیہ اور ایک نش ہوتا تھا، اور تم کو معلوم ہے، کہ نش کتنا ہوتا
تھا، میں نے عرض کیا نہیں، انہوں نے فرمایا، نش نصف اوقیہ کا
ہوتا ہے تو اس حساب سے پانچ سو درہم ہو گئے، ورنہ یہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر تھا۔

۹۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَمَةَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
صَدَاقُهُ لِزَوْاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشًا قَالَتْ
تَدْرِي مَا النَّشُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ
أَوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ حَمْسُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَوْاجِهِ *

۹۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، اور ابو الریح سلیمان بن داؤد عتکی، قتیبہ
بن سعید، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کے
بدن پر زرد خوشبو کے اثرات ملاحظہ فرما کر دریافت کیا، کہ یہ
کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے ایک
عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونے کا مہر مقرر کر کے
نکاح کیا ہے، فرمایا، اللہ برکت کرے، ولیمہ کرو، اگرچہ ایک

۹۹۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو
الرَّيِّعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ
الْأَخْرَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ
فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ
امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ

بکری ہی کا ہو۔

لَكَ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ *

(فائدہ) ولیمہ کی دعوت کے لئے کوئی خاص کھانا متعین نہیں، جو بھی ہو، حضرت صفیہؓ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا تھا، اور حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں گوشت اور روٹی تھی۔

۹۹۷۔ محمد بن عبید غبری، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونادے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ، قتادہ، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونادے کر نکاح کیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، ولیمہ کرو، خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

۹۹۹۔ ابن شنی، ابوداؤد، (دوسری سند) محمد بن رافع، ہارون بن عبد اللہ، وہب بن جریر (تیسری سند) احمد بن خراش، شباہ، شعبہ حمید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، مگر وہب کی روایت میں ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔

۱۰۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قدامہ، نصر بن شمیل، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی مسرت کے آثار مجھ پر ملاحظہ فرمائے، میں نے عرض کیا، کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا، مہر کیا باندھا ہے، میں نے عرض کیا،

۹۹۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۸. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ *

۹۹۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُتِّهِمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً *

۱۰۰۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاقٍ وَفِي

حَدِيثِ إِسْحَقَ مِنْ ذَهَبٍ *

ایک گٹھلی کے بقدر، اسحاق کی روایت میں ہے، کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا۔

۱۰۰۱۔ ابن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، ابو حمزہ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونا دے کر نکاح کیا تھا۔

۱۰۰۲۔ ابن رافع، وہب، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، مگر یہ کہ راوی نے بیان کیا، کہ عبدالرحمن بن عوف کے لڑکوں میں سے ایک نے ”من ذہب“ کے الفاظ کہے ہیں۔

باب (۱۴۲) اپنی باندی آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت!

۱۰۰۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کیا، اور ہم سب نے وہاں بہت سویرے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے، اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگانی شروع کر دی، اور میرا زانو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ بند بھی، آپ کی ران سے کھسک گیا تھا، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آبادی میں گئے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا، ہم جس میدان میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح ہی بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا ہے، یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ فرمائے، لوگ اس وقت اپنے کاروبار کو نکلے جا رہے تھے، انہوں نے کہا

۱۰۰۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ *

۱۰۰۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ *

(۱۴۲) بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أُمَّتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا *

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَغْلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقٍ خَيْبَرَ وَإِنْ رُكْنِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ

فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبِيُّ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبِيِّ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ سَيِّدَ قَرِيطَةَ وَالنَّضِيرَ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبِيِّ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَزَتَهَا لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَتَّى سَاوَتْ وَلِيْمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے ہیں، عبدالعزیز نے بیان کیا کہ ہمارے اصحاب نے یہ بھی کہا، کہ لشکر بھی آچکا ہے، الغرض ہم نے جبراً خیر کو فسخ کیا، اور قیدیوں کو جمع کیا گیا، دحیہ حاضر ہوئے، اور عرض کیا، یا نبی اللہ مجھے ان قیدیوں میں سے ایک باندی عنایت کر دیجئے، فرمایا، اچھا ایک باندی لے لو، انہوں نے صفیہ بنت حبیب کو لے لیا، اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حبیب عنایت کر دی، جو بنی قریظہ اور بنی نضیر کی سردار ہے، اور وہ آپ کے علاوہ اور کسی کے شایان شان نہیں، آپ نے فرمایا، مع اس باندی کے ان کو بلاؤ، چنانچہ وہ اسے لے کر آئے، حضور نے صفیہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے اور کوئی باندی لے لو، راوی نے کہا، کہ پھر آپ نے صفیہ کو آزاد کیا، اور اس سے شادی کر لی، ثابت نے دریافت کیا، اے ابو حمزہ، ان کا کیا مہر باندھا، انہوں نے کہا، یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا، جب راستہ میں پہنچے، تو ام سلمہ نے بنا سنوار کر رات کو خدمت اقدس میں بھیج دیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت عروسی صبح کی، پھر آپ نے فرمایا، جس کے پاس جو کچھ ہو، وہ لے آئے، اور خود چڑے کا ایک دستر خوان بچھوا دیا، حسب الکلم بعض حضرات پیر لے کر اور بعض چھوہارے اور بعض آدمی بھی لے کر حاضر ہوئے، چنانچہ سب نے ان سب چیزوں کو آپس میں ملا دیا، اور یہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا ولیمہ ہو گیا۔

۱۰۰۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

۱۰۰۴۔ ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، ثابت، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد ثابت، شعیب بن حباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تیسری سند) قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چوتھی سند) محمد بن عبید، عہری، ابو عوانہ، ابی عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةً وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا *

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، شعیب بن حباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چھٹی سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، عمر بن سعید، عبدالرزاق، سفیان، یونس بن عبید، شعیب بن حباب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۱) کو آزاد کیا، اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر بنا دیا، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت صفیہ سے شادی کی، اور ان کا مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

(فائدہ) یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کہ بغیر مہر متعین کئے آپ نے نکاح کر لیا، آپ نے بذات خود بہت سے مصالح کے پیش نظر حضرت صفیہ سے شادی کی۔

۱۰۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، مطرف، عامر، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اس سے شادی کرے تو اس کو دو گنا اجر ہے۔

۱۰۰۵ - وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ *

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحہ کار و یف تھا، اور میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو جاتا تھا، سورج نکلے ہم خیبر جا نکلے، اس وقت ان لوگوں نے اپنے موسیٰ باہر نکالے تھے، اور وہ لوگ اپنی ٹوکریاں، کدال، اور پھاوڑے لے کر نکلے تھے، کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہیں اور لشکر بھی ہے، آنحضرت صلی

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ

(۱) حضرت صفیہؓ جس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اس کا سلسلہ نسب حضرت ہارون علیہ السلام تک پہنچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس جانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی زوجہ مطہرہ بن کر رہنے میں اختیار دیا تھا انہوں نے آپ کے پاس رہنے کو ترجیح دی۔

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَرَبْتُ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ
 صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 وَوَقَعَتْ فِي سَهْمٍ دِحْيَةُ جَارِيَّةٌ حَمِيلَةٌ
 فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْنَعُهَا
 لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا
 وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ
 وَالسَّمْنَ فَجَصَّتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ
 بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ
 وَالسَّمْنَ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا
 نَدْرِي أَتَزَوَّجُهَا أَمْ اتَّخَذَهَا أُمٌّ وَلَدٍ قَالُوا إِنَّ
 حَاجَتَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمٌّ
 وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَاجَتَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى
 عَجْزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا
 مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَذَرَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَذَرَتْ فَقَامَ
 فَسْتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُنْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ
 الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوْقَعَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ
 وَقَعَ قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلَيْمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ
 النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَتَعَشَّى فَأَدْعُو النَّاسَ
 فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبَعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ
 بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى
 نِسَائِهِ فَيَسَلُّهُنَّ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامًا
 عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیبر برباد ہو گیا، ہم کسی قوم کے میدان
 میں اترتے ہیں، تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے، جن کو ڈرایا جاتا
 ہے، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی، حضرت وحیہ
 کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی، مگر آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اسے سات باندیوں کے عوض خرید لیا، اور ام
 سلیم کے سپرد کر دیا، کہ ام سلیم اسے بنا سنوار کر تیار کر دیں،
 راوی بیان کرتے ہیں، کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے اس لئے
 ان کے سپرد کر دیا، تاکہ ان کے گھر عدت پوری کریں، اور یہ
 باندی صفیہ بنت حبیبہ ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
 کے ولیمہ میں چھوہارے، پنیر اور گھی کا کھانا تیار کیا، اور زمین پر
 کسی قدر گڑھے کھود کر چمڑے کے دسترخوان ان میں بچھ کر پنیر
 اور گھی ان میں بھرا گیا، اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا، اور
 لوگ کہنے لگے، کہ ہم نہیں جانتے، کہ آپ نے ان سے شادی
 کی ہے یا انہیں ام ولد بنایا ہے، سب نے کہا، اگر حضور انہیں پردہ
 کرائیں تو سمجھو آپ کی بیوی ہیں، اور اگر پردہ نہ کرائیں تو ام
 ولد ہیں، چنانچہ جب حضور نے سوار ہونے کا ارادہ کیا، تو ان کے
 لئے پردہ لگوا دیا، وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں، جس سے
 سب نے پہچان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کر لی ہے، جب
 سب مدینے کے قریب پہنچے، تو حضور نے اونٹنی دوڑانی شروع
 کر دی، اور ہم نے بھی تیز چلنا شروع کیا، حضور کی اعضا اونٹنی
 نے ٹھوکر کھائی، آپ گر پڑے اور حضرت صفیہ بھی گریں،
 چنانچہ آپ اٹھے اور ان سے پردہ کر لیا، عورتیں دیکھنے لگیں، اور
 کہنے لگیں، اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں
 نے کہا، اے ابو حمزہ کیا حضور گر پڑے، انہوں نے کہا ہاں! خدا کی
 قسم آپ گر پڑے، انس کہتے ہیں، میں حضرت زینب کے ولیمہ
 میں حاضر تھا، اور آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کر
 دیا تھا، اور مجھے بھیجتے تھے، کہ میں لوگوں کو بلا لاؤں، جب آپ
 فارغ ہوئے، تو اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا،

بَحِيرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَحَدَّثَ أَهْلَكَ
فَيَقُولُ بَحِيرٌ فَلَمَّا فَرَّغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ
فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ
بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا
فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ
عِنْدَهُ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ
مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَةِ الْبَابِ أَرْحَى
الْحِجَابَ بَنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ
الآيَةَ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ
لَكُمْ) الْآيَةُ *

کھانے کے بعد دو آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے، کاشانہ نبوت
سے باہر نہیں گئے، آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے،
اور جس بیوی کے پاس سے گزرتے، اسے سلام کرتے اور
فرماتے السلام علیکم، گھر والو تمہارا کیا حال ہے، اہل خانہ کہتے یا
رسول اللہ ہم بخیر ہیں، آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا، آپ
فرماتے اچھی ہے، جب آپ سب کی خیریت دریافت کرنے
سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا،
جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص باتوں میں
مصروف ہیں، جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں،
کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے، بخدا مجھے یاد نہیں رہا، کہ میں نے
ان کے چلے جانے کی خبر دی یا آپ پر وحی نازل ہوئی، کہ وہ چلے
گئے، بالآخر حضور اقدس واپس آئے اور میں بھی آپ کے
ساتھ واپس آیا، جب آپ نے دروازہ کی چوکھٹ پر قدم رکھا تو
میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا، تب اللہ نے یہ آیت
نازل فرمائی، "لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ"۔

۱۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم بن حیان، بہزہ،
سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت وحیہ
کے حصہ میں آئی تھیں، اور لوگ ان کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے تعریف کرنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں
ایسی عورت نہیں دیکھی، آنحضرت نے وحیہ کو بلا بھیجا، اور
انہوں نے جو عوض مانگا، وہ حضرت وحیہ کو دے دیا، اور حضرت
صفیہ کو میری والدہ کے حوالے کر کے فرمایا، کہ اسے بنا سنوار
کر درست کرو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر
سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ خیر پس پشت رہ گیا، تو آپ
اترے، اور حضرت صفیہ کے واسطے ایک خیمہ لگوا دیا، صبح ہو
جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس

۱۰۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ
حَيَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ صَارَتْ
صَفِيَّةٌ لِذِيحَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ
إِلَى ذِيحَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى
أُمِّي فَقَالَ أَصْلَحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ حَتَّى إِذَا
جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ
فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْيِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ
السَّوْبِقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا
فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ
مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ
فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَاذْهَبْنَا حَتَّى
إِذَا رَأَيْنَا حُدْرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا
مَطِيئًا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَطِيئَتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ حَلَفَتْ قَدْ أَرَدَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيئَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ
قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا
حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَتَرَهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضِرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا
الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ حَوَارِيُّ نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا
وَيَسْمَعْنَ بِصُرْعَتِهَا *

کے پاس بچا ہوا کھانے پینے کھانے پینے کا سامان ہو وہ ہمارے
پاس لے آئے، حسب الحکم بعض مضرات بچے ہوئے
چھوارے لائے اور بعض بچے ہوئے ستولے کر حاضر ہوئے،
سب نے مل کر حیس کا ایک ڈھیر لگا دیا، اور سب نے مل کر وہی
حیس کھایا، اور بازو میں بارش کے پانی کے جو حوض بھرے تھے،
ان میں سے پینے لگے، انس بیان کرتے ہیں کہ یہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا، حضرت صفیہؓ کی شادی پر، بیان
کرتے ہیں، کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی دیواریں
نظر آنے لگیں، اور ہم اس کے مشتاق ہوئے، تو ہم نے اپنی
سواریاں دوڑائیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
نے ٹھوکر کھائی، اور آپ بھی اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا گر پڑیں، اور کوئی بھی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف
دیکھتا تھا، اور نہ حضرت صفیہؓ کی جانب، یہاں تک کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہو گئے، پھر آپ نے حضرت
صفیہ سے پردہ کر لیا، تو ہم حاضر خدمت ہوئے، آپ نے فرمایا
کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہے، الغرض ہم مدینہ منورہ میں
داخل ہوئے، اور امہات المؤمنین میں سے جو کم سن تھیں، وہ
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے لگیں، اور ان کے
گرنے پر انہیں طعن و ملامت کرنے لگیں۔

(۱۴۳) بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

وَنَزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ *

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا بِهِ زُحْرًا وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
وَهَذَا حَدِيثُ بِهِ زُحْرًا قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَزِيدٍ

باب (۱۴۳) حضرت زینبؓ کا نکاح، اور نزول

حجاب اور ولیمہ کا بیان!

۱۰۰۸۔ محمد بن حاتم بن میمون، بہز (دوسری سند) محمد بن رافع،
ابو النضر ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (یہ حدیث بہز راوی کی ہے)
کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ سے ارشاد فرمایا، کہ ان سے میرا
ذکر کرو، چنانچہ حضرت زیدؓ گئے، اور ان کے پاس پہنچے، اور وہ اپنے

فَاذْكُرْهَا عَنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى اَتَاهَا وَهِيَ تُحَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقْبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ ارْسَلِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرْكَ قَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى اُوَايِرَ رَبِّي فَقَامَتْ اِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِيْنَ اَمْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رَجُلًا يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَعُ حَجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ قَالَ فَمَا اُذْرِي اَنَا اَخْبَرْتُهُ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا اَوْ اَخْبَرَنِي قَالَ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهُ فَالْقَى السُّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِطَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ اِنَاهُ) اِلَى قَوْلِهِ (وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ) *

آئے کا خمیر کر رہی تھیں، زید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے انہیں دیکھا، تو میرے دل میں ان کی بڑائی اس قدر آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا، غرضیکہ میں نے اپنی پشت پھیری، اور ایڑیوں کے بل لوٹا، پھر عرض کیا، کہ اے زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیغام بھیجا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یاد کرتے ہیں، وہ بولیں کہ جب تک میں اپنے پروردگار سے مشورہ نہیں لے لیتی کوئی کام نہیں کرتی، اور وہ اسی وقت اپنی نماز کی جگہ پر کھڑی ہو گئیں، قرآن کریم نازل ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روٹی اور گوشت خوب کھلایا، یہاں تک کہ دن چڑھ گیا، اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے، اور کئی آدمی کھانے کے بعد گھر میں باتیں کرتے ہوئے رہ گئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا، اور آپ ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے تھے اور انہیں سلام کرتے تھے، اور وہ عرض کرتیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ راوی بیان کرتے ہیں، کہ مجھے یاد نہیں، کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ نے مجھے خبر دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، پھر آپ تشریف لے گئے، حتیٰ کہ گھر میں داخل ہوئے، اور میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا، مگر آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا، اور پردہ کا حکم نازل ہو گیا، اور لوگوں کو جو نصیحت کرنی تھی، کی گئی، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ”لا تدخلوا“ سے ”لا يستحي من الحق“ تک آیت نازل ہوئی (یعنی نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو، مگر جب کہ تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، آخر میں فرمایا، اللہ حق بات سے نہیں شرماتا۔

(فائدہ) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اللہ رب العزت نے آسمانوں پر پڑھا، اور جبریل امین اس کی خبر لائے، جیسا کہ ارشاد فرمایا، زوجہ نکھا لکی لا یكون الخ، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کے نازل ہوتے ہی حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور نیز اس حدیث سے ولیمہ بھی ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے، صاحب در مختار نے اس کی تصریح کی ہے، اور پردہ بحکم الہی ہر ایک مسلمان عورت پر فرض اور ضروری ہے، اس پر متعدد آیات کلام اللہ شریف اور بکثرت احادیث نبویہ شاہد ہیں، چنانچہ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مستدرک حاکم، طبرانی اور بیہقی وغیرہ میں اس حکم کی احادیث موجود ہیں، جن کی تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں، اور اس کے علاوہ روایات بالا خود فرضیت پردہ پر شاہد ہیں، اور امام بخاری نے سورہ احزاب کی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، جس سے فرضیت پردہ ثابت ہوتی ہے، بس جسے اللہ تعالیٰ ہدایت اور توفیق عطا فرمائے، اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

۱۰۰۹۔ ابو الریح زہرانی اور ابو کامل فضیل بن حسین اور قتیبہ، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے، کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے نکاح پر جیسا ولیمہ کیا، ایسا کسی بیوی کے نکاح پر ولیمہ نہیں کیا، حضور نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً *

۱۰۱۰۔ محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن ابی رواد، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اور عمدہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا بھی ولیمہ نہیں کیا، ثابت بنانی (راوی حدیث) نے دریافت کیا، کہ ولیمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چیز کھلائی تھی، انہوں نے فرمایا لوگوں کو روٹی اور گوشت اتنا کھلایا، کہ انہوں نے خود کھانا چھوڑ دیا۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَّانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكَوهُ *

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی اور عاصم بن نصر تمیمی، حضرت انس عبدالاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ والد، ابو مجلز، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا، تو لوگوں کو بلا

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التِّيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا

کر کھانا کھلایا، اس کے بعد بیٹھ کر وہ باتیں کرنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے کے لئے کچھ کسمائے، مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے، اور ان لوگوں میں سے بھی کچھ اور حضرات کھڑے ہو گئے، عاصم اور عبدالاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تاکہ اندر جائیں، تو وہ لوگ بیٹھے تھے، پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور چلے گئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی، کہ وہ لوگ چلے گئے، آپ تشریف لائے، اور گھر میں داخل ہو گئے، میں بھی آپ کے ساتھ جانے لگا، آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت داخل ہو، مگر جب تمہیں کھانے کی اجازت ملے، اور اس کے پکنے کا انتظار نہ کرتے رہو، آخر آیت تک۔

۱۰۱۲۔ عمروناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجاب (پردہ) کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، اور حضرت ابی بن کعبؓ بھی مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے دولہا بنے ہوئے صبح کی، اور آپ نے ان سے مدینہ منورہ میں نکاح کیا تھا، اور دن چڑھ جانے کے بعد لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے اور آپ کے ساتھ کچھ اور حضرات بھی بیٹھے رہے، اس کے بعد کہ سب لوگ جا چکے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلا، حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے پر پہنچے، پھر خیال کیا کہ لوگ چلے گئے

تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَسَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَحْذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا) *

۱۰۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوُّجُهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رَجُلَانِ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى

سَخَّ حُجْرَةً عَائِشَةُ فَرَجَعَ فَرَجَعَتْ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالْسُّتْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ *

ہوں گے، چنانچہ آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ حضرات اپنی ہی جگہ پر بیٹھے ہیں، آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ آپ کے ساتھ لوٹا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ کے حجرہ تک پہنچے، آپ پھر لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دیکھ تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

(فائدہ) سبحان اللہ یہ آپ کے کمال اخلاق تھے، کہ اتنی تکلیف برداشت کی مگر زبان اقدس سے اف تک نہ فرمایا، اس تکلیف کا احساس اللہ رب العزت نے فرما کر اپنا حکم نازل فرمایا۔

۱۰۱۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد ابی عثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے نکاح کیا، اور اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے، میری والدہ ام سلمہ نے جو طیدہ تیار کیا، اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، کہ انس! اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا، اور جا کر عرض کر یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے، اور عرض کرتی ہیں، کہ یا رسول اللہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری جانب سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں کھانا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری والدہ آپ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ آپ کی خدمت میں ہماری طرف سے بہت تھوڑا ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا، رکھ دو، اور جاؤ فلاں فلاں حضرات کو، اور جو تمہیں مل جائیں، چند حضرات کا نام لیا، انہیں بلا لاؤ، سو جن کا آپ نے نام لیا تھا، میں ان کو بلا لایا جو مجھے مل گیا، میں نے انسؓ سے پوچھا، کہ کتنی تعداد تھی، فرمایا تین سو کے بقدر، اس کے بعد آنحضرت نے مجھ سے فرمایا، انسؓ وہ طباق لے آؤ، اور وہ لوگ اندر گئے، حتیٰ کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دس دس آدمی حلقہ بناتے جائیں، اور ہر ایک آدمی اپنے سامنے سے کھائے، چنانچہ ان لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے، اور

۱۰۱۳ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سَلِيمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرُئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَبِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرُئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْخُلْ لِي فِدَانًا وَقَلَانًا وَقَلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمِّيَ رَجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِّيَ وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى

أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَذْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ
رَفَعْتُ قَالَ وَحَسَنَ ضَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي
بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَرَوْحَتُهُ مُوَلِّيَةٌ
وَجْهَهَا إِلَى الْخَائِطِ فَتَقْلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا
أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُّوا عَلَيْهِ قَالُوا فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا
كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَرَخَى السُّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي
الْحُجْرَةِ فَمَنْ يَلْبَثُ إِلَّا بِسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ
وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاصِرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ
فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ
لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْدِي النَّبِيُّ) إِلَى آخِرِ
الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَخَذْتُ
النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبَتْ نِسَاءُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

ایک گروہ کھانا کھا تو دوسرا آجاتا تھا، حتیٰ کہ سب لوگ کھا چکے
تو مجھ سے فرمایا، انس! اس طباق کو اٹھا لو، میں نے اس برتن کو
اٹھایا، تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا تب اس میں
کھانا زیادہ تھا یا جب اٹھایا اس وقت زیادہ تھا، اور بعض حضرات نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں بیٹھ کر باتیں کرنا
شروع کر دیں، اور حضور بھی تشریف فرما تھے، اور آپ کی زوجہ
مطہرہ دیوار کی طرف پشت کئے ہوئے بیٹھی تھیں، اور ان حضرات
کا بیٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گراں تھا، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نکلے، اور اپنی ازواج مطہرات کو سلام کیا، اور پھر
لوٹ آئے، جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ آپ بوٹ آئے ہیں، تو سمجھے کہ آپ پر ہمارا بیٹھنا گراں
ہے، جلدی کے ساتھ سب دروازہ کی طرف چلے گئے، اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور یہ آیتیں نازل
ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر
انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا، اے ایماندارو! نبی کے گھروں میں
مت داخل ہو، مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے، نہ کھانے کے
پکینے کا انتظار کرنے والے ہو، لیکن جب بلائے جاؤ تو اندر آؤ، اور
جب کھانا کھا چکو تو نکل جاؤ، باتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ، کیونکہ
اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے، آخر آیت
تک، جعد راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، سب
سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں رہنے لگیں۔

(فائدہ) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ مذکور ہے، کہ ایک دو آدمیوں کے کھانے میں تین صد آدمی سیر ہو گئے۔

۱۰۱۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ابو عثمان، حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح
فرمایا، تو ام سلیمؓ نے ایک پتھر کے برتن میں آپ کے لئے مہیہ
ہدیہ میں بھیجا، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَئِبَةَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ
جِبَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ) قَالَ فَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا (وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا) حَتَّى بَلَغَ (ذَلِكَكُمْ أَطْهَرُ لِقُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ) *

اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو تمہیں مل جائے اسے بلا لاؤ، چنانچہ جو مجھے ملا، میں اسے بلا لایا، وہ سب داخل ہونے لگے، اور کھانے لگے، اور نکلتے جاتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھانے پر رکھا، اور اس میں دعا کی اور جو منظور خدا تھا، وہ پڑھا اور مجھے بھی جو ملا، میں نے کسی کو نہیں چھوڑا، ضرور بلایا، یہاں تک کہ سب نے کھایا، اور سب سیر ہو کر چلے گئے اور ایک جماعت ان میں سے ٹیٹھی رہی اور بہت لمبی باتیں شروع کر دیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کچھ فرمانے سے شرم رہے تھے، چنانچہ آپ باہر تشریف لے آئے، اور انہیں مکان میں ہی چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بن بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تمہیں کھانے کی اجازت دی جائے، ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، لیکن جب تم کو بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو، پھر کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو، آخر آیت تک۔

باب (۱۴۴) قبول دعوت کا حکم!

(۱۴۴) بَابُ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ الدَّاعِي إِلَى دَعْوَةٍ *

۱۰۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو ضرور جائے۔

۱۰۱۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا *

۱۰۱۶۔ محمد بن ثنی، خالد بن حارث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ جب کوئی تم میں سے کسی کو ولیمہ پر بلائے تو جانا چاہئے، خالد بیان کرتے ہیں، کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح مراد لیتے ہیں۔

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَيُجِبُ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُيِّدَ اللَّهُ يُنْزِلُهُ عَلَى الْعُرْسِ *

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ *

۱۰۱۸- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۱۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۰۲۰- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهَا فَلْيُجِبْ *

۱۰۲۱- حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمَفْضَلِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ *

۱۰۲۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا

۱۰۱۷- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور قبول کرے۔

۱۰۱۸- ابوالربیع، ابوکامل، حماد، ایوب (دوسری سند) قتیبہ، حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دعوت میں بلے جاؤ تو آؤ۔

۱۰۱۹- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی دعوت کرے تو ضرور قبول کرے، خواہ شادی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔

۱۰۲۰- اسحاق بن منصور، عیسیٰ بن منذر، بقیہ، زبیدی، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس کسی کی شادی یا اور کسی چیز کی دعوت کی جائے، تو اسے قبول کرے۔

۱۰۲۱- حمید بن مسعدہ باہلی، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر دعوت دی جائے تو دعوت میں جاؤ۔

۱۰۲۲- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرو، اور حضرت ابن عمرؓ روزہ دار ہونے کی حالت میں بھی

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي
الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ *
۱۰۲۳ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا *

دعوت میں جاتے تھے، خواہ شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی۔
۱۰۲۳۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر
تمہیں بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے، تو قبول کرو۔

(فائدہ) بشرطیکہ حلال کا ہو، بدعات، رسومات، ناج اور گانوں اور بے حیائی کے کاموں سے پاک ہو، نیز وہ کھانا نذر غیر اللہ بھی نہ ہو، جیسے
بڑے پیر کی گیر ہوں، یا عبدالحق کا توشہ یا کندوری وغیرہ دیگر خرافات، کہ ایسی دعوتوں کا قبول کرنا، اور ان کی شرکت کرنا حرام ہے، ہاں
دعوت صحیحہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معصیت سے پاک ہو، اس کا قبول کرنا مستحسن ہے۔

۱۰۲۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ
أَحَدُكُمْ إِلَى صَعَمٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ
شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى طَعَامٍ *

۱۰۲۵۔ ابن نمیر، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیرؓ سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام، ابن
سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو ضرور
قبول کرے، اگر روزہ دار ہو تو دعا کر دے، اور اگر روزہ دار نہ ہو
تو کھالے۔

۱۰۲۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِسِثْلِهِ *
۱۰۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ
مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا چاہئے اور کھانے میں مختار ہے، مگر دعوت میں امور محرمہ نہ ہو تو ایسی شکل میں حاضری ضروری
نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ اگر خرافات اور امور محرمہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں عدم حاضری واجب اور ضروری ہے۔

۱۰۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں امیر بلائے جائیں، اور مساکین کو نہ بلایا جائے، جو دعوت میں نہ جائے، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۰۲۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے دریافت کیا کہ یہ حدیث کس طرح ہے، کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے، تو وہ ہنسے اور بولے، وہ کھانا بدتر نہیں ہے، سفیان کہتے ہیں کہ میرے والد امیر تھے، اس لئے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی لاحق ہوئی، جب میں نے یہ سنی تو زہری سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے عبدالرحمن اعرج کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے اور مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۰۲۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے روایت کیا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے، اور مالک کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۰۳۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، ثابت، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے، کہ جو اس میں آتا ہے، روک دیا جاتا ہے، اور جو نہیں آتا اسے بلاتے پھرتے ہیں، اور جو دعوت میں نہ آیا، اس نے اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِشَرِّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

۱۰۲۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُتِبَ بِلِزْهَرِيَّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ لَطَعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُهُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ*

۱۰۲۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ*

۱۰۳۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ*

۱۰۳۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ*

(۱۴۵) بَاب لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقةُ ثَلَاثًا
لِمُطَلَفٍ اَحْتَى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَاهَا
ثُمَّ يُفَارِقُهَا وَتَنْقُضِي عِدَّتَهَا *

باب (۱۴۵) جس عورت کو تین طلاقیں دی
گئیں، وہ طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں
ہے، حتیٰ کہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد
جدائی واقع ہو۔

۱۰۳۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي
فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ
وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثَّوبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ
تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ
وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ
بِالْمَاءِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا
تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۳۲- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، سفیان، زہری، عروہ،
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا، کہ رفاع کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں رفاعہ
کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، اس
کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا لیکن اس
کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے (یعنی جماع کے
قابل نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا
کیا تو رفاعہ کے پاس پھر واپس جانا چاہتی ہے، آپ نے فرمایا، یہ
نہیں ہو سکتا، جب تک کہ تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو، اور وہ
تیری لذت نہ چکھ لے، ابو بکر حضور کے پاس تھے، اور خالد بن
سعید دروازے پر منتظر کہ اجازت ہو تو میں اندر جاؤں، خالد
نے دروازے پر آواز دی، ابو بکر آپ نہیں سنتے کہ یہ حضور
کے سامنے کیا زور زور سے کہہ رہی ہے۔

۱۰۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ
يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا
وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ
طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ
فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا

۱۰۳۳- ابو طاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن
شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی نے اپنی
بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس کے بعد انہوں نے
عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں
رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں،
اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا، اور خدا
کی قسم! عبدالرحمن کے پاس تو کپڑے کے دامن کی طرح ہے،

آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْبِرِ وَابْنَهُ وَاللَّهُ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهَدْبَةٍ مِنْ جَلْبَابِهَا قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِيَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

اور عورت نے اپنے کپڑے کا دامن پکڑ کر دکھایا (مطلب یہ تھا، کہ وہ جماع کے قابل نہیں) راوی بیان کرتے ہیں، کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا، کہ شاید تم رفاعہ کے پاس پھر جانا چاہتی ہو، مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ تیری لذت سے واقف نہ ہو جائے، اور تو اس کی لذت سے آشنا نہ ہو، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرے کے دروازے پر تھے، انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی، تو حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہیں سے آواز دے کر کہا، ابو بکر صدیق! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم اس عورت کو جھڑکتے اور ڈانتے کیوں نہیں، کہ یہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہہ رہی ہے۔

۱۰۳۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّيْبِرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ*

۱۰۳۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا، پھر وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! رفاعہ نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، بقیہ روایت یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا*

۱۰۳۵۔ محمد بن علاء ہمدانی، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت سے کوئی شخص نکاح کرے اور پھر اسے طلاق دے دے، عورت طلاق کے بعد کسی اور سے نکاح کرے اور دوسرا بغیر اس سے دخول کئے طلاق دیدے تو کیا وہ اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے؟، فرمایا نہیں، تاوقتیکہ یہ دوسرا اس کی لذت سے

آشنا ہو جائے۔

۱۰۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۰۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، مگر صحبت سے قبل اس نے طلاق دے دی، پہلے شوہر نے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں، جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پائے، جیسے کہ شوہر اول نے حاصل کی تھی۔

۱۰۳۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن قتی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، اور یحییٰ کی حدیث میں عبید اللہ بواسطہ قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۳۶) جماع کے وقت کی دعا!

۱۰۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم، کریب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے قربت کرنے کا ارادہ کرے، تو یہ دعا پڑھ لے، ”بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقنا“ تو اس صحبت میں اگر کوئی اولاد اس کے مقدر میں ہوگی تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۱۰۴۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ *

۱۰۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ *

(۱۴۶) بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ *

۱۰۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا *

۱۰۴۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق منصور سے جریر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں ہے، باقی عبد الرزاق عن الثوری کی روایت میں ”بسم اللہ“ کا لفظ موجود ہے، کہ میرے خیال میں ”بسم اللہ“ بھی کہا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أَرَاهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ *

(فائدہ) تمام صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک ہے۔

باب (۱۴۷) اپنی عورت سے دبر کے علاوہ قبل میں، اگلی یا کچھلی جانب سے جس طرح چاہے جماع کرے!

(۱۴۷) بَابُ جَوَازِ جَمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبْرِ *

۱۰۴۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اور عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ یہود کہا کرتے تھے، اگر کوئی عورت کے پیچھے ہو کر شرم گاہ میں جماع کرتا ہے، تو بچہ بھیگنا پیدا ہوتا ہے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، نساؤکم الآیہ، یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہے آؤ۔

۱۰۴۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَزَلْتُ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۲۔ محمد بن ریح، لیث، ابن الہاد، ابو حازم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہود اس بات کے قائل تھے، کہ اگر عورت کے پیچھے ہو کر اس کی شرم گاہ میں جماع کیا جائے، اور وہ عورت حاملہ ہو جائے، تو بچہ بھیگنا پیدا ہوتا ہے، اس پر یہ آیت نازل کی گئی، کہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمُ الْآیۃ۔

۱۰۴۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأَنْزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) *

۱۰۴۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب (تیسری سند) محمد بن

۱۰۴۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

ثنی، وہب بن جریر، شعبہ (چوتھی سند) محمد بن ثنی،
عبدالرحمن، سفیان (پانچویں سند)، عبید اللہ بن سعید، ہارون
بن عبد اللہ، ابو معن رقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد،
نعمان بن راشد، زہری (چھٹی سند) سلیمان بن معبد، معلى بن
اسد، عبدالعزیز بن مختار، سہیل بن ابی صالح، محمد بن منکدر،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے
ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی نعمان کی روایت میں اتنا
اضافہ ہے کہ، زہری نے بیان کیا، کہ شوہر چاہے اپنی بیوی کو
اوندھالنا کر جماع کرے، یا سیدھا لٹا کر صحبت کرے، مگر جماع
ایک ہی سوراخ یعنی قبل میں کرے۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ
قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
ح وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ
أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ هُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَ زَادَ فِي
حَدِيثِ النُّعْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبَّةٌ وَإِنْ
شَاءَ غَيْرُ مُجَبَّةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَ أَحَدٍ *

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام دہر میں جماع کرنا حرام ہے، اور ایسا کرنے پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔

باب (۱۴۸) عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے
کی ممانعت!

۱۰۴۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قوادہ، زرارہ
بن اوفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ
جب کوئی عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اپنے شوہر کا
بستر چھوڑے رہے، تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے
رہتے ہیں۔

۱۰۴۵۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ جب تک شوہر کے بستر
پر واپس نہ ہو (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں)۔

۱۰۴۶۔ ابن ابی عمر، مردان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

(۱۴۸) بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ
زَوْجِهَا *

۱۰۴۴ - وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ
وَ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ
زُرَّارَةَ بِنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً
فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

۱۰۴۵ - وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ *

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ
عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں، کہ جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ آنے سے انکار کر دے تو اس پر وہ پروردگار، جو کہ آسمان پر ہے، اس وقت تک غضبناک رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

۱۰۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابو سعید اشج، وکیع، (تیسری سند) زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ نہ آئے، اور مرد رات بھر اس سے ناراض رہے، تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

باب (۱۴۹) عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت! ۱۰۴۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ، عمر بن حمزہ العمری، عبدالرحمن بن سعد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے برا مرتبہ میں وہ آدمی ہے کہ اپنی عورت سے خلوت کرے اور عورت مرد سے کرے، پھر وہ اس کا بھید (۱) افش کرنا پھرے۔

۱۰۴۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور ابو کریب، ابواسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمن بن سعد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے، اور عورت مرد سے، پھر وہ اس کا بھید

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاعِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا *

۱۰۴۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ قَبَاتٍ غَضِبَانَ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ *

(۱۴۹) بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ * ۱۰۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا *

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي

إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ *
(فائدہ) یعنی امانت میں خیانت کرے، تو سب سے بڑا خائن ہے، ان امور کا انشاء کرنا حرام ہے، اس لئے کہ خلاف مروت اور بے حیائی ہے۔

(۱۵۰) بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ *

۱۰۵۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَيْنُنَا الْعُزْبَةَ وَرَغَبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتَعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ *

۱۰۵۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى يَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَان حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۰۵۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ظاہر کر دے، ابن نمیر نے "ان اعظم" کا لفظ روایت کیا ہے۔
(فائدہ) یعنی امانت میں خیانت کرنا حرام ہے، اس لئے کہ خلاف مروت اور بے حیائی ہے۔

باب (۱۵۰) عزل کا بیان!

۱۰۵۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو صرمہ دونوں حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس گئے، ابو صرمہ نے ان سے دریافت کیا، کہ اے ابو سعید خدریؓ آپ نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے فرمایا، ہاں! ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق کیا، اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قیدی بنایا، عورتوں سے علیحدہ ہوئے بھی مدت گزر گئی، اور ہمارا ارادہ ہوا کہ ان عورتوں کے بدلے کفار سے کچھ مال وصول کریں، اور یہ بھی ارادہ ہوا کہ ان سے نفع بھی حاصل کریں، اور عزل کر لیں (یعنی انزال شرم گاہ کے باہر کریں، تاکہ حمل قائم نہ ہو) پھر ہم نے کہا، کہ ہم عزل کرتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں، اور ہم آپ سے اس کے متعلق دریافت نہ کریں، چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر تم ایسا نہ بھی کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جس روح کا پیدا ہونا قیامت تک خدا نے مقرر کر دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہوگی۔

۱۰۵۱۔ محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم، محمد بن زبرقان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی سند کے ساتھ ربیعہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، جسے وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔

۱۰۵۲۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، ابن محیریز، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم کو جنگ میں کچھ قیدی عورتیں مل گئیں، ہم

ان سے عزل کرتے تھے، پھر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور ایسا کرتے ہو، تم ضرور ایسا کرتے ہو، مگر جو روح قیامت تک پیدا ہونے والی ہے، وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

الْحَدْرِي أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَابًا فَكُنَّا نَعْزِلُ نَتَمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنِّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ *

(فائدہ) صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین عزل کی کراہت کے قائل ہیں، باقی شیخ زین الدین فرماتے ہیں، کہ اس کے متعلق اجماع کا نقل کرنا صحیح نہیں، تاہم جواز پھر بھی ثابت ہے، شیخ ابن ہمام نے اور صاحب رد المحتار نے اس کی تصریح کی ہے، اور ان احادیث میں موجود دور کے حضرات کو بھی عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ ان انتظامات اور پابندیوں سے کچھ نہیں ہوتا جسے پیدا ہونا ہے، وہ ہو کر رہے گا، ہاں ممکن ہے، کہ ایسا کرنے والے اس دولت سے عم اپنی میں محروم ہو چکے ہوں (عمدة القاری جلد ۲ صفحہ ۱۹۵)۔

۱۰۵۳۔ نصر بن علی جہضمی، بشر بن مفضل، شعبہ، انس بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اس سے کہا کیا تم نے حضرت ابو سعید سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ مقدر شدہ امر ہے۔

۱۰۵۳ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ *

۱۰۵۴۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (تیسری سند) محمد بن حاتم، عبد الرحمن، بہز، شعبہ، حضرت انس بن سیرین سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق ارشاد فرمایا، کہ اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، اور بہز کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا میں نے ان سے پوچھا، کہ کیا آپ نے ابو سعید سے سنا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَتَهْزُ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي رَوَايَةٍ تَهْزُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ *

۱۰۵۵۔ ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل جحدری، حماد بن زید، یوب، محمد، عبد الرحمن بن بشر بن مسعود، حضرت ابو سعید

۱۰۵۵ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْخَدْرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ عَنْ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ *

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرَضِّعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا رَجَرٌ *

۱۰۵۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشَرٍ *

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ تو مقدر شدہ امر ہے، محمد راوی بیان کرتے ہیں، کہ آپ کا یہ فرمان نبی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۰۵۶۔ محمد بن ثنی، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد، عبدالرحمن بن بشر الانصاری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے، اور وہ دودھ پلاتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے مگر حمل قائم ہونے سے ڈرتا ہے، اور کسی کے پاس باندی ہوتی ہے، اور وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے، مگر حمل قائم ہوتا اسے اچھا معلوم نہیں ہوتا، فرمایا کیا مضائقہ ہے، اگر تم عزل نہ کرو، کیونکہ یہ تو ایک طے شدہ امر ہے، ابن عون کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث حسن سے بیان کی، تو انہوں نے کہا، خدا کی قسم اس میں عزل کرنے سے متنبہ کرنا ہے۔

۱۰۵۷۔ حجاج بن شاعر، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ میں نے محمد سے ابراہیم کے واسطہ سے عبدالرحمن کی عزل والی حدیث بیان کی، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے بھی عبدالرحمن بن بشر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۸۔ محمد بن ثنی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، معبد بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں، انہوں نے فرمایا، جی ہاں، پھر بقیہ روایت ابن عون کی روایت کی طرح بیان کی

ہے۔

۱۰۵۹۔ عبد اللہ بن قواریری، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابی شیح، مجاہد، قزعة، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، یہ کیوں کرتے ہو، اور یہ نہیں فرمایا، کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کیا کرے، اس لئے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے، جو پیدا ہونے والی ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنے والا ہے۔

حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ *

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا *

(فائدہ) یعنی جسے پیدا ہونا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگا، چاہے تم ہزار عزل کرو، واللہ اعلم۔

۱۰۶۰۔ ہارون بن سعید ایللی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، علی بن ابی طلحہ، ابوالوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا، اور جس چیز کو اللہ میاں پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

۱۰۶۰ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعَهُ شَيْءٌ *

۱۰۶۱۔ احمد بن منذر البصری، زید بن حباب، معاویہ، علی بن ابی طلحہ ہاشمی، ابوالوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۰۶۲۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میری ایک باندی ہے، جو ہمارا کام کاج کرتی ہے، اور ہمارا پانی لاتی ہے، اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں مگر اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے عزل کر لے، اس لئے کہ جو اس

۱۰۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ نَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنَّ شَيْئًا فِيهَا سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَيْسَتْ

الرَّجُلُ ثُمَّ أَنَا فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبَلَتْ
فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا *

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزَلُ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ قَالَ فَجَاءَ
الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي
كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۱۰۶۴- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ
قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَّاضٍ
عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَبَّارِ النَّوْفَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادُ
إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ
لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ *

۱۰۶۶- وَحَدَّثَنِي سَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ

کی تقدیر میں لکھا ہے، وہ آجائے گا، کچھ عرصہ بعد وہ آدمی واپس
آیا، اور عرض کیا باندی حاملہ ہو گئی، آپ نے فرمایا، میں نے تجھے
بتا دیا تھا، کہ جو اس کے مقدر میں آنا لکھا ہے، وہ آئی جائے گا۔

۱۰۶۳- سعید بن عمر، اشعثی، سفیان بن عیینہ، سعید بن حسان،
عروہ بن عیاض، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا، کہ میری ایک باندی ہے، اور میں اس
سے عزل کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
چیز تو جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر رکھا ہے، اسے روک نہیں
سکتی، پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ جس باندی کا میں
نے آپ سے تذکرہ کیا تھا، وہ حاملہ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول
ہوں۔

۱۰۶۴- حجاج بن شاعر، ابو احمد زبیری، سعید بن حسان، عروہ
بن عیاض نوفلی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سفیان کی
روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۰۶۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عروہ،
عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم عزل بھی کرتے تھے، اور قرآن بھی
نازل ہوتا تھا، اسحاق نے اتنی زیادتی بیان کی ہے، کہ سفیان نے
کہا، کہ اگر عزل برا ہوتا، تو قرآن کریم میں اس کی ممانعت
نازل ہوتی۔

۱۰۶۶- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، عطاء سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ ہم آنحضرت کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۶۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعُزُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا *

(۱۵۱) بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمُسَبِّئَةِ *

۱۰۶۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجْحٍ عَلَى بَابِ قُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرُهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ *

(فائدہ) جب قیدی عورت حاملہ ہے، تو اس سے جماع حرام ہے، اب اگر چھ ماہ سے قبل لڑکا پیدا ہو گا تو شبہ ہو گا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے، یا اس کا فرکا ہے، کہ جس کی یہ عورت تھی، لہذا ان خرابیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے، کہ وضع حمل تک اس سے صحبت حرام رہے۔

۱۰۶۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۵۲) بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ *

۱۰۷۰ - وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ

زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

۱۰۶۷۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے، آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

باب (۱۵۱) قیدی حاملہ عورتوں سے مجامعت کرنے کی ممانعت!

۱۰۶۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن ضمیر، عبدالرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک عورت جس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا وہ شخص اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہے، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ کیونکر اس بچہ کا وارث ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں، اور کیونکر اس بچہ کو غلام بنا سکتا ہے، حالانکہ یہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(فائدہ) جب قیدی عورت حاملہ ہے، تو اس سے جماع حرام ہے، اب اگر چھ ماہ سے قبل لڑکا پیدا ہو گا تو شبہ ہو گا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے، یا اس کا فرکا ہے، کہ جس کی یہ عورت تھی، لہذا ان خرابیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے، کہ وضع حمل تک اس سے صحبت حرام رہے۔

۱۰۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون (دوسری سند) محمد بن بشار، ابو داؤد، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب (۱۵۲) مرضعہ کے ساتھ صحبت کا جواز اور عزل کی کراہت!

۱۰۷۰۔ خلف بن ہشام، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن

بْنُ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ
جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ
يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَمَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلْفٌ فَقَالَ
عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ
يَحْيَى بِالذَّلَالِ غَيْرَ مَنْقُوطَةٍ *

یحییٰ، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ، عائشہ، جدامہ
بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں،
کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد
فرما رہے تھے کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع
کردوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس والے غیلہ کرتے
ہیں، اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، خلف
راوی نے جدامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہے، باقی امام
مسلم فرماتے ہیں، کہ صحیح وہ ہے، جو یحییٰ راوی نے بیان کیا ہے،
یعنی جدامہ اسدیہ، دال کے ساتھ۔

(فائدہ) غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں مجامعت کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے جس سے
بچہ کو نقصان ہوتا ہے، اور وطی سے اس عورت کے حاملہ ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے اور حمل سے دودھ صحیح نہیں رہتا تو اس میں بچہ کا
نقصان ہوا مگر چونکہ اس کا ضرر یقینی نہیں، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا، اور پھر مرد بے چارہ کب تک صبر کرے گا۔

۱۰۷۱۔ عبد اللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر، مقری، سعید بن ابی
ایوب، ابوالاسود، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں کچھ آدمیوں کے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی،
آپ اس وقت فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے
منع کردوں، مگر میں نے روم اور فارس کو دیکھا کہ وہ حالت
رضاعت میں اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں، اور یہ چیز ان
کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، اس کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ
نے فرمایا یہ تو درپردہ زندہ درگور ہونا ہے، عبید اللہ نے اپنی
روایت میں مقری سے یہ زیادہ نقل کیا ہے، کہ یہی موؤدہ ہے،
جس سے سوال کیا جائے گا۔

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ
عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ
فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ
ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ
زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِيِّ وَهِيَ
(وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ) *

(فائدہ) چونکہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے، اور عزل کی صورت میں اس کا ازالہ ہے تو یہ واد خفی کے قریب چیز ہو گئی، اس لئے اس سے منع فرمایا۔

۱۰۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن اسحاق، یحییٰ بن ایوب، محمد
بن عبد الرحمن، عروہ، عائشہ، جدامہ بنت وہب الاسدیہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ

۱۰۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بَنَتْ وَهَبِ الْأَسَدِيَّةِ
أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ
فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيَالُ *

۱۰۷۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْبِرِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَعْدٍ
عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَقَاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُعْزَلُ عَنْ أَمْرَاتِي فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ
فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِيهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي
رَوَاتِهِ إِنْ كَانَ لِدَلِيلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ فَارِسَ
وَالرُّومَ *

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور بقیہ حدیث
سعید بن ابی ایوب کی روایت کی طرح عزل اور غیلہ کے بارے
میں بیان کی، لیکن اس میں ”غیلہ“ کی بجائے ”غیال“ کا لفظ
روایت کیا ہے۔

۱۰۷۳- محمد بن عبد اللہ بن نمیر و زہیر بن حرب، عبد اللہ بن
یزید، حبیب، عیاش بن عباس، ابو النضر، عامر بن سعد، اسامہ بن
زید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، کہ میں
اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، کیوں، اس آدمی نے عرض کیا، عورت کے بچے کو
ضرر پہنچنے کے ڈر سے ایسا کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر یہ فعل ضرر رساں ہو تا تو فارس اور
روم و انوں کو ضرر رساں ہوتا، اور زہیر نے اپنی روایت میں
بیان کیا ہے، کہ اگر ایسا ہو تا تو فارس اور روم والوں کو تکلیف دہ
اور ضرر رساں ثابت ہوتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرِّضَاعِ

۱۰۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
فرماتے، میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر
ایک آدمی کی آواز سنی، جو اندر آنے کا خواستگار تھا، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا
رسول اللہ یہ شخص آپ کے مکان میں آنے کی اجازت چاہتا

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
عُمَرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ
صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ
فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں یہ فلاں شخص ہے، یعنی حضرت حصہ کا رضاعی چچا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس آسکتا، آپ نے فرمایا، جی ہاں! رضاعت بھی وہی حرمت پیدا کر دیتی ہے، جو کہ ولادت سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۷۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، (دوسری سند) ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، علی بن ہاشم بن برید، ہشام بن عروہ، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ولادت سے جو حرمت پیدا ہوتی ہے وہی حرمت رضاعت سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۰۷۶۔ اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، عبد اللہ بن ابی بکر سے اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے رضاعی چچا ابلح ابو قعیس کے بھائی آئے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، بعد ازیں پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا، میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو اپنے فعل کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے مجھے حکم دیا، انہیں آنے کی اجازت دے دوں۔

۱۰۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس میرا رضاعی چچا ابلح بن ابی قعیس آیا، اور بقیہ حدیث مالک کی روایت کی طرح منقول ہے، اور

وَسَمِعَ أَرَاهُ فَلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ *

۱۰۷۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ *

۱۰۷۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ عَلَيَّ *

۱۰۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرَبَّتْ بِذَلِكَ أَوْ يَمِينُكَ *

اتنی زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تھوڑی پلایا ہے، آپ نے فرمایا تیرے دونوں میں یاد اسے ہاتھ میں خاک بھرے۔

(فائدہ) جیسا کہ کسی کو نادران یا بے عقل کہہ دیا جاتا ہے، اسی طرح یہ بھی عرب کا محاورہ ہے۔

۱۰۷۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحٍ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْذَنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبَذَلَتْ كَأَنَّ عَائِشَةَ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۷۹- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نزول حجاب کے بعد افعلیہ ابو قعیس کے بھائی آئے، اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہی، اور ابو القعیس حضرت عائشہ کے رضاعی باپ تھے، حضرت عائشہ نے فرمایا، میں نے کہا، خدا کی قسم افعلیہ کو اجازت نہ دوں گی، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ طلب کروں، اس لئے کہ ابو القعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا ہے بلکہ ان کی بیوی نے دودھ پلایا ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! افعلیہ ابو قعیس کے بھائی میرے پاس آئے تھے، اور اندر آنے کی اجازت طلب کرتے تھے، سو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ بغیر آپ سے دریافت کئے ہوئے، انہیں اجازت دیدوں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انہیں اجازت دو، عروہ بیان کرتے ہیں، اسی بنا پر حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں جو چیزیں نسب سے حرام ہوتی ہیں، انہیں رضاعت سے بھی حرام سمجھو۔

۱۰۸۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا يَتَخَوُ حَدِيثَهُمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعْتَ عَائِشَةَ *

۸۰- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ افعلیہ ابو قعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی، اور وہ حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرتے تھے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے، کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے، تمہارے دائیں ہاتھ میں خاک بھرے اور ابو قعیس اس عورت کے شوہر تھے، جنہوں نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا۔

۱۰۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۰۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَيُّتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِّحْ عَلَيْكَ عَمُّكَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَسَلِّحْ عَلَيْكَ *

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَحَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۰۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ *

۱۰۸۳- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ فَهَلَّا أَذْنَتْ لَهُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ أَوْ يَدُكَ *

۱۰۸۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

میرے رضاعی چچا آئے اور اندر آنے کے خواہاں ہوئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر اجازت دینے سے انکار کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میرے رضاعی چچا آئے تھے، اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے، مگر میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا تمہارے چچا، تمہارے پاس اندر آ جایا کریں، میں نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو نہیں پلایا، فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس اندر آ جایا کریں۔

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ ابو قعیس کے بھائی نے حضرت عائشہ سے اجازت چاہی، اور اسی طرح روایت کیا۔

۱۰۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، فرق یہ ہے کہ اس میں ہے، ابو قعیس نے اجازت چاہی۔

۱۰۸۳- حسن بن علی حلوانی، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا ابو الجعد نے اجازت مانگی، میں نے انکار کر دیا، ہشام بیان کرتے ہیں، ابو الجعد، ابو القعیس ہی ہیں، غرضیکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس بات کی خبر دی، آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیوں نہ آنے دیا، تمہارے داسے ہاتھ یا ہاتھ میں خاک بھرے۔

۱۰۸۴- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراق، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا، انہوں نے آنے کی اجازت طلب کی، میں نے ان سے پردہ کر لیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، حضور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِي مِنْهُ فَإِنَّهُ
يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ *

۱۰۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عِرَالِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ
عَلِيٌّ أَفْضَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَيَّتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَأَرْسَلَ
إِنِّي عَمَلُكَ أَرْضَعْتُكَ امْرَأَةً أَخِي فَأَيَّتُ أَنْ
أَذِنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ
عَمَلُكَ *

نے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ جو حرمت نسب سے
ثابت ہوتی ہے، وہی رضاعت سے ہوتی ہے۔

۱۰۸۵- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم،
عراک بن مالک، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتی ہیں، کہ افصح بن قعیس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت
طلب کی، تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا (۱)، افصح نے
کہلا بھیجا کہ میں تمہارا چچا ہوں، میرے بھائی کی بیوی نے
تمہیں دودھ پلایا تھا، میں نے پھر بھی اذن دینے سے انکار کر دیا،
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے یہ
واقعہ آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا، وہ تمہارے پاس آسکتے
ہیں، کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۱۰۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ
لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي
قُرَيْشٍ وَتَدْعُنْ فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ
بَنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ
الرُّضَاعَةِ *

۱۰۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن علاء، ابو
معاویہ، اعمش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا، یا رسول اللہ کیا وجہ ہے،
کہ آپ کا میلان خاطر (دیگر) قریش کی جانب ہے اور ہمیں
چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی ہے،
میں نے عرض کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی ہے،
آپ نے فرمایا، وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، اس لئے کہ وہ
میری رضاعی بہتی ہے۔

۱۰۸۷- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
بَكْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۸۷- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری
سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ابو بکر
مقدمی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) اس حدیث سے یہ آداب معلوم ہوئے (۱) جب تک کسی مسئلے کا حکم معلوم نہ ہو یا اس میں شک ہو تو جب تک علماء سے معلوم نہ کر لیا
جائے اس وقت تک عمل کرنے میں توقف کرنا چاہئے۔ (۲) عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل
نہ ہونے دے۔ محارم کے لئے بھی گھر میں داخلے کے لئے اجازت لینا شروع ہے۔

۱۰۸۸۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے، اور نسب سے جو چیز حرام ہوتی ہے، وہی رضاعت سے حرام ہوتی ہے۔

۱۰۸۹۔ زہیر بن حرب، یحییٰ قطان (دوسری سند) محمد بن یحییٰ بن مہران قطعی، بشر بن عمر، شعبہ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے ہمام کی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، مگر شعبہ کی روایت وہیں ختم ہو جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے، اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں، اور بشر بن عمر کی روایت میں ہے، کہ میں نے جابر بن زید سے سنا ہے۔

۱۰۹۰۔ ہارون بن سعید اہلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن مسلم، محمد بن مسلم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے، یا عرض کیا گیا، کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو کیوں پیغام نہیں دیتے، آپ نے فرمایا، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۰۹۱۔ ابو کریم، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ

۱۰۸۸۔ وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ *

۱۰۸۹۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَهْرَانَ الْقُطَيْبِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ مُسْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سِوَاءَ غَيْرِ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِي رِوَايَةِ بَشَرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ *

۱۰۹۰۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْنِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْنِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ *

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي

تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو میری بہن یعنی ابوسفیان کی بیٹی کی طرف رغبت ہے؟ فرمایا کیا مقصد؟ میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کر لیں، فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ میں نے کہا آپ میرے لئے تو مخصوص نہیں ہیں، تو اگر خیر میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے تو بہتر ہے، فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا مجھے خبر ملی ہے، کہ آپ نے درہ بنت ابوسلمہ کو پیغام دیا ہے، فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو، میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اگر وہ میری گود کی پروردہ نہ ہوتی، تب بھی میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، سو تم مجھے اپنی بیٹیوں اور بیہوؤں کا پیغام نہ دیا کرو۔

۱۰۹۲- سوید بن سعید، یحییٰ بن ابی زائدہ، (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر، حضرت ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۰۹۳- محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یزید بن ابی حبیب، محمد بن شہاب، عروہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ میری بہن عروہ سے نکاح کر لیجئے، فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرو گی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، میں ہی تو آپ کے لئے مخصوص نہیں ہوں، پھر اس خیر میں شریک ہونے کے لئے میری بہن ہی میرے لئے بہت بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَفَعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوْ تُجِيبِينَ ذَلِكَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخِيبَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ وَلَا أَخَوَاتُكَ *

۱۰۹۲- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *
۱۰۹۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُطَهَّاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَتِلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انكِحِ أُخْتِي عُرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُجِيبِينَ ذَلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخِيبَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا

ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا ام سلمہؓ کی لڑکی سے! میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، اگر وہ میری پروردہ نہ ہوتی، تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ (رضی اللہ عنہ) کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، اس لئے تم مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو، اس لئے کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہیں، نہ میں ان سے نکاح کر سکتا ہوں۔

(فائدہ) حضرت ام حبیبہؓ کو ان رشتوں کی حرمت معلوم نہ ہوگی، اس لئے حضورؐ کے سامنے پیش کیا، اور اسی بنا پر بعد میں حضورؐ نے متنبہ فرمادیا۔

۱۰۹۴۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم زہری، محمد بن عبد اللہ بن مسلم، زہری سے ابن ابی حبیب کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، اور یزید بن ابی حبیب کے علاوہ کسی نے اپنی حدیث میں عذرہ کا نام نہیں لیا ہے۔

يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا تَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَمَةَ قَالَ بِنْتُ أَبِي سَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَمَةَ ثَوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ *

۱۰۹۴ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْيَثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزْرَةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ *

۱۰۹۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل (تیسری سند) سويد بن سعيد، معتمر بن سليمان، ايوب، ابن ابی مليکہ، عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور سويد کی روایت میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۹۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُؤَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ *

۱۰۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سليمان، ايوب، ابوالخلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپؐ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، اس

۱۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ

نے عرض کیا، یا نبی اللہ! میری ایک بیوی تھی، اور میں نے اس پر ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا، اب میری بیوی کہتی ہے کہ میں نے اس عورت کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسایا ہے، اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۹۷۔ ابو غسان مسمی، معاذ (دوسری سند) ابن شعی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، صالح بن ابی مریم، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بنی صعصعہ کے ایک شخص نے دریافت کیا، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔

۱۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو خلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۰۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اسحاق کی روایت ابن بشر کی روایت کی طرح ہے، جس کے الفاظ ”او الرضعتان او المصتان“ ہیں اور ابن شیبہ کی روایت میں ”والرضعتان والمصتان“ ہے۔

۱۱۰۰۔ ابن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، قتادہ، ابو الخلیل، عبد اللہ بن حارث بن نوفل، ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ

عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَرَوْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَرَعَمْتُ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْخُدَّتِي رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلاَجَةَ وَالْإِمْلاَجَتَانِ *

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ أَبِي الْخَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَضْعَةَ الْوَاحِدَةَ قَالَ لَا *

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَضْعَةَ أَوْ الرَضْعَتَانِ أَوْ الْمَصَّةَ أَوْ الْمَصَّتَانِ *

۱۰۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَقُ فَقَالَ كَرَوَايَةِ ابْنِ بَشْرٍ أَوْ الرَضْعَتَانِ أَوْ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ وَالرَضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ *

۱۱۰۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

چونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۱۰۱۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، ابوالخلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کہ کیا ایک دو مرتبہ چونے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، فرمایا نہیں۔

۱۱۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ پہلے قرآن کریم نازل ہوا تھا، کہ دس بار دودھ کا چوسنا حرمت ثابت کر دیتا ہے اور پھر وہ منسوخ ہو گیا، اور پڑھا جائے لگا، کہ پانچ مرتبہ دودھ کا چوسنا حرمت کا باعث ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس کی تلاوت قرآن کریم میں کی جاتی تھی۔

(فائدہ) پانچ مرتبہ چونے کی منسوخت بالکل آخری وقت میں نازل ہوئی، اس لئے اس کے نسخ کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکا، پھر نسخ کے مشہور ہو جانے کے بعد سب نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ اسے قرآن کریم میں نہ پڑھا جائے، اب رہا یہ مسئلہ کہ حرمت رضاعت کتنی مرتبہ چونے سے ثابت ہوتی ہے، تو جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ ایک مرتبہ چونے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور اسی کی جانب امام بخاری نے باب باندھ کر اشارہ کیا ہے، اور اسی قول کو ابوالمنذر نے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، عطاء طاؤسؓ اور ابن مسیبؓ، حسنؓ، زہریؓ، قتادہؓ، حکمؓ اور حماد مالکؓ اور اوزاعیؓ، ثوریؓ کے بعد امام ابو حنیفہؒ سے نقل کیا ہے، اور امام احمدؒ کا بھی مشہور مذہب یہی ہے، کیونکہ آیت کلام اللہ اس بارے میں مطلق ہے، اور مقدار جو بیان کی ہے وہ مختلف ہے، اس لئے سب سے ادنیٰ درجہ ایک مرتبہ چوسنا ہے، اسی سے حرمت ثابت ہو جائے گی (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۹۶، و نووی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)۔

۱۱۰۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عمرہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ اس رضاعت کا ذکر کر رہی تھیں کہ جس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، عمرہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، پہلے قرآن کریم میں دس مرتبہ دودھ کا چوسنا نازل ہوا، پھر اس کے بعد پانچ مرتبہ نازل ہوا۔

۱۱۰۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، اور حسب سابق

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ *

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانُ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا *

۱۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ يُسِيحْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوقَفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ *

(فائدہ) پانچ مرتبہ چونے کی منسوخت بالکل آخری وقت میں نازل ہوئی، اس لئے اس کے نسخ کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکا، پھر نسخ کے مشہور ہو جانے کے بعد سب نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ اسے قرآن کریم میں نہ پڑھا جائے، اب رہا یہ مسئلہ کہ حرمت رضاعت کتنی مرتبہ چونے سے ثابت ہوتی ہے، تو جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ ایک مرتبہ چونے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور اسی کی جانب امام بخاری نے باب باندھ کر اشارہ کیا ہے، اور اسی قول کو ابوالمنذر نے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ، عطاء طاؤسؓ اور ابن مسیبؓ، حسنؓ، زہریؓ، قتادہؓ، حکمؓ اور حماد مالکؓ اور اوزاعیؓ، ثوریؓ کے بعد امام ابو حنیفہؒ سے نقل کیا ہے، اور امام احمدؒ کا بھی مشہور مذہب یہی ہے، کیونکہ آیت کلام اللہ اس بارے میں مطلق ہے، اور مقدار جو بیان کی ہے وہ مختلف ہے، اس لئے سب سے ادنیٰ درجہ ایک مرتبہ چوسنا ہے، اسی سے حرمت ثابت ہو جائے گی (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۹۶، و نووی جلد ۱ صفحہ ۴۶۰)۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عُمَرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ *

۱۱۰۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ

بِمِثْلِهِ *

روایت بہان کی۔

۱۱۰۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا، یا رسول اللہ! سالم کے آنے سے میں ابو حذیفہ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں اور وہ ان کا حلیف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو (۱)، انہوں نے عرض کیا، میں اسے کس طرح دودھ پلاؤں، اور وہ جوان مرد ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور فرمایا میں جانتا ہوں، کہ وہ جوان مرد ہے، عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، کہ وہ غزوہ بدر میں شریک تھے، اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم بنے۔

۱۱۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، محمد بن ابی عمر، ثقفی، ایوب، ابن ابی ملیکہ، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم ابو حذیفہ کے مکان ہی میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتا تھا تو سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! سالم دوسرے مردوں کی طرح جوان ہو گیا، اور جن باتوں کو دوسرے جوان مرد سمجھتے ہیں، وہ بھی سمجھتا ہے، اور میرا خیال ہے، کہ اس کے آنے سے ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کچھ برا اثر ہوتا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم اسے اپنا دودھ پلا دو، تاکہ تم اس

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهِيلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عُمَرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۰۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْنِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سَهِيلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقُّوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ

(۱) یعنی دودھ نکال کر اسے پیدیا جائے اور وہ پی لے تو تمہارا رضاعی رشتہ دار بن جائیگا۔ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت عبداللہ بن زبیر، قاسم بن محمد اور عروہ وغیرہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ بڑی عمر میں دودھ پینے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ جمہور حضرات کے نزدیک صرف بچپن میں پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے بڑے ہو کر پینے سے نہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مکملہ فتح الملہم ج ۱ ص ۵۰۔

الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعْتُ فَقَالَتْ
إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي
حُذَيْفَةَ *

۱۱۰۷- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْجِيحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي
مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْنَةَ بِنْتَ سَهْلٍ
بْنِ عَمْرٍو جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى
أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ
الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ
تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَّثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا
نَا أَحَدْتُ بِهِ وَهَيْئَتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُتِلَ لَهُ
لَقَدْ حَدَّثَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ
فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ *

۱۱۰۸- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ
رَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ
سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ
الَّذِي مَا أُجِبْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ
رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ

پر حرام ہو جاؤ، اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے وہ
جاتی رہے گی، پھر وہ حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا کہ میں
نے انہیں دودھ پلا دیا، اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۱۱۰۷- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج،
ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ سہلہ
بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا یا
رسول اللہ! سالم، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد
کردہ غلام ہمارے ساتھ ہمارے مکان میں رہتا ہے، اور وہ باغ
ہو گیا ہے، اور وہی باتیں سمجھنے لگا جو کہ مرد سمجھتے ہیں، آپ نے
فرمایا تم اسے دودھ پلا دو، اس کی محرم بن جاؤ گی، ابن ابی ملیکہ
بیان کرتے ہیں، کہ ایک سال تک ڈر کی وجہ سے میں نے یہ
روایت کسی سے بیان نہیں کی، پھر میری قاسم سے ملاقات
ہوئی، ان سے میں نے کہا، تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی،
وہ آج تک ڈر کی وجہ سے میں نے کسی سے بیان نہیں کی، انہوں
نے کہا، وہ کون سی ہے، میں نے بیان کیا، فرمایا، کہ اب مجھ سے
روایت کرو، اور بیان کرو کہ حضرت عائشہ نے خبر دی ہے۔

۱۱۰۸- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، زینب
بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ تمہارے پاس ایک لڑکا
آتا ہے، جو جوانی کے قریب ہے، میں تو اس کا اپنے پاس آنا پسند
نہیں کرتی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تمہارے لئے بہتر نہیں
ہے، حالانکہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے
عرض کیا تھا، یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا جاتا ہے اور وہ
جوان مرد ہے، اور حضرت ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعِيهِ
حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ *

سے کراہت ہے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اسے دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے پاس آ سکے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، مقصود یہ ہے کہ کچھ دودھ نکال کر پلا دو، تاکہ پستانوں کو چھوٹا نہ پڑے، اور یہ واقعہ صرف ان کی خصوصیت ہے، کیونکہ قرآن کریم میں ہے، وَأُولُو الدِّمَارِ يَرْضَعُونَ وَلَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ، اس سے تمام صحابہ کرام دائرہ مجتہدین اس بات کے قائل ہیں، کہ مدت رضاعت جو دو سال بیان کی گئی ہے، اس میں حرمت رضاعت ثابت ہو سکتی ہے، اور امام ابو حنیفہؒ نے آیت "فَإِنْ أَرَادَ فِصْلًا لَاعَنِ تَرْضَاؤَ مَهْمَا وَتَشَاوُرَ فَلَاجِحَ عَلَيْهِمَا لَآيَةُ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے رضاعت کے لئے تیس مہینہ کی گنجائش دے دی ہے، کیونکہ ایک دم دودھ چھڑانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۹۵۔ ونووی جلد ۱ صفحہ ۴۶۸)۔

۱۱۰۹۔ ابو طاہر اور ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، مخرمہ بن بکیر، بواسطہ اپنے والد، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، کہ خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں، کہ جو لڑکا رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہے پھر وہ مجھے دیکھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیوں؟ سہلہ بنت سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے کی وجہ سے میں ابو حذیفہؓ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اسے دودھ پلا دو، سہلہ نے عرض کیا، حضور وہ تو داڑھی والا ہے، فرمایا اسے دودھ پلا دو، ابو حذیفہؓ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات جاتے رہیں گے، فرماتی ہیں، کہ پھر مجھے ابو حذیفہؓ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس نہیں ہوئے۔

۱۱۱۰۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبید اللہ بن عبد اللہ بن زمعہ، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اس کا انکار کرتی تھیں کہ کوئی اس طرح دودھ پی کر ان کے گھروں میں آئے، اور سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، کہ خدا کی قسم ہماری

۱۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ بِنْتُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطْيِبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَغْنَى عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضَعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ *

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ

أَحَدًا يَبْسُكُ الرُّضَاعَةَ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُحْصَةً أَرُحْصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ نَحَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَيْنِنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرُّضَاعَةِ وَلَا رَأَيْنَا *

۱۱۱۱- وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَيْنِي وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَحْيَى مِنْ لِرْضَاعَةٍ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ إِنْخَوْتُكُنَّ مِنَ الرُّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَحَاةِ *

۱۱۱۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَ حُسَيْنُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَحَاةِ *

(۱۵۳) بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْإِسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ أَنْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ *

رائے میں تو یہ ایک رخصت تھی، جو حضور نے سالم کے لئے خصوصیت سے دی تھی اور حضور ایسا دودھ پلا کر ہمارے سامنے کسی کو نہیں لائے، اور نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

۱۱۱۱- ہناد بن سری، ابوالاحوص، اشعث بن ابی الشعثاء، بواسطہ اپنے والد، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا، آپ کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اور میں نے آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کے اثرات دیکھے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے، آپ نے فرمایا، رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کرو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت یعنی ایام رضاعت میں ہو۔

۱۱۱۲- محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع (چوتھی سند)، زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، (پانچویں سند) عبد بن حمید، حسین جعفی، زائدہ، اشعث بن ابی الشعثاء سے احوص کی روایت اور سند کی طرح حدیث مروی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں ”من المجامع“ کے الفاظ ہیں۔

باب (۱۵۳) استبراء کے بعد باندی سے صحبت کرنا جائز ہے (۱)، اگرچہ اس کا شوہر موجود ہو، اور قید ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے!

(۱) اگر کوئی عورت مسلمانوں کی قید میں آکر دارالاسلام آجائے اور اس کا خاوند دارالحرب میں ہی ہو تو باجماع امت اس کا سابقہ نکاح ختم ہو جائے گا اور استبراء کے بعد اس باندی سے اس کے نکاح کے لئے وطی کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ باندی کتابیہ ہو یا قید کے بعد مسلمان ہو گئی ہو۔

۱۱۱۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوتَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشْيَانَهُنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) أَيُّ فَهِنَّ لَكُمْ حَدَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۳- عبید اللہ بن عمر بن میسرہ قواریری، یزید بن زریع، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، صالح ابو خلیل، ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک فوج اوطاس کی طرف روانہ کی، وہ دشمن سے مقابل ہوئے، اور ان سے قتال کیا، اور ان پر غالب آئے، اور ان کی عورتیں قید کر لائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے ان سے صحبت کرنے کو اچھا نہ سمجھا، اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے، تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ”وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“ یعنی شوہروں والی عورتیں تم پر حرام ہیں، مگر جن کے تم مالک ہو گئے ہو، یعنی قید میں وہ تم پر حلال ہیں، جب ان کی عدت گزر جائے۔

(فائدہ) یعنی ایک حیض آجائے، جس سے معلوم ہو جائے کہ حمل نہیں ہے، اور حامد سے وضع حمل کے بعد صحبت کی جائے گی۔

۱۱۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَدَّالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ *

۱۱۱۴- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن اثیر، ابن بشار، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، ابو الخلیل، علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر بھیجا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح بیان کی ہے، مگر یہ کہ انہوں نے بیان کیا، مگر وہ جن کے مالک ہیں تمہارے دائیں ہاتھ ان میں سے، وہ تمہارے لئے حلال ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

۱۱۱۵- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۱۱۵- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۱۶- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۱۱۱۶- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
أَصَابُوا سَبِيًّا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوُّفُوا
فَأُنْرِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ
إِلَّا مَا مَنَكَتُ أَيْمَانُكُمْ) *

۱۱۱۷- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ
قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۵۴) بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوْقِي
الشُّبُهَاتِ *

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
فِي عِلْمٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ
أُحَيٍّ عْتَبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ
انْظُرْ إِلَيَّ شَبَّهِهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أُحَيٌّ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ
فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ
شَبَّهِهُ فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنَهُمَا بَعْتَبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا
عَنْدُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجَبِي
مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَمَنْ يَرِ سَوْدَةُ
قَطُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ *

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْقَافِلِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جنگ اوطاس میں مسلمانوں
کو کچھ قیدی عورتیں ہاتھ آئیں، جن کے شوہر موجود تھے،
صحابہ کرام نے ان سے صحبت میں گنہ کا خوف کیا، تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی، وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا
مَنَكَتُ أَيْمَانُكُمْ۔

۱۱۱۷- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، حضرت
قردہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۱۵۴) بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات
سے بچنا چاہیے!

۱۱۱۸- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،
ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں، سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں میں ایک
لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، حضرت سعد بولے یا رسول
اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، بھائی نے مجھے
وصیت کی تھی، کہ یہ لڑکا میرا ہے، حضور اس کا نقشہ ملاحظہ
فرمائیں، عبد بن زمعہ بولے یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے،
میرے باپ کے بستر پر ان کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نقشہ دیکھا، تو کھلی ہوئی
مشابہت عتبہ کے ساتھ پائی، لیکن ارشاد فرمایا، عبد بن زمعہ
لڑکا تمہارا ہے، بچہ صاحب فراش ہی کا ہے، اور زانی کے لئے
پتھر ہیں، اے سودہ بنت زمعہ تم اس سے پردہ کرو، اس حکم کے
بعد حضرت سودہ کو اس لڑکے نے کبھی نہیں دیکھا، محمد بن ریح
نے ”یا عبد“ کا لفظ نہیں بولا۔

۱۱۱۹- سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان
بن عیینہ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،
زہری، اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں،

مگر معمر اور ابن عیینہ کی روایت میں یہ اغاظ نہیں ہیں، کہ بچہ صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

۱۱۲۰۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید و عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لڑکا صاحب فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(فائدہ) فراش جس سے صحبت کی جائے، خواہ بذریعہ نکاح یا ملک یمن، جب ایسی عورت سے کسی مدت میں لڑکا پیدا ہو، کہ اس کا الحاق اس کے شوہر یا ملک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا اور ملک نکاح میں صرف عقد ہی سے عورت فراش ہو جاتی ہے، اللہ اعلم۔

۱۱۲۱۔ سعید بن منصور اور زہیر بن حرب، عبد الرزاق بن حماد و عمرو ناقد، سفیان، زہری، ابن منصور، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبد الرزاق بن حماد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زہیر، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو، سفیان، زہری، سعید، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمر کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

۱۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ*

۱۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ*

(فائدہ) اس حدیث کی سند میں امام مسلم نے بہت خوبی و سلاست کے ساتھ رجل سند کو بیان کیا ہے، جس کا اظہار ترجمہ سے نہیں ہو سکتا، صرف اہل علم اور اصحاب ذوق ہی اس سے فائدہ اٹھ سکتے ہیں۔

باب (۱۵۵) الحاق ولد میں قیافہ شناس کا اعتبار کرنا

(۱۵۵) بَابُ الْعَمَلِ بِالْحَقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ*

۱۱۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيَ أَنَّ مُحْزَرًا نَظَرَ آتِنَا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ *

۱۱۲۳- وَحَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُطَيْ لِعُمُرُو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيَ أَنَّ مُحْزَرًا الْمُدْلِحِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قُطِيفَةٌ قَدْ غَطِيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ *

۱۱۲۴- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْشَرَ بِهِ عَائِشَةُ *

۱۱۲۵- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُتِبَتْهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُحْزَرًا قَائِفًا *

عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا، فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجز زقیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر بتلایا، کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جز ہے۔

۱۱۲۳- عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، اور فرمایا، اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجز مدلجی میرے پاس آیا تھا، اور اسامہ اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے ہوئے تھے کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے تھے، اور قدم کھلے ہوئے تھے، تو دیکھ کر کہنے لگا، یہ قدم ایک دوسرے کا جز ہیں۔

۱۱۲۴- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک قیافہ شناس آیا، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیٹے ہوئے تھے، تو کہنے لگا کہ یہ قدم ایک دوسرے کا جز معلوم ہوتے ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے، اور آپ کو یہ بات بہت پسند آئی، چنانچہ پھر اس بات کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی۔

۱۱۲۵- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن جریج، زہری اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے ہیں، اور یونس کی حدیث میں ان الفاظ کی زیادتی بیان کی ہے ”وکان مجز ز قائف“۔

(فائدہ) مازری بیان کرتے ہیں، کہ جاہلیت کے لوگ حضرت اسامہؓ کے نسب میں طعن کرتے تھے، کیونکہ حضرت اسامہؓ کالے اور حضرت زید گورے تھے، جب اس قیافہ شناس نے یہ بات بیان کی تو حضور کو اس کی وجہ سے خوشی ہوئی، کیونکہ ان لوگوں کا منہ بند ہو گیا، ابو داؤد نے احمد بن صالح سے یہی چیز بیان کی ہے، اب رہا یہ مسئلہ کہ الحاق ولد میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہے یا نہیں، تو امام ابو حنیفہؒ اور ابو ثور اور اسحاق کے نزدیک قیافہ شناس کا الحاق ولد میں معتبر نہیں ہے، میں تو کہتا ہوں کہ یہاں تو پہلے ہی الحاق ولد تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ مطاعنین کا منہ بند ہو جائے گا کیونکہ وہ اس چیز کے قائل تھے، واللہ اعلم۔

باب (۱۵۶) زفاف کے بعد دو شیزہ (کنواری) اور

ثیبہ (بیوہ) کے پاس شوہر کو کتنا ٹھہرنا چاہئے!

۱۱۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، سفیان، محمد بن ابی بکر، عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین دن ان کے پاس رہے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے یہاں کوئی حقیر نہیں، اگر تم چاہو، تو تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کرو، اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

۱۱۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عبد الملک بن ابی بکر، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا، اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی، تو فرمایا تمہاری کوئی توہین نہیں ہے، اگر تمہاری منشا ہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کروں اور چاہو تو تین روز، پھر دور کروں، انہوں نے عرض کیا تین روز ہی قیام فرمائیے۔

۱۱۲۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، عبد الرحمن بن حمید، عبد الملک بن ابی بکر، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے

(۱۵۶) بَابُ قَدَرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبَكْرُ وَالْثَيِّبُ

مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزَّفَافِ *

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفِظُ بِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحًا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَنَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَبْعَتْ لَكَ وَإِنْ سَبْعَتْ لَكَ سَبْعَتْ لِنِسَائِي *

۱۱۲۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكَ عَنَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَبْعَتْ عِنْدَكَ وَإِنْ شِئْتَ ثَلَاثٌ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثٌ *

۱۱۲۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزْوُجَ أُمَّ سَلَمَةَ
فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
شَيْئَ زِدْتِكَ وَحَاسِبْتُكَ بِهِ لِلْبَكْرِ سَبْعٌ
وَلِلثَّيْبِ ثَلَاثٌ *

۱۱۲۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۳۰- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ
الْوَّاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ إِنَّ شَيْئَ
أَنْ أُسَّعَ لَكَ وَأُسَّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ
سَبَعْتُ لِنِسَائِي *

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ نَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْكَرَّ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ
عِنْدَهَا سَبْعًا وَهَذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ
عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَتَوَقَّعْتُ أَنَّهُ رَفَعَهُ
لَصَفَّتْ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ *

۱۱۳۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدِ
ابْنِ حُذَّافٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ نَسِ بْنِ
يُفَيْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ
قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

نکاح کیا، اور ان کے پاس تشریف لائے اور جانے کا ارادہ کیا تو
انہوں نے حضور کا دامن کا پکڑا پکڑ لیا، تو آپ نے فرمایا، اگر تم
چاہو تو تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام کروں، اور اس مدت کا
حساب رکھوں، دو شیزہ کے پاس سات راتیں، اور ثیبہ کے پاس
تین راتیں قیام کرنا چاہئے۔

۱۱۲۹- یحییٰ بن یحییٰ، ابو ضمیر، عبد الرحمن بن حمید سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۳۰- ابو کریب، محمد بن علاء، حفص بن غیاث، عبد الواحد بن
ایمن، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت ام
سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کی کئی چیزیں بیان کیں،
جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، اسی میں
ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا، اگر تم چاہو تمہارے پاس ایک ہفتہ
پورا کروں، اور دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ہفتہ بسر
کروں، کیونکہ اگر تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں گا تو اپنی
دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ قیام کروں گا۔

۱۱۳۱- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اگر ثیبہ
کے اوپر دو شیزہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات سات
رات قیام کرے اور اگر دو شیزہ پر ثیبہ سے نکاح کرے تو اس
کے پاس تین رات رہے، خالد راوی بیان کرتے ہیں، اگر میں
اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی درست ہے مگر حضرت انس
نے فرمایا یہی سنت ہے۔

۱۱۳۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ایوب اور خالد حذاء،
ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
سنت یہی ہے کہ دو شیزہ کے پاس سات راتیں قیام کرنا چاہئے،
خالد راوی بیان کرتے ہیں، کہ اگر میں چاہوں تو اس قول کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے منسوب کروں۔

(۱۵۷) بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ
أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ
يَوْمِهَا *

۱۱۳۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُعِيقَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ سِنُونَ فَكَانَ إِذَا
قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي
تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلُّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتٍ الَّتِي
بِأُتَيْهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ
فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلْنَا حَتَّى
اسْتَحَبْنَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى
ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثٌ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابُ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ
هَذَا *

باب (۱۵۷) سنت طریقہ یہی ہے کہ ایک رات
دن ہر بیوی کے پاس رہے، اور تقسیم ایام میں
برابری رکھے!

۱۱۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ بن سوار، سلیمان بن مغیرہ،
ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، (۱) حضور ان کی
باری تقسیم فرماتے، تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن سے پہلے نہ
پہنچ سکتے تھے، اس لئے ہر رات تمام ازواج اس بیوی کے مکان
میں جمع ہو جاتی تھیں، جہاں آپ قیام فرما ہوتے تھے، ایک دن
حضور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھے کہ
حضرت زینب تشریف لائیں، آپ نے دست مبارک ان کی
طرف بڑھایا، حضرت عائشہ نے فرمایا، یہ زینب ہیں، آپ نے
دست مبارک کھینچ لیا، اور دونوں بیویوں میں لوٹ پھیر ہونے
لگی، اور دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اسی جھگڑے میں
نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابو بکر ادھر سے گزرے، دونوں
کی آوازیں سن کر عرض کیا، یا رسول اللہ، نماز کو تشریف لائیے
اور ان کے منہ میں خاک ڈال دیجئے، حضور والا نماز کو تشریف
لے گئے، حضرت عائشہ بولیں، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز ختم کر کے تشریف لائیں گے، اور مجھے برا بھلا کہیں
گے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو
حضرت ابو بکر ان کے پاس آئے، اور انہیں بہت سخت ست
کہا، اور فرمایا کہ تو ایسا ایسا کرتی ہے۔

(۱) ایک وقت چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کا جائز ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے اور آپ
کے لئے اس کثرت ازواج کے جواز والے حکم میں ایک اہم حکمت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہر چیز میں امت کے لئے
نمونہ بنائی گئی ہے تاکہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی امت آپ کی اقتدا کرے۔ ایک گھر سے باہر کی زندگی ہوتی ہے دوسری گھر کے اندر کی
زندگی ہوتی ہے تو آپ کو کثرت ازواج کی اجازت ہوئی تاکہ ازواج مطہرات کے ذریعے گھر کے اندر کے آپ کے اقوال و افعال امت تک
پہنچ سکیں۔

(فائدہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بلند آواز سے بولتی ہے، اور آپ کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی یہ ہیں، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت صفیہؓ، اور ازواج کی باری متعین کرنے میں برابری ضروری ہے، کیونکہ احادیث مذکورہ کے علاوہ اور بکثرت احادیث اس بات پر شاہد ہیں، کہ عورتوں کے درمیان تقسیم ایام میں برابری ضروری ہے اور صاف طور پر ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ میں حدیث موجود ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ حضور تقسیم ایام میں ازواج میں برابری اور عدل فرمایا کرتے تھے، (عمدة القاری جلد ۲)۔

(۱۵۸) بَابُ جَوَازِ هَيْبَتِهَا نَوْبَتِهَا لِضُرَّتِهَا * باب (۱۵۸) اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کے جواز کا بیان!

۱۱۳۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ اپنے لئے عزیز ترین عورت میں نے نہیں دیکھی، مجھے یہ آرزو تھی، کہ میں ان کے جسم میں ہوتی، سودہ کے مزاج میں بڑی تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس دو روز رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہؓ کا، اور ایک دن حضرت سودہؓ کا۔

۱۱۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقبہ بن خالد (دوسری سند) عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر (تیسری سند) مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، شریک، ہشام سے جریر کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے، باقی شریک کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا، کہ میرے بعد حضورؐ نے سب سے پہلے جس عورت سے نکاح کیا، وہ حضرت سودہؓ تھیں۔

۱۱۳۶۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ان عورتوں سے غیرت آتی تھی، جو

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسَاجِدِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ *

۱۱۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكِ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي *

۱۱۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبَنَ

أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ (تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ
مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ) قَالَ
قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي
هَوَاكَ *

۱۱۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي
امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ (تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ
مَنْ تَشَاءُ) فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي
هَوَاكَ *

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ نَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ
حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَمَا تُزَعِّزُوهَا وَلَا تُزَلِّزُوهَا
وَأَرْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْنَعُ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانَ وَلَا يَقْسِمُ
لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ النَّبِيُّ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ
بِنْتُ حِمْيَرٍ نَحْنُ أَخْطَبُ *

اپنے اختیارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیتی
تھیں، اور میں کہتی تھی، کہ عورت بھی اپنے آپ کو بہہ کرتی
ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے نبی جسے
تو چاہے، اپنے سے دور کر، اور جسے تو چاہے ان میں سے اپنے
پاس جگہ دے، تو میں نے کہا، خدا کی قسم آپ کا رب تو آپ کی
خواہش پوری کرنے میں آپ سے سبقت فرماتا ہے۔

۱۱۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے
والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں
کہتی تھی، کہ کیا عورت کو غیرت نہیں آتی، کہ مرد کو اپنا نفس
بہہ کرتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
”تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ“ میں نے
عرض کیا، آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ
سے سبقت فرماتا ہے۔

۱۱۳۸- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج،
عطاء بیان کرتے ہیں، کہ ہم مقام سرف میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے میں حاضر ہوئے،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، خیال رکھنا، یہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ کا جنازہ
ہے، ان کا جنازہ مبارک اٹھاتے وقت حرکت نہ دینا، اور نہ زیادہ
ہلانا، اور بہت نرمی کے ساتھ لے چنا، اور بات یہ ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوبیویاں تھیں، جن میں سے
آٹھ کے لئے باری مقرر تھی اور ایک نے باری مقرر نہیں کی
تھی، عطاء بیان کرتے ہیں کہ جن کی باری مقرر نہ تھی، وہ
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

(فائدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حضرت سودہ تھیں، جن کی باری مقرر نہ تھی، اور اس روایت میں ابن جریج کو وہم ہو گیا ہے، اور اس
بارے میں علماء کا اختلاف ہے، کہ وہ بی بی کون تھیں، جنہوں نے اپنی جان آنحضرت کو بہہ کر دی تھی، زہری نے کہا ہے کہ، حضرت میمونہ
تھیں، اور ام شریک اور زینب کے بارے میں بھی قول نقل کیا گیا ہے (نووی جلد ۱ صفحہ ۴۷۳)۔

۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ *

۱۱۳۹۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، باقی عطاء کا اتنا قول زیادہ ہے، کہ حضرت میمونہؓ نے تمام امہات المؤمنین کے بعد مدینہ میں وفات پائی۔

(فائدہ) ۶۳ھ، ۶۶ھ، ۵۱ھ میں حسب اختلاف روایت حضرت میمونہؓ نے انتقال فرمایا، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

(۱۵۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ *

باب (۱۵۹) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب!

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا زَهْرِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرُوا بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ *

۱۱۴۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن مثنیٰ، عبد اللہ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، شرافت نسب کی وجہ سے، جمال کی وجہ سے، اور دینداری کی وجہ سے، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار عورت حاصل کرنے میں کامیابی (۱) حاصل کر۔

(۱۶۰) بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ *

باب (۱۶۰) دوشیزہ (کنواری) سے نکاح کرنے کا استحباب۔

۱۱۴۱ - وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۴۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، تو آپ نے دریافت فرمایا، جابر شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے کہا ثیبہ سے، فرمایا

(۱) ان احادیث کا یہ معنی نہیں ہے کہ نکاح میں خوبصورتی بالکل مطلوب نہیں ہے بلکہ معنی یہ ہے سب سے مقدم دین کو رکھو نہ کہ جہاں اور مال کو۔ محض مال یا جمال کی وجہ سے کسی عورت کی طرف رغبت نہ ہو۔ دین کو اول درجہ میں رکھو، ثانیاً جمال بھی دیکھ لیا جائے اس لئے کہ عفت اور نظر کی پاکیزگی پورے طور پر تبھی حاصل ہوتی ہے جب آدمی اپنی بیوی سے مطمئن ہو۔ احادیث سے چند صفات معلوم ہوتی ہیں جو بیوی میں مطلوب ہونی چاہئیں (۱) وہ نیک دین دار ہو (۲) اچھے حسب و نسب والی ہو (۳) پاکرہ (کنواری) ہو (۴) دلوو، دودو ہو (۵) گھر کے امور کا بہتر انتظام کرنے والی ہو (۶) خاوند کی مطیع ہو (۷) پاکدامن ہو (۸) خوبصورت ہو وغیرہ۔

فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرٌ أَمْ
ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَئِذَا بَكَرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَنْكَحُ
عَنْ دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْتُ بِذَاتِ
الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ *

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ أَبَكَرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَأَيْنَ أَتَتْ مِنَ
الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ
دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَانَ
فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبْتُ *

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ
الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ هَنَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ
فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَبَكَرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ
أَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ
إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَنَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ
وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ
فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَنْهُنَّ

دوشیزہ سے کیوں نہ کیا، کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے، اور وہ تمہارے
ساتھ کھیلتی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میری چند بہنیں
ہیں، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں مجھے ان کی پرورش سے مانع نہ ہو
جائے، آپ نے فرمایا، اگر یہ خیال ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے
اس کے دین اور مال، اور جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، سو تو دین
کو مقدم رکھ، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۱۴۲ - عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محارب،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے
ایک عورت سے نکاح کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تو نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا
دوشیزہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے، فرمایا،
دوشیزہ عورتوں کی حالت اور دل لگی سے کیوں غافل رہے،
شعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے
سامنے بیان کی، انہوں نے کہا میں نے بھی حضرت جابر سے
سنی ہے، کہ آپ نے فرمایا، کہ تم نے کسی لڑکی سے کیوں نہ
شادی کی، کہ تم اس سے کھیلتے، اور وہ تم سے کھیلتی۔

۱۱۴۳ - یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع زہرانی، حماد بن زید، عمرو بن
دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، کہ حضرت عبد اللہ انتقال کر گئے، اور نو لڑکیاں، یا سات
لڑکیں چھوڑیں، میں نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کر لیا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، جابر نکاح کر
لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا، دوشیزہ سے یا ثیبہ سے،
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ثیبہ (بیوہ) سے کیا ہے، آپ
نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کر لیا، تو اس سے
کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، یا یہ فرمایا کہ تو اس سے ہنستا اور وہ تجھ
سے ہنستی، میں نے عرض کیا، کہ حضرت عبد اللہ نے شہادت
پائی، اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑیں، اس لئے میں نے مناسب نہ
سمجھا کہ ان ہی جیسی ایک اور لڑکی ان کے پاس لے آؤں، اور

وَتُصْبِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي الرَّبِيعِ تَلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ *

مناسب سمجھا کہ ایک ایسی عورت لاؤں کہ جوان کی خدمت کرے، اور ان کی خبر گیری رکھے، حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے، یا آپؐ نے میرے لئے اور کوئی خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

۱۱۴۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ قَالَ أَصَبْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۱۴۴- قتیبہ بن سعید، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر کیا تو نے نکاح کر لیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور آخر میں ہے، کہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی خدمت کرے، اور ان کی کنگھی کرے، آپؐ نے فرمایا بہت اچھا کیا، اور بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَتَحَسَّ بَعِيرِي بَعَزْرَةً كَانَتْ مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدٍ مَا أُنْتُ رَاءَ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بَعْرَسَ فَقَالَ أَبْكَرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ نَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً كَيْ تَمْسُطَ الشَّعِثَةَ وَتَسْحِدَ الْمُغِيبَةَ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ *

۱۱۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، شعیب، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، جب لوٹے تو میں نے اپنے اونٹ کو تیز چلایا وہ بڑا ست تھا، ایک سوار پیچھے سے آیا، اور اپنی چھڑی سے میرے اونٹ کو ایک کو نچا مارا، اور میرا اونٹ اس وقت ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہیں دیکھا، میں نے پلٹ کر دیکھا، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپؐ نے فرمایا، اے جابر تمہیں کیا جلدی ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میری نئی شادی ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا دو شیرہ سے نکاح کیا ہے، یا شیبہ سے، میں نے عرض کیا شیبہ سے، آپؐ نے فرمایا، کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، اور تم اس کے ساتھ کھیلتے، حضرت جابر بیان کرتے ہیں، کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے، اور اندر داخل ہونا چاہا، تو آپؐ نے فرمایا، ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ عشاء کا وقت آجائے، تاکہ پریشان ہالوں والی سر میں کنگھی کر لے، اور استرہ لے لے، جس کا شوہر باہر گیا ہو، پھر آپؐ نے فرمایا، جب تو جائے گا، تو پھر جماع ہی جماع ہے۔

۱۱۴۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَحَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَّجَنِي بِمَحْجَجِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي أَكْفُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَكْرَأُ أَمْ ثَبِيًّا فَقُلْتُ بَلْ ثَبِيًّا قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمَشُطُهُنَّ وَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكِيسَ الْكِيسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجَنَّتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعُ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أَوْقِيَّةَ فَوْزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ *

۱۱۴۶- محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، میرے اونٹ نے دیر لگائی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، اے جابر، میں نے عرض کیا، جی، فرمایا کیا حال ہے، میں نے عرض کیا، کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی، اور تھک گیا، اس لئے میں پیچھے رہ گیا، سو آپ اترے، اور اپنی چھڑی سے اسے ایک کو نچا دیا، پھر فرمایا، سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا، تو میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا، کہ وہ اس قدر تیز چلنے لگا، کہ میں اسے روکتا تھا، کہ حضور سے آگے نہ بڑھ جائے، آپ نے فرمایا تم نے نکاح کر لیا ہے، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا دو شیزہ سے یا بیوہ سے، میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ بیوہ سے، فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ کھلتی، اور تم اس کے ساتھ کھیتے، میں نے عرض کیا کہ، میری کئی بہنیں ہیں، میں نے چاہا کسی ایسی عورت سے شادی کروں، جو ان سب کی خبر گیری رکھے، اور ان کی کنگھی کرے، پھر فرمایا تم اپنے گھر جانے والے ہو، جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے، پھر فرمایا، تم اپنا اونٹ بیچتے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا، اس کے بعد آپ تشریف لے آئے، اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا، تو مسجد میں آیا، اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، فرمایا تم ابھی آئے، میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو، اور مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھ لو، چنانچہ میں گیا، اور دو رکعت پڑھ کر لوٹا، آپ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں، بلالؓ نے تول دی اور جھکتی ہوئی تولی، جب میں چلا، اور پشت پھیری، تو پھر بلایا، میں نے (دل میں) کہا، آپ میرا اونٹ مجھے واپس کر دیں گے، اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی، فرمایا جاؤ اپنا اونٹ

بھی لے جاؤ، اور قیمت بھی تمہارے ہی لئے ہے (سبحان اللہ)۔
 ۱۱۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نصرہ،
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ
 ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے،
 اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا، جو سب لوگوں
 کے پیچھے تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارا، یا کہا،
 کہ اسے چلایا، میرا خیال ہے کسی ایسی شے سے مارا، جو آپ کے
 پاس تھی، پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا، اور مجھ سے
 لڑتا تھا، اور میں اسے روکتا تھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، اتنی اتنی قیمت پر کیا تم اسے میرے ہاتھ
 فروخت کرتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، میں نے
 عرض کیا یا نبی اللہ وہ تو آپ ہی کا ہے (دومرتبہ) اس کے بعد
 آپ نے فرمایا، کیا تم نے اپنے باپ کے بعد نکاح کر لیا، میں نے
 عرض کیا، جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا، شبہ (بیوہ) سے یا
 دوشیزہ (کنواری) سے، میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے
 فرمایا، دوشیزہ سے کیوں نہ کر لیا، کہ وہ تمہارے ساتھ ہنستی، اور
 تم اس کے ساتھ ہنستے، اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس
 کے ساتھ کھیلتے، ابو نصرہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ یہ
 مسلمانوں کا تکیہ کلام ہے، کہ تم ایسا کرو، اللہ رب العزت
 تمہاری مغفرت فرمائے۔

باب (۱۶۱) عورتوں کے ساتھ حسن خلق کا بیان!

۱۱۴۸۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، ابو زناد، اعرج، حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
 بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے، اور وہ تجھ سے کبھی
 سیدھی نہیں چل سکتی، سو اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو
 اٹھالے، وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر تو اس کو سیدھا کرنا
 چاہے تو توڑ ڈالے گا، اور اس کا توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

۱۱۴۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
 حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو
 نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي
 مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُحْرِيَّاتِ النَّاسِ
 قَالَ فَضْرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ قَالَ نَحَسَّهُ أَرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ
 فَحَجَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسُ يُبَارِغُونِي حَتَّى
 إِنِّي لَأَكْفُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ
 قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِي بِكَذَا
 وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ
 اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجُكَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ
 نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بَكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا
 تَزَوَّجْتُ بَكْرًا تَضَاحِكُكَ وَتَضَاحِكُهَا
 وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ
 كَيْمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ أَفْعَلَ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ
 يَغْفِرُ لَكَ *

(۱۶۱) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ *

۱۱۴۸- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ
 وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
 أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ
 خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ
 فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ
 وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا *

۱۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لَيْسَ كُنْتَ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَغْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَرَلْ أَغْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا *

۱۱۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے، کہ جب کوئی بات پیش آئے، تو خیر کی بات کہے، یا خاموش رہے، اور عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی میں اوپر کا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی فکر کرے گا تو اسے توڑ ڈالے گا، اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا، تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، غرضیکہ عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔

۱۱۵۰- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرُقُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ *

۱۱۵۰- ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مومن مرد، کسی مومن عورت کو دشمن نہ رکھے، اگر ایک عادت اس کی ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری اس کی عادت پسند ہوگی، یا اس کے علاوہ اور کچھ فرمایا۔

۱۱۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَثْنَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ *

۱۱۵۱- محمد بن مثنیٰ، ابو عاصم، عبد الحمید بن جعفر، عمران بن ابی انس، عمر بن حکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۵۲- ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس مولیٰ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت زندہ نہ ہوتی اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۱۱۵۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند احادیث میں سے بیان کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابو ہریرہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَحْبِثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْتَرْ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَثْنَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے، تو کبھی کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حواءؑ (علیہا السلام) نہ ہوتیں تو زندگی بھر کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

(فائدہ) بنی اسرائیل نے من و سلویٰ بچا کر رکھا، وہ سڑنے لگا، اور حضرت حواءؑ نے شجرہ ممنوعہ کھانے کی ترغیب دی، اور حواءؑ کو حواء اس لئے کہتے ہیں، کہ وہ ہرجی کی ماں ہیں، بعض علماء نے فرمایا، کہ انہیں جنت کے باہر پیدا کیا گیا، اور بعض کا خیال ہے کہ جنت ہی میں پیدا کیا گیا۔

۱۱۵۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، عبد اللہ بن یزید، حیوۃ، شرحبیل بن شریک، ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تمام دنیا متاع یعنی سامان ہے، اور دنیا میں سب سے بہترین متاع نیک اور پرہیزگار عورت ہے۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَوَةُ أَخْبَرَنِي شَرْحَبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبْلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ *

۱۱۵۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تو اس کو سیدھا کر۔ نہ کی فکر کرے گا، تو توڑ ڈالے گا، اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دے، تو تیرا کام نکلتا رہے (۱)، اور وہ ٹیڑھی ہی رہے۔

۱۱۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلْعِ إِذَا ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ *

۱۱۵۶۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابن ابی زہری، زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءَ *

(۱) معنی یہ کہ اپنی بیوی کی تربیت اور کچھ نہ کچھ تادیب تو کر لی جائے لیکن اس کی مکمل اصلاح کرنا اور اس کو مردوں والے اخلاق پر لانے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ اگر اس کوشش میں پردے تو گھر کا نظام سدھرنے کے بجائے مزید خراب ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

۱۱۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمَ مُرَّةً فَلْيَرَا جَعَهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَبِتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ *

۱۱۵۷- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دو، کہ وہ رجوع کر لیں، اور پھر اسی حال پر رہنے دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، اس کے بعد چاہے رکھیں، اور چاہے طلاق دیں، اس سے قبل کہ اسے ہاتھ لگائیں، اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۱۱۵۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمُحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمَسِّكَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمَهِّلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلِقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبِتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ رُمُحٍ فِي رَوَاتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ

۱۱۵۸- یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابن رمح، لیث بن نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لیں، اور حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھیں، پھر جب وہ ان کے پاس دوسری مرتبہ حائضہ ہوں، تو انہیں پاک ہونے تک مہلت دیں، اب اگر طلاق کا ارادہ ہے، تو پاک ہوتے ہی جماع سے قبل طلاق دے دیں۔ غرضیکہ یہی عدت ہے، کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے، اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے، کہ حضرت عبداللہ سے جب مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ فرماتے، تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ طَلَقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً *

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُتِبَتْ بِنَافِعٍ مَا صَنَعْتَ التَّطْلِيقَةَ قَالَ وَاحِدَةً اَعْتَدْتُ بِهَا *

۱۱۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيُرَاجِعْهَا وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا *

۱۱۶۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى

اسی چیز کا حکم دیا تھا، اور اگر تین طلاقیں دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی، تاوقتیکہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، اور تو نے اللہ تعالیٰ کی اس طلاق کے بارے میں نافرمانی کی، جس کا تیری بیوی کے لئے اللہ نے حکم دیا تھا، امام مسلم کہتے ہیں، کہ اس روایت میں لیث نے ایک طلاق کا لفظ خوب کہا ہے۔

۱۱۵۹- محمد بن عبد اللہ، عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر اسے حیض سے پاک ہونے تک چھوڑ دیں، اس کے بعد جب ایک اور حیض آجائے، اور وہ اس سے بھی پاک ہو جائے، پھر چاہے اسے جماع سے قبل طلاق دیدیں، یا اسے روک لیں، کیونکہ یہ وہی عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس سے عورتوں کو طلاق دی جائے، عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نافع سے کہا، اس طلاق کا کیا ہوا جو کہ عدت کے وقت دی گئی، بولے ایک شمار کی گئی۔

۱۱۶۰- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن ثنی، عبد اللہ بن اوریس، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی عبید اللہ نے جو نافع سے دریافت کیا ہے، وہ مذکور نہیں، ابن ثنی نے اپنی روایت میں ”فلیراجعها“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ابو بکر نے ”فلیراجعها“ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۱۱۶۱- زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے رجوع کا حکم دیا، اور فرمایا، کہ دوسرے حیض کے آنے تک اسے مہلت

تَطْهَرُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَبَلَغَتْ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمَهِّلُهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمَهِّلُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَ مِنْكَ *

دیں، پھر اتنی مہلت دیں کہ وہ پاک ہو جائے، اس کے بعد چھونے سے قبل طلاق دے دیں، کیونکہ یہی وہ عدت ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کہ اس کے ذریعہ سے عورتوں کو طلاق دی جائے، چنانچہ جب حضرت ابن عمرؓ سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا، کہ جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو فرماتے کیا ایک طلاق دی ہے، یا دو طلاقیں دے دیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، کہ اس سے رجوع کرے، اور پھر اتنی مہلت دیدے، کہ وہ اس سے پاک ہو جائے، اور پھر چھونے سے قبل اسے طلاق دے دے، اور اگر تو نے اسے تین طلاقیں دی ہیں، تو تو نے اس چیز میں جس کا اللہ نے تجھے تیری بیوی کی طلاق کے بارے میں حکم دیا تھا، نافرمانی کی، اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

۱۱۶۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أُخْيِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَرَّةً فَلْيَرْاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبِلَةَ سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجِعَهَا عِنْدَ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۱۶۲- عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد، زہری، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کر دیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھر گئے، اور فرمایا، اسے حکم دو کہ رجوع کرے، یہاں تک کہ اس حیض کے عداوہ جس میں اس نے طلاق دی ہے، مستقل دوسرا حیض نہ آجائے، اب اگر طلاق دینا مناسب سمجھیں، تو چھونے سے قبل اسے اس حال میں طلاق دیں کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو، یہی عدت کے لئے بھی طلاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا حکم دیا ہے، اور حضرت عبد اللہ نے ایک ہی طلاق دی تھی، جو کہ شمار کر لی گئی تھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجوع کر لیا تھا۔

۱۱۶۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

۱۱۶۳- اسحاق بن منصور، یزید بن عبد ربہ، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول بھی موجود ہے، کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا، اور جو طلاق دی تھی اسے شمار کر لیا۔

۱۱۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن عبد الرحمن مولیٰ ابی طلحہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کر دیا، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ انہیں حکم دیں، اس سے رجوع کر لیں، اور پھر طہریا حمل کی حالت میں اسے طلاق دیدیں۔

(فائدہ) علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت حیض میں بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دینا حرام، اگر ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا، باقی طلاق واقع ہو جائے گی، اور حضرت ابن عمر کی روایت کے پیش نظر اسے رجوع کا حکم دیا جائے گا (نوی جلد ۱، صفحہ ۷۵)۔

۱۱۶۵۔ احمد بن عثمان بن حکیم اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر فاروقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے حکم فرمایا، انہیں حکم دیں، کہ رجوع کر لیں، حتیٰ کہ پاک ہو جائیں، اور پھر دوسرا حیض آجائے، اور اس سے بھی پاک ہو جائیں، اس کے بعد طلاق دے دیں یا رکھیں۔

۱۱۶۶۔ علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حضرت ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک مجھ سے ایک راوی بیان کرتا رہا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور وہ حیض سے تھیں، اور میں متہم نہ سمجھتا تھا، اور پھر اس نے روایت کیا، کہ انہیں رجوع کا حکم دیا گیا، اور میں اس کے راوی کو نہ متہم کرتا تھا، اور حدیث کو بخوبی جانتا تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی، اور وہ بہت ہی معتبر آدمی تھے، انہوں نے مجھ

حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا *

۱۱۶۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جَعْلَهَا ثُمَّ لِيُطْلَقَهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا *

۱۱۶۵ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جَعْلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحْبِصَ حَبِصَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ يُطْلَقُ بَعْدَ أَوْ يُنْسِكُ *

۱۱۶۶ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكُنْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتُهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ

سے بیان کیا، کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی، پھر حضورؐ نے رجوع کا حکم فرمایا، یونسؑ نے کہا کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر تم نے وہ طلاق بھی شمار کی، کہا کیوں نہیں، کیا (میں) عاجز ہو گیا یا حق۔

۱۱۶۷۔ ابو الریح، قتیبہ، حماد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے انہیں حکم دیا۔

۱۱۶۸۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس حدیث میں ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا کہ انہیں حکم دیں، کہ اس سے رجوع کریں اور طہر کی حالت میں بغیر جماع کے عدت کے شروع میں طلاق دیں۔

۱۱۶۹۔ یعقوب بن ابراہیم دورق، ابن علیہ، یونس، محمد بن سیرین، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو وہ بولے کہ تمہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق معلوم نہیں تھا، کہ اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے دریافت کیا، کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی، تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی، انہوں نے فرمایا، کیوں نہیں، کیا وہ عاجز ہو گیا یا حق جو اسے شمار نہ کرے۔

۱۱۷۰۔ ابن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی

امراتہ تطليقة وهي حائض فأمر أن يرجعها قال قلت أفحسبت عليه قال فمه أو إن عجز واستحقم *

۱۱۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّحِ وَقْتِيبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ *

۱۱۶۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا *

۱۱۶۹۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ عَنْ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتُهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَمَ *

۱۱۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ

جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسِبْتُ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ *

۱۱۷۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَبَرَّاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِيُطَهِّرَهَا قَالَ فَرَأَجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِيُطَهِّرَهَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ *

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرَّةً فَبَرَّاجِعَهَا ثُمَّ إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسِبْتُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ *

۱۱۷۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حالت میں طلاق دیدی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، کہ رجوع کر لیں، جب وہ پاک ہو جائے، تو طلاق دینا چاہیں تو دیدیں، میں نے عرض کیا، آپ نے اس طلاق کو بھی شمار کیا، کہنے لگے، اس میں کیا مانع موجود تھا، کیا تمہاری رائے میں ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۱- یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عبد الملک، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی بیوی کی طلاق کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ، میں نے حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی، پھر اس کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا رجوع کا حکم دے دو، جب وہ پاک ہو جائے تو پھر طہر میں طلاق دیں، چنانچہ میں نے ان سے رجوع کر لیا، اور طہر آنے پر پھر طلاق دے دی، میں نے عرض کیا، حیض کے زمانہ میں جو آپ نے طلاق دی تھی، اس کو بھی شمار کیا، بولے کہ مجھے کیا ہوا، جو میں اسے شمار نہ کرتا، کیا میں عاجز اور احمق ہو گیا تھا۔

۱۱۷۲- محمد بن ثنیٰ اور ابن ابی شامہ، محمد بن جعفر، شعبہ، انس بن سیرین بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے، کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا، انہیں حکم دو، کہ رجوع کر لیں، جب اسے طہر آئے پھر طلاق دیں، میں نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا، پھر تم نے اس طلاق کا شمار کیا، بولے کیوں نہیں۔

۱۱۷۳- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت

بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا يَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيُرْجِعَهَا وَفِي
حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْسِبُ بِهَا قَالَ قَمَةً*
۱۱۷۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ
رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ
أَسْمَعُهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ *

منقول ہے، مگر یہ کہ اس میں ”لیرجعہا“ کا لفظ ہے، اور یہ بھی
ہے کہ میں نے ان سے کہا، کہ پھر آپ نے وہ طلاق بھی شمار
کر لی، وہ بولے کیوں نہیں۔
۱۱۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس،
طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا، جس نے اپنی بیوی کو حیض
کی حالت میں طلاق دے دی، فرمایا کیا تم عبد اللہ بن عمرؓ کو
پہچانتے ہو، اس نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق
دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے واقعہ
عرض کیا، حضور والا نے رجوع کرنے کا حکم فرمایا، ابن طاؤس
بیان کرتے ہیں، کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (طاؤس) سے
نہیں سنی۔

۱۱۷۵ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ
مَوْلَى عَزَّةَ يُسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ
ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا
فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ
عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعَهَا
فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُتَسَبَّحْ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي
قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ *

۱۱۷۵۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر،
عبد الرحمن بن ایمن مولیٰ عزیہ سے روایت نقل کرتے ہیں، اور
عبد الرحمن، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کر
رہے تھے، اور ابو الزبیرؓ سن رہے تھے، کہ جس شخص نے اپنی
عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہو، اس کا کیا حکم
ہے، حضرت ابن عمرؓ بولے، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اور
عرض کیا، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو
حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں فرمایا، کہ رجوع کر لیں، اور جب عورت پاک ہو
جائے، تو یا طلاق دے دیں یا روک لیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا

طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَّقُوهُنَّ أَلْحَ۔

۱۱۷۶۔ ہارون بن عبد اللہ، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی قصہ کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۷۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمن بن ایمن مولیٰ عروہ کو سنا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کر رہے تھے، اور ابو الزبیر سنتے تھے، بقیہ حدیث حجاج کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں کچھ زیادتی ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، راوی نے مولیٰ عروہ کہنے میں غلطی کی ہے، حقیقت میں وہ مولیٰ عروہ ہیں۔

باب (۱۶۲) تین (۱) طلاقیوں کا بیان!

۱۱۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ابن طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو سال تک ایسا تھا، کہ جب کوئی ایک مرتبہ تین طلاقیں دیتا تھا، تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ لوگوں کو اس بات میں جس میں انہیں مہلت دی گئی تھی، جلدی کرنا شروع کر دی ہے، سو اگر ہم تین ہی کو نافذ کر دیں تو مناسب ہے، چنانچہ انہوں نے تین ہی واقع ہو جانے کا حکم دے دیا۔

۱۱۷۹۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج (دوسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن طاؤس، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ *

۱۱۷۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ أَخْطَا حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ *

(۱۶۳) بَاب طَلَّاقِ الثَّلَاثِ *

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَّاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَفْجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أُنَاءَةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ *

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا

(۱) اگر ایک مجلس میں یا ایک کلمہ سے تین طلاقیں دی جائیں تو انہیں اربعہ جمہور علماء و تابعین، حضرت ابن عباسؓ، ابن عمرؓ ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ وغیرہ حضرات کے ہاں تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ جمہور کے تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو حکملہ فتح المسلم ص ۱۵۴ ج ۱۔

الصَّهْبَاءُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتْ
الثَّلَاثُ تُحْفَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ
عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ *

علیہ وسلم کے زمانے میں، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی تین سال تک تین طلاق ایک کر
دی جاتی تھیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
جواب دیا، ہاں!

۱۱۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب
سختیانی، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس بیان کرتے ہیں، کہ ابو الصہباء
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا، کہ اپنے
علم کا اظہار کیجئے، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
تین طلاق دینے کو ایک شمار نہیں کیا جاتا تھا، حضرت ابن عباسؓ
نے فرمایا ایسا تھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دینا شروع کر دیں، تو فاروق
اعظمؓ نے تین طلاقیں واقع ہو جانے کا ان پر حکم نافذ کر دیا۔

باب (۱۶۳) اس شخص پر کفارہ کا وجوب جو اپنی
عورت کو اپنے اوپر حرام کرے، اور طلاق دینے
کی نیت نہ ہو!

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ
بن ابن کثیر، یعلیٰ بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ جب کوئی عورت سے کہے، تو مجھ پر حرام ہے، تو یہ قسم ہے،
اس میں کفارہ دینا ضروری ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا، "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ"۔

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن بشیر حریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر،
(فائدہ) اب اگر طلاق کی نیت ہے تو ایک طلاق باندہ واقع ہوگی، اور اگر تین کی نیت کی، تو تین، اور اگر دو کی نیت کی، تو ایک واقع ہوگی، اور
اگر کچھ بھی نیت نہیں، تو یمن اور قسم شمار کی جائے گی، اور اگر جھوٹ کہہ رہا ہے، تو یہ کہنا لغو ہو جائے گا، تفصیل کتب فقہ سے معلوم کر لی
جائے۔ (عمدة القاری جلد ۲، صفحہ ۲۴۰، نووی جلد ۸ صفحہ ۷۸)۔

۱۱۸۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ
طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ
مِنْ هُنَاكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثَ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ
وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ
عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ *
(۱۶۳) بَابُ وَجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ
حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ *

۱۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ يَعْنِي
الدُّسْتَوَائِيَّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ
يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ
يَمِينَ يُكْفَرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ الْحَرِيرِيُّ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَنَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) *

۱۱۸۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حجاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُثَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُكُّهُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ (لَمْ تُحَرِّمِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ تَتُوبَا) لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ (وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا *

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَنَى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ

یعلی بن حکیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب کوئی آدمی اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کر لے، تو یہ یمین یعنی قسم ہے، اس پر اس کا کفارہ واجب ہے، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“۔ یعنی اللہ کے رسول میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔

۱۱۸۳- محمد بن حاتم، حجاج بن محمد، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرما رہی تھیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے، اور ان کے پاس شہد پیتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور حفصہؓ نے اتفاق کیا، کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، تو کہے، میں آپ سے مغفیر کی بوپاتی ہوں، کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے، چنانچہ جب آپ ہم سے ایک کے پاس تشریف لائے، اور انہوں نے آپ سے وہی کہا، تو آپ نے فرمایا، میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے، اور اب کبھی نہ پیوں گا، تب یہ آیت نازل ہوئی، کہ اے نبی اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو، جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال فرمایا ہے، اور فرمایا، اگر یہ دونوں تو بہ کریں (یعنی عائشہؓ اور حفصہؓ) تو ان کے دل جھک گئے، اور یہ جو فرمایا، کہ چپکے سے نبی نے ایک بات اپنی کسی بیوی سے کہی، اس سے مقصود یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا، کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۱۱۸۴- ابو کریب، محمد بن العلاء اور ہارون بن عبد اللہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، اور عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کا چکر لگاتے اور ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے، ایک روز حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور معمول سے زیادہ ان کے

عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهَذَتْ لَهَا أَمْرًا مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةٌ مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَتَحْتَالَنَّهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ سَقَيْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطُ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتَ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَبَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتُ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَيْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ حَرَمَنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُبِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ بِهَذَا سَوَاءً *

پاس رکے رہے، میں نے لوگوں سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حفصہ کے خاندان میں سے کسی عورت نے حضرت حفصہؓ کو شہد کی کپی بھیجی تھی، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کا شربت پلایا تھا، میں نے کہا، خدا کی قسم اب ہم بھی ایک تدبیر کریں گے، چنانچہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت سودہؓ سے کیا، اور ان سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، اور تم سے قریب ہوں، تو کہنا یا رسول اللہ! آپ نے مغافیر کھایا ہے، حضور فرمائیں گے نہیں، تو تم کہن، پھر یہ بو کیسی آرہی ہے، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار ہے، کہ آپ کی طرف سے کوئی بدبو کا احساس کرے، تو ماحولہ فرمائیں گے، حفصہؓ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا ہے، تم کہنا شاید ان شہد کی مکھیوں نے عرفط درخت کا رس چوسا ہے، میں بھی یہی کہوں گی، اور صفیہؓ تم بھی یہی کہن، اس مشورہ کے بعد جب حضور والا حضرت سودہؓ کے پاس تشریف لائے، تو سودہؓ بیان کرتی ہیں، قسم ہے خدا کے وحدہ لا شریک کی تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا تھا، کہ میں حضور سے وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی، جب آپ دروازہ پر تھے کہہ دوں، سودہؓ نے کہنا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، آپ نے فرمایا نہیں، سودہؓ بولیں، تو پھر یہ بو کیسی آرہی ہے، آپ نے فرمایا حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا، سودہؓ بولیں، شاید ان شہد کی مکھیوں نے درخت عرفط کا رس چوسا ہوگا، اس کے بعد جب آپ میرے پاس تشریف لائے، تو میں نے بھی یہی کہا، حضرت صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے بھی یہی کہا، نتیجہ یہ نکلا کہ جب دوبارہ حضورؐ حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے، اور انہوں نے شہد کا شربت پلانے کے لئے کہا، تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ حضرت سودہؓ نے کہا، سبحان اللہ! ہم نے حضور کو شہد پینے سے روک دیا، میں

نے کہا کہ چکی رہ، ابواسحاق ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ ہم سے بشر نے اسامہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(فائدہ) پہلی روایت میں ہے، کہ حضرت زینبؓ نے شہد پلایا تھا، یہی زیادہ صحیح ہے، چنانچہ امام نسائی اور اصمعی نے اس کی تصریح کی ہے۔

۱۱۸۵۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۱۸۵ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۶۴) تخییر سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی!

(۱۶۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ *

۱۱۸۶۔ ابو طاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ صحیحی، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دو، کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لے لیں، اور آخرت چاہیں، تو آخرت لے لیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو پہلے مجھ سے بیان کیا، اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا، تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو، اور حضور کو معلوم تھا، کہ میرے والدین کبھی حضور کو چھوڑنے کا مشورہ نہیں دیں گے، چنانچہ پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر وہ دنیا اور اس کی زیب و زینت چاہیں تو آؤ، میں تم کو خود بر خور داری دے دوں، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا مندی چاہو، اور دار آخرت کی طالب ہو، تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک بختوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، اس میں کون سی ایسی بات ہے جس کے متعلق میں اپنے والدین سے مشورہ کروں، میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

۱۱۸۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجِبَنِي حَتَّى تَسْتَأْمِرَ أَبَوَيْكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرْذِنُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنْتَهَا فَمَتَّعَلَيْنَ أَمْتَعْنَكُمْ وَأَسْرَحْكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُمْ تُرْذِنُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ *

رضامندی اور دار آخرت کی طالب ہوں، بیان کرتی ہیں، پھر آپ کی تمام ازواج (۱) نے ایسا ہی کیا، جیسا میں نے کیا تھا۔

۱۱۸۷۔ سرج بن یونس، عباد بن عباد، عاصم، معاذہ عدویہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی عورت کی باری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے تھے تو ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ ان میں سے جسے چاہیں الگ رکھیں، اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دیں، معاذہ نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا، کہ جب حضور آپ سے اجازت طلب کرتے تھے، تو آپ کیا جواب دیتی تھیں، فرمایا، میں کہتی تھی کہ اگر مجھے اختیار ہو تا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔

۱۱۸۸۔ حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبثہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب) ہمیں اختیار دیا تھا تو ہم نے اس اختیار کو طلاق شمار نہیں کیا۔

۱۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق بیان کرتے ہیں، کہ مجھے کوئی خوف نہیں کہ میں اپنی بیوی کو ایک ہار یا سومرتبہ، یا ہزار بار اختیار دوں، جبکہ وہ مجھے پسند کرے، اور میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کر چکا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو یہ طلاق ہو گئی تھی؟ (نہیں)۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا نَعْدُ مَا نَزَلَتْ (تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ) فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتُ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ لَمْ أُؤَيِّرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي *

۱۱۸۸ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا *

۱۱۹۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَبَالِي خَيْرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا *

(۱) اس واقعہ سے کئی اعتبار سے حضرت عائشہ کی منقبت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے: (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو اختیار دینے میں ابتدا حضرت عائشہ سے فرمائی، (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے جدا نیکی پسند نہیں فرماتے تھے اس لئے آپ نے حضرت عائشہ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا فرمایا، (۳) اختیار ملنے کے بعد حضرت عائشہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرنے میں ذرا بھی توقف نہیں فرمایا یہ ان کی کمال عقل کی دلیل ہے۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ نِسَاءٍ فَلَمْ يَكُنْ طَلَقًا *

۱۱۹۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَعِدْهُ طَلَقًا *

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَعِدْهُمَا عَلَيْنَا شَيْئًا *

۱۱۹۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۹۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِيَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاِسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُ وَوَاحِدًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ

۱۱۹۱- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا تھا، مگر طلاق نہیں ہوئی۔

۱۱۹۲- اسحاق بن منصور، عبد الرحمن، سفیان، عاصم الاحول اور اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، سو ہم نے آپ کو پسند کر لیا، سو یہ طلاق نہیں گئی گئی۔

۱۱۹۳- یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ کو ہی اختیار کر لیا، تو حضور نے اس کو کچھ بھی شمار نہیں فرمایا۔

۱۱۹۴- ابو الربیع زہرانی، اسماعیل بن زکریا، اعمش، ابراہیم، اسود، عائشہ اور اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۹۵- زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت چاہی، اور لوگوں کو دیکھا، کہ آپ کے دروازہ پر جمع ہیں، اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملتی، حضرت ابو بکر صدیق کو اجازت دی گئی، وہ اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد حضرت عمرؓ آئے اور اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، کہ آپ تشریف فرما ہیں،

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلْتَنِي النِّفْقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّاتُ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلَنِي النِّفْقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلْأَزْوَاجِ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحَبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْنَا عَلَيْهَا الْآيَةُ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَخِيرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُتِلَ قَالَ لَا تَسْأَلَنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْثُرْنِي مُعْتَنًا وَلَا مُتَعْتَنًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيسِّرًا *

اور آپ کے گرد آپ کی ازواج ہیں، کہ غمگین اور خاموش بیٹھی ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں ایسی بات کہوں، کہ حضور کو ہنسا دوں، چنانچہ وہ بولے، یا رسول اللہ کاش کہ آپ خارجہ کی بیٹی کو دیکھتے (یہ ان کی بیوی ہیں) اس نے مجھ سے خرج مانگا، تو میں اس کے پاس کھڑا ہو کر اس کا گلا گھونٹنے لگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے، اور فرمایا یہ سب میرے گرد بیٹھی ہیں، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرج مانگتی ہیں (۱)، حضرت ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے، اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کا، اور دونوں کہنے لگے، کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو، جو آپ کے پاس نہیں ہے، اور وہ کہنے لگیں، کہ خدا کی قسم ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ایسی چیز نہیں مانگیں گی، جو آپ کے پاس نہیں ہے، پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن جدا رہے، اس کے بعد آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، ”یا ایہا النبی قل للازواج منکم“ (ترجمہ پہلے گزر چکا) چنانچہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے اس کی تعمیل شروع کی، اور ان سے فرمایا، اے عائشہؓ میں چاہتا ہوں، کہ تم سے ایک بات کہوں، اور چاہتا ہوں، کہ تم اس میں جلدی نہ کرو، تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ لے لو، انہوں نے کہا عرض کیا، یا رسول اللہ، وہ کیا بات ہے، پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی، تو بولیں، یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں گی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور آپ سے درخواست کرتی ہوں، کہ آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو اس بات کی خبر نہ کریں، جو کہ میں نے آپ سے کہی ہے، آپ نے فرمایا، ان میں سے جو بھی مجھ سے دریافت کرے گی میں ضرور

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے یہاں مراد یہ ہے کہ عام مسلمانوں میں خوشحالی ہونے کے بعد یہ خواتین بھی زائد نفقہ کا مطالبہ کر رہی تھیں۔

بتا دوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری، انگیز اور سختی کرنے والا نہیں بنایا، بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۱۹۶۔ زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، سہاک، ابو زمیل، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمائی، تو میں مسجد میں گیا، اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ رہے ہیں، اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی، اور ابھی تک انہیں پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنے دل میں سوچا، کہ میں آج کا حال معلوم کروں، چنانچہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے ابو بکر صدیق کی بیٹی! تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگیں، وہ بولیں، اے ابن خطاب! مجھے تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام، تم اپنی گھڑی (یعنی حصہ) کی خبر لو، چنانچہ میں حصہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا، اے حصہ تمہارا یہ حال ہو گیا ہے، کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے لگی ہو، اور خدا کی قسم تم جانتی ہو، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا، تو ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے چکے ہوتے، یہ سن کر وہ زار و قطار رونے لگیں، میں نے ان سے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں، وہ بولی اپنے بالا خانہ میں گودام میں ہیں، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت ربیعؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بالا خانہ کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے، اور اپنے دونوں پیر اوپر کی ایک کھدی ہوئی لکڑی پر کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا لٹکائے ہوئے ہیں، اور اس لکڑی پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چڑھتے اترتے تھے، میں نے بلند آواز سے کہا، کہ اے ربیعؓ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكِ أَبِي زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بَعْثِيكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكَ وَلَوْ أَنَا لَطَلَقْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرَبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِيعِ غَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أَسْكُفَةِ الْمَشْرَبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جَذَعٌ يَرْفَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبِيعُ اسْتَاذِنْ

لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرُ رَبَّاحَ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَنَمَ يَقُولُ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرُ رَبَّاحَ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوَمَّ إِلَيَّ أَنْ أَرْقَهُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَذْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرَ فِي جَنْبِهِ فَظَنَرْتُ بَبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرِ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلُهَا قَرَضًا فِي تَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أُفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرْتُ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُنْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ فَيَصْرُ وَكِسْرِي فِي الثَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ

میرے لئے اجازت لو، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، رباح نے بالا خانے کی طرف نظر کی، اور پھر مجھے دیکھا، اور کچھ نہ کہا، پھر میں نے کہا، اے رباح میرے لئے اپنی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لو تاکہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پھر رباح نے غرفہ کی جانب نظر کی، پھر میری طرف دیکھا، اور کچھ نہ کہا، میں نے پھر بلند آواز کے ساتھ کہا، کہ اے رباح میرے لئے اپنی طرف سے اجازت لو تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے، کہ میں حفصہ کے لئے آیا ہوں، اور خدا کی قسم! اگر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گردن مارنے کا حکم دیں، تو میں اس کی گردن مار دوں، اور میں نے اپنی آواز بلند کی، سو اس نے اشارہ کیا، کہ چڑھ آؤ تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، اور میں بیٹھ گیا، آپ نے اپنی ازار اوپر کر لی، اور اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا، اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو پر ہو گیا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ میں نظر دوڑائی تو اس میں چند مٹھی جوتھے، ایک صاع یا اس کے بقدر سم کے پتے ایک کونے میں پڑے تھے، اور ایک کچا چڑا جس کی دباغت اچھی نہیں ہوئی تھی، لٹکا ہوا تھا، میری آنکھیں یہ منظر دیکھ کر بھر آئیں، اور میں رونے لگا، آپ نے فرمایا، ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں کیوں نہ روؤں، جبکہ حالت یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو پر اثر کر گئی ہے، اور یہ آپ کا خزانہ ہے، اور میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر جو سامنے ہے، اور قیصر و کسریٰ ہیں، کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ بندے، اور آپ کا

مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ
مَعَكَ وَمَدَائِكُتُهُ وَجَبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو
بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَمًا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ
اللَّهُ بِكَلَامِ إِلٍ رَحَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ
قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ التَّخْيِيرِ
(عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَرْوَاجًا خَيْرًا
مِنْكُنَّ) (وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ
وَجَبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ
ضَهِيرٌ) وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ
وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَهُنَّ
قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى
يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقَهُنَّ قَالَ
نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أَحَدُهُ حَتَّى تَحْسَرَ
الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَثُرَ فَضْجُكَ
وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّهْتُ
بِالْحَذِّعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ
يَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي
الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ
فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ
(وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ
أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي

یہ خزانہ ہے، فرمایا اے ابن خطاب تم اس پر راضی نہیں، کہ
ہمارے لئے آخرت ہے، اور ان کے لئے دنیا ہے، میں نے
عرض کیا، کیوں نہیں، اور جب میں داخل ہوا تھا، تو اس وقت
چہرہ انور پر غصہ کے اثرات تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو اپنی ازواج کے متعلق پریشانی کی کیا ضرورت ہے، اگر
آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ
ہے، اور اس کے فرشتے اور جبرائیل و میکائیل اور میں اور
ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں، اور اکثر جب میں
کلام کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعریف کرتا تھا تو امید رکھتا
تھا، کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا، اور میری کہی ہوئی بات کی
تصدیق کر دے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تخیر نازل فرما
دی، عسی ربہ ان ٔطلقن الخ، یعنی اس (نبی کا) پروردگار قریب
ہے، کہ اگر وہ تمہیں طلاق دیدے، تو اللہ تعالیٰ اسے تم سے بہتر
بیویاں بدل دے گا، اور اگر تم دونوں اس پر زور دو گی، تو اللہ تعالیٰ
اس کا رفیق ہے، اور جبرائیل اور مومنوں میں سے نیک لوگ اور
تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں، حضرت عائشہ بنت
ابی بکر صدیق اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام ازواج پر زور ڈالا تھا، پھر میں نے عرض کیا، یا رسول
اللہ! آپ نے انہیں طلاق دیدی ہے، فرمایا نہیں، یا رسول اللہ
جب میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر
رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے، سو میں اتروں اور ان کو اطلاع
کر دوں، کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی ہے، آپ نے
فرمایا کر دو، اگر تمہاری مرضی ہو، سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا،
حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے زائل ہو گیا، یہاں تک
کہ آپ نے دند ان مبارک کھولے اور ہنسنے، اور ہنستے وقت سب
لوگوں سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے تھے، اس کے بعد آپ
اترے اور میں بھی اترا اور میں اس کھجور کے ٹھننے کو پکڑتا ہوا اترا،

الْأَمْرُ مِنْهُمْ لَعَلَّهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ)
فَكَنتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ *

اور آپ اس طرح بے تکلف اترے، گویا زمین پر چل رہے ہیں،
اور ہاتھ تک بھی نہ لگایا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ ہالا
خانے میں اتنیس روز رہے، فرمایا مہینہ اتنیس کا بھی ہوتا ہے،
اور میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اور بلند آواز سے پکارا، کہ
آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی، اور یہ آیت نازل ہوئی،
کہ جب ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے
مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر اسے رسول کے پاس اور مسلمانوں
میں سے صاحب امر کے پاس لے جائیں تو جان لیں، جو لوگ کہ
جن لیتے ہیں، اس میں سے، غرضیکہ اس امر کی حقیقت کو میں
نے چنا، اور اللہ تعالیٰ نے آیتِ تخییر نازل فرمائی۔

۱۱۹۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ
بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ
حُسَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
يُحَدِّثُ قَالَ مَكُنْتُ سَنَةً وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ آيَةِ فَمَا
اسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيَّيْ لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا
فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَحَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ
عَدَلُ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةِ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى قَرَعَ
ثُمَّ سَرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ اللَّتَانِ
تَظَاهَرْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ أَرْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ
أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ هَيَّيْ لَكَ
قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي
عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ
وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا
حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ

۱۱۹۷- ہارون بن سعید ایللی، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن بلال،
یحییٰ، عبید بن حنین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں، کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا، کہ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کروں، لیکن
ان کے ڈر کی وجہ سے سوال نہ کر سکا، کہ وہ حج کے ارادہ سے نکلے،
ور میں بھی ان کے ساتھ تھا، پھر جب لوٹے اور کسی راستہ پر تھے
تو ایک بار پھر پیلو کے درختوں کی جانب حاجت کے لئے جھکے،
اور میں ان کے انتظار میں رکھا رہا، حتیٰ کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ
ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا، اور عرض کیا، اے
امیر المؤمنین، وہ دونوں عورتیں کون ہیں، جنہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج میں سے زور ڈالا، انہوں
نے فرمایا، وہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ ہیں، پھر میں نے
عرض کیا، خدا کی قسم! میں ان کے متعلق آپ سے ایک سال
سے پوچھنا چاہتا تھا، مگر آپ کی ہیبت کی وجہ سے پوچھ نہ سکا،
انہوں نے فرمایا، ایسا مت کرو، جس بات کے متعلق تمہیں خیال
ہو، وہ تم مجھ سے دریافت کر لیا کرو، اگر میں جانتا ہوں گا تو تمہیں
بتا دوں گا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم پہلے جاہلیت
میں گرفتار تھے، اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے، یہاں

قَالَ قَبِينَمَا أَنَا فِي أَمْرِ امْرَأَتِهِ إِذْ قَالَتْ لِي أَمْرَاتِي لَوْ
صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَ مَا لَكَ أَنْتِ وَلِمَا
هَهُنَا وَ مَا تَكْلُفُكِ فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا
لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتِ وَ إِنْ
ابْتَنَيْتَ لَتُرَاجِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانَا قَالَ عُمَرُ فَأَحْذَرِ ذَاتِي ثُمَّ
أَخْرَجُ مَكَانِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتُ إِنْ لَكَ لَتُرَاجِعِينَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ
غَضَبَانَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ
تَعْلَمِينَ أَنِّي أَحْذَرُكَ عُقُوبَةً وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا
بِنْتُ لَا تَفْرُتِي هَذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا
وَ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ثُمَّ
خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَاتِي مِنْهَا
فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمِّ سَلَمَةُ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ
الْخَطَابِ قَدْ دَخَلْتُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ
تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذْتَنِي أَخَذًا كَسَرْتَنِي عَنْ
بَعْضِ مَا كُنْتُ أَحَدٌ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ
لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ
وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا أَتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ
نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ
أَنْ يُسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى
صَاحِبُ الْأَنْصَارِ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ فَقُلْتُ
جَاءَ الْعَسَانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ قَالَ فَقُلْتُ
رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ اخْتُدْتُ تَوْبِي فَأَخْرَجُ
حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا، جو کچھ اتارا،
اور ان کی باری مقرر کی جو کی، چنانچہ ایک دن ایسا ہوا، کہ میں کسی
کام میں مشورہ کر رہا تھا، تو میری عورت نے کہا تم ایسا کرتے دیا
کرتے تو خوب ہوتا، میں نے اس سے کہا تجھے میرے کام میں کیا
دخل! جس چیز کا میں ارادہ کروں، اس نے مجھ سے کہا، ابن
خطاب تعجب ہے تم چاہتے ہو، کہ تمہیں کوئی جواب ہی نہ دے،
اور تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب
دے دیتی ہے، یہاں تک کہ وہ سارے دن غصہ میں رہتے ہیں،
حضرت عمرؓ نے بیان کیا، کہ پھر میں نے چادر لی، اور گھر سے نکلا،
اور حضرت حفصہؓ کے پاس داخل ہوا، اور اس سے کہا، اے میری
چھوٹی بیٹی! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے، کہ
جس سے آپ سارے دن ناراض رہتے ہیں، حضرت حفصہؓ نے
کہا، خدا کی قسم! میں تو آپ کو جواب دیتی ہوں، تو میں نے اس
سے کہا، اے میری بیٹی تو جان لے، کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے
عذاب اور اس کے رسول کے غصہ سے ڈراتا ہوں، تو اس کی
بیوی کے دھوکہ میں نہ رہ، جو اپنے حسن اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبت پر اتراتی ہے، پھر میں وہاں سے نکلا، اور ام سلمہؓ
کے پاس بسبب قرابت کے گیا، اور میں نے ان سے گفتگو کی، تو
وہ بولیں، ابن خطاب تم پر تعجب ہے، کہ تم ہر معاملہ میں دخل
دیتے ہو، اور چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی
ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دو، مجھے ان کی اس بات سے اس
قدر افسوس ہوا، کہ مجھے اس غم نے اس نصیحت سے بھی روک
دیا، جو میں انہیں کرنا چاہتا تھا، اور میں ان کے پاس سے چلا آیا، اور
میرا انصار میں سے ایک رفیق تھا، کہ جب میں (مجلس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے) غائب رہتا، تو وہ مجھے خبر دیتا، اور جب وہ
غائب رہتا، تو میں اسے خبر دیتا، اور ہم ان دونوں غسان کے
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف رکھتے تھے، اور ہم میں
شور تھا، کہ وہ ہماری طرف آنے والا ہے اور ہمارے سینے اس

فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْتَقِي إِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَعُغْلَامٌ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ
الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ
فَقَضَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثُكَ أُمَّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَى
حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ
حَشَوَهَا لَيْفٌ وَإِنْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُورًا
وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي
جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ
فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَسَرْتُ وَ
قَبِضَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ
تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ *

کے خوف سے بھرے ہوئے تھے، کہ اتنے میں میرا رفیق آیا، اور
اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور کہا کہ کھولو! میں نے کہا، کیا غسانی
آگیا، اس نے کہا نہیں، مگر اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی چیز
ہے، وہ یہ کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
سے علیحدگی اختیار کر لی، میں نے کہا حفصہؓ اور عائشہؓ کی ناک میں
خاک بھر دو، چنانچہ میں نے اپنے کپڑے لئے اور نکلا، حتیٰ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ
ایک بالاخانے میں تھے کہ اس پر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے
تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام اس
سیڑھی کے سرے پر تھا، میں نے کہا، یہ عمرؓ ہے، مجھے اجازت دو،
اس نے کہا عمر ہیں، میں نے سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے بیان کیا، جب میں ام سلمہؓ کی بات پر پہنچا، تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور آپ ایک چٹائی پر
تھے، کہ چٹائی اور آپ کے درمیان کوئی بستر نہ تھا، اور آپ کے
سر کے نیچے چڑے کا ایک تکیہ تھا، کہ اس میں کھجور کا چھلکا بھرا
ہوا تھا، اور آپ کے پیروں کی جانب کچھ سلم (جس سے چڑے
کو دباغت دی جاتی ہے) کے پتے پڑے تھے، اور آپ کے
سر ہانے، ایک کچا چمڑا لٹکایا ہوا تھا، اور میں نے چٹائی کے نشان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پر دیکھے تو میں رونے لگا،
آپ نے فرمایا، تمہیں کس نے رلایا ہے، میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ قیصر و کسریٰ کیسے عیش میں ہیں، اور آپ اللہ کے
رسول ہیں، تب آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی
نہیں ہو، کہ ان کے لئے دنیا ہے اور تمہارے لئے آخرت۔

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَفَّانُ
قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِعَمْرِ
الظَّهْرَانِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ كُنَحُو حَدِيثَ

۱۱۹۸۔ محمد بن مثنیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، عبید بن
حنین، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مر الظہران میں پہنچا، اور بقیہ
حدیث بطولہ روایت کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت
ابن عباسؓ نے کہا، کہ میں نے پوچھا وہ دو عورتیں کون ہیں تو

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَمْرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرَاتَيْنِ
قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَزَادَ فِيهِ فَأَتَيْتُ الْحَجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ
وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ إِلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا
وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ *

۱۱۹۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ
عُبَيْدَ بْنَ حُثَيْنٍ وَهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ
عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَنَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجَدُّ
لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ
بِمَرِّ الظُّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ
أَذْرِكْنِي بِإِذَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى
حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ
فَقُتْ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَانِ فَمَا
قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَدِيسَةُ وَحَفْصَةُ *

حضرت عمرؓ نے فرمایا، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ، اور یہ
بھی زیادہ ہے، کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں، جب میں حجروں کی
طرف آیا تو ہر گھر میں رونا تھا، اور آپؐ نے ایک ماہ تک ان سے
نہ منے کی قسم کھائی تھی، جب انیس روز پورے ہو گئے تو آپؐ
ان کی جانب تشریف لے گئے۔

۱۱۹۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، سلیمان بن عیینہ،
یحییٰ بن سعید، عبید بن حنین مولیٰ عباس، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میرا ارادہ تھا کہ میں
حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت کروں، کہ
جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زور
ڈالا تھا، تو میں ایک سال تک رکا رہا اور اس میں کوئی گنجائش
نہیں ملی، یہاں تک کہ مکہ جاتے ہوئے میرا اور ان کا ساتھ
ہو گیا، جب مرا الظہران پر پہنچے تو حضرت عمرؓ قضائے حاجت
کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ تم پانی کا لونالے
کر آؤ، میں پانی کا برتن لے کر آیا، تو قضائے حاجت کے
بعد فاروق اعظمؓ لوٹ کر آئے، تو میں پانی ڈالنے لگا، اور مجھے یاد
آگیا، اور میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین وہ دونوں عورتیں
کون ہیں، ابھی میں اپنا کلام پورا کرنے بھی نہیں پایا تھا، کہ آپ
نے فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۰۰- اسحاق بن ابراہیم حنفی و محمد بن ابی عمر، اسحاق،
عبدالرزاق، معمر، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور، حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرصہ دراز
سے حریص تھا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ان دو بیویوں کا
حال دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ اگر تم
توبہ کر لو، تو تمہارے دل جھک جائیں، تا آنکہ انہوں نے حج کیا،
اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، چنانچہ جب ہم ایک راستہ

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَثِقَارُ بْنُ فِي الْفَيْظِ قَالَ ابْنُ
أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا
مُعَمَّرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبَتَا إِلَى اللَّهِ

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ
الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَعَدَلْتُ
مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزْتُ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَىٰ يَدَيْهِ
فَقَوَّضًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَانِ مِنَ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ
قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَاعْجَبًا
لَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ
الزُّهْرِيُّ كَرِهَ رَأْيُ اللَّهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ كَتَمَهُ قَالَ هِيَ
حَفْصَةُ وَغَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ
يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعَشَرَ قَرَيْشٍ قَوْمًا
تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا
تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ
نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ
بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ
تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ
أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيرَاجِعَنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ
فَانْطَبَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ
فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ
قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ
أَقْتَامُنْ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يُغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ
لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
تَسْقِلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرَّتْكَ إِنْ
كَانَتْ جَارَتْكَ هِيَ أَوْ سَمَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

پر تھے، تو حضرت عمرؓ راستہ پر سے کنارہ پر ہو گئے، اور میں بھی
ان کے ساتھ راستہ کے ایک طرف پانی کا برتن لے کر ہو گیا،
انہوں نے قضاء حاجت کی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور
میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور انہوں نے وضو کیا، پھر
میں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ازدواج میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے
متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو، تو
تمہارے دل جھک رہے ہیں، حضرت عمرؓ بولے، اے ابن عباسؓ
بڑے تعجب کی بات ہے، زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو
ان کا اتنی مدت تک نہ پوچھنا اور اسے چھپائے رکھنا پسند نہ آیا،
پھر فرمایا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، اس کے بعد حدیث بیان کرنے لگے،
اور فرمانے لگے، ہم قریش کی جماعت ایسی جماعت تھی، جو
عورتوں پر غالب رہتی تھی، لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو
ایسی جماعت کو پایا، کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، سو ہماری
عورتیں ان کی خصلتیں اختیار کرنے لگیں، اور میرا مکان ان
دونوں مدینہ کی بلندی پر بنو امیہ کے قبیلہ میں تھا، ایک روز میں
نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے
اس کے جواب دینے کو برا مانا، وہ بولی تم میرے جواب دینے کو
برا سمجھتے ہو، خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج
مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ان میں سے ایک آپ کو
چھوڑ دیتی ہے، کہ دن سے رات ہو جاتی ہے، سو میں چلا اور
حضرت حفصہؓ کے پاس آیا، اور کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو جواب دیتی ہو، وہ بولی ہاں! میں نے کہا کہ تم میں ایک
ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، انہوں نے کہا
ہاں! میں نے کہا کہ تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ محروم ہوئی اور
بڑا نقصان اٹھایا، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتی نہیں،
کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ دلائے سے اس پر غصہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 قَالَتْ فَكُنَّا نَتَنَاقَبُ التَّنَوُّبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَانْزِلَ يَوْمًا فَيَأْتِينِي
 بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَاتِيَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَكُنَّا
 نَتَحَدَّثُ أَنَّ عَسَانَ تَنْعَلُ الْخَيْلَ لِيَتَغَرَّوْنَا فَنَزَلَ
 صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي
 فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا
 جَاءَ ثَ عَسَانَ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ
 طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ
 قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا
 كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَى يَتَابِي
 ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي
 فَقُلْتُ أَطْلَفَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَاهُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ
 فَاتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمْرَ فَدَخَلَ
 ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ
 فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا
 عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا
 ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ ثُمَّ آتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ
 لِعُمْرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ
 فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُذْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ
 ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَكِيٌ
 عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطْلَفْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَائِكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا
 فَقُلْتُ أَلَمْ أَكْبُرْ لَوْ رَأَيْتُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا
 مَعَشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

فرمائے، اور ناگہان وہ ہلاک ہو جائے، پھر میں نے کہا کہ ہرگز
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دے، اور نہ ان سے کسی
 چیز کو طلب کر، اور جس چیز کو تیری طبیعت چاہے، وہ مجھ سے
 مانگ، اور تو اس بیوی سے دھوکہ نہ کھا، جو تیری ہمسایہ یعنی
 سوتن ہے، کہ وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے، اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو یہ نسبت تیرے زیادہ پیاری ہے، اس سے مقصود
 حضرت عائشہ تھیں، پھر حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک
 انصاری ساتھی تھا، کہ میں اور وہ باری باری آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ آتا تھا،
 اور ایک دن میں، اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے،
 اور ہم میں چرچا ہو رہا تھا، کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کے
 نعل لگوا رہا ہے، تاکہ ہم سے لڑے، سو ایک روز میرا ساتھی
 مدینہ کے نچلے حصے میں گیا (یعنی حضرت کے پاس) اور پھر عشاء
 کے وقت میرے پاس آیا اور میرے دروازے پر دستک کی، میں
 نکلا، وہ بولا بڑا غضب ہو گیا، میں نے کہا کیا ملک غسان آگیا؟ اس
 نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی اہم بات پیش آگئی، اور بہت لمبی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے
 دی، میں بولا حَفْصَةُ بے نصیب ہو گئی، اور بہت بڑے نقصان میں
 آگئی، اور مجھے پہلے سے یقین تھا کہ ایک دن ایسا ہونے والا ہے،
 چنانچہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی، اپنے کپڑے پہنے اور نیچے
 اتر آیا، اور حَفْصہ کے پاس گیا، اسے دیکھا تو وہ رو رہی تھی، میں
 نے دریافت کیا، کیا تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 طلاق دے دی، وہ بولی مجھے کچھ معلوم نہیں، اور آپ علیحدگی
 اختیار کئے ہوئے ہیں، اور وہاں بالا خانہ میں موجود ہیں، میں
 حضرت کے غلام کے پاس آیا، جو کہ سیاہ فام تھا، اور اس سے کہا
 کہ عمرؓ کے لئے اجازت لو، چنانچہ وہ اندر گیا، پھر نکلا اور کہا کہ میں
 نے تمہارا ذکر کیا، تو آپ خاموش رہے، پھر میں چلا اور منبر تک
 پہنچا، اور وہاں جا کر بیٹھ گیا، اور منبر کے پاس کچھ حضرات بیٹھے

الْمَدِينَةِ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَائُهُمْ فَطَفِقُوا نِسَاءً نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءٍ هُمْ قَتَعُضْبُتُ عَلَى أَمْرَاتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعُنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنْ أَرَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَاجِعَنَّهُ وَتَهَجَّرُهُ إِحْدَهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى الْيَلِّ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَقْتَامُنْ إِحْدَهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيَغْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغْرُنْكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْ سَمَ مِنْكَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْلِيكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شِدَّةٍ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْدَهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ

تھے اور بعض ان میں سے رو رہے تھے، میں کچھ دیر بیٹھا، پھر میرے اوپر اسی خیال کا غلبہ ہوا، جو کہ میرے دل میں تھا، میں پھر اس غلام کے پاس آیا، اور کہا کہ عمر کے لئے اجازت حاصل کرو، وہ اندر گیا اور پھر آیا، بولا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا تھا، مگر آپ خاموش رہے، میں پھر چلا، ناگہاں غلام مجھے بلانے آگیا، اور بولا کہ تمہارے لئے اجازت ہو گئی، بالآخر میں داخل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اور آپ ایک پورے کی بناوٹ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، کہ اس کی بناوٹ کے آپ کے بازو پر نشان پڑ گئے تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، آپ نے میری طرف سر اٹھایا، اور فرمایا نہیں، میں نے کہا اللہ اکبر! یا رسول اللہ! آپ دیکھئے، کہ ہم قریش ہیں اور ایسی قوم ہیں کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے، جب مدینہ منورہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا، کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں، اور ہماری عورتیں بھی ان کے طور طریق سیکھنے لگیں، ایک دن میں اپنی عورت پر غصہ ہوا تو، وہ مجھے جواب دینے لگی، اور میں نے اس کے جواب کو بہت برا سمجھا، اس نے کہا، کہ میرے جواب دینے کو کیا برا مانتے ہو، خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ کو جواب دیتی ہیں، اور ایک ایک ان میں سے آپ کو دن سے رات تک چھوڑ دیتی ہے، میں نے کہا جس نے ایسا کیا، وہ محروم ہو گئی، اور نقصان میں مبتلا ہو گئی، کیا ان میں سے ہر ایک اس بات سے بے خوف ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کے غصہ کی وجہ سے اپنا غصہ نازل فرمائے، اور وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں حفصہ کے پاس گیا، اور اس سے کہا تم اپنی سوکن کی حالت سے دھوکہ نہ کھا جانا، وہ تم سے زیادہ حسین اور تم سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہے، آپ پھر دوبارہ مسکرائے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کچھ جی بہلانے کی

وَعَشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعَجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَى الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَا زَوَّجْتُكَ حَتَّى بَلَغَ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِي قَالَتْ فَقُلْتُ أَوْفَى هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ نِسَاءَكَ إِنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَتِّيًا قَالَ فَتَادَهُ صَغَتْ قُلُوبُكُمْ قَالَ مَا لَتْ قُلُوبُكُمْ *

باتیں کروں، آپ نے فرمایا ہاں! میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر گھر کی طرف اونچا کیا، خدا کی قسم میں نے وہاں کوئی چیز ایسی نہ دیکھی، کہ جسے دیکھ کر میری نظر میری طرف پھرتی، علاوہ تین چٹروں کے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے، کہ آپ کی امت کے لئے فراخی اور کشادگی عطا فرمائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے، حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے، یہ سن کر آپ اٹھ بیٹھے، اور فرمایا، ابن خطاب کیا تم شک میں ہو، ان لوگوں کی طیبات انہیں دنیا ہی میں دی گئیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے لئے اللہ سے مغفرت مانگئے، اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے، اور یہ قسم ان پر بہت غصہ کی وجہ سے کھائی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے آپ پر عقاب فرمایا، زہری بیان کرتے ہیں، کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے خبر دی، کہ جب انتیس راتیں ہو گئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور پہلے مجھ سے بیان کرنا شروع کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی، کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے، آپ ہمارے پاس اسیویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گن رہی ہوں، آپ نے فرمایا، مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، پھر فرمایا، اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں، تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرنا، اور اپنے والدین سے مشورہ لے لو، تو کوئی حرج نہیں، پھر آپ نے یہ آیت ”یا ایہا النبی قل لا زواجک سے اجراً عظیماً“ تک پڑھی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے، میں نے عرض کیا، اس چیز میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں، یقیناً میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں، معمر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ایوب نے کہا، آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو

اس چیز کی خبر نہ کریں، کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، تکالیف میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا، قنادہ بیان کرتے ہیں، ”صفت قلوبکما“ کے معنی ہیں، کہ تمہارے دل جھک رہے ہیں۔

باب (۱۶۵) مطلقہ بائنه کے لئے نفقہ نہیں ہے!

۱۲۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن یزید مولیٰ، اسود بن سفیان، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ابو عمر بن حفص نے انہیں طلاق بائن دے دی، اور وہ شہر میں نہ تھے، اور اپنی جانب سے ایک اور وکیل بھیج دیا، اور کچھ جو روانہ کئے، فاطمہؓ اس پر ناراض ہوئیں، تو اس کے وکیل نے کہا، خدا کی قسم! تمہارے لئے ہم پر کچھ واجب نہیں، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا، تمہارے لئے ان کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہے، پھر فاطمہؓ کو حکم دیا، کہ تم ام شریک کے مکان میں عدت گزارو، پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے جہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں، اس لئے تم ابن مکتوم کے پاس عدت گزار لو، وہ ناپیدا آدمی ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا، جب میری عدت پوری ہو گئی، تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، کہ مجھے معاویہ بن ابو سفیان اور ابو جہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ نے فرمایا ابو جہم تو اپنی لائمی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا، اور معاویہ مفلس آدمی ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو، مجھے یہ امر ناپسند ہوا، فرمایا تم اسامہ سے نکاح کر لو، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور اللہ نے اسی میں خیر و خوبی عطا فرمائی، کہ عورتیں رشک کرنے لگیں۔

۱۲۰۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ابن ابی حازم، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ

(۱۶۵) بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا*

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ حَاطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَمَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ أَنْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحَتْهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ*

۱۲۰۲۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَتَفَقَّ عَلَيْهَا نَفَقَةً ذُونَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ أَخْذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا سَكْنَى *

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَانْطَلِقِي فَادْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ يَبَابِلُ عِنْدَهُ *

۱۲۰۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتُ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کے شوہر نے انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی، اور کچھ تھوڑا سا نفقہ دیا، جب انہوں نے دیکھا تو کہا خدا کی قسم! میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دوں گی، پھر اگر میرے لئے نفقہ ہوا تو جتنا کفایت کرے، اتنا لوں گی، اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہوگا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ نہ تمہارے لئے نفقہ ہے نہ مکان (۱)۔

۱۲۰۳ - قتیبہ بن سعید، لیث، عمران بن ابی انس، ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا، کہ ان کے شوہر مخزومی نے انہیں طلاق دے دی، اور نفقہ دینے سے انکار کیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں، اور آپ کو اطلاع دی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ، وہ نابینا ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو، اور انہی کے پاس رہو۔

۱۲۰۴ - محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ بن کثیر، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس اخت ضحاک بن قیس بیان کرتی ہیں، کہ ابو حفص نے انہیں تین طلاقیں دیں اور وہ یمن چلا گیا، اس کے آدمیوں نے کہا، تیرے لئے ہم پر کوئی نفقہ واجب نہیں ہے، اور خالد چند آدمیوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت میمونہ کے گھر آئے، اور عرض کیا کہ ابو حفص نے تین طلاقیں دے دیں، تو کیا اس کی عورت کے لئے نفقہ ہے؟ نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ

(۱) مطلقہ بانہ اور مطلقہ بطلاث کے لئے دوران عدت نفقہ اور سکنی واجب ہے یہی رائے متعدد صحابہ کرامؓ اور حضرات حنفیہ کی ہے۔ ان حضرات کا استدلال متعدد آیات قرآنیہ، احادیث اور آثار صحیحہ سے ہے۔ ملاحظہ ہو (مکملہ فتح الملہم ص ۲۰۲ ج ۱)

و بارک و سلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے، اور اس پر عدت ہے، اور اس سے کہلا بھیجا، کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میرے سبقت نہ کرنا، اور انہیں حکم دیا، کہ ام شریک کے گھر آجائیں، پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے مکان پر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں، تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ، اگر وہاں تم اپنا دوپٹہ اتار دو گی تو کوئی نہیں دیکھے گا، چنانچہ میں وہاں چلی گئی، جب میری عدت پوری ہو گئی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک و سلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی شادی کر دی۔

۱۲۰۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی، تو اس نے مجھے طلاق بتہ دے دی، میں نے اس کے گھر والوں کے پاس آدمی بھیج کر نفقہ کا مطالبہ کیا، اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۲۰۶۔ حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہ بیان کرتی ہیں، کہ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے گھر سے نکلنے کے

فِي بَيْتٍ مَيْمُونَةٍ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقَنِي بِنَفْسِكَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ أُمِّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَأَنْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكَ إِذَا وَضَعْتَ خِمَارَكَ لَمْ يَرَكَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ *

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَتَّبِعِي النِّفَقَةَ وَاقْتَصُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكَ *

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعِمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا
فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى
مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّغَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَ
قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ *

بارے میں دریافت فرمایا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ ابن ام مکتوم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ (جو کہ نابینا تھے) مروان نے
مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے بارے میں، ان کی تصدیق نہیں کی،
اور عروہ نے بیان کیا، کہ حضرت عائشہؓ نے بھی فاطمہ بنت
قیس کی اس بات کو قابل انکار سمجھا۔

(فائدہ) انہیں عذر کی وجہ سے اجازت دی گئی ہوگی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "وَلَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ" اور اکثر علمائے کرام کا یہی
مسک ہے (یعنی جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸)۔

۱۲۰۷ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ
عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ *

۱۲۰۷۔ محمد بن رافع، حنین، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی
سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، اور عروہ کا یہ
قول بھی بیان کیا ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
اس بات کا فاطمہ پر انکار کیا ہے۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ بْنِ
الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى
الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
بِطَلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا
الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رِبْعَةَ بِنَفَقَةٍ
فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي
حَامِلًا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ
فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِنْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ
أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ
عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ
ذُوَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ

۱۲۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر،
زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابو عمرو بن حفص بن
مغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ
یمن گئے، اور اپنی بیوی کو ان کی طلاقیں میں سے جو ایک طلاق
باقی تھی، وہ بھی دیدی، اور حارث بن ہشام، اور عیاش بن ابی
ربیعہ دونوں کو کہلا بھیجا کہ اسے نفقہ دینا، ان دونوں نے کہا
جب تک تو حاملہ نہ ہو، تجھے نفقہ نہیں پہنچتا، تو وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے
حارث وغیرہ کی گفتگو کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے
نفقہ نہیں ہے اور انہوں نے گھر میں چلے جانے کی اجازت
طلب کی، آپ نے اجازت دے دی، انہوں نے کہا یا رسول اللہ
کہاں جاؤں، آپ نے فرمایا، ابن مکتوم کے گھر، کیونکہ وہ نابینا
تھے، تاکہ وہاں اپنے کپڑے وغیرہ اتار سکے، اور وہ انہیں دیکھے
بھی نہیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی، تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ان کا نکاح کر دیا،
مروان (حاکم مدینہ) نے حضرت فاطمہؓ کے پاس قبیصہ بن
ذویب کو بھیجا، کہ ان سے یہ حدیث پوچھ کر آئے، حضرت

فاطمہؓ نے یہی حدیث بیان کر دی، مروان بولا ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی، اور ہم ایسا قوی اور معتبر امر کیوں نہ اختیار کریں کہ جس پر سب کو پاتے ہیں، جب فاطمہؓ کو مروان کی یہ بات پہنچی، کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، فاطمہؓ بولیں یہ حکم تو اس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے، اور تین طلاقیں کے بعد پھر کوئی نئی بات پیدا ہو سکتی ہے، پھر تم کیوں کہتے ہو، جبکہ وہ حاملہ نہ ہو، تو اس کے لئے نفقہ نہیں، اور اس کے باوجود کس بھروسے پر اسے روکتے ہو۔

۱۲۰۹۔ زبیر بن حرب، ہشیم، سیار، حصین اور مغیرہ اور اشعث اور مجالد اور اسماعیل بن ابی خالد اور داؤد، شعبی بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے مقدمہ کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا مکان اور نفقہ کے بارے میں لے گئی، تو آپ نے مجھے نہ مکان دلویا، اور نہ نفقہ، اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر عدت گزاروں۔

۱۲۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، حصین، داؤد اور مغیرہ اور اسماعیل اور اشعث، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، بقیہ حدیث حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث جہمی، قرۃ، سیار، ابوالحکم، شعبی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گئے، اور انہوں نے ہمیں ابن طاب کی ترکھجوریں کھلائیں اور جوار کا ستو پلایا، اور میں نے ان سے مطلقہ تلاش کا حکم دریافت کیا، وہ بولیں کہ مجھے

مروانؓ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ سَتَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيَّنِي وَيَبَيِّنْكُمْ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَنَامَ تَحْبِسُونَهَا *

۱۲۰۹ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمَغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ *

۱۲۱۰ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمَغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ *

۱۲۱۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجِيمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَتْحَفْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَّتْنَا سَوِيقَ سُنْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطْلَقَةِ ثَنَانًا

أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَ فِي أَهْلِي *

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ *

۱۲۱۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لِحَنْظَلِيٍّ خَبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي رَوْحِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمَلٍ عَمْرٍو مِنْ أُمَّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهُ *

۱۲۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصِيٍّ فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تَحَدَّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا تَرُكْ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَذَرِي لَعْلَهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ) *

میرے شوہر نے طلاق دے دی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی، کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت گزاروں۔

۱۲۱۲- محمد بن ثنی اور ابن بشار، عبد الرحمن بن مہدی سفیان، سلمہ بن کہیل، شعبی، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے نہ مکان ہے اور نفقہ ہے۔

۱۲۱۳- اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن آدم، عمار بن زریق، ابو اسحاق، شعبی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں اور میں نے وہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا تم اپنے چچا زاد بھائی عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں چلی جاؤ، اور وہیں عدت گزارو۔

۱۲۱۴- محمد بن عمرو بن جبلہ، ابو احمد، عمار بن زریق، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، کہ ہم مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے، شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنی اور نفقہ کچھ متعین نہیں فرمایا، اسود نے ایک مٹھی کنکریاں لیں اور شعبی کی طرف پھینکیں، اور فرمایا افسوس ہے، کہ تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا، کہ ہم اللہ کی کتاب، اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے قول پر نہیں چھوڑ سکتے، معلوم نہیں، کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، ایسی عورت کے لئے گھر بھی ہے اور خرچہ بھی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، کہ انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو، تا وقتیکہ وہ کھلی بے حیائی نہ کریں۔

(فائدہ) مطلقہ ٹمٹ کے لئے نفقہ اور سکنی دونوں واجب ہیں، جیسا کہ روایات بالا میں حضرت عمرؓ کا فرمان اس پر شاہد ہے، اور یہی حادہ، شریح، نخعی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شبرمہ، حسن بن صالح، ابو حنیفہ، ابو یوسف، امام محمد، حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مسلک ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)۔

۱۲۱۵۔ احمد بن عبدہ ضعی، ابو داؤد، سلیمان بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح، عمر بن رزق سے روایت منقول ہے۔

۱۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ابو بکر بن ابی الجہم بن صفیر عدوی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ بیان کرتی ہیں، کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دیں، حضورؐ نے نہ انہیں گھر دلویا، اور نہ نفقہ، فاطمہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے، تو پھر مجھے اطلاع کرنا، چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی، اور مجھے حضرت معاویہ، حضرت ابو جہم، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیغام دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، معاویہ تو مفلس آدمی ہیں، ان کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارتا ہے، لیکن اسامہؓ تو فاطمہؓ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا، اسامہ! اسامہ! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۱۲۱۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، ابو بکر بن ابی جہم سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ کہتی ہیں، کہ میرے شوہر ابو عمرو بن حفص نے عیاش بن ربیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق کہلا کر بھیجی، اور عیاش کے ہمراہ پانچ صاع چھوہارے اور پانچ صاع جو بھی

۱۲۱۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّيْبِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عُمَارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ *

۱۲۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي نَكْرٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَمَنْ يَجْعَلُ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي فَأَذَنَتْهُ فَحَصَّهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرَبُّ لَآ مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ صَرَّابٌ لِبَنَسَاءٍ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُه فَاغْتَسَطْتُ *

۱۲۱۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأُرْسَلَ

مَعَهُ بِخَمْسَةِ أَصْعَ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ أَصْعَ شَعِيرٍ
فَقُتُّ أَمَّا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هَذَا وَلَئِنْ أَعْتَدْتُ فِي
مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَنِّي يَتَابِي
وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَمْ مَطْلَقَكَ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكَ
نَفَقَةٌ اَعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
قَالَتْ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تَلْقَى ثَوْبَكَ عِنْدَهُ فَإِذَا
انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَأَذِنِي قَالَتْ فَحَطَبَنِي
خُطَابُ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبُ خَفِيفُ
الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ
يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ
بِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

بیجے، میں نے کہا، کیا اس کے علاوہ میرا اور کوئی نفقہ لازم نہیں
ہے، اور میں عدت کا زمانہ بھی تمہارے گھر میں نہ گزاروں گی،
عیاش نے کہا نہیں، میں کپڑے پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں
کتنی طلاقیں دی ہیں، میں نے کہا تین، آپ نے فرمایا، عیاش
نے سچ کہا، تمہارے لئے نفقہ لازم نہیں ہے، تم اپنے چچا زاد
بھائی ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو، وہ نابینا ہیں، ان کے
سامنے تم اپنے کپڑے اتار سکو گی، اور جب تمہاری عدت کا زمانہ
پورا ہو جائے، تو مجھے اطلاع دے دینا، پھر میرے پاس چند
آدمیوں نے نکاح کے پیغام بھیجے، جن میں سے معاویہ اور
ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ نے
ارشاد فرمایا، کہ معاویہ تو نادار اور کمزور حال ہیں، اور ابو جہم کا
برتاؤ عورتوں کے ساتھ بہت سخت ہے، یعنی انہیں مارتے
ہیں، تم اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار کر لو۔

۱۲۱۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، سفیان ثوری، ابو بکر بن ابی
حجم بیان کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن دونوں،
حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، اور ان
سے وہی طلاق وغیرہ کا واقعہ دریافت کیا، انہوں نے کہا، کہ میں
ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح
میں تھی، اور وہ غزوہ نجران میں گئے، بقیہ حدیث حسب سابق
ہے، مگر یہ زیادتی ہے، کہ میں نے ان سے نکاح کر لیا، تو اللہ
رب العزت نے مجھے ابی زید سے نکاح کرنے میں شرافت اور
بزرگی عطا فرمائی۔

۱۲۱۹۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، ابو بکر بیان
کرتے ہیں، کہ میں اور ابو سلمہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے پاس گئے، تو انہوں نے ہم سے بیان کیا، کہ ان کے
خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اور بقیہ حدیث سفیان

۱۲۱۸ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرٍو بْنِ
حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ
وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ
وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ *

۱۲۱۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا
طَلَاقًا بَاتًا بَنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

کی حدیث کی طرح روایت کی۔

۱۲۲۰۔ حسن بن علی حلوانی، یحییٰ بن آدم، حسن بن صالح، سدی، یہی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھراور خرچہ کچھ مقرر نہیں فرمایا۔

۱۲۲۱۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے اس فعل کو قابل عیب سمجھا تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت فاطمہ بھی تو چھیں گئی تھیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا، اور ان سے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

۱۲۲۲۔ محمد بن ثنی، حفص بن غیاث، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدی ہیں، اور مجھے خوف ہے کہ لوگ میرے ساتھ سختی اور بد مزاجی کریں، آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی جائیے۔

(فائدہ) اس بنا پر تبدیلی جگہ کی اجازت دی گئی۔

۱۲۲۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبدالرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس کہنے میں کوئی اچھائی نہیں، کہ جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، اس کے لئے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۱۲۲۴۔ اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، عبدالرحمن بن

۱۲۲۰۔ وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَيِّيٍّ الْحُنَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً *

۱۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ *

۱۲۲۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُفْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ *

۱۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً *

۱۲۲۴۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا

قاسم بیان کرتے ہیں، کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا، دیکھئے حکم کی بیٹی کو کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق بائنہ دے دی، اور وہ نکل کر چلی گئی، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، اس نے برا کیا، حضرت عروہ نے کہا، آپ نے حضرت فاطمہؓ کی بات نہیں سنی، وہ کیا کہتی ہیں، انہوں نے فرمایا، اس قول کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

باب (۱۶۶) جو عورت طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہو، اور جس کا شوہر مر گیا ہو، وہ دن میں ضرورت کے لئے نکل سکتی ہے!

۱۲۲۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، (تیسری سند)، ہارون بن عبداللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی، تو انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ کر لائیں، تو ایک شخص نے انہیں ان کے باہر نکلنے پر جھڑکا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا، نہیں تم جاؤ، اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لاؤ، اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو، یا نیکی کرو۔

(فائدہ) جس عورت کا شوہر مر گیا ہو، اور وہ عدت وفات گزار رہی ہو، تو کسی ضرورت کے پیش آجانے پر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔

باب (۱۶۷) حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے!

۱۲۲۶۔ ابو طاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں، کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارتم زہری کو لکھا، کہ وہ سبیحہ بنت حارث اسلمیہ کے یاس جائیں، اور ان سے جا کر دریافت

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيِ إِلَى فُلَانَةٍ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِسْمًا صَنَعْتُ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ *

(۱۶۶) بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا *

۱۲۲۵ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَحْدُثَ نَحْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَحْلِي فَإِنَّكَ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا *

(فائدہ) جس عورت کا شوہر مر گیا ہو، اور وہ عدت وفات گزار رہی ہو، تو کسی ضرورت کے پیش آجانے پر دن میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے (یعنی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)۔

(۱۶۷) بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرَهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ *

۱۲۲۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرَمَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُبَيْةُ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ بِأَمْرِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى
سَبِيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسَدِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ
حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةٍ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَبِيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ حَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ
بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ فَتَوَفَّى عَنْهَا فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشُبْ أَنْ وَضَعَتْ
حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا تَحْمِلُتُ
لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكُكٍ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ
مُتَحَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ
بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ
سَبِيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
حِينَ أُمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْنَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ
حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِجِ إِنْ بَدَأَ لِي
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى نَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ
وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي ذِمِّهَا غَيْرُ أَنْ لَا يَقْرُبَهَا
زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهَرَ *

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ
سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تَنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ
زَوْجِهَا بَلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ
الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا

کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا فرمایا تھا،
جب انہوں نے فتویٰ طلب کیا تھا، عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ
بن عتبہ کو لکھا، کہ میں نے حضرت سبیعہ سے جا کر دریافت کیا
تھا، انہوں نے فرمایا کہ میرا نکاح سعد بن خولہ عامری سے ہوا
تھا، حضرت سعد جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے، اور حجۃ الوداع
میں انتقال کر گئے، اور اس وقت میں حامدہ تھی، اور میرے شوہر
کی وفات کے بعد ابھی زیادہ دن نہیں گزرنے پائے تھے کہ
وضع حمل ہو گیا، نفاس سے فراغت ہو جانے کے بعد میں نے
منگنی والوں کے لئے بناؤ سنگھار کیا، اتنے میں ایک شخص
ابو السناہل بن بعکک نامی قبیلہ بنو عبد دار کے آگئے، اور وہ کہنے
لگے، کہ تم نے کیوں بناؤ سنگھار کیا ہے، غالباً تم نکاح کی امید دار
ہو، خدا کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں، جب تک تمہارے چار ماہ
اور دس روز پورے نہ ہو جائیں، جب ابو السناہل نے یہ بات
کہی، تو میں اپنے کپڑے سنبھال کر شام کو رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ سے اس بارے
میں دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حمل
وضع ہو جانے کے بعد تم آزاد ہو گئیں، اور مجھے حکم فرمایا، اگر تم
چاہو تو نکاح کر سکتی ہو، ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں، کہ
اگر وضع حمل ہوتے ہی نکاح کر لے، تو میری رائے میں کوئی
حرج نہیں ہے، خواہ نفاس کا خون جاری ہو، مگر تا وقتیکہ پاک نہ
ہو، شوہر اس سے قربت نہ کرے۔

۱۲۲۷- محمد بن ثنیٰ عنزی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، سلیمان
بن یسار بیان کرتے ہیں، کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن، اور
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، دونوں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس عورت کا تذکرہ کر رہے تھے،
جس کو شوہر کی وفات کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ اس کی
عدت وہ مدت ہے جو دونوں میں لمبی ہے، اور ابو سلمہ کہہ رہے

يَتَنَزَّاعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ
أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ
فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سَبْعَةَ
الْأَسْمِيَةِ نَفْسَتْ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجَهَا بِلَيَالٍ وَإِنَّهَا
ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ *

تھے کہ عورت وضع حمل کے بعد آزاد ہو گئی، اس چیز پر دونوں
میں جھگڑا ہو رہا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ
میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں، بالآخر سب نے
کریب مولى ابن عباس کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
خدمت میں یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، قاصد نے
آکر بتایا، ام المومنین حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ سبیحہ
اسلمیہ کے شوہر کے انتقال کے چند روز بعد وضع حمل ہو گیا،
اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا،
تو آپ نے اسے نکاح کرنے حکم دے دیا۔

(فائدہ) آیت کلام اللہ شریف ”واولات الاحمال احملن ان یصنع حملهن“ اور احادیث بالا کے پیش نظر سف سے لے کر خلف
تک تمام علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، کہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے، خواہ شوہر کے انتقال کے کچھ دیر بعد ہی وضع
حمل ہو جائے۔

۱۲۲۸۔ محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ،
عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید سے حسب سابق
روایت منقول ہے، لیکن لیث نے اپنی حدیث میں یہ بیان کیا
ہے، کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
خدمت میں روانہ کیا، اور کریب کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا
الْلَيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
كِنَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمَّ كُرَيْبًا *

باب (۱۶۸) جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ
زینت ترک کر سکتی ہے، باقی کسی حال میں تین
دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، بلکہ حرام ہے!

(۱۶۸) بَابُ وَجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ
الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ *

۱۲۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، حمید بن نافع،
زینب بنت ابی سلمہ نے یہ تینوں حدیثیں بیان کی ہیں، چنانچہ
فرماتی ہیں، کہ جب ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
والد ابوسفیان کا انتقال ہو گیا، تو میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، ام
المومنین نے خوشبو طلب کی، جس میں کچھ زردی کے اثرات

۱۲۲۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا
أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ
دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ

فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ
غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا
ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرِ
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ عَلَى الْمَنِيْرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا
عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوْفِّي
أُخُوَهَا فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ
وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرِ أَنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ عَلَى الْمَنِيْرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا
عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ
سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوْفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ
اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ
ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ
قُلْتُ لَزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عَلَى رَأْسِ
الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوْفِّي
عَنْهَا زَوْجَهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبَسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا
وَلَمْ تَمَسَّ طَيِّبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ
تُوْفِّي بِدَابَّةٍ جِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ
فَقَلَمًا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُغَطَّى

تھے، خلوق تھی، یا اور کچھ، بہر حال خوشبو طلب کر کے اسے
لگایا، اور دونوں رخساروں پر بھی اسے ملا، پھر فرمایا، خدا کی قسم
مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر یہ کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، کہ آپ منبر پر
تشریف فرما ہونے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ کسی عورت
کے لئے بھی حلال نہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر
ایمان رکھتی ہو، کہ کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے،
مگر جس کا شوہر انتقال کر جائے، وہ چار ماہ دس روز ترک زینت
کرے، زینب بیان کرتی ہیں، کہ اس واقعہ کے بعد جب
حضرت زینب بنت جحش کے بھائی کا انتقال ہوا تو میں ان کے
پاس گئی، حضرت زینب نے بھی خوشبو طلب فرما کر لگائی، پھر
فرمایا، خدا کی قسم! مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تھی، مگر یہ کہ
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر
پر تشریف رکھنے کی حالت میں فرما رہے تھے، کہ جو عورت اللہ
تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں
ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ
کرے، البتہ شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس روز ترک زینت
کرے، زینب بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ حضرت ام
سلمہ سے سنا فرما رہی تھیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یا رسول اللہ میری
بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور میری بیٹی کی آنکھیں دکھ
رہی ہیں، کیا ہم اس کے سرمہ لگا دیں، آپ نے فرمایا دو مرتبہ یا
تین مرتبہ، فرمایا نہیں، یہ تو چار ماہ دس روز ہیں، جاہلیت کے
زمانہ میں تو تم میں سے ایک سال کے پورا ہو جانے پر میٹھی پھینکا
کرتی تھیں، حمید راوی بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ میٹھی پھینکنے کا کیا
مطلب ہے، حضرت زینب نے فرمایا (جاہلیت کے زمانہ میں)
جب کسی عورت کا شوہر انتقال کر جاتا تھا، تو وہ ایک تنگ مکان

بَعْرَةٌ فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ *

میں چلی جاتی تھی، اور برے برے کپڑے پہن لیتی تھی، اور خوشبو وغیرہ کچھ نہ لگاتی تھی، جب اس طرح ایک سال کامل ہو جاتا تھا، تو اس کے پاس کوئی جانور، گدھا، بکری یا اور کوئی پرندہ لایا جاتا تھا، وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی، اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جس پر ہاتھ پھیرتی تھی، وہ مر جاتا تھا، اس کے بعد وہ اس مکان سے باہر آتی تھی، اور اسے ایک ٹیگنی دی جاتی، اور وہ اسے پھر اس کے بعد جو چاہے کرتی، خواہ خوشبو کا استعمال ہو یا کسی اور چیز کا۔

۱۲۳۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی رشتہ دار کا انتقال ہو گیا، تو انہوں نے زرد خوشبو لگائی، اور ہاتھوں پر لگائی، پھر فرمایا یہ اس لئے کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، کہ اس عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں ہے، کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر کے مر جانے پر چار ماہ دس دن تک ترک زینت کرے، حضرت زینب نے یہی حدیث اپنی والدہ سے اور ام المومنین حضرت زینب زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اور کسی زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

۱۲۳۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حمید بن نافع بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ سے سنا، وہ اپنی والدہ سے روایت کر رہی تھیں، کہ ایک عورت کا شوہر انتقال کر گیا، اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے سرمہ لگانے سے متعلق اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک عورت بدترین کو ٹھڑی میں چلی جاتی تھی، اور بدترین کمبلی کا لباس تک پہنے رہتی، اور ایک سال بعد

۱۲۳۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوَفِّي حَمِيمٌ لَأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَتُ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ نَعَضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۳۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوَفِّي زَوْجَهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي

جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ اس پر بیٹگنی مارتی اور عدت سے باہر آتی تھی، تو کیا اب چار مہینے دس دن بھی عدت نہیں ہو سکتی۔
 ۱۲۳۲۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حمید بن نافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق روایت کرتے ہیں، لیکن اس میں محمد بن جعفر کی حدیث کی طرح حضرت زینب کے نام کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، حمید بن نافع، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتی ہیں، کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ سرمہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے (تو کیا اسے اجازت ہے؟) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پہلے تو تم اختتام سال پر بیٹگنی پھینکا کرتی تھیں، اور اب تو یہ صرف چار مہینے دس دن ہیں (گویا کہ سرمہ لگانے کی اجازت نہیں دی گئی)۔

۱۲۳۴۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں، کہ جب ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ ابوسفیان کے انتقال کی خبر آئی، تو آپ نے تیسرے دن خوشبو منگا کر اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں رخساروں پر ملی، اور فرمایا، کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی، مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما رہے تھے، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس

بیتھا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَتَبَ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَسْمَعْهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ *

۱۲۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَحَدَّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا لَهَا تُوْفِّي عَنْهَا رَوْحَهَا فَاشْتَكَتْ عَلَيْهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنْ تَرْمِي بِالْمَغْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۴۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارَضَتْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّمَا تُجِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

روز تک ترک زینت کرے۔

۱۲۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ اور ابن رمح، لیث، نافع، صفیہ بنت ابی عبید، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے روز پر ایمان ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ غم کا اظہار کرے، مگر اپنے شوہر پر۔

۱۲۳۶۔ شیبان بن فروخ، عبدالعزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار، نافع سے لیث کی حدیث کی سند کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۳۷۔ ابو غسان مسعمی، محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع، صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل فرماتی ہیں، جس طرح لیث اور ابن دینار نے روایت بیان کی ہے، باقی اس میں اتنا اضافہ ہے، کہ عورت اپنے شوہر کی عدت چار ماہ دس دن پوری کرے۔

۱۲۳۸۔ ابوالربیع، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، صفیہ بنت عبید سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے، اور وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

۱۲۳۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَابِهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

۱۲۳۶۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رَوَاتِهِ *

۱۲۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا *

۱۲۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ جو عورت اللہ رب العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے حلال نہیں ہے، کہ علاوہ اپنے شوہر کے اور کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

۱۲۴۰۔ حسن بن ربیع، ابن ادریس، ہشام، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی میت کا تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر کا چار ماہ دس دن کرے، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر جو بناوٹی رنگا ہو (یعنی کی دھاری دار چادر) اور نہ سرمہ لگائے، اور نہ خوشبو ہاں طہارت کے وقت قسط خوشبو یا اظفار کا تھوڑا سا حصہ استعمال کر سکتی ہے۔

۱۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے، کہ اپنے پاک ہونے کے وقت کے قریب قسط خوشبو، یا اظفار استعمال کر لیتی تھی۔

۱۲۴۲۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، حفصہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ علاوہ شوہر کے کسی میت کا سوگ تین رات سے زیادہ نہ کریں، ہاں شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس روز ترک زینت کریں، اور سرمہ نہ لگائیں، اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، البتہ طہر کے وقت جبکہ عورت غسل حیض کرے، تو قسط، یا اظفار کا ایک ٹکڑا استعمال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے، تو اسے چار ماہ دس روز تک ترک زینت کرنا واجب ہے، جس میں رنگے ہوئے کپڑے، اور زیورات پہننا درست نہیں ہے، موطا امام مالک کی ایک حدیث میں سرمہ لگانے کی اجازت آئی ہے، اس لئے کہ اگر تکلیف ہو تو رات کو سرمہ لگا سکتی ہے، ہاں نہ لگانا ہی بہتر ہے، اور قسط و اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے، جو ازالہ دم کے وقت لگائی جاتی ہے، وہ بھی زینت کے لئے نہیں، واللہ اعلم۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا *

۱۲۴۰۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِيلُ وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ نُبْدَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ *

۱۲۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِذَا هُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عِنْدَ أَذْنَى طَهَّرَهَا نُبْدَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

۱۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِيلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُحِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْدَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ اللَّعَانِ

۱۲۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقَتَّلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَتَقَتَّلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ

۱۲۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ (۱) بیان کرتے ہیں، کہ عویمیر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا، اور ان سے عرض کیا، کہ اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے، تو کیا اسے مار ڈالے، پھر تم اسے مار ڈالو گے، یا کیا کرو گے، اس کے متعلق میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو، چنانچہ حضرت عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کو برا سمجھا، اور ان کی برائی بیان کی، یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی بات حضرت عاصم پر شاق گزری، چنانچہ جب وہ اپنے لوگوں میں واپس آئے تو عویمیر ان کے پاس آئے، اور دریافت کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے، عاصم نے عویمیر سے کہا، کہ تم میرے پاس کوئی اچھی بات نہ لائے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا یہ مسئلہ پوچھنا ناگوار گزرا ہے، عویمیر بولے خدا کی قسم! میں تو جب تک آپ سے یہ مسئلہ دریافت نہ کر لوں، باز نہ آؤں گا، چنانچہ عویمیر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں کی موجودگی میں آئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! فرمائیے، اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے، اور پھر آپ اسے (قصاص) میں قتل کر دیں گے، یا وہ کیا کرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق حکم الہی (آیت لعان) نازل ہوا ہے، تو جا، اور

(۱) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا اصل نام حزن تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔

سَهْلٌ قَتَلَانَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَّا فَرَّغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَأَعِنِينَ *

اپنی بیوی کو لے کر آ، سہل بیان کرتے ہیں، کہ پھر ان دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، جب یہ دونوں فارغ ہوئے، تو عویمیر بولے یا رسول اللہ! اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں، تو میں جھوٹا بنوں گا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے قبل ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

۱۲۴۴۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ عویمیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عجلان سے تھے، وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، اور بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح بیان، اور حدیث میں ابن شہاب کا قول کہ ”پھر زوجین کی جدائی لعان کرنے والوں میں سنت ہو گئی“، داخل کر دیا، اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے، کہ حضرت سہل نے بیان کیا، کہ وہ عورت حاملہ تھی، اور اس کے لڑکے کو ماں کی طرف منسوب کر کے پکارتے تھے، اس کے بعد یہ طریقہ جاری ہو گیا، کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہو گا، اور اس کی ماں اس کی وارث ہو گی، اس کے حصہ کے مطابق جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

۱۲۴۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ابن شہاب نے لعان کرنے والوں کا حال اور ان کا طریقہ حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت سے بیان کیا، کہ انصار میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے، اور پھر پوری حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے، کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں وہاں موجود تھا، اور اس میں یہ بھی زیادتی ہے، کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں

۱۲۴۴ - وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةَ فِي الْمُتَأَعِنِينَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ حَرَّتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا *

۱۲۴۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَأَعِنِينَ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي سَاعِدَةُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِفَصْتِهِ وَزَادَ فِيهِ قَتَلَانَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ

ہی جدا کر دیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جدائی ہے، ہر ایک لعان کرنے والے کے لئے۔

۱۲۳۶۔ محمد بن عبد اللہ نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، عبد الملک بن ابی سلیمان، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے مصعب بن زبیر کے زمانہ خلافت میں لعان کرنے والوں سے متعلق دریافت کیا گیا، میں حیران رہ گیا، کہ کیا جواب دوں، چنانچہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکان کی طرف گیا، اور ان کے غلام سے کہا کہ میرے لئے اجازت طلب کرو، وہ بولا کہ حضرت ابن عمر آرام فرما رہے ہیں، انہوں نے میری آواز سن لی، بولے ابن جبیر ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں، فرمایا اندر آ جاؤ، خدا کی قسم تم کسی کام کے لئے آئے ہو گے، میں اندر گیا وہ ایک کبل بچھائے ہوئے تھے، اور ایک تکیہ پر ٹیک لگا رکھی تھی، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے عرض کیا، اے عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کر دی جائے؟ وہ بولے سبحان اللہ! بلاشبہ جدائی کر دی جائے، اور اس مسئلہ کے متعلق سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے دریافت کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے، کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے ہوئے دیکھے، تو کیا کرے، اگر اس چیز کو بیان کرے، تو بہت ہی بری بات بیان کرے گا، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو ایسی بات پر کیسے خاموش رہ سکتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے، اور کوئی جواب نہ دیا، اس کے بعد پھر وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ جس چیز کے متعلق میں نے آپ سے دریافت کیا تھا، میں خود ہی اس میں گرفتار ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں، والذین یرمون ازواجہم الخ، آپ نے یہ آیتیں اسے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففارقہا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذاکم التفریق بین کل متلاعنین * ۱۲۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ الْمُتْلَاعَيْنِ فِي امْرَأَةٍ مُصْغَبٍ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغَدَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرِذْعَةٍ مُتَوَسِّدٌ وَسَادَةٌ حَشَوُهَا لَيْفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتْلَاعَانِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتَلَيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) فَتَنَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاَهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ

عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ
فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
وَالْحَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ
الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَتَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ
شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْحَامِسَةَ أَنَّ
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ
فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

پڑھ کر سنائیں، اور وعظ و نصیحت فرمائی، اور فرمایا کہ دنیا کا
عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، اس نے عرض کیا،
نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
ہے، میں نے اس عورت پر بہتان نہیں لگایا ہے، اس کے بعد
آپ نے عورت کو بلایا، اور اسے پند و نصیحت کی، اور فرمایا کہ دنیا
کا عذاب آخرت کے عذاب سے سہل ترین ہے، وہ بولی قسم ہے
اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ جھوٹا
ہے، چنانچہ آپ نے مرد سے ابتداء کی، اور اس نے اللہ تعالیٰ
کے نام کی چار مرتبہ گواہی دی، کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ
یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، پھر
عورت کو طلب کیا، اور اس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی چار گواہیاں
دیں، کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا، کہ اگر مرد سچا ہے تو
اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو، اس کے بعد آپ نے دونوں
کے درمیان جدائی کرادی۔

(فائدہ) ان گواہیوں کا نام لعان ہے، جب شوہر اپنی بیوی پر تہمت لگائے، اور اس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں تو اس وقت لعان کیا جائے
گا، اور نفس لعان سے جدائی واقع نہیں ہوتی، ماد فتنہ کہ قاضی جدائی اور تفریق کا حکم صادر نہ کرے، جیسا کہ اس مقام پر لعان کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی، یہی امام ابو حنیفہ النعمان کا مسلک ہے۔

۱۲۴۷۔ علی بن حجر سعدی، عیسیٰ بن یونس، عبد الملک بن ابی
سلیمان، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت
معصب بن زبیرؓ کے زمانہ خلافت میں مجھ سے لعان کرنے والوں
کے متعلق دریافت کیا گیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا، کہ میں کیا
جواب دوں، چنانچہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے پاس گیا، اور ان سے دریافت کیا، کہ کیا لعان کرنے
والوں میں تفریق کی جائے گی، پھر بقیہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۲۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب،
سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے ارشاد

۱۲۴۷ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ
سُئِلْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ
فَلَمْ أَذَرْ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۲۴۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتْلَاعَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
 ۱۲۴۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ *

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپ حاضر ناظر ہیں، ورنہ اولاً تو آپ کو لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ہی فرمادیتے کہ ان دونوں میں سے یہ جھوٹا ہے، اور اگر آپ لعان بھی کراتے، تو پھر بعد میں فرمادیتے، کہ یہ جھوٹا ہے، اس کو توبہ کر لینی چاہئے، دائر بین الزوجین اور اس احتمال کی گنجائش ہی نہ تھی۔

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصَنَّبُ بَيْنَ الْمُتْلَاعَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي

فریاء، تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، اور تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تیرا اب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے حلال ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں ”عن“ کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، ”عن عمر وسمع سعید بن جبیر يقول سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

۱۲۴۹- ابو الریح زہرانی، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے، کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔

۱۲۵۰- ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے حسب سابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۲۵۱- ابو غسان مسمعی اور محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، عزرہ، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مصعب بن زبیرؓ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق نہیں کرائی، سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان جدائی اور

الْعَجْلَانِ*

تفریق کرادی تھی۔

۱۲۵۲۔ سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی، اور بچہ کانسب اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا۔

۱۲۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اور دونوں میں تفریق کرادی۔

۱۲۵۴۔ محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۲۵۵۔ زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جمعہ کی شب کو مسجد میں تھا، اتنے میں ایک انصاری شخص آیا، اور عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، اور وہ اس چیز کو بیان کرے، تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اس کو قتل کر دے، تو تم اسے قتل کر ڈالو گے، اور اگر خاموشی اختیار کرے، تو بہت غصہ کے بعد خاموش رہے، خدا کی قسم! میں اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا، چنانچہ جب دوسرا روز آیا تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کو دریافت کیا، اور بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر

۱۲۵۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بَأْمَةٍ*

۱۲۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا*

۱۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ*

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّا كَلِيلَةُ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ حَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَتْ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللَّهُ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَتْ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ

سَكَتَ سَكَتًا عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ
وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ (وَالَّذِينَ
يَزْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا
أَنْفُسُهُمْ) هَذِهِ الْآيَاتُ فَأُثْبِتِي بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ
مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَأَمْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاَعْنَا فَشَهِدَ
لِرَجُلٍ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
ثُمَّ لَعَنَ الْحَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ
مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنْتُ
فَلَمَّا أَذْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا
فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا *

مرد کو پائے اور اس کو بیان کرے، تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے،
اور اگر وہ اسے قتل کر دے، تو تم ان کو مار ڈالو گے، یا خاموشی
اختیار کرے، تو بہت ہی غصہ کے بعد خاموشی اختیار کرے گا،
حضور نے فرمایا الہی اس کی مشکل کو کھول دے، اور آپ دعا
کرنے لگے، تب لعان کی آیتیں نازل ہوئیں، والذین یرمون
ازواجہم، تب اس کے ذریعہ سے اس مرد کا لوگوں کے سامنے
امتحان لیا گیا، اور وہ اس کی بیوی دونوں نے لعان کیا، اولاً چار
مرتبہ مرد نے گواہی دی کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ میں
لعنت کے ساتھ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی
عنت نازل ہو، اس کے بعد عورت لعان کے لئے چلی،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ذرا ٹھہر (سوچ
کر لعان کر) لیکن اس نے نہ مانا، اور انکار کیا، اور لعان کیا، جب
دونوں پشت پھیر کر چل دیئے، تو آپ نے فرمایا، ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ اس عورت کا بچہ سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا ہوگا،
چنانچہ ویسا ہی سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، کہ اس مرد کی شکل و صورت دیکھتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے
اس خیال کو سچا کر دکھایا، ورنہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس طرح کے واقعہ کو دائر کرنے کی کوئی حاجت ہی نہ تھی۔

۱۲۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) ابو بکر
بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے۔

۱۲۵۶ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۷۔ محمد بن ثنی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد بیان کرتے ہیں، کہ
میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت
کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں معلوم ہے، انہوں نے فرمایا کہ
بلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن حماء
کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگایا، اور یہ شخص براء بن مالک کا
اخیاں بھائی، اور سب سے پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں
لعان کیا تھا، غرضیکہ اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اس کے

۱۲۵۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ
عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ أَمْرَأَتَهُ
بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ
مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ
قَالَ فَلَاَعْنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَبْصَرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَتَيْضَ سَبْطًا
قَضِيَّةَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهَالِ بْنِ أُمِيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكَ
ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأَنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ
جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ *

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دیکھتے رہو،
اگر اس عورت کے سفید رنگ کا سیدھے بال والا، لال آنکھوں
والا بچہ پیدا ہوا تو وہ بلال بن امیہ کا ہے، اور اگر سر ملین
آنکھوں، گھونگھریالے بالوں، اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا تو وہ
شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے
اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سرگیں چٹم، گھونگھریالے بالوں
اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا ہے۔

۱۲۵۸۔ محمد بن ریح بن مہاجر اور عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن
سعید، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا
گیا، اور عاصم بن عدیؓ نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا، تب وہ چلے
گئے ان ہی کی قوم میں سے ایک آدمی ان کے پاس آیا، اور ان
سے آکر شکایت کی، کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی
مرد پایا ہے، حضرت عاصمؓ کہنے لگے میں اپنی بات کی بنا پر اس بلا
میں گرفتار ہوا، الغرض عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس نے حضور
کو وہ حالت بتلائی جس میں اپنی بیوی کو پایا تھا، اور یہ شخص زرد
رو، لاغر اندام دراز مو تھا، اور جس آدمی پر اس نے زنا کا الزام
لگایا تھا، وہ فربہ ساق، گندم گوس، اور پر گوشت تھا تو رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس چیز کو واضح فرما
دے، چنانچہ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا، تو وہ اس شخص
کے مشابہ تھا، جس پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، بالآخر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں لعان کرادیا،
حاضرین میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی، جس کے
بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ
اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

۱۲۵۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحِ بْنِ
الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّانِ وَاللَّفْظُ
لِابْنِ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ التَّلَاعُنُ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ
فَاتَّاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ
أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَتَيْتُ بِهِذَا إِلَّا
لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ
وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَبِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ
الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ
أَهْلِهِ حَدَلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ
شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ
عِنْدَهَا فَلَا عَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ
أَمِيِّي النَّبِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهَرُ فِي

الإِسْلَامِ السُّوِّءِ *

عورت کو کراتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا،
نہیں، وہ عورت تو وہ تھی، جس نے علی الاعلان اسلام میں
بدکاری کا افتاء کیا تھا۔

۱۲۵۹۔ احمد بن یوسف از دی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن
بلال، یحییٰ، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے
والوں کا تذکرہ کیا گیا، اور لیث کی روایت کی طرح منقول ہے،
اتنا اضافہ ہے، کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی،
وہ فرہ جسم، سخت گھونگھریالے بالوں والا تھا۔

۱۲۶۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو نداد، قاسم بن
محمد، حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے، کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا
تذکرہ آیا، تو عبداللہ بن شداد نے دریافت کیا، کیا ان ہی میں وہ
عورت تھی جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار
کرتا، تو اس عورت کو سنگسار کرتا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی، جس نے اسلام میں
علائیہ طور پر بدکاری کی تھی، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں
عبداللہ بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ ”عن القاسم بن
محمد قال سمعت ابن عباس“ کے الفاظ کہے ہیں۔

۱۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز در اور دی، سہیل بواسطہ اپنے
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ
حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر
کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا اسے
قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
نہیں، حضرت سعد بولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا
چاہئے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

۱۲۵۹ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
يَعْنِي ابْنَ بَدَالٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ لَيْثٍ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ
قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا *

۱۲۶۰ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذَكَرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ
فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهْمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بَغِيرِ
بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَلُكُ امْرَأَةٌ
أَعْلَنْتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ
امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ
بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ *

۱۲۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَوْ مَهْلَةً حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي *

عزت دے کر مبعوث فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں۔

۱۲۶۲- زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو کیا اسے اتنی مہلت دوں، کہ چار گواہ لے کر آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

۱۲۶۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اسے ہاتھ تک نہ لگاؤں، تا وقتیکہ چار گواہ فراہم کر کے نہ لے آؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی ہاں! سعد بولے ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حقانیت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو فوراً اس سے پہلے تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں، وہ بہت غیرت والے ہیں، اور میں ان سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ جل شانہ اپنے بندوں کو گنہگاروں سے روکتا ہے اور ان امور کو برا سمجھتا ہے۔

۱۲۶۴- عبید اللہ بن عمر قواریری و ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، و راد کاتب مغیرہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا، کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں، تو تلوار کی دھار سے اس کا سر قلم کر دوں گا، چنانچہ رسول

۱۲۶۴- حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ

غَيْرُ مُصْنَفٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغَيْرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغَيْرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُنْذِرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْحَةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ *

۱۲۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرُ مُصْنَفٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ *

۱۲۶۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی خبر ہو گئی، فرمایا کیا تمہیں سعدؓ کی غیرت سے تعجب معلوم ہوتا ہے، خدا کی قسم میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے، اسی غیرت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ظاہری اور باطنی بدکاری کو حرام کر دیا ہے، اور کوئی شخص خدا تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص معذرت پسند نہیں ہے، اسی بنا پر اللہ رب العزت نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے، اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور نہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ تعریف پسند ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کے لئے) جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

۱۲۶۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائد، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی غیر مصنف تو کہا لیکن ”عنه“ نہیں کہا۔

۱۲۶۶- قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی فزارہ کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میری بیوی کے کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، کس رنگ کے ہیں، اس نے کہا سرخ رنگ کے، آپ نے فرمایا، کیا اس میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کے بھی ہیں، آپ نے فرمایا، تو پھر یہ رنگ کہاں سے آگیا، اس نے کہا شاید (آباد اجداد کی) کسی رنگ نے گھسیٹ لیا ہو، آپ نے فرمایا، تو تیرے بچہ میں بھی کسی رنگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہو گا۔

(فائدہ) یعنی صرف رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا اس کا نہیں کبھی آب و ہوا اور ملک کے اختلاف کی بنا پر بھی رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

۱۲۶۷۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند)، ابن رافع، ابن ابی فدیہ، ابن ابی ذئب، زہری سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے، مگر معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ایک شخص نے درپردہ اپنے بڑے کا انکار کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی نے ایک سیاہ قام لڑکا جنا ہے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کی اجازت نہیں دی۔

۱۲۶۸۔ ابوالظاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے، اور میں اس کا انکار کرتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، ان کے کیا رنگ ہیں، بولا سرخ، آپ نے فرمایا، ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے، اس نے عرض کیا، جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ رنگ کہاں سے آگیا، اعرابی بولا، یا رسول اللہ کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، یہاں بھی شاید کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا (۱)۔

۱۲۶۹۔ محمد بن رافع، حنین، لیث، عقیل، ابن شہاب بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور

۱۲۶۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذئبٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَنِي يُعْرَضُ بَأَن يَنْفِيهِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ *

۱۲۶۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو لَطَّاهِرٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَنَبِيٌّ تَنَكَّرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ زُرْقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ *

۱۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

(۱) اس حدیث سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں (۱) محض گمان سے خاوند کے لئے اپنے بچے کے نسب کی اپنے سے نفی کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بچے کا نسب باپ ہی سے ثابت ہوگا اگرچہ اس کا رنگ باپ کے رنگ سے مختلف ہو (۲) رنگ کی مشابہت حجت شرعیہ نہیں ہے اور نہ ہی نسب کے معاملے میں قیافہ شناسی حجت ہے (۳) اس حدیث سے قیاس کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلے کو اونٹوں پر قیاس فرمایا (۴) آدمی کو اپنے شیخ یا استاذ سے اپنے گھریلو امور کے بارے میں بھی مشورہ کر لینا چاہئے۔

اَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَا اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ*
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سابقہ روایتوں کے مطابق حدیث نقل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْعِتْقِ

۱۲۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کسی شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنے حصہ کو آزاد کر دے، اور اس کے پاس اتنا مال ہو، کہ غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، غلام کی متوسط قیمت لگا کر دیگر شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت دی جائے، اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا اور اگر وہ مالدار نہ ہو، تو جتن حصہ اس نے اس غلام کا آزاد کیا، اتنا ہی آزاد ہو جائے گا۔

۱۲۷۱۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن رحم، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم۔

(تیسری سند) ابوالربیع، ابو کامل حماد، ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید اللہ۔

(پانچویں سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔

(چھٹی سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔

(ساتویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ۔

(آٹھویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیك، ابن ابی ذئب،

نافع، حضرت ابن عمر سے مالک عن نافع کی روایت کی طرح

حدیث منقول ہے۔

۱۲۷۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ*

۱۲۷۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ*

۱۲۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّحْمَتَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

۱۲۷۳- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَحَلَّاهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۲۷۴- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةً عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۲۷۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلٍ * (۱۶۹) بَابُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ *

۱۲۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ

۱۲۷۲- محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے اس غلام کے متعلق فرمایا، جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اور پھر ان میں سے ایک (اپنے حصہ کو) آزاد کر دے، فرمایا وہ (دوسرے کے حصہ کا) ضامن ہوگا۔

۱۲۷۳- عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا غلام میں حصہ ہو، اور وہ اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اگر اس کے پاس مال ہوگا، تو غلام کی آزادی کا بار اس کے مال پر پڑے گا، اور اگر مال نہ ہوگا، تو غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرائی جائے گی، اور اس پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

۱۲۷۴- علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہوگا، تو غلام کی منصفانہ قیمت لگا کر غلام سے آسانی کے ساتھ کمائی کرا کے اس شخص کو دلوائی جائے گی، جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا ہے۔

۱۲۷۵- ہارون بن عبد اللہ، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ، ابن عروبہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر ہے، کہ منصفانہ قیمت لگائی جائے گی۔

باب (۱۶۹) ولای صرف آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی!

۱۲۷۶- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابن عمر، حضرت عائشہؓ نے ایک باندی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا، باندی کے مالکوں نے کہا، ہم یہ باندی آپ کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرتے ہیں، کہ

أَهْلَهَا نَبِيعُهَا عَنِّي أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۷۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا
وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا
عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ
عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ
شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا
وَلَاؤُكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرُطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ
فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي
كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ
اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ *

حق ولاء ہم کو حاصل ہوگا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ میں
نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا،
آپ نے فرمایا، اس بات سے تم خریدنے سے نہ روکو، کیونکہ حق
ولاء آزاد کرانے والے ہی کا ہوتا ہے۔

۱۲۷۷- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہؓ، حضرت عائشہؓ کے
پاس اپنے بدل کتابت میں ان سے مدد طلب کرنے کے لئے
آئیں، اور ابھی تک انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ
ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا، تو اپنے لوگوں کے پاس
جا، اگر وہ منظور کریں، تو کتابت کا سارا روپیہ میں ادا کر دوں گی،
مگر شرط یہ ہے کہ تیری ولاء مجھے ملے گی، بریرہؓ نے اپنے مالکوں
سے بیان کیا، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوئے، اور بولے، کہ اگر
حضرت عائشہؓ چاہیں تو بوجہ اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں، مگر
ولاء ہماری ہوگی، حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو حضرت عائشہؓ سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو خرید کر آزاد
کر دے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، کہ
کیا حال ہو گیا ہے لوگوں کا جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو اللہ کی
کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شخص اس قسم کی شرط لگائے، تو
وہ لغو ہے، اگرچہ سو مرتبہ شرط لگائے، اللہ رب العزت کی لگائی
ہوئی شرط سب سے زیادہ مضبوط اور درست ہے۔

(فائدہ) کتابت، غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو اس کی ادائیگی پر موقوف کر دینے کا نام ہے، کہ اگر اتنا مال ادا
کر دے، تو تو آزاد ہے، اب اس رقم کو بدل کتابت کہیں گے، اور غلام مکاتب کہلائے گا اور یہ معاملہ کتابت۔

۱۲۷۸- ابوالظاہر ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن
زبیر، حضرت عائشہؓ زوجہ محترمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے
پاس آئیں، اور عرض کیا، اے عائشہؓ میں نے اپنے مالکوں سے نو

۱۲۷۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ

اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ، اور لیث کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، لیکن اتنا اضافہ ہوا ہے، کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہ، خرید لے، اور آزاد کر دے، اور اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے، کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اما بعد۔

۱۲۷۹- ابو کریب، محمد بن علاء، الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور کہنے لگیں، کہ میرے لکوں نے مجھے نو اوقیہ چاندی پر مکاتب بنایا ہے، اور نو سال میں یہ رقم ادا ہوگی، ہر سال ایک اوقیہ، آپ میری مدد کیجئے، میں نے کہا، اگر تیرے مالک راضی ہوں، تو یک دم کل قیمت میں ادا کر دوں، اور تمہیں آزاد کر دوں، لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی، بریرہؓ نے اپنے لکوں سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ نہیں ولاء ہم ہی لیں گے، پھر بریرہؓ میرے پاس آئیں، اور اس چیز کا تذکرہ کیا، میں نے انہیں جھڑکا، وہ بولیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو مجھ سے دریافت کیا، میں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا، تو خرید لے اور آزاد کر دے، اور ان کی شرط رہنے دے، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کے لئے ہے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد شام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا جو اس کے شایان شان تھی، بیان کی، پھر فرمایا اما بعد! کیا حال ہو گیا لوگوں کا، وہ ایسی شرطیں لگا لیتے ہیں جو کتاب میں موجود نہیں ہیں، جو شرط بھی اللہ رب العزت کی کتاب میں موجود نہیں ہے، تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو مرتبہ وہ شرط لگائی گئی ہو، کتاب اللہ زیادہ درست اور اللہ کی

فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ مِنْهَا ابْتِاعِي وَأَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ *

۱۲۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَّةٌ فَأَعْيَيْنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أُعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَيْتَنِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ فَأَتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَهَا اللَّهُ إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَشِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رَجُلٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتَقْتُ فَنَانَا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

شرط زیادہ مستحکم ہے، کیا حال ہے، لوگوں میں سے بعض کا کہ دوسرے سے کہتے ہیں، کہ آزاد تو کر دے اور حق ولاء میرے لئے ہے، حالانکہ ولاء کا حق اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۲۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب اور ابن نمیر، (دوسری سند) ابو کریب، کعب (تیسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، ہشام، بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح منقول ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے، کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دے دیا، اور اگر وہ آزاد ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے، اور اس روایت میں ”اما بعد“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

۱۲۸۱۔ زہیر بن حرب، اور محمد بن عطاء، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیش آئیں، ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اسے بیچنا چاہا، اور ولاء کی شرط اپنے لئے کرنا چاہی، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا تو اسے خرید کے آزاد کر دے، کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملے گی، (دوسرے یہ کہ) وہ آزاد کر دی گئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دے دیا، تو انہوں نے اپنے نفس کو پسند کیا (تیسری بات) اور لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے تھے، اور وہ ہمیں ہدیہ بھیجتیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ، اس لئے اسے کھاؤ۔

۱۲۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سماک، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُ *

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَزْهَيْرُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرُطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَعَتَقْتُ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُّوهُ *

۱۲۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ *

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعَتَقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرَتْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَذْرِي *

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے چند انصاریوں سے بریرہ کو خرید لیا، مگر انصار نے حق ولاء اپنے پاس محفوظ کرنے کی شرط کر لی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولاء ولی النعمۃ (آزاد کرنے والے) کے لئے ہوتی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دے دیا تھا، کیونکہ ان کا شوہر غلام تھا، اور بریرہ نے (ایک مرتبہ) حضرت عائشہ کی خدمت میں گوشت بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی بنا تیں (تو اچھا تھا)، حضرت عائشہ نے عرض کیا، وہ بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا، فرمایا، وہ ان کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۱۲۸۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لئے بریرہ کو خریدنا چاہا، مگر مالکوں نے حق ولاء کو اپنے لئے کر لینے کی شرط لگائی، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا، حضور نے فرمایا تم اسے خرید کر آزاد کر دو، اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کا ہی ہوتا ہے، اور کچھ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، حاضرین نے عرض کیا، یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، بریرہ کو (ان کے شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا، عبد الرحمن بن قاسم کہتے ہیں، کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے ان کے شوہر کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا معلوم نہیں۔

(فائدہ) باندی کو آزادی کے بعد اختیار حاصل ہے، خواہ سابقہ نکاح کو باقی رکھے، یا فسخ کر دے، خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام، واللہ اعلم۔

۱۲۸۴- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ *

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ نَشَارٍ

۱۲۸۴۔ احمد بن عثمان نوفلی، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۸۵۔ محمد بن ثنی اور ابن بشار، ابو ہشام، مغیرہ بن سلمہ

مخزومی، وہیب، عبید اللہ، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

۱۲۸۶۔ ابوطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ بریرہ کے واقعہ میں تین سنتوں کا ظہور ہوا، (۱) بریرہ کے آزاد ہونے کے بعد اسے اختیار دیا گیا، (۲) کچھ گوشت میرے پاس بطور ہدیہ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہانڈی اس وقت آگ پر تھی، آپ نے کھانا طلب فرمایا، روٹی اور جو کچھ گھر میں سالن تھا، خدمت گرامی میں پیش کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ ہانڈی آگ پر ہے، اور اس میں گوشت ہے، حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت تو ضرور ہے، مگر یہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا تھا، اس لئے ہم نے آپ کو اس کا کھانا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا، وہ اس کے لئے صدقہ تھا، اور ہمارے لئے وہ اس کی طرف سے ہدیہ ہے، (۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کے معاملہ میں فرمایا، حق ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۱۲۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوبکر بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنا چاہی، مگر مالکوں نے بغیر حق ولاء کے فروخت کرنے سے انکار کر دیا، حضرت عائشہ نے اس بات کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، کہ تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤ، اس لئے کہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کو ملتی ہے۔

باب (۱۷۰) حق ولاء کو فروخت اور ہبہ کر دینے

جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا * ۱۲۸۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَيْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ خَيْرَتْ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأَهْدَيْ لَهَا لَحْمًا فَدَحَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَتَيْتُ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أَدَمِ التَّيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نَطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

۱۲۸۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتِقَهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ *

(۱۷۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ

کی ممانعت!

۱۲۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیمان بن ہلال، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق و لاء کو فروخت کرنے، اور اس کے بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے، ابراہیم بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ام سلمہ بن حجاج سے سنا فرما رہے تھے، کہ اس حدیث میں تمام لوگ حضرت عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔

۱۲۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زبیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، قبیہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر۔ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان بن سعید۔ (چوتھی سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ۔ (پانچویں سند) ابن ثنی، عبد الوہاب، عبید اللہ۔ (چھٹی سند) ابن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک بن عثمان، حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، مگر ثقفی بواسطہ عبید اللہ کی روایت میں اس کا تذکرہ ہے کہ بیع نہ کی جائے، اور بہہ کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۱۷۱) آزاد شدہ کو اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ اور کسی طرف اپنے کو منسوب کرنے کی ممانعت!

۱۲۹۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا، ہر

وَهَبَتْهُ *

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُيَمَانُ بْنُ بِنَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۱۲۸۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهَبَةَ *

(۱۷۱) بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّيِ الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ *

۱۲۹۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ

قبیلہ پر اس کی دیت ہے، کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا بغیر اس کی اجازت کے مولیٰ بن جائے، بعد میں مجھے اس چیز کی بھی اطلاع ملی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والوں پر اپنی کتاب میں لعنت بھیجی ہے۔

۱۲۹۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی کو بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے، نہ اس کا کوئی فریضہ قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

۱۲۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی جعفی، زائدہ، سلیمان، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی قوم کو اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر مولیٰ بنائے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ نفل۔

۱۲۹۳۔ ابراہیم بن دینار، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں ”من والی غیر موالیہ بغیر اذنہم“ (ترجمہ وہی ہے جو پہلی حدیث میں گزر چکا ہے)۔

۱۲۹۴۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور فرمایا کہ جو گمان کرتا ہے کہ ہمارے (اہل بیت) کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی کتاب ہے، کہ جسے ہم پڑھتے ہیں، یا اس صحیفہ کے علاوہ اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھا، تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے، اور زرخوں کی دیت کا تذکرہ ہے،

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُولُهُ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُتَوَالِيَ مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ *

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَمِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ *

۱۲۹۳۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالِي غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ *

۱۲۹۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عُمِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالِ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْحَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کسی نئی چیز کو ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل، اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، ان کا ادنیٰ (۱) مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ اور کسی کو باپ بنالے، یا اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کو مولیٰ بنائے، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں، اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اس کا نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا، اور نہ کوئی نفل۔

(فائدہ) حدیث سے خصوصیت کے ساتھ شیعوں کی تردید اور بدعتیوں کا باعث ملامت ہونا، اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کا بھی برا حشر ہونا ثابت ہو گیا۔

باب (۱۷۲) غلام آزاد کرنے کی فضیلت!

۱۲۹۵۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن سعید، اسماعیل بن ابی حکیم، سعید بن ابی مرجانہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ رب العزت اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۱۲۹۶۔ داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، محمد بن مطرف، ابی غسان مدنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا، یہاں تک اس کی شرم گاہ بھی اس کی شرم گاہ کے بدلے (آزاد کر دے گا)۔

(۱۷۲) بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ *

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ *

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ *

(۱) مراد یہ ہے کہ مسلمانوں میں کسی نے کسی کافر کو امن دے دیا تو کسی دوسرے کے لئے اسے توڑنا جائز نہیں ہے خواہ امن دینے والا مسلمان مرتبے میں دوسروں سے کم ہو۔

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتَقَ فَرَجُهُ بِفَرَجِهِ *

۱۲۹۸- حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا وَقْدٌ يَعْنِي أَخَاهُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَقْدَّ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ حَفْصَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ *

(۱۷۳) بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ *

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَدٌ وَالِدَهُ *

۱۳۰۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ

۱۲۹۷- قتیبہ بن سعید، لیث، ابن ہاد، عمر بن علی بن حسین، سعید بن مرجانہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دے گا، یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ بھی غلام کی شرم گاہ کے عوض آزاد کر دے گا۔

۱۲۹۸- حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، عاصم بن محمد، عمری، واقد، سعید بن مرجانہ صاحب علی بن حسین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان مرد کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا، خدا تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے محفوظ کر دے گا، حضرت سعید بیان کرتے ہیں، کہ جب میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث سنی تو علی بن حسین سے جا کر اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فوراً اپنے اس غلام کو آزاد کر دیا جس کی قیمت ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم حضرت ابن جعفرؓ دے رہے تھے۔

باب (۱۷۳) اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت!

۱۲۹۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے، اور پھر اسے خرید کر آزاد کر دے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”ولد والده“ کے الفاظ ہیں۔

۱۳۰۰- ابو کریب، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) عمرو ناقد، ابو احمد زبیری، سفیان، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس میں

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا وَلَكَ وَالِدَةٌ *

بھی "ولد والدہ" کے لفظ موجود ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْبُيُوعِ

(۱۷۴) بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

باب (۱۷۴) بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال!

۱۳۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، محمد بن یحییٰ بن جان، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے بیع ملامسہ، اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۰۲۔ ابو کریب، ابن ابی عمر، وکیع سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابواسامہ (دوسری سند)، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۰۴۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب سابق روایت کیا۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ *

۱۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۰۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۱۳۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَإِنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأْمُلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى تَوْبِ صَاحِبِهِ *

(قائدہ) اس قسم کی بیع کے ابطال کا دارومدار دھوکہ اور قمار پر ہے، کیونکہ ان میں بھی سراسر یہی چیزیں پائی جاتی ہیں (تووی و معنی جلد ۱۲، صفحہ ۲۶۶)۔

۱۳۰۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلَيْسَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمَسُ الرَّجُلِ تَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَدَّ يَقْبَلُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِتَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ تَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ *

۱۳۰۷- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۷۵) بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي فِيهِ غَرَرٌ *

۱۳۰۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ ہمیں دو بیعوں سے ممانعت کی گئی ہے، ایک ملاصہ اور دوسری منابذہ، ملاصہ تو یہ ہے، کہ طرفین میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو بغیر سوچے کبھے ہاتھ لگائے (اور اس سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ ہے، کہ طرفین میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور ان میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کو نہ دیکھے۔

(۱۳۰۶- ابو طاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو قسم کی بیع اور دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، آپ نے بیع ملاصہ، اور منابذہ سے منع فرمایا ہے، بیع ملاصہ تو یہ ہے عاقدین میں سے ہر ایک دن یا رات میں ایک دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگا دے، اور اس کپڑے کو صرف اس بیع کے لئے لٹے، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینک دے، اور اس کپڑے کو پھینک دینے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے گی، نہ کوئی دوسرے کا کپڑا دیکھے اور نہ رضامندی کا اظہار کرے۔

۱۳۰۷- عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۱۷۵) کنکری اور دھوکے کی بیع باطل ہونے کا بیان!

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفِظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ *

۱۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، ابو اسامہ، عبید اللہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کنکری کی بیع کرنے سے، اور دھوکے فریب کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) کنکری کی بیع کا مطلب ہے، مثلاً خریدنے والا کہے، کہ جب تیری یہ چیز کنکری پر جا گرے، تو بیع لازم ہے، یا کنکری پھینک کر بیع کی تعمین کی جاتی، بیع کی پیمائش کی جاتی۔ یہ بیع ایام جاہلیت میں کی جاتی تھی، شریعت نے اس کی ممانعت کر دی، اور دھوکے کی بیع تو ایک اصل عظیم ہے، جو بہت سی بیعوں کو شامل ہے، جیسا کہ مچھلی کی بیع پانی میں، اور دودھ کی بیع تھنوں میں وغیرہ وغیرہ، اس قسم کی تمام بیوع باطل ہیں، کیونکہ ان میں دھوکہ ہے۔

باب (۱۷۶) بیع جبل الجبلہ کی ممانعت!

۱۳۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن رحم، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے بیع جبل الجبلہ سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ *

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ *

۱۳۱۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کا گوشت جبل الجبلہ تک بیچتے تھے، اور جبل الجبلہ یہ ہے، کہ اونٹنی بچہ جنے، اور پھر اس کا یہ بچہ حاملہ ہو، اور وہ جنے، اس بیع سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے منع فرمادیا ہے۔

۱۳۱۰ - وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفِظُ لِيْزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْحَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْجَبَلَةِ وَحَبْلِ الْجَبَلَةِ أَنْ تُتَنَجَّ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الْبَنِي تَبَحَّتْ فَتَنَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

(فائدہ) جبل الجبلہ کی جوئی شکل اختیار کر لی جائے، یا بیع معدوم ہے، یا میعاد مجہول ہے، بہر صورت اس قسم کی بیع باطل ہے۔

باب (۱۷۷) اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے اور اس کے نرخ پر نرخ کرنے کی حرمت، اور دھوکہ

(۱۷۷) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى

بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ

النَّجَشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِیَةِ *

دینا، اور جانور کے تھنوں میں دودھ روک لینا بھی حرام ہے۔

۱۳۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۱۲۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثنیٰ، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پیام پر پیام دے مگر یہ کہ اس کے لئے اجازت دے دے (تو درست ہے)۔

۱۳۱۳۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی مسلمان کسی مسلمان کے نرخ کرتے وقت اسی چیز کا نرخ نہ کرے۔

(فائدہ) بائع و مشتری راضی ہو چکے، ابھی بیع پوری نہیں ہوئی، اتنے میں کوئی کہتا ہے، اس چیز کو میں خریدتا ہوں، یہ ناجائز ہے۔

۱۳۱۴۔ احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد، شعبہ، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ، عبد الصمد، شعبہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (مسلمان) بھائی کے سودا کئے ہوئے پر سودا کرنے سے منع

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ *

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ *

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمُّ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ *

۱۳۱۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

فرمایا ہے، اور دورقی کی روایت میں ”سیمۃ اخیہ“ کا لفظ ہے۔

هُرَيْرَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ وَفِي
رَوَايَةِ الدَّورَقِيِّ عَلَى سِيمَةِ أَخِيهِ *

۱۳۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قافلہ والوں سے جا کر بیع کے لئے نہ ملو، اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور بیع نجش بھی نہ کرو، اور شہر والا باہر والے کے مال کو فروخت نہ کرے، اور اونٹ یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو، پھر اگر کوئی ایسے جانور کو خرید لے تو خریدنے والے کو اختیار ہے، دونوں ہاتھوں میں سے جو اسے پہلے معلوم ہو، دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار کرے، اگر پسند آئے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا اس دودھ کے عوض واپس کرے۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُتْلَقَى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ
لِبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ
ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ
رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا
مِنْ تَمْرٍ *

(فائدہ) نجش کے معنی ہیں، بغیر خریدنے کے ارادہ سے اگر قیمت کسی چیز کی زیادہ لگانا، کہ جس کی وجہ سے جو پہلے سے خرید رہا ہے، اسے زیادہ دیٹی پڑے، یہ صورت بھی ناجائز ہے، غرضیکہ مذکورہ بالا روایت میں جن چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے، ان میں سراسر فریب اور دھوکہ ہے، واللہ اعلم۔

۱۳۱۶۔ عبید اللہ بن معاذ غنیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی بن ثابت، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے جا کر ملنے سے منع کیا ہے، اور ایسے ہی شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کی طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے، اور تھنوں میں دودھ روکنے سے، اور ایک بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلْقِي
لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيفِ
وَأَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَخِيهِ *

۱۳۱۷۔ ابو بکر بن نافع، غندر (دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر (تیسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، غندر اور وہب کی روایت میں صرف ”نہی“ کا لفظ ہے، اور عبد الصمد کی حدیث میں ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی“ کے الفاظ

۱۳۱۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نَهَى وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ

ہیں، جیسا کہ معاذ عن شعبہ کی حدیث میں روایت ہے۔

الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۱۳۱۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ * (فائدہ) نجش کا مطلب پہلے بیان کر چکا ہوں۔

باب (۱۷۸) تلقی جلب کی حرمت!

(۱۷۸) بَابُ تَحْرِيمِ تَلْقَى الْجَلْبِ *

۱۳۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُتَقَى السَّلْعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ قَالَ الْآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلْقَى *

۱۳۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ *

۱۳۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ تَلْقَى الْبُيُوعِ *

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۳۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ (دوسری سند) ابن ثنی، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب تجارت سے آگے جا کر ملنے کو تا وقتیکہ وہ بازار میں نہ آئیں منع کیا ہے، یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت کے ہیں، باقی دوسرے دونوں حضرات کی روایت میں ہے، کہ آپ نے آگے جا کر ملنے (۱) سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۰- محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابن مہدی، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن نمیر عن عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن مبارک، تیمی، ابو عثمان، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے آگے جا کر سودا گروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

۱۳۲۲- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ

(۱) تلقی جلب سے مراد یہ ہے کہ دیہاتوں سے بیچنے کے لئے غلہ وغیرہ لانے والوں سے شہر سے باہر نکل کر کوئی شخص سارا سامان خرید لے اور انھیں شہر کی منڈی اور بازار میں آنے کا موقع نہ دے۔ چونکہ اس میں لانے والوں کے نقصان کا بھی اندیشہ ہے کہ خود بیچتے تو زیادہ ٹمن مل جاتا اس خریدنے والے نے اصل بازار کی قیمت ظاہر کئے بغیر کم قیمت پر خرید لیا۔ اور شہر والوں کا بھی نقصان ممکن ہے کہ لانے والے خود کم قیمت پر بیچ دیتے مگر اس خریدنے والے نے اپنا بھی نفع رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچا۔ اس ضرر کی وجہ سے اس چیز سے ممانعت فرمادی گئی۔

هَشِيمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَقَى الْحَلَبُ *

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) اس طرح سوداگروں سے جا ملنے، اور ان سے سامان خریدنے میں لوگوں کو نقصان ہوتا ہو، تب یہ بات جائز نہیں ہے (یعنی جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۳)۔

۱۳۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ الْقُرْظُوسِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الْحَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرِ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

۱۳۲۳- ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان، ابن جریج، ہشام قرظوسی، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مال والوں سے آگے جا کر نہ ملو، اگر کوئی آگے جا کر ملے، اور مال خریدے، پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ دریافت کرے) تو اسے اختیار ہے (کہ بیع فسخ کر دے)۔

(۱۷۹) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي *

باب (۱۷۹) شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے میں ممانعت!

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

۱۳۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، زہیر سے بھی یہی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ الفاظ کے تغیر سے اسی طرح منقول ہے۔

۱۳۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْمَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ

۱۳۲۵- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں سے آگے جا کر ملنے کو منع کیا ہے، اور

(۱) شہری کسی دیہاتی کا وکیل بن کر اس کا سامان فروخت کرے یہ ”بیع الحاضر للبادی“ کا مشہور معنی ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا گیا شہر والوں کے ضرر کے اندیشہ سے، کیونکہ اس وکیل کے درمیان میں آنے سے اس چیز کی قیمت زیادہ لگائی جائے گی کیونکہ یہ شخص اپنی بھی اجرت نکالے گا اور کسی چیز کی فروخت میں جتنے زیادہ ہاتھ اور واسطے ہوتے ہیں اتنی ہی اس چیز کی قیمت بڑھتی جاتی ہے۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمَسَارٌ *

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے منع کیا ہے، طاؤس کہتے ہیں، میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے، کہ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے، تو فرمایا اس کا دلال نہ بنے۔

(فائدہ) ابن عباس کی روایت سے حدیث کے معنی خود واضح ہو گئے، لہذا اگر دلال بن کر بیچے گا تو اس سے اجرت بھی لے گا، یہ چیز ناجائز ہے، اور اگر بغیر دلال بنے فروخت کر دے، اور محض احسان کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، حضرت ابن عباس کی یہ روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے (عمدة القاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۲)۔

۱۳۲۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ *

۱۳۲۶- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر (دوسری سند) احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی دیہاتی کسی شہری کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اللہ رب العزت ایک کے ذریعہ سے دوسرے کو روزی دیتا ہے۔

۱۳۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَيْنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ *

۱۳۲۸- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یونس، ابن سیرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا، کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے، اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مَعَاذُ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَيْنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ *

۱۳۲۹- محمد بن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت انس (دوسری سند) ابن ثنی، معاذ، ابن عون، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا ہے، کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت کرے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)۔

(۱۸۰) بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصْرَاةِ *

باب (۱۸۰) بیع مصراۃ کا حکم!

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ

۱۳۳۰- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد بن قیس، موسیٰ بن

یہاں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ روکی ہوئی بکری خریدے، پھر جا کر اس کا دودھ نکالے، اگر اس کا دودھ پسند آجائے تو رکھ لے، ورنہ واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے۔

۱۳۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، قاری سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی (یعنی دودھ روکی ہوئی) بکری خریدے تو اسے رکھ اور اگر چاہے، اسے واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع چھوہارے کا بھی دیدے۔

۱۳۳۲۔ محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رواد، ابو عامر عقدی، قرہ، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو شخص دودھ چڑھی بکری خریدے، اسے تین دن تک اختیار ہے، پھر اسے واپس کرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع گیہوں کا بھی دے دے، مگر گیہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

۱۳۳۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص مصراۃ بکری خریدے، تو وہ دو باتوں میں سے بہتر کا مختار ہے، اگر چاہے تو اسے روک لے اور اگر چاہے، اس بکری کو واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے، مگر گیہوں دینا ضروری نہیں ہے۔

قَتْنَبِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَلْيَنْقِبْ بِهَا فَلْيَحْلِبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْبَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ *

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ بْنُ أَبِي رَوَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقْدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ *

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ *

(فائدہ) چونکہ عرب میں گیہوں گراں ہیں، اس لئے آپ نے یہ فرمادیا، اور مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ کئی وقت تک نہ نکالا جائے، تاکہ تھنوں میں دودھ زیادہ معلوم ہو، اور لوگ دھوکہ میں مبتلا ہو کر زیادہ قیمت میں اسے خرید لیں، لہذا خریدنے والے کو اس جانور کے واپس کر دینے کا حق حاصل ہے، اور جو دودھ اس نے نکالا ہے، اس کی قیمت ادا کر دے، کھجور اور گیہوں کا دینا ضروری نہیں ہے۔ (نووی جلد ۲، یعنی جلد ۱۲)۔

۱۳۳۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ *

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا
أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِقَحَةً مُصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُصَرَّاةً
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا
فَلْيُرِدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمَرٍ (۱) *

۱۳۳۴- ابن ابی عمر، عبد الوہاب، ایوب سے اسی سند کے ساتھ
روایت منقول ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ اس حدیث میں "شاة"
کے بجائے "غنم" کا لفظ ہے۔

۱۳۳۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہشام بن منہ ان
مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو انہوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت سے
نقل کی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی ایسی
اونٹنی خریدے، جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو، یا دودھ چڑھی ہوئی
بکری خریدے، تو دودھ دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے، چاہے
اسے رکھ لے یا اسے واپس کر دے، اور ایک صاع کھجور کا بھی
اس کے ساتھ دے دے۔

(۱۸۱) بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ
الْقَبْضِ *

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ
قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتْبَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى
يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ
مِثْلَهُ *

۱۳۳۶- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید (دوسری سند) ابو الربیع
عتکی، قتیبہ، حماد، عمرو بن دینار، طاووس، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اناج
خریدے تو قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے،
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں
ہر ایک چیز کو اسی پر قیاس کرتا ہوں۔

(فائدہ) مشقولات کی بیع قبضہ سے پہلے درست نہیں، ہاں غیر منقول کی بیع میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۳۳۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ
عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۱۳۳۷- ابن ابی عمر اور احمد بن عبدہ، سفیان (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان ثوری، عمرو بن دینار
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) چونکہ تصریح میں زیادہ دودھ دکھا کر دوسرے شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور وہ دوسرا اسی دھوکے میں مبتلا ہو کر جانور خرید لیتا ہے اس لئے
دیانتہ و اخلاقاً بیچنے والے کی ذمہ داری ہے کہ اگر خریدار اس جانور کو واپس کرنے کا کہے تو یہ اسے واپس لے لے۔

عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِغُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ *

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ
طَعَامًا فَلَا يَبِغُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ
لِمَ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ
مُرْجَأًا وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كَرَيْبٍ مُرْجَأًا *

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِغُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ *

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي
زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ
الطَّعَامَ فَيَبِغْتُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنْ

۱۳۳۸- اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید،
عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، طاووس، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص
گیہوں خریدے تا وقتیکہ اس پر قبضہ نہ کر لے، اسے فروخت نہ
کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
کہ میں ہر ایک چیز کو گیہوں کے مرتبہ میں سمجھتا ہوں (یعنی اگر
کوئی دوسری چیز ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے)۔

۱۳۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم،
وکیع، سفیان، ابن طاووس، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص گیہوں خریدے،
تا وقتیکہ اسے ناپ نہ لے، اسے نہ بیچے، طاووس بیان کرتے ہیں
کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت
کیا، ایسا کیوں ہے، انہوں نے فرمایا، تم لوگوں کو نہیں دیکھتے، کہ
اتاج سونے کے ساتھ میعاد پر بیچتے ہیں، لیکن ابو کریم نے
میعاد کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۳۴۰- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن
یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اتاج خریدے تا وقتیکہ اسے
پورا وصول نہ کر لے، اسے فروخت نہ کرے۔

۱۳۴۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اتاج خریدتے
تھے، پھر وہ ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتا تھا، جو اتاج کو ہمیں

الْمَكَانَ الَّذِي ابْتِغَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ *

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ حَزَافًا فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ *

۱۳۴۳- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ *

۱۳۴۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاغَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ *

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا حَزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى

اس جگہ سے جہاں سے خریدا ہے، اٹھا لینے کا اور دوسری جگہ منتقل کرنے کا بیچنے سے قبل حکم کرتا تھا۔

۱۳۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اس پر قبضہ نہ کرے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ ہم سواروں سے ڈھیر کے ڈھیر اناج خریدا کرتے تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاوقتیکہ ہم اسے دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۱۳۴۳- حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے، تو اسے فروخت نہ کرے، تاوقتیکہ اسے پورا وصول نہ کر لے، اور اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۳۴۴- یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص اناج خریدے تو اسے نہ فروخت کرے، جب تک کہ اس پر پورا قبضہ نہ کر لے۔

۱۳۴۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مارا جاتا تھا، کہ جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے، تو وہاں سے منتقل کرنے سے پہلے اسی جگہ پر

يُحَوِّلُوهُ *

انہیں بیع ڈالتے تھے۔

۱۳۴۶ - حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَاغُوا الطَّعَامَ جَزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَابِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يُؤْذُوهُ إِلَى رَحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جَزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ *

۱۳۴۶۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی تھی، کہ وہ اناجوں کے ڈھیر خریدتے تھے اور اپنے مکانوں میں لے جانے سے قبل اسی مقام پر فروخت کر دیتے تھے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، کہ ان کے والد اناج کا ڈھیر خریدتے تھے، اور پھر اسے اپنے گھر لے آتے تھے۔

۱۳۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاغَ *

۱۳۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب، زید بن حبیب، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو گیہوں خریدے تو ناپنے سے قبل اسے فروخت نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں ”ابتاع“ کا لفظ ہے۔

(قائدہ) کیونکہ ناپنا اور وزن کرنا، یا اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا خود قبضہ کرنا ہے۔

۱۳۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصَّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَحُطِبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي

۱۳۴۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن حارث، مخزومی، ضحاک بن عثمان، بکیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان حاکم مدینہ سے کہا، تو نے ربا کی بیع کو حلال کر دیا، مروان نے کہا، میں نے کیا کیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تو نے سند (چٹھیوں) کی بیع جائز کر دی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اناج کی بیع سے اس کے قبضہ کرنے سے پہلے منع فرمایا ہے، چنانچہ مروان نے خطبہ دیا، اور لوگوں کو اس کی بیع سے منع کیا، سلیمان راوی حدیث بیان کرتے ہیں، کہ میں نے چوکیداروں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے چٹھیوں کو

الناس *

چھین رہے تھے۔

(فائدہ) اس سے مراد وہ رسیدیں ہیں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی تھی، اور مال پر قبضہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ابْتِغَتْ طَعَامًا
فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ *

(۱۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ
الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ *

۱۳۴۹ - اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، کہ جب تو کوئی اناج خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے، اسے فروخت مت کر۔

باب (۱۸۲) جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو، تو اسے دوسری کھجوروں کے عوض بیچنا صحیح نہیں ہے۔

۱۳۵۰ - ابوالطاهر، احمد بن عمرو، ابن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھجور کا ڈھیر فروخت کرنے سے جس کا وزن یا ماپ معلوم نہ ہو، اس کھجور کے ڈھیر کے بدلے جس کا وزن یا ماپ معلوم ہو، منع کیا ہے۔

۱۳۵۱ - اسحاق بن ابراہیم، روح، ابن جریج، ابوزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی، باقی حدیث کے آخر میں کھجوروں کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۱۸۳) بیع سے پہلے عاقدین کو خیال مجلس حاصل ہے!

۱۳۵۲ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بائع اور مشتری کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار (فسخ بیع) حاصل ہے، مگر اس بیع میں جس

۱۳۵۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ
أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لِمَا يُعْلَمُ
مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ *

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ *

(۱۸۳) بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ
لِلْمُتَبَايِعِينَ *

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ *

میں اختیار کی شرط لگائی گئی ہو۔

(فائدہ) امام بدر الدین یعنی فرماتے ہیں، یہ اس شکل میں ہے، جبکہ عاقدین میں سے ایک نے بیع کو واجب کر دیا ہو یعنی ایجاب کر لیا ہو، اب دوسرے کو اختیار ہے، چاہے قبول کرے اور اگر چاہے تو رد کر دے، لیکن جب عاقدین میں ایجاب و قبول ہو گیا تو اب بیع تام ہو گئی، لہذا اس کے بعد کسی کو اختیار حاصل نہ ہوگا، ہاں اگر اختیار کی شرط لگائی، یا اس چیز میں کوئی عیب نکل آیا، تو اختیار عیب کا حق رہے گا، جیسا کہ حدیث سرہ بن جندبؓ جو نسائی میں مذکور ہے، اس پر صراحۃً دال ہے (یعنی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹)۔

۱۳۵۳۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ قطان۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔

(تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چوتھی سند) زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل۔

(پانچویں سند) ابوالریع اور ابو کامل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چھٹی سند) ابن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔

(ساتویں سند) ابن رافع، ابن ابی فدیك، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مالک عن نافع“ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُتِبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ *

۱۳۵۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ

۱۳۵۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رُمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی خرید و فروخت کریں، تو ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک دونوں جدا نہ ہوں، اور ایک ہی مقام پر رہیں، یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے، جب دونوں بیع کے نفاذ پر راضی ہو گئے، تو بیع واجب ہو گئی اور اگر دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہیں کیا، تب یہ بیع واجب ہو گئی۔

مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ *

(فائدہ) یعنی عقد بیع سے پہلے عاقدین کو خیار حاصل ہے، اور جب بیع منعقد ہو جائے تو پھر کسی قسم کا اختیار نہیں، خواہ افتراق مجلس ہو، یا نہ ہو (مترجم)۔

۱۳۵۵۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن جریج، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب دو آدمی بیع و شراء کریں، تو ہر ایک کو اپنی بیع کے متعلق خیار حاصل ہے، جب تک کہ جدا نہ ہوں، یا ان کی بیع بشرط خیار ہو، اب اگر بیع کو اختیار کر لیں، تو بیع واجب ہو جائے گی، ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ نافع نے بیان کیا، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بیع کرتے اور چاہتے کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو کھڑے ہو کر کچھ دور تک چلتے، پھر اسی کے پاس لوٹ آتے۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں، یہ ابن عمر کا عمل ہے اس سے کسی کو کوئی تعارض نہیں، اور یہ سب ایجاب بیع سے قبل ہے۔

۱۳۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ عاقدین کے درمیان کوئی بیع لازم نہ ہوگی، جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں، مگر بیع خیار میں۔

(فائدہ) یعنی جس بیع میں خیار شرط کر لیا، وہ افتراق مجلس کے ساتھ ختم نہ ہوگا، بلکہ باقی رہے گا، واللہ اعلم۔

۱۳۵۷۔ ابن شئی، یحییٰ بن سعید، شعبہ (دوسری سند) عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، ابوالخلیل، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، فروخت کرنے والا، اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے، جب تک کہ

۱۳۵۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ *

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحْبَرْنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَمْ يَبْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ *

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا *

۱۳۵۸ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ وَلَدَ حَكِيمٌ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً *

(۱۸۴) بَابُ مَنْ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ *

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِيَابَةَ ذَكَرَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ *

جد (۱) نہ ہوں، پھر اگر دونوں بیچ بولیں اور عیوب کو بیان کر دیں تو ان کی بیچ میں برکت کی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور (عیوب کو) چھپائیں، تو ان کی بیچ کی برکت منادی جائے گی۔
۱۳۵۸۔ عمرو بن علی، عبدالرحمن بن مہدی، ہم، ابوالتیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں، کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص کعبہ کے درمیان پیدا ہوئے، اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔

باب (۱۸۴) جو شخص بیچ میں دھوکہ کھا جائے!

۱۳۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے تذکرہ کیا، کہ اسے بیچ میں دھوکہ دے دیا جاتا ہے، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تو خرید و فروخت کیا کرے، تو کہہ دیا کہ کوئی دھوکہ نہیں، چنانچہ وہ شخص جب خرید و فروخت کرتا تو یہی کہہ دیتا، ”لا خیابۃ“ یعنی کوئی دھوکہ نہیں ہے۔

۵۔ مدہ) کیونکہ اس شخص کی زبان سے لام نہیں نکلتا تھا، اس لئے یا کے ساتھ خیابۃ کہتا تھا، اور اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی، اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر لگ گیا، جس کی بنا پر اس کی عقل اور زبان میں فتور آ گیا تھا، اور یہ اختیار صرف ان ہی کے لئے خاص تھا، امام ابو حنیفہ، اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی صحیح روایت بھی اسی طرح منقول ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۷، یعنی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)۔

(۱) اس حدیث میں اور اس باب کی دوسری احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ بیچ کرنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، فقہاء حنفیہ و مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ ان احادیث میں ایجاب و قبول مکمل کر کے فارغ ہونا مراد ہے کہ جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرے کو قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے اور دوسرے کے قبول کرنے سے پہلے اول کو اپنے ایجاب سے رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ہاں جب ایجاب و قبول مکمل ہو گیا تو اب بیچ لازم ہو گئی اب خیار شرط، خیار عیب، اور خیار رؤیت کے بغیر کسی ایک کو دوسرے کی رضامندی کے بغیر بیچ فسخ اور ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ حضرات فقہاء متعدد دلائل سے استدلال کرتے ہیں جن میں آیات قرآنیہ، احادیث اور آثار صحابہ تمام موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مکمل فقہ المہم ص ۳۶۸ ج ۱۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ *

(۱۸۵) بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ بُدْوِ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ *

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَايَعَ وَالْمُبْتَاعَ *

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۶۲- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ نَهَى الْبَايَعَ وَالْمُشْتَرِيَ *

۱۳۶۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۱۳۶۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جب وہ خرید و فروخت کرتا تو کہہ دیتا، ”لا خیابۃ“ یعنی دھوکہ نہیں ہے۔

باب (۱۸۵) پھلوں کو درختوں پر ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بغیر کاٹنے کی شرط سے بیچنا درست نہیں ہے۔

۱۳۶۱- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے (درختوں پر) پھلوں کے بیچنے سے ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے قبل منع کیا ہے، اور اس چیز سے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا ہے۔

۱۳۶۲- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۳۶۳- علی بن حجر سعدی، اور زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے (درختوں پر) بیچنے سے منع فرمایا ہے، تاوقتیکہ وہ لال یا زرد نہ ہوں، اور ہالی کے بیچنے سے منع فرمایا، جب تک وہ سفید نہ ہو، اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے، اور بائع کو بیچنے اور مشتری کو خریدنے سے منع کیا ہے۔

۱۳۶۴- زہیر بن حرب، جریر، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھلوں کو (درختوں

تَبَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ
الْآفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصَفْرَتُهُ *

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي
عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بِهِذَا
الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
فَدَيْثٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
عَبْدِ الْوَهَّابِ *

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ *

۱۳۶۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ *

۱۳۶۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كِتَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا
صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاقَتُهُ *

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا

پر) نہ بیچا جائے، تاوقتیکہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، اور
آفت اس سے زائل نہ ہو جائے، اور صلاحیت کے ظاہر ہونے
کا یہ مطلب ہے کہ اس پر سرخی یا زردی آجائے۔

۱۳۶۵- محمد بن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب، یحییٰ سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے، اور اس میں صرف صداقت کے
ظاہر ہونے کا تذکرہ ہے، بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۳۶۶- ابن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک، نافع، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے عبد الوہاب کی روایت کی طرح حدیث مذکور
ہے۔

۱۳۶۷- سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور
وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے، مالک اور عبید اللہ کی
روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۳۶۸- یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر،
اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسالت مآب صلی اللہ نے ارشاد فرمایا، کہ پھلوں کو (درختوں
پر) ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

۱۳۶۹- زہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، (دوسری سند)
ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، حضرت عبد اللہ بن دینار سے اسی
سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی شعبہ کی روایت میں یہ
زیادتی ہے، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت
کیا گیا، صلاحیت کے ظاہر ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا آفت
جاتی رہے۔

۱۳۷۰- یحییٰ بن یحییٰ، ابو خیمہ، ابو الزہیر، حضرت جابر (دوسری
سند) احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ *

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْأَلْفُظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَتَدَوَّ صَلَاحُهُ *

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقَسْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ *

۱۳۷۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَارَ حَتَّى يَتَدَوَّ صَلَاحُهَا *

عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کے بیچنے سے تاؤ فتنیکہ وہ آفت سے پاک نہ ہو جائیں، منع کیا ہے۔

۱۳۷۱۔ احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم (دوسری سند) محمد بن حاتم، روح، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، منع کیا ہے (۱)۔

۱۳۷۲۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجوروں کے درختوں کی بیج کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت ابن عباس نے فرمایا، کہ جب تک کھجوریں کھانے، اور وزن کے قابل نہ ہو جائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی بیج سے منع کیا ہے، میں نے عرض کیا، کہ وزن کے قابل ہو جانے کا کیا مطلب ہے، ابن عباسؓ کے پاس ایک شخص تھا، وہ بولا، تاؤ فتنیکہ وہ کاٹ کر کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۱۳۷۳۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعیم، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھلوں کو مت فروخت کرو، تاؤ فتنیکہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

(فائدہ) اگر پھلوں کو درختوں پر رہنے کی شرط کے ساتھ فروخت کیا، تو بالاجماع بیع باطل ہے، کیونکہ پھل کبھی آفت کی وجہ سے تلف بھی جاتے ہیں، اور اگر بلا شرط بیچے، تب بھی یہی حکم ہے، البتہ صلاحیت کے ظہور کے بعد اگر فروخت کر لے تو بیع درست ہے۔

(۱) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے بالاجماع ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اور پھلوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوری کاٹنے اور اتارنے کی شرط کے ساتھ بالاجماع صحیح ہے اور پھلوں کو پکنے تک باقی رکھنے کی شرط کے ساتھ بالاتفاق فاسد ہے البتہ بغیر کوئی شرط لگائے جو بیع کی جائے اس کے جواز عدم جواز میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں۔ فقہاء حنفیہ کی رائے جواز کی ہے۔

(۱۸۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ
إِلَّا فِي الْعَرَايَا *

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ
الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ *

۱۳۷۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ
وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا التَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا
تَبْتَاعُوا التَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً *

۱۳۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ

باب (۱۸۶) عرایا کے علاوہ تر کھجور کو خشک کھجور
کے عوض فروخت کرنا حرام ہے!

۱۳۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند)،
ابن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے پھلوں کے
فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جب تک کہ ان کی صلاحیت
ظاہر نہ ہو جائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں، کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع
میں رخصت دی ہے، ابن نمیر کی روایت میں ”ان تباع“ کا لفظ
بھی زائد ہے۔

۱۳۷۵- ابوالطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ پھلوں کو
فروخت نہ کرو جب تک کہ ان کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے اور
نہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرو، ابن
شہاب بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے، انہوں نے رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۶- محمد بن رافع، حجین، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن
مسیب بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزاینہ اور محالہ (۱) سے منع کیا ہے، مزاینہ تو یہ ہے کہ کھجور

(۱) مزاینہ کا مفہوم یہ ہے کہ اترے ہوئے پھلوں کو درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا اور محالہ کا مفہوم
یہ ہے کہ کٹے ہوئے غلے کو لگے ہوئے غلے کے بدلے میں اندازے کے ساتھ بیچنا چونکہ ان دونوں قسموں کی بیعوں میں کمی زیادتی کا واضح
امکان ہے جو سود میں داخل ہے اس لئے ان دونوں سے منع فرمادیا گیا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ
النَّخْلِ بِالثَّمَرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ
بِالْقَمْحِ وَاسْتَكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ
حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ وَ
قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ
بِالثَّمَرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ *

کے درخت پر لگے ہوئے پھل کھجوروں کے ساتھ فروخت کر
دیئے جائیں، اور محافلہ یہ ہے، کہ کھیتی کو غلہ کے عوض
فروخت کیا جائے، اور زمین کو گیہوں کے بدلے کرایہ پر لینے
سے آپ نے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، اور مجھ
سے سالم بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
نقل کیا ہے، کہ جب تک پھلوں کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے،
انہیں فروخت نہ کرو اور نہ تر کھجوروں کو (جو درخت پر لگی
ہوں) پکی ہوئی سے فروخت کرو، سالم بیان کرتے ہیں، کہ مجھ
سے عبد اللہ نے زید بن ثابت سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد درختوں پر لگی ہوئی، کھجوروں یا
چھوہاروں کے عوض عربیہ میں اجازت دے دی، اور عربیہ کے
علاوہ اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

(فائدہ) عربیہ یہ ہے، کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے دے، اور ان درختوں پر ترمیوہ لگا ہو، تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میوہ کو خشک میوہ کے بدلے فروخت کرنے کی اجازت دے دی، خواہ وہ غریب کسی اور کے ہاتھ فروخت کرے، یا
مالک کے ہاتھ، تاکہ غریبوں کو حرج نہ ہو، (واللہ اعلم وعلیہ السلام)۔

۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنْ
الثَّمَرِ *

۱۳۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي
نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ بِأَخْذِهَا أَهْلُ
النَّبْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا *

۱۳۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

۱۳۷۷- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ والے کو
اجازت دی کہ وہ درخت پر لگی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے
ساتھ فروخت کر سکتا ہے۔

۱۳۷۸- یحییٰ بن یحییٰ، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، نافع،
حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ میں اجازت دے دی، مطلب یہ کہ
گھروالے اندازے کے ساتھ کھجوریں دیں اور اس کے عوض
درخت پر لگی ہوئی تر کھجوریں کھانے کے لئے لیں۔

۱۳۷۹- محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، نافع سے اسی
سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّحْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ تَمَرَ النَّحْلَاتِ لَطْعَامِ أَهْلِهِ رُطْبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثَمِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا *

۱۳۸۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تَوْخَذَ بِخَرْصِهَا *

۱۳۸۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا *

۱۳۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ

۱۳۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عربیہ کھجور کا وہ درخت ہے، جو کسی (فقیر) کو دیدیا جائے، اور پھر وہ اندازہ کے ساتھ اس کے پھلوں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کر دے۔

۱۳۸۱۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربیہ میں اندازہ کے ساتھ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، کہ عربیہ یہ ہے کہ، ایک شخص اپنے گھروالوں کے کھانے کے لئے درختوں پر لگے ہوئے پھل خشک کھجوروں کے عوض اندازے کے ساتھ خریدے۔

۱۳۸۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریا میں اندازہ کر کے کیل کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۸۳۔ ابن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، باقی الفاظ یہ ہیں کہ اندازے کے ساتھ لے سکتا ہے۔

۱۳۸۴۔ ابوالربیع اور ابوکامل، حماد (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریا کی اندازہ کے ساتھ اجازت دی ہے۔

۱۳۸۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ، قعنبی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشر بن یسار ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت نقل کرتے ہیں، جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے حضرت سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی کھجوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا یہی سود ہے اور یہی مزابنہ ہے مگر آپ نے عریہ کی بیع میں اجازت دی ہے، یعنی گھر والے کھجور کے ایک دو درختوں کا تخمینہ اندازہ کر کے گھر والوں کے لئے لے لیں اور ان کے عوض اندازہ سے اتنی ہی کھجوریں دے دیں۔

۱۳۸۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ربیع، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے اندر خشک کھجوروں کے ساتھ اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۸۷۔ محمد بن ثنیٰ اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ان اصحاب سے جو ان کے گھر میں رہتے تھے، روایت کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اور سلیمان بن بلال عن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اسحاق اور ابن ثنیٰ نے ”ربا“ کی جگہ مزابنہ کا لفظ استعمال کیا ہے، اور ابن ابی عمر نے ”ربا“ یعنی سود کا لفظ بولا ہے۔

۱۳۸۸۔ عمرو ناقد اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ احادیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حسن حلوانی، ابواسامہ، ولید بن

ابن سعید عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول اللہ من اهل دارهم منهم سهل بن أبي حنمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمر بالتمر وقال ذلك الربا تلك المزابنة إلا أنه رخص في بيع العريّة النخلة والنخلتين يأخذها أهل البيت بخرصها تمرًا يأكلونها رطبًا *

۱۳۸۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا *

۱۳۸۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِنَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا الرَّبَا الزُّبْنَ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّبَا *

۱۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَحَسَنَ الْحُلُوفِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
أَبِي لَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى
بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ حَدِيحٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِي
حَسَنَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا
أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ *

۱۳۹۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
وَالْقَافُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ
الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ
خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ يَشْكُ دَاوُدُ قَالَ
خَمْسَةَ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ قَالَ نَعَمْ *

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ
الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعِ
الْكُرْمِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا *

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا

کثیر، بشیر بن یسار، رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حمزہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزاینہ یعنی درخت پر
لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ فروخت کرنے
سے منع فرمایا ہے، مگر عرایا والوں کو اس چیز کی اجازت دی گئی
ہے۔ (۱)

۱۳۹۰ - عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک (دوسری سند) یحییٰ
بن یحییٰ، مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولى ابن ابی احمد،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع میں
اندازہ کے ساتھ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ
پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو، داؤد راوی کو اس میں شک
ہے۔

۱۳۹۱ - یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزاینہ سے منع کیا ہے، اور مزاینہ یہ
ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ
باعتبار کیل کے فروخت کرنا، یا درخت پر لگے ہوئے انگوروں کو
خشک انگوروں سے کیلا بیچنا۔

۱۳۹۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن
بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع
مزاینہ سے منع کیا ہے، اور مزاینہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں
کو خشک کھجوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور ایسا ہی انگوروں کو

(۱) حنفیہ کے نزدیک عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں سے کسی درخت پر لگے ہوئے پھل کسی غریب کو دے دیتا اب بار
بار اس کے آنے کی وجہ سے انھیں تکلیف ہوتی تو یہ مالک اس غریب سے یوں کہتا کہ اس درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو میرے پاس رہنے دو
اور اس کے عوض میں تمہیں اترے ہوئے پھل دے دیتا ہوں تو ایسا کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے۔

مٹھ کے ساتھ کیلا بیچنا، اور ایسے ہی انداز آگیہوں کے کھیت کو آگیہوں کے ساتھ بیچنے کا نام ہے۔

۱۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۴۔ یحییٰ بن معین اور ہارون بن عبد اللہ اور حسین بن عیسیٰ، ابو اسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہنہ سے منع کیا ہے، اور مزاہنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ باعتبار کیل کے فروخت کرنا، اور ایسے ہی درختوں پر لگے ہوئے انگوروں کو خشک انگوروں کے ساتھ ماپ کر بیچنا، اور اسی طرح ہر پھل کو اندازہ کے ساتھ بیچنا۔

۱۳۹۵۔ علی بن حجر اور زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزاہنہ سے منع فرمایا ہے، اور مزاہنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ متعین ماپ سے اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے، کہ اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں، اور اگر کم ہوں، تب بھی میری نقصان ہوگا۔

۱۳۹۶۔ ابوالریح اور ابو کامل، حماد، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رج، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہنہ سے منع کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہانگ کا پھل اگر کھجور ہو، تو خشک کھجوروں کے بدلے ماپ کر، اور اگر انگور ہوں، تو خشک انگوروں کے عوض باعتبار کیل کے اور ایسے ہی اگر کھیتی ہو، تو سوکھے ہوئے اناج کے ساتھ بیچنا ہے، آپ نے ان تمام

وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا *

۱۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِعَرَصِهِ *

۱۳۹۵۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِثَمَرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَلَعَلِّي *

۱۳۹۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبْعَ ثَمَرُ حَائِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبْعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبْعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي

رَوَايَةُ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا *

صورتوں سے منع کیا ہے، اور قتیبہ کی روایت میں ”وان کان“ کے بجائے ”اوکان زرعاً“ کا لفظ ہے۔

۱۳۹۸۔ ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک (تیسری سند) سدید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایات کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۳۹۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيَةَ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۱۸۷) مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَعَلَيْهَا تَمْرٌ *

باب (۱۸۷) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجوریں لگی ہوں!

۱۳۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے قلمی کھجوروں کے درخت فروخت کئے تو اس پر لگے ہوئے پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریداران کی شرط طے کر لے۔

۱۳۹۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِتْ فَتَمَرُتُهَا لِلْبَايِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ *

۱۴۰۰۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جن درختوں کی جڑیں خرید لی جائیں، اور درخت قلمی ہوں تو موجودہ پھل قلم باندھنے والے یعنی بیچنے والے کے ہیں، ہاں اگر خریدنے والا اس کی شرط طے کر لے۔

۱۴۰۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتَرَيْتَ أَصُولَهَا وَقَدْ أُبْرِتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أُبْرِهَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا *

(فائدہ) کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے، مادہ کے بال چیر کر زر کے بال اس میں پیوند کرتے ہیں، تو خوب پھلتا ہے، عربی میں اسے تابیر کرنا کہتے ہیں۔

۱۴۰۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

۱۴۰۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے کھجور کے درختوں کا قلم لگایا ہو، اور پھر مع قلم کے ان درختوں کو فروخت کر دے، تو موجودہ پھل قلم لگانے والے کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

۱۴۰۲۔ ابو الریح، ابو کامل، حماد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل، ایوب، حضرت نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا، فرما رہے تھے، کہ جو شخص کھجور کے درخت قلم لگانے کے بعد خریدے، تو موجودہ پھل بائع کے ہیں، ہاں اگر خریدار شرط کر لے، اور جس نے کوئی غلام خریدا، تو اس کا موجودہ مال بائع کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس چیز کی شرط کر لے۔

۱۴۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۰۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اور حسب سابق بیان کیا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأٍ أَبَرَ نَحْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَرَ ثَمَرُ النَّحْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۴۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ نَحْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ *

۱۴۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۰۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ امام شافعی کا جدید قول، اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے، کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا، لہذا وہ مال بائع کا ہوگا، خواہ پہنے کے کپڑے ہی کیوں نہ ہوں، اور ایسے ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس قسم کی بیع میں بہر صورت پھل بائع کے ہوں گے، واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۱۸۸) محاقلة، مزابنه اور مخابره کی ممانعت کا بیان، اور ایسے ہی پھلوں کو صلاحیت کے ظہور سے قبل فروخت کرنے اور چند سالوں کے لئے بیچنے کی ممانعت!

۱۴۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلة، مزابنه اور مخابره سے منع فرمایا ہے اور پھلوں کو ان کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع کیا ہے، اور پھلوں کو صرف دینار اور درہم کے عوض نہ بیچا جائے، مگر بیع عریہ میں اس کی اجازت ہے۔

(فائدہ) محاقلة اور مزابنه کا بیان، اور اسی طرح پھلوں کی صلاحیت کے ظاہر ہونے سے قبل بیع، اور عرایا کا بیان پہلے گزر چکا ہے، مخابره اور مزاعہ دونوں قریب قریب ایک ہی چیزیں ہیں، ان کی تفصیل آئندہ آتی ہے، اور رہا معاومہ، تو چند سالوں کے لئے اپنے درختوں کے پھلوں کا بیچنا ہے، اس میں ایک قسم کا دھوکہ ہے، کہ شاید وہ درخت پھل نہ لائیں، اور پھر بیع معدوم بھی ہے، اس لئے ہاجماع علماء کرام یہ بیع باطل ہے، ابن منذر نے اس کے بطلان پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

۱۴۰۷۔ عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر، عطاء، اور ابو الزہیر سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۴۰۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخلد بن یزید جزری، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخابره، محاقلة اور مزابنه اور پھلوں کی بیع سے تاوقتیکہ وہ کھانے کے لائق نہ ہوں، منع فرمایا ہے، اور فرمایا، کہ دینار اور درہم کے علاوہ نہ بیچا جائے، البتہ عریہ میں یہ چیز

(۱۸۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنِ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِينَ *

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا يُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهِمِ إِلَّا الْعَرَايَا *

۱۴۰۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۴۰۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالْدَّنَانِيرِ إِلَّا

درست ہے، عطاء بیان کرتے ہیں، کہ حضرت جابرؓ نے ہمارے سامنے، ان الفاظ کے معنی بیان کئے، چنانچہ فرمایا، مخابرہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص خالی زمین کسی آدمی کو دے دے، اور اس میں خرچ کرے، اور یہ پیداوار میں سے حصہ لے لے، اور مزاہبہ درخت پر لگی ہوئی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ پیمانہ سے فروخت کرنا، اور محافلہ کھیتی میں اسی طرح کرنے کو کہتے ہیں، یعنی کھڑا ہوا کھیت خشک غلہ کے عوض باعتبار کیل کے فروخت کر دینا ہے۔

۱۴۰۹۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ، زید بن ابی اسیم، ابوالولید مکی، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزاہبہ اور مخابرہ سے منع فرمایا، اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کا پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائے، یا کھانے کے لائق نہ ہو، اور محافلہ یہ ہے کہ کھڑے کھیت کو غلہ کے کچھ مقررہ پیمانہ کے عوض فروخت کر دیا جائے، اور مزاہبہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوریں کچھ کھجوروں کے وزن کے بدلے فروخت کی جائیں، اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی اور چوتھائی پیداوار وغیرہ پر زمین دے دے، زید بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا، کہ کیا تم نے یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ہے، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت کرتے ہوں، انہوں نے جواب میں فرمایا، جی ہاں۔

۱۴۱۰۔ عبد اللہ بن ہاشم، بہز، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزاہبہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے، اور جب تک کہ پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں، اور کھانے کے قابل نہ بن جائیں

الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابِرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ يَبِيعُ الرُّطْبَ فِي النَّخْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَالْمُحَافَلَةَ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا *

۱۴۰۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ ابْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِي أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابِرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تُشَقَّ وَالْإِشْقَاءُ أَنْ يَحْمَرَ أَوْ يَصْفَرَ أَوْ يُوَكَّلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَافَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالْمُخَابِرَةُ الثَّلَاثُ وَالرُّبْعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۱۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُخَابِرَةِ وَعَنْ يَبِيعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى

ان کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا ہے۔

تَشْفِیْحُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تَشْفِیْحُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا *

۱۴۱۱۔ عبید اللہ بن عمر قواری، محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب، ابوالزبیر، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، مزاہنہ اور مخابره سے منع فرمایا ہے، حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ معاومہ چند سالوں کے لئے (درختوں کا پھل) فروخت کرنا ہے، اور آپ نے استثناء سے بھی منع فرمایا ہے، اور عریہ کی رخصت دی ہے۔

۱۴۱۱- وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَاهِنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يَبِيعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثَّنِيَا وَرَخِصَ فِي الْعَرَايَا *

(فائدہ) استثناء یہ ہے، کہ یہ کہے کہ تجھ سے یہ ڈھیر بیچتا ہوں، مگر اس میں سے کچھ میرا ہے، اگر مجھول ہے، تو یہ چیز باطل ہے، اور اگر معلوم ہے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، جامع ترمذی کی ایک روایت میں اس چیز کی تصریح موجود ہے، باقی اس مسئلہ کی بہت سی صورتیں ہیں، بعض باتفاق علماء صحیح ہیں، اور بعض باطل ہیں، جسے حاجت ہو، وہ علمائے حق سے ان کی تحقیق کر لے، تفصیل کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے، کہ کئی سالوں کی بیع کا نام ہی بیع معاومہ ہے۔

۱۴۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ *

باب (۱۸۹) زمین کو کرایہ پر دینا!

(۱۸۹) بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

۱۴۱۳۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن عبد الحمید، ربیع بن ابی معروف، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اور کئی سالوں کے لئے اس کی بیع کرنے سے اور (درختوں پر لگے ہوئے) پھلوں کے بیچنے سے تاوقتیکہ وہ گدرے نہ ہو جائیں۔

۱۴۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ أَبِي مَرْوَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْلُبَ *

۱۴۱۴۔ ابوکامل جحدری، حماد بن زید، مطر الوراق، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

۱۴۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ *

۱۴۱۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيَزْرِعْهَا أَحَاهُ *

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔
۱۴۱۵۔ عبد بن حمید، محمد بن فضل عارم ابوالنعمان سدوسی، مہدی بن میمون، مطر وراق، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہ کرے تو اپنے مسلمان بھائی کو اس میں کھیتی کرا دے (یعنی بطور عاریت اسے دے دے)۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ زمین کا سونے، چاندی اور دیگر اشیاء کے عوض کرایہ پر دینا امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کرام کے نزدیک درست ہے، لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے عوض دینا جس کو ہندی میں بٹائی اور عربی میں غابره کہتے ہیں، درست نہیں، مگر امام احمد اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ بٹائی پر بھی دینا درست ہے، اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے، اور یہی رائج ہے، اور حدیث میں بھی کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ رِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ قُضُولٌ أَرْضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَإِنْ أُنِيَ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ *

۱۴۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَقٌّ *

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ

۱۴۱۶۔ حکم بن موسیٰ، معقل بن زیاد، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس فارغ زمینیں تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو، تو اس میں کھیتی کرے یا اپنے (مسلمان) بھائی کو دیدے، اور اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ لے۔

۱۴۱۷۔ محمد بن حاتم، معقل بن منصور رازی، خالد، شیبانی، بکیر بن احنس، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے، کہ کوئی شخص زمین کا حصہ یا کرایہ لے (بطور عاریت دیدے)۔

۱۴۱۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَزْرِعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا بِهَا *

۱۴۱۹- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدْتُكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۴۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ *

(فائدہ) مخابره کے معنی میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ (مترجم)۔

۱۴۲۱- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ *

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنَ الْقَصْرِ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر وہ اس میں کھیتی نہ کر سکے، اور اس سے عاجز ہو، تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے، اور اس سے کرایہ نہ لے۔

۱۴۱۹- شیبان بن فروخ، ہمام سے روایت ہے، کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا، کہ کیا تم سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے مسلمان بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، اور اسے کرایہ پر نہ دے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

۱۴۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابره سے منع کیا ہے۔

۱۴۲۱- حجاج بن شاعر، عبد اللہ بن عبد المجید، سلیم بن حبان، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس فاضل زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دے دے، اور اسے بیچو مت، سلیم بن حبان کہتے ہیں، کہ میں نے سعید بن میناء سے دریافت کیا، کہ بیچنے سے مراد کرایہ پر چلانا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں۔

۱۴۲۲- احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیٹی کیا کرتے تھے، اور اس اثنا سے حصہ لیا کرتے تھے، جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُخْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا *

و سلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دیدے، ورنہ پڑی رہنے دے۔

(فائدہ) یہ بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا، کہ اگر کسی کا فائدہ نہیں چاہتا، تو بیکار ہی رہنے دے۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثَّلَاثِ أَوْ الرَّبْعِ بِالْمَادْيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا *

۱۴۲۳- ابو طاہر اور احمد بن عیسیٰ، عبد اللہ بن وہب، ہشام بن سعد، ابو الزبیر مکی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر جو نہروں کے کناروں پر ہو، لیا کرتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہو، تو وہ اس میں کھیتی کرے، اور اگر خود کھیتی نہیں کرتا، تو اپنے (مسلمان) بھائی کو (کاشت کے لئے) مفت دے، اور اگر اپنے بھائی کو مفت بھی نہیں دے سکتا تو رہنے دے۔

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهْبِثْهَا أَوْ لِيُعْرِهَا *

۱۴۲۴- محمد بن ثنی، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، ابو سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ جس کے پاس زمین ہو تو وہ اسے ہبہ کر دے، یا عاریتہ دے۔

۱۴۲۵- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيَزْرَعْهَا رَجُلًا *

۱۴۲۵- حجاج بن شاعر، ابوالجواب، عمار بن رزیق، اعمش اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا، خود کھیتی کرے، یا کسی اور شخص کو کھیتی کرا دے۔

۱۴۲۶- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

۱۴۲۶- ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، عبد اللہ بن ابی سلمہ، نعمان بن ابی عیاش، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، بکیر راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُكْرِى أَرْضَنَا ثُمَّ
تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ *
۱۴۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو
حَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم عَنْ بَيْعِ
الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۴۲۸- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ
الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم عَنْ بَيْعِ
السَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ
سَيْنٍ *

۱۴۲۹- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّم مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ
لِيَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ *

۱۴۳۰- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو
تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ
يَزِيدَ بْنَ نَعِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّم يَنْهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزَابِنَةُ الثَّمَرُ بِالثَّمَرِ وَالْحُقُولُ
كِرَاءُ الْأَرْضِ *

نافع نے بیان کیا، اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں اپنی زمینیں کرایہ پر دیا کرتے تھے، مگر جب ہم نے
رافع بن خدیج کی حدیث سنی، تو پھر ہم نے اس چیز کو چھوڑ دیا۔
۱۴۲۷- یحییٰ بن یحییٰ، ابو حنیفہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو دو
یا تین سال کے لئے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۲۸- سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد،
زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، حمید اعرج، سلیمان بن عتیق،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی
بیع سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، کہ کئی
سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کرنے سے آپ نے منع فرمایا
ہے۔

۱۴۲۹- حسن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ
بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، تو خود
کھیتی کرے، یا اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت دے دے، اور اگر وہ
نہ لے، تو اپنی زمین رہنے دے۔

۱۴۳۰- حسن حلوانی، ابو توبہ، معاویہ، یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن
نعیم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے، کہ آپ مزابنہ اور حقول سے منع فرماتے تھے، حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، کہ مزابنہ تو یہ
ہے، کہ ان کھجوروں کو جو درختوں پر لگی ہوئی ہوں، خشک
کھجوروں کے عوض فروخت کیا جائے، اور حقول زمین کو کرایہ

پردینا ہے۔

۱۴۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانبہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ *

(فائدہ) محافلہ اور حقول ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)۔

۱۴۳۲۔ ابو الطاہر، ابن دہب، مالک بن انس، داؤد بن حصین، ابو سفیان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانبہ اور محافلہ سے منع فرمایا ہے، مزانبہ تو درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کا فروخت کرنا ہے، اور محافلہ زمین کو کرایہ پردینا ہے۔

۱۴۳۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُغُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَافَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ *

۱۴۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع عتکی، حماد بن زید، عمرو بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے، کہ ہم مخابره (یعنی زمین کو کرایہ پردینے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ جب پہلا سال ہوا تو حضرت رافع نے کہا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَبَرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلِ فِرْعَوْنَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ *

۱۴۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان (دوسری سند) علی بن حجر اور ابراہیم بن دینار، اسماعیل بن علیہ، ایوب (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، لیکن ابن عیینہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہم نے اس حدیث کی وجہ سے مخابره چھوڑ دیا۔

۱۴۳۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكَاهُ مِنْ أَجْلِهِ *

۱۴۳۵۔ علی بن حجر، اسماعیل، ایوب، ابو الخلیل، مجاہد سے

۱۴۳۵ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا

روایت ہے، انہوں نے کہا، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے روک دیا ہے۔

۱۴۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریع، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی کاشت کی زمینیں آنحضرت صلی اللہ کے زمانہ میں، اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت میں اور امیر معاویہؓ کے ابتدائی زمانہ تک کرایہ پر دیا کرتے تھے، حتیٰ کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے اخیر زمانہ میں انہیں اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت سے اس چیز کی ممانعت بیان کرتے ہیں، تو ان کے پاس گئے، اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، چنانچہ حضرت ابن عمر نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زراعت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے، چنانچہ اس کے بعد ابن عمر نے زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، پھر جب بھی ان سے اس کے متعلق دریافت کیا جاتا، تو فرماتے، رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۱۴۳۷۔ ابوالریع، ابوکامل، حماد بن زید (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے، باقی ابن علیہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ ابن عمرؓ نے اس کے بعد زمینوں کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا، اور پھر وہ زمین کو کرایہ پر نہیں دیتے تھے۔

۱۴۳۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، حتیٰ کہ وہ ان کے پاس مقام بلاط میں آئے، تو انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشت کی زمینوں کو کرایہ پر دینے

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا *

۱۴۳۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بَنَاهِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا *

۱۴۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا *

۱۴۳۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى آتَاهُ بِالْبَلَّاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ *

سے منع کیا ہے۔

۱۴۳۹۔ ابن ابی خلف، حجاج بن شاعر، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمر، زید، حکم، نافع سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت رافع بن خدیج کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۴۴۰۔ محمد بن ثنی، حسین بن حسن بن سيار، ابن عون، نافع بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کو کرایہ پر لیا کرتے تھے، پھر انہیں حضرت رافع بن خدیج سے ایک حدیث کی خبر دی گئی، وہ مجھے ساتھ لے کر رافع کے پاس گئے، حضرت رافع نے اپنے بعض چچاؤں سے نقل کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع کیا ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے زمین کو کرایہ پر لینا چھوڑ دیا۔

۱۴۴۱۔ محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، ابن عون سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، کہ انہوں نے اپنے بعض چچاؤں سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔

۱۴۴۲۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے، یہاں تک کہ اطلاع ملی، کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین کے کرایہ سے منع کرتے ہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ اے ابن خدیج تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے متعلق کیا بیان کرتے ہو، تو حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے

(فائدہ) بلاط مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک مقام ہے۔

۱۴۳۹۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَتَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنبِيُّ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَاذْهَبْ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ *

۱۴۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ

سنا، اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے، وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بخوبی جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی، مگر پھر عبداللہ ڈرے، کہ کہیں ایسا نہ ہو، کہ اس بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نیا حکم دیا ہو، جس کی اطلاع انہیں نہ ہوئی ہو، چنانچہ پھر انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

۱۴۴۳۔ علی بن حجر سحری، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، ایوب، یعلیٰ بن حکیم، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے، چنانچہ اسے تہائی اور چوتھائی، اور اناج کی ایک معین مقدار پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، ایک روز میرے پاس میرے چچاؤں میں سے کوئی آیا، اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے، جو ہمارے لئے نافع تھا، باقی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے زیادہ مفید ہے، ہمیں زمین کو بیائی پر دینے سے منع کر دیا ہے، کہ ہم اسے چوتھائی یا تہائی پیداوار یا معین اناج پر دیں اور مالک زمین کو حکم دیا، کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے، یا دوسرے کو کھیتی کے لئے دیدے اور کرایہ یا اور کسی طرح زمین کو دینا آپ نے اچھا نہ سمجھا۔

۱۴۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ایوب، یعلیٰ بن حکیم، سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زمین میں محافلہ کیا کرتے تھے، یعنی تہائی اور چوتھائی پر کرایہ پر دیا کرتے تھے، پھر بقیہ روایت ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

سَمِعْتُ عَمِّي وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عِلْمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ *

۱۴۴۳۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً لِلَّهِ وَرَسُولِهِ نَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نَحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ *

۱۴۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَتُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ ثُمَّ ذَكَرَ

بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ *

۱۴۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
عَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ
عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۴۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ
حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ
بَعْضِ عُمُومَتِهِ *

۱۴۴۷- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو مُسْهَرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو
عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ
بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعٍ أَنَّ ظَهِيرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ
عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظَهِيرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا
رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ
تَصْنَعُونَ بِمَخَافِلِكُمْ فَقُلْتُ نَوَاجِرُهَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوْ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ
قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا أَرْعَوْهَا أَوْ أَرْعَوْهَا أَوْ
أَمْسِكُوهَا *

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ
أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظَهِيرٍ *

۱۴۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۱۴۴۵- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) اسحاق
بن ابراہیم، عبدہ، ابن ابی عروبہ، یعلیٰ بن حکیم سے اسی سند
کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۴۶- ابوالطاهر، ابن وہب، جریر بن حازم، یعلیٰ بن حکیم
سے اسی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت بیان کی ہے، مگر اس میں رافع بن خدیج کے بعض
چچاؤں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۴۴۷- اسحاق بن منصور، ابو مسہر، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو
اوزاعی، ابوالنجاہی، مولیٰ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه،
حضرت رافع بیان کرتے ہیں، کہ ظہیر بن رافع جو کہ ان کے
چچا تھے، وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے جس میں
ہمارا فائدہ تھا، میں نے عرض کیا وہ کیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے، وہ حق ہے، انہوں نے
کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا
کرتے ہو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کرایہ پر دیتے ہیں، یعنی
نالوں پر جو پیداوار ہوتی ہے، وہ لے لیتے ہیں، یا کھجور یا جو کے
وسق لے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا، ایسا مت کرو، یا تم ان میں خود
کھیتی کرو، یا دوسروں کو کھیتی کے لئے دو، یا یوں ہی رہنے دو۔

۱۴۴۸- محمد بن حاتم، عبدالرحمن بن مہدی، عکرمہ بن عمار،
ابوالنجاہی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه، رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل
کرتے ہیں، باقی اس میں ان کے چچا ظہیر کا ذکر نہیں ہے۔

۱۴۴۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن، حنظلہ بن

قیس بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کے کرایہ کے متعلق دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کے عوض بھی ممانعت ہے، انہوں نے کہا کہ سونے اور چاندی کے عوض تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۵۰۔ اسحاق، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، حنظلہ بن قیس انصاری بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج سے زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے میں کرایہ پر لینے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہر کے کناروں اور نالوں پر پیداوار ہوتی تھی، اس کے بدلے میں زمین دیا کرتے تھے، اور متعین پیداوار دیتے تو بعض اوقات ایک چیز تلف ہو جاتی، اور دوسری بچ جاتی، اور یہ سالم رہتی اور وہ تلف ہو جاتی، اور پھر بعض کو کرایہ نہ ملتا، مگر جو بچ رہتا، اسی لئے آپ نے اس سے منع کیا، لیکن اگر کرایہ کے عوض کوئی معین چیز ہو، جس کی ذمہ داری ہو سکے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۳۵۱۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، حنظلہ زرقی بیان کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے، کہ انصار میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تمہیں ہم زمین کو اس شرط پر کرایہ پر دیتے تھے، کہ اس جگہ کی پیداوار ہماری ہے، اور اس مقام کی ان کی، چنانچہ بسا اوقات اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی، تو اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کر دیا لیکن چاندی کے عوض کرایہ پر دینا تو اس سے نہیں روکا۔

عَنِ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أِبَالْذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا يَأْسَ بِهِ *

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَحْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا يَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُوَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَازِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلُمُ هَذَا وَيَسْلُمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِنَاسٍ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا يَأْسَ بِهِ *

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنْ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أُخْرِجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرَجْ هَذِهِ فَتَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا *

(فائدہ) اس روایت میں صاف تصریح آگئی ہے کہ آپ نے اس سے کیوں منع کیا، اس لئے کہ اس شکل میں نقصان کا خدشہ ہے، جبکہ ہر ایک اپنے لئے ایک خاص حصہ متعین کرے گا، لیکن اگر جملہ پیداوار پر حصہ رکھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، احادیث میں ممانعت

صورت اول ہی کی آرہی ہے، باقی مزارعت کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، ابن خزیمہ نے مزارعت کے جواز پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے، اور اس میں احادیث کا محمل بخوبی واضح فرمادیا، واللہ اعلم۔

۱۴۵۲۔ ابوالریح، حماد (دوسری سند) ابن شئی، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الواحد بن زید (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حضرت عبد اللہ بن سائب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن معقل سے مزارعت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، کہ مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے، اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”نبی عنہا“ ہے، اور ابن معقل کا لفظ ہے، عبد اللہ کا لفظ نہیں ہے۔

۱۴۵۴۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، سلیمان، شیبانی، حضرت عبد اللہ بن سائب بیان کرتے ہیں، کہ ہم حضرت عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے، اور ہم نے ان سے مزارعت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت یعنی بٹائی سے منع فرمایا ہے، اور مواجرت یعنی روپے وغیرہ کے عوض دینے کا حکم دیا، اور فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۴۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمر سے روایت ہے، کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا، کہ ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیجؓ کے لڑکے کے پاس چلو، اور ان سے وہ حدیث سنو، جسے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، تو طاؤس نے مجھ کو جھڑکا، اور کہا خدا کی قسم اگر میں جانتا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ*

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِثَاهُمَا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللَّهِ*

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُوَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا*

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِبَطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتَهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَجًا مَعْلُومًا *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مزارعت پر دینا ممنوع نہیں، لیکن مسلمان بھائی کے ساتھ سلوک کرنا افضل و بہتر ہے۔

۱۴۵۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو اور ابن طاؤس سے روایت ہے، کہ طاؤس بنائی (مخابرہ) کیا کرتے تھے، تو عمرو نے کہا، اے ابو عبد الرحمن! اگر تم اس مخابرہ کو ترک کر دو تو بہتر ہے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے، طاؤس بولے، اے عمرو! مجھ سے اس نے بیان کیا ہے، جو صحابہ کرام میں زیادہ جانتے والا تھا، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں فرمایا، بلکہ یہ ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے (مسلمان) بھائی کو مفت زمین دے دے تو متعینہ کرایہ لینے سے اس کے لئے یہ چیز بہتر ہے۔

۱۴۵۷۔ ابن ابی عمرو، ثقفی، ایوب (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان (تیسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن جریج، (چوتھی سند) علی بن حجر، فضل بن موسیٰ، شریک، شعبہ، عمرو بن دینار، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سابقہ احادیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۴۵۸۔ عبد بن حمید اور محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ابن طاؤس، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكِ عَنْ شُعْبَةَ كُنْهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۴۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذًا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِيْسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ *

۱۴۵۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ *

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر کوئی تم سے اپنے بھائی کو مفت زمین دے دے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس سے اتنا کرایہ لے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ یہ ہل ہے، اور انصار کی زبان میں اس کو محافلہ کہتے ہیں۔

۱۴۵۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی انیسہ، عبد الملک بن ابی یزید، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ اگر کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے، تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ *

۱۴۶۰۔ احمد بن حنبل اور زہیر بن حرب، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں سے جو بھی پھل اور اناج کی پیداوار ہو، اس میں نصف پر معاملہ فرمایا تھا۔

(فائدہ) مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیدے، اور اس سے کہہ دے، کہ ان میں پانی دینا اور ان کی حفاظت کرنا، پھل جو ہوگا، وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے، یہی صورت مزارعت کی ہے، بس مساقات درختوں میں اور مزارعت زمین میں ہے، دونوں کا حکم ایک ہے، کہ دونوں جائز ہیں۔

۱۴۶۱ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ جُعْجَرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ

۱۴۶۱۔ علی بن حجر سعدی، ابن مسہر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو اس شرط پر حوالہ کر دیا، کہ جو پھل یا اناج کی پیداوار ہو، وہ آدمی تمہاری، اور آدمی ہماری، چنانچہ آپ اپنی ازواج کو ہر سال سو وسق

سَنَةِ مِائَةٍ وَسَقَى ثَمَانِينَ وَسَقَا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ
وَسَقَا مِنْ شَعِيرٍ قَلَمًا وَلِيَّ عُمَرُ قَسَمَ خَيْرَ
خَيْرِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
يُقَطَّعَ لَهُنَّ الْأَرْضُ وَالْمَاءُ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ
الْأَوْسَاقُ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ
الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ
عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ بِمَنْ اخْتَارَتَا
الْأَرْضَ وَالْمَاءَ *

۱۴۶۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ
أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ
تَمْرٍ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ
مُسْهَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ
بِمَنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيْرُ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقَطَّعَ لَهُنَّ
الْأَرْضُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ *

۱۴۶۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتَتِحَتْ
خَيْبَرُ سَأَلْتُ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُقَرِّهُمُ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى
نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرُكُمْ فِيهَا
عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ
حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

دیتے، (۱) اسی وسق کھجوروں کے اور بیس وسق جو کے، جب
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم
کر دیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار
دے دیا، کہ یا تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو، یا اپنے وسق لیتی
رہو، تو انہوں نے آپس میں اختلاف کیا، بعض نے تو زمین اور
پانی لے لیا، اور بعض وسق ہی لیتی رہیں، حضرت عائشہ اور
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان میں سے تھیں، جنہوں نے
زمین اور پانی لینا پسند کیا تھا۔

۱۴۶۲- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل
خیبر سے کھجور اور اناج کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا، بقیہ
حدیث علی بن مسہر کی روایت کی طرح ہے، اور اس میں
حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمین اور
پانی کو پسند کرنے کا ذکر نہیں ہے، ہاں اس بات کا تذکرہ ہے، کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج نے زمین کے
تقسیم کرنے کو پسند فرمایا، اور پانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۴۶۳- ابوالطاہر، عبد اللہ بن وہب، اسامہ بن زید لیثی، نافع،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہو گیا، تو یہود نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ
ہمیں یہیں رہنے دیجئے، اس شرط پر کہ پھل اور اناج کی پیداوار
جتنی ہو، اس میں نصف آپ لے لیجئے، چنانچہ رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر تمہیں رہنے دیتا
ہوں، کہ جب تک ہم چاہیں گے، چنانچہ بقیہ حدیث ابن نمیر
اور ابن مسہر کی حدیث کی طرح روایت کی، باقی اس حدیث

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ اکٹھے ہی دے دیا کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
ضرورت کی چیز کا ذخیرہ کر کے رکھنا توکل کے منافی نہیں ہے۔

وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقَسَّمُ عَلَى السَّهْمَانِ مِنْ
نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحُمْسَ *

۱۴۶۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا
عَلَى أَنْ يَغْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا *

۱۴۶۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَاقُ
بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ
عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ
الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا
وَكَانَتْ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتْ
الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُقَرَّهُمْ بِهَا عَنَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ
الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَقَرُكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا
بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ *

میں اتنی زیادتی ہے، کہ خیبر کے اس نصف پھل کے پھر دو حصے
کئے جاتے تھے، اور اس میں سے پانچواں حصہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم لے لیتے تھے۔

۱۴۶۴- ابن ریح، لیث، محمد بن عبدالرحمن، نافع، حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے
یہود کو خیبر کے درخت اور اس کی زمین کو اس شرط پر دے دیا،
کہ وہ اپنے مال سے اس کی خدمت کریں گے، اور رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کا نصف میوہ ہے۔

۱۴۶۵- محمد بن رافع، اسحاق بن منصور، عبدالرزاق، ابن
جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت عمر بن
الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز سے
نکال دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب
ہوئے تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، کیونکہ جب
آپ اس زمین پر غالب ہوئے تو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہو گئی، اسی بنا پر آپ
نے یہود کو وہاں سے نکال دینا چاہا، مگر یہود نے رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ آپ ہمیں اس شرط پر
یہاں رہنے دیجئے، کہ ہم یہاں محنت کریں گے، اور نصف میوہ
لے میں گے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا، اچھا اس شرط پر ہم تمہیں رہنے دیتے ہیں، جب تک کہ
ہم چاہیں، چنانچہ وہ وہیں رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے
انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف نکال دیا۔

(فائدہ) تیماء اور اریحاء دونوں گاؤں ہیں، اور گو ملک عرب میں ہیں، مگر حجاز میں نہیں، اور حضور کا مقصد بھی یہی تھا، کہ انہیں ملک حجاز سے
نکال دیا جائے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

(۱۹۰) بَابُ فَضْلِ الْغَرَسِ وَالزَّرْعِ *

باب (۱۹۰) درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی
فضیلت۔

۱۴۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَزِرُوهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشَّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أُمُّسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزِرُغُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ *

۱۴۶۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ سَبْعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلْفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا *

۱۳۶۶- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں ہے، کہ جو کوئی درخت لگائے مگر جو کچھ بھی اس درخت میں سے کھایا جائے، وہ لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا، اور جو درندے کھا جائیں وہ بھی صدقہ ہے، اور جو پرندے کھائیں وہ بھی صدقہ ہے (۱)، اور اس میں سے کوئی کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۶۷- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس ان کے کھجور کے باغ میں گئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا مسلمان نے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، یا کھیتی کرے، اور اس میں سے کوئی انسان، یا جانور، یا اور کوئی چیز کھا جائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۱۳۶۸- محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جو کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اور اس میں سے کوئی چوپایہ یا پرندہ یا کوئی کچھ کھاتا ہے، تو یہ چیز بھی بونے والے کے لئے باعث اجر ہوتی ہے، ابن ابی خلف نے اپنی روایت میں ”طائر شئی کذا“ کا لفظ بولا ہے۔

(۱) کوئی شخص جب کسی ایسی بھلائی کا سبب بنے جس سے دوسرے لوگ نفع حاصل کیں تو اس سبب بننے والے کو اس پر اجر عطا کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی ثواب کی نیت نہ ہو۔ جیسے درخت لگانے والے کو اس درخت سے جتنے انسان یا جانور اور پرندے نفع اٹھائیں سب کی طرف سے یہ اجر کا مستحق ہوگا اگرچہ یہ درخت لگانے والا بعد میں وہ کسی کو بیچ دے یا کسی طریقہ سے اپنی ملک سے نکال دے اجر تب بھی ملتا رہے گا۔

۱۴۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبُدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمُّ مَعْبُدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أُمْسِلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرَسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۷۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ زَادَ عَمْرُو فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَمَّارٍ ح وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَفِي رَوَايَةِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رَبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ *

۱۴۷۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرَسُ

۱۴۶۹- احمد بن سعید بن ابراہیم، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے پاس ان کے باغ میں تشریف لے گئے، تو آپ نے فرمایا، اے ام معبد یہ درخت کس نے لگائے ہیں؟ مسلمان نے یا کافر نے، انہوں نے عرض کیا، نہیں بلکہ مسلمان نے، آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے، اور اس میں سے کوئی انسان اور جانور اور پرندہ کھا جائے تو اس کو قیامت تک کے لئے صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا۔

۱۴۷۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، باقی عمرو نے اپنی روایت میں عمار کا، اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ابو معاویہ کا اضافہ بیان کیا ہے، اور پھر ان دونوں نے ”عن ام مبشر“ کے لفظ بیان کئے ہیں، اور ابن فضیل کی روایت میں ”امرأة زید بن حارثہ“ کا لفظ ہے، اور اسحاق کی روایت میں ابو معاویہ نے کبھی ”عن ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور کبھی ان کا نام نہیں لیا، باقی سب نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، عطاء، ابو الزبیر، اور عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۱۴۷۱- یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبید غمری، ابو معاویہ، ابو قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو مسلمان بھی کوئی درخت لگائے یا کھیت بوئے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھا

جائے، تو اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

غَرَسَا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ
إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ *

۱۴۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَسِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَحْلًا لِأُمِّ مُبَشَّرٍ امْرَأَةٍ مِنْ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّحْلَ أُمُّسَلِّمٌ أَمْ كَافِرٌ
قَالُوا مُسْلِمٌ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *

۱۴۷۲- عبد بن حمید، مسلم بن ابراہیم، ابان بن زید، قتادہ،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام بشر
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک انصاریہ کے باغ میں تشریف لے گئے،
تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان کھجوروں
کے درختوں کو کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے،
حاضرین نے کہا، مسلمان نے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان احادیث سے درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی، اور یہ کہ اس کا ثواب تا قیام قیامت
باقی رہے گا، اور اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے، بعض حضرات نے تجارت اور بعض نے صنعت اور
بعض نے زراعت کہا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ جو بھی بذریعہ دست ہو، وہی افضل ہے، خواہ تجارت ہو یا زراعت یا صنعت، بشرطیکہ حدود
شروع سے متجاوز نہ ہو، اور نیت خالص اور توکل علی اللہ پایا جائے، چنانچہ امام حاکم نے حضرت ابو بردہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کہ کونسی کمائی افضل ہے؟ فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا، براء بن عازبؓ اور رافع بن خدیجؓ
سے بھی اسی کے ہم معنی روایت منقول ہے، اور نسائی نے حضرت عائشہؓ سے اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے اسی طرح
روایت نقل کی ہے۔ (عمدة القاری جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵)۔

(۱۹۱) بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ *

۱۴۷۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا حَوْ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ
جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ
تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

باب (۱۹۱) کسی آفت سے نقصان ہو جانے کا حکم!

۱۴۷۳- ابو الطاہر، ابن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا، کہ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرے
(دوسری سند) محمد بن عباد، ابو ضمیر، ابن جریج، ابو الزبیر،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی
کے ہاتھ پھل فروخت کر دے اور پھر اسے کوئی آفت لاحق ہو
جائے، تو اب تیرے لئے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تو کس
چیز کے عوض اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق اس سے وصول
کرے گا۔

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *
۱۴۷۴- حسن حلوانی، ابو عاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(فائدہ) میوہ اگر صلاحیت کے بعد بیچا جائے، اور بائع و مشتری کے سپرد کر دے اور پھر وہ میوہ کسی آفت سے ہلاک ہو جائے، تو امام ابو حنیفہؒ اور شافعی کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا، بائع کو کچھ غرض نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ بائع نقصان بجا کر دے۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُ وَتَصْفَرُ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ *
۱۴۷۵- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ، علی بن حجر اور اسماعیل بن جعفر، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر کھجور کے پھل فروخت کرنے سے، تا وقتیکہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع کیا ہے، ہم نے انسؓ سے پوچھا، رنگ پکڑنے کا کیا مطلب؟ فرمایا وہ لال پیلی ہو جائیں، ذرا خیال کر، اگر اللہ میوہ کو روک لے، تو کس طرح اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا۔

(فائدہ) یعنی معاملہ تو عمدہ رہا، مگر دیانت کا تقاضا تو یہ نہیں ہے، کہ وہ بیچارہ نقصان میں گرفتار رہے اور تو اپنے فائدے میں لگا ہوا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۷۶- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تَزْهِيَ قَالُوا وَمَا تَزْهِي قَالَ تَحْمَرُ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ *
۱۴۷۶- ابو الطاہر، ابن وہب، مالک، حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے فروخت کرنے سے یہاں تک کہ وہ رنگ نہ پکڑیں، منع فرمایا ہے، لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا لال ہو جائیں، اور فرمایا، جب اللہ میوہ روک لے، تو کس چیز کے عوض تو اپنے بھائی کا مال حلال سمجھے گا؟

۱۴۷۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللَّهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ *
۱۴۷۷- محمد بن عباد، عبد العزیز بن محمد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر اللہ تعالیٰ درختوں کو پھلدار نہ کرے تو پھر تم میں سے کوئی کس بنا پر اپنے بھائی کے مال کو حلال سمجھے گا؟

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْأَعْرَجُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعِيًّا رَوَيْتَ كَرْتِ هِي، انہوں نے

بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کے نقصان کا مجرادیئے کا حکم دیا ہے، ابراہیم کے شاگرد بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے عبدالرحمن بن بشر نے بواسطہ سفیان یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

باب (۱۹۲) قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب۔

۱۳۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے درخت پر میوہ خریدا، اور اس پر قرضہ بہت ہو گیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو صدقہ دو، سب لوگوں نے اسے صدقہ دیا، تب بھی اس کا قرضہ پورا نہیں ہوا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا، کہ بس اب جو مل گیا ہے اسے لے لو، اس کے علاوہ نہیں، یعنی اور کچھ نہیں ملے گا۔

۱۳۸۰۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن الحج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۳۸۱۔ یساعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن، عمرہ بنت عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی، اور دونوں آوازیں بہت بلند تھیں، اور ایک ان میں سے کچھ معاف کرانا چاہتا تھا اور خواہش مند تھا کہ اس کے ساتھ نرمی کی جائے، اور دوسرا کہہ رہا تھا، خدا کی قسم! میں کبھی بھی معاف نہ کروں گا، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا

سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَانِحِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا *

(۱۹۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدِّينِ *

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارِ ابْتِاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءً دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ *

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۴۸۱۔ وَحَدَّثَنِي غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خَصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصَوَاتَهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم کھانے والا کہاں ہے، جو یہ کہتا ہے کہ میں نیکی نہیں کروں گا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں ہوں، اور اسے اختیار ہے، جیسا چاہے کرے۔

۱۳۸۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدرد پر اپنے قرضے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں تقاضا کیا، اور دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں، اور آپ اپنے حجرہ مبارک میں تھے، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب تشریف لائے، یہاں تک کہ حجرہ کا پردہ اٹھایا، اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، کہ اے کعب بن مالک، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، کہ آدھا قرضہ معاف کر دے، حضرت کعبؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے معاف کر دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد سے فرمایا، اٹھو اور ان کا قرضہ ادا کر دو۔

۱۳۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، یونس، زہری، حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ابن ابی حدردؓ سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۳۸۴۔ مسلم، لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمر، عبد اللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمیؓ پر ان کا مال تھا، وہ راستہ میں ملا، تو انہوں نے اسے پکڑ لیا، پھر دونوں میں باتیں ہونے لگیں، یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ *

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ *

۱۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ *

۱۴۸۴۔ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ
بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ التَّصَفَّ فَأَخَذَ نِصْفًا مِّمَّا عَلَيْهِ
وَتَرَكَ نِصْفًا *

(۱۹۳) بَاب مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ
الْمُشْتَرِي وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ *

۱۴۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
بَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بَعِيَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ
أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ *

(فائدہ) یعنی جب کسی نے بشرطِ خیار کوئی چیز خریدی، اور وہ مفلس ہو گیا، تو بائع کو بیع فسخ کر کے اپنا مال لے لینے کا حق ہے، اور اگر بیع بشرطِ
خیار نہیں ہوئی، تو بائع فروخت کرنے والا، بھی اور قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہو گا۔

۱۴۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ
ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ
وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

پاس سے گزرے، اور آپ نے فرمایا، اے کعبؓ اور ہاتھ سے
اشارہ فرمایا، گویا کہ فرمایا آدھا قرض معاف کر دو، چنانچہ کعبؓ
نے ان سے آدھا قرضہ لیا، اور آدھا معاف کر دیا (۱)۔

باب (۱۹۳) اگر خریدار مفلس ہو جائے، اور بائع
مشتري کے پاس اپنی چیز بعینہ پائے تو وہ واپس لے
سکتا ہے!

۱۴۸۵۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبد العزیز، ابو بکر بن
عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت کرتے ہیں، کہ
انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان
کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یا
فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،
آپ فرم رہے تھے، کہ جو شخص اپنا مال کسی انسان یا کسی شخص
کے پاس پائے، جو کہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ
اپنے مال کا حقدار ہے۔

(۱) اس حدیث سے یہ صراحت معلوم ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ آپ کے مشورے کے
مطابق عمل کریں گے تبھی تو حضرت کعبؓ کو آدھا قرضہ چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ معاملہ ہمیشہ حاکم یا قاضی کی طرح نہیں ہوتا بلکہ کبھی ایسے بھی ہوتا جیسے شیخ اپنے مریدوں سے اور باپ اپنی
اولاد سے کرتا ہے۔

۱۴۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، محمد
بن ریح، لیث بن سعد، (تیسری سند) ابو الربیع، یحییٰ بن حبیب
حارثی، حماد بن زید، (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن
عیینہ، (پانچویں سند) محمد بن قتی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید،
حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ زہیر کی
روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور ابن ریح نے "من

(۱) اس حدیث سے یہ صراحت معلوم ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام پر مکمل اعتماد تھا کہ وہ آپ کے مشورے کے
مطابق عمل کریں گے تبھی تو حضرت کعبؓ کو آدھا قرضہ چھوڑنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ معاملہ ہمیشہ حاکم یا قاضی کی طرح نہیں ہوتا بلکہ کبھی ایسے بھی ہوتا جیسے شیخ اپنے مریدوں سے اور باپ اپنی
اولاد سے کرتا ہے۔

بینہم“ کے الفاظ بیان کئے ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ جو آدمی کہ مفلس ہو جائے۔

الْمُثْنَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ مِنْ يَتْبَعُهُمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فَلَسَ *

۱۳۸۷۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان بن عکرمہ بن خالد مخزومی، ابن جریج، ابن ابی الحسین، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابو بکر بن عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت نقل فرماتے ہیں، جو کہ نادار ہو جائے، جب اس کا مال بچہ مل جائے، اور اس نے اس میں کسی قسم کا تصرف نہ کیا ہو، تو وہ بیچنے والے ہی کا ہوگا۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمُخَزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْلِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ وَلَمْ يُفْرِقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ *

۱۳۸۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نصر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسرا آدمی اپنا مال اس کے پاس بچہ پائے، تو وہ زیادہ حق دار ہے۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثْنَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بَعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۳۸۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، سعید (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے، باقی اس میں ہے کہ وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے (یعنی اپنے مال کا)۔

۱۴۸۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغَرَمَاءِ *

۱۳۹۰۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، حجاج بن شاعر، ابو سلمہ خزاعی، منصور بن سلمہ، سلیمان بن بلال، حکیم بن عراک، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

۱۴۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجُ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ

انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے، اور کوئی دوسرا شخص اس کے پاس اپنا سامان یعنی پائے تو اپنے مال کا (دوسروں سے) زیادہ حق دار ہے۔

باب (۱۹۴) مفلس کو مہلت دینے اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت۔

۱۴۹۱۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، منصور، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم میں سے پہلے لوگوں میں سے فرشتے ایک آدمی کی روح لے کر چلے اور اس سے دریافت کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے، وہ بولا نہیں، فرشتوں نے کہا یاد کر، وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اور پھر اپنے خادموں کو اس بات کا حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس کو مہلت دو، اور جو مالدار ہو اس پر آسانی کرو، اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی اس سے درگزر کرو۔

۱۴۹۲۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی ہند، ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں، کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کی ملاقات ہوئی، تو حضرت حذیفہ نے فرمایا، کہ ایک آدمی اپنے پروردگار سے ملا، تو پروردگار عالم نے دریافت فرمایا، کہ تو نے کیا عمل کیا، وہ بولا، کہ میں نے کوئی نیک اور بھلائی کا کام نہیں کیا، مگر یہ کہ میں مالدار انسان تھا اور لوگوں سے اپنا قرض وصول کرتا، تو مالدار آدمی سے تو (جو کچھ وہ دیتا) قبول کر لیتا تھا، اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا، تو پروردگار عالم نے (فرشتوں سے) فرمایا تم بھی میرے بندے سے درگزر کرو (یعنی اس کو معاف کر دو) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، میں نے بھی رسول

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلَ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا *

(۱۹۴) بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الْإِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ *

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرَ قَالَ كُنْتُ أَذَاتُ النَّاسَ فَأَمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزُوا عَنْهُ *

۱۴۹۲ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبِلُ الْمَيْسُورَ وَآتَجَاوِزُ عَنِ الْمَعْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۴۹۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص انتقال کے بعد جنت میں داخل ہوا، اس سے دریافت کیا گیا، تو کیا عمل کرتا تھا، سو اس نے خود یاد کیا، یا اسے یاد کرایا گیا، اس نے کہا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا، تو میں مفلس کو مہلت دیتا تھا، اور سکہ یا نقد میں اس سے درگزر کرتا تھا، چنانچہ اس بناء پر اس کی مغفرت کر دی گئی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کہ میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۴۹۴۔ ابو سعید انج، ابو خالد احمر، سعد بن طارق، ربیع بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا ایک بندہ لایا گیا، جسے اس نے مال دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا، کہ تو نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس بندے نے عرض کیا، اے پروردگار تو نے اپنا مال مجھے عطا کیا تھا اور میں لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا، اور میری عادت معاف کرنے کی تھی، تو میں مالدار پر آسانی کرتا تھا، اور تنگ دست کو مہلت دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، پھر میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کے لائق ہوں، میرے اس بندے سے درگزر کرو، اس کے بعد عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا، ہم نے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا ہے۔

۱۴۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ تم سے پہلے

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذَكَرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ أَتَى اللَّهُ بَعْدُ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خَلْقِي الْجَوَّارُ فَكُنْتُ أَتَيْسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَنَدِي فَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنْ يُوجَدُ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَحَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَحَاوَزُوا عَنْهُ *

۱۴۹۶- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَحَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَحَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَحَاوَزَ عَنْهُ *

۱۴۹۷- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ *

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ *

ایک آدمی کا حساب کیا گیا، سو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی، مگر وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا، اور مالدار تھا، تو اپنے غلاموں کو حکم دیا کرتا تھا، کہ مفلس اور غریب کو معاف کر دیں تو اللہ رب العزت نے فرمایا، کہ ہم اس سے زیادہ اس کے معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں (اور حکم دیا) کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دو۔

۱۴۹۶- منصور بن ابی مزاحم، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، تو وہ اپنے نوکروں سے کہتا تھا، کہ جب کوئی مفلس اور غریب آدمی آئے، تو اسے معاف کر دینا، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہمیں بھی معاف کر دے، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

۱۴۹۷- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۴۹۸- ابو الہیثم خالد بن خدّاش بن عجلان، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا، تو وہ ان سے روپوش ہو گیا، پھر اسے پالیا، تو وہ بولا، میں مفلس ہوں، ابو قتادہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اس نے کہا خدا کی قسم! تب ابو قتادہ نے فرمایا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا، فرما رہے تھے، کہ جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو، کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے،

تو وہ مفلس کو مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے۔

۱۴۹۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۴۹۹ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۹۵) مالدار کو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کی حرمت اور حوالہ کا صحیح ہونا، اور یہ کہ جب قرضہ مالدار پر حوالہ کیا جائے، تو اس کا قبول کرنا مستحب ہے۔

(۱۹۵) بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ *

۱۵۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرض کی ادائیگی میں مالدار کی مثال مثول کرنا ظلم ہے (۱) اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار پر لگادیا جائے تو اسی کا پیچھا کرے۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَبِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ *

(فائدہ) مثل زید عمرو کا مقروض ہے، اب زید نے بکر کی رضامندی سے اپنا قرض اس کے حوالے کر دیا اور عمرو کا سامنا بھی کرادیا۔ تو اب عمرو کو اپنا قرض بکر ہی سے وصول کرنا چاہئے، یہ قرض کا حوالہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۵۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

باب (۱۹۶) جو پانی جنگلات میں ضرورت سے زائد ہو اور لوگوں کو اس کی حاجت ہو، تو اس کا بیچنا اور اس کے استعمال سے منع کرنا اور ایسے ہی جفتی

(۱۹۶) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَائِةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلْبِ وَتَحْرِيمِ مَنَعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ

(۱) اس غنی میں ہر وہ شخص داخل ہے جس کے ذمہ کوئی حق واجب ہو جس کے ادا کرنے پر وہ قادر بھی ہو تو پھر بھی وہ حق ادا نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے صاحب حق پر ظلم اور زیادتی ہے چاہے حق مالی ہو یا غیر مالی جیسے مقروض کے ذمہ دائن کا حق، خاوند کے ذمہ بیوی کا حق، آقا کے ذمہ غلام کا حق، حاکم کے ذمہ رعایا کا حق۔

ضِرَابِ الْفَحْلِ *

۱۵۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ *

۱۵۰۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْحَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کرنے کی اجرت لینا حرام ہے۔

۱۵۰۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے جو کہ ضرورت سے زائد ہو منع کیا ہے۔

۱۵۰۳- اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کی بیج سے اور پانی کی بیج سے اور زمین کو کاشت کے لئے بیج سے منع فرمایا، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اونٹ یا کسی اور جانور سے جفتی کر اگر اجرت لینا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور مادہ والے پر کوئی چیز واجب نہیں، اور جو پانی جنگلات وغیرہ میں ضرورت سے زائد ہو، تو اسے مفت دینا چاہئے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ نبی جو حدیث میں آئی ہے وہ کراہت پر دال ہے یا حرمت پر، تو علامہ طبری فرماتے ہیں یہ حرمت اور کراہت پر مبنی ہے کہ وہ پانی اس کی ملکیت میں ہے یا نہیں، باقی نبی کو کراہت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے اور صحیح مذہب ہمارے علمائے حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ حکم جانوروں میں خاص ہے کہ انہیں پانی سے روکا نہیں جائے گا کیونکہ ان کے پیاسے رہنے سے ان کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ ہے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں، کہ پانی والا پانی کا زیادہ حقدار ہے، تاوقتیکہ وہ اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہو، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جو کہ ضرورت سے زیادہ ہو، رہا زمین کے فروخت کرنے کا مسئلہ تو وہ پہلے لکھا جا چکا ہے (عمدة القاری جلد ۱۲ ص ۱۹۴ و نووی جلد ۲ ص ۱۹)

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُمْنَعُ بِهِ الْكَلَاءُ *

۱۵۰۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ

۱۵۰۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے کہ اس کی بناء پر گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

۱۵۰۵- ابو الطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس پانی کو نہ روکو جو تمہاری حاجت سے زیادہ ہو، کہ گھاس اس کی وجہ سے روک دیا جائے۔

۱۵۰۶۔ احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم ضحاہ بن مخلد، ابن جریج، زیاد بن سعد، ہلال بن اسامہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس ذریعہ اور سبب سے گھاس وغیرہ فروخت ہو۔

(فائدہ) مقصود یہ ہے، کہ اگر کسی کا جنگل میں کنواں ہے اور اس میں پانی بھی زیادہ ہے، اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو، لیکن پانی اس کنویں کے علاوہ اور کہیں نہیں، اب پانی والا جانوروں کو پانی سے روکتا ہے پانی کی قیمت وصول کرتا ہے تو درپردہ گھاس جو مباح ہے، اس کی قیمت وصول کرتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، اس کی آپ نے ممانعت فرمائی ہے۔

باب (۱۹۷) بیکار کتوں کی قیمت، نجومی کی مزدوری اور رنڈی کی کمائی کی حرمت اور بلی کی بیع منع ہے۔

۱۵۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ملک ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، رنڈی کی کمائی اور نجومی کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلْبَ * ۱۵۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِبَالَ بْنَ أَسَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلْبُ *

(۱۹۷) بَابُ تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السُّنُورِ *

۱۵۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ *

(فائدہ) جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، ان کا بیچنا جائز ہے اور ایسے ہی ان کی قیمت بھی مباح ہے، چنانچہ عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، امام محمد، ابن کنانہ، اور ابن محنوں مالکی کا یہی مسلک ہے، اور امام مالک کی ایک روایت بھی اسی طرح ہے، اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک کانٹے والے کتے کی بیع درست نہیں، اور بدائع صنائع میں ہے کہ درندوں میں سوائے خنزیر کے ہر ایک کی بیع درست ہے، اور ہمارے علماء حنفیہ کے نزدیک کلب معلم اور غیر معلم میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے ایک شخص سے کتے کی قیمت کے بدلے میں چالیس اونٹ تاوان میں وصول کئے تھے اور ایسے ہی حضرت عمرو بن العاصؓ نے چالیس درہم جرمانہ کے وصول فرمائے تھے، ان فیصلوں کے پیش نظریہ بات متعین ہو گئی، کہ جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان کا بیچنا درست ہے، اور ان کے مار ڈالنے پر قیمت کا تاوان واجب ہو گا۔ اور ایسے ہی رنڈی اور نجومی، رمال، جفار اور پنڈت وغیرہ، جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، اہل اسلام کا اجماع ہے کہ ان سب کی اجرت حرام ہے اور قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ کابن کی اجرت کے حرام ہونے پر اہل اسام کا اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(عمدة القاری جلد ۱۳ ص ۵۹ و نوی جلد ۲ ص ۱۹)

۱۵۰۸ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ *

۱۵۰۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَتَمَنُّ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ *

۱۵۰۸۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن رمح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں مگر لیث کی روایت میں جو کہ ابن رمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”انہ سمع ابا مسعود کے الفاظ ہیں۔“

۱۵۰۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن یوسف، سائب بن زید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ بری کمائی رنڈی کی کمائی، کتے کی قیمت، اور بچھنے لگانے والے کی مزدوری ہے۔

(فائدہ) مسلم ہی کی روایات میں موجود ہے کہ، حضور نے بچھنے لگوائے اور اس کی مزدوری اواکی، حدیث کا مقصود یہ ہے کہ، یہ بھی ایک ذلیل پیشہ ہے، اس لئے دوسرا پیشہ اختیار کرنا چاہئے اور اکثر علماء سلف و خلف کے نزدیک یہ پیشہ حرام نہیں، کیونکہ حضور کا قول اس پر شاہد ہے۔

۱۵۱۰۔ اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (ہر ایک قسم کے) کتے کی قیمت خبیث اور رنڈی کی کمائی خبیث ہے۔

۱۵۱۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابراہیم بن عبد اللہ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی

۱۵۱۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَنُّ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ *

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۱۲ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا لُصْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۱۳- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسُّنُورِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ *

ہے۔

۱۵۱۳۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بلی کی قیمت سے اس لئے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہیں تیز بھی ہے، میں کہتا ہوں کہ کتے کے متعلق بھی یہی کہنا درست ہے، کیونکہ حضرت جابر نے دونوں کا حکم ایک ہی بیان فرمایا ہے، اور پھر زجر کا لفظ خود اس پر دل ہے، امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ بلی کی بیع جمہور علماء کرام کے نزدیک جائز ہے، اور اس کی قیمت بھی حلال ہے اور یہی قول حسن بصری، ابن سیرین، حکم، حماد، امام مالک، سفیان ثوری، امام ابو حنیفہ، قاضی ابویوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد، اور اسحاق کا ہے، اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی بیع کے متعلق جواز کا قول نقل کیا ہے، امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس بلی کی ہے جو کہ حملہ کرنے لگے، یا یہ کہ یہ ممانعت ابتداء اسلام میں تھی، پھر اس کی اجازت دے دی گئی، باقی صحیح بات وہی ہے جو ہم نے امام نووی کی عبارت سے نقل کر دی (عمدة القاری جلد ۱۳ ص ۶۰)

(۱۹۸) بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ *

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ *

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَقْتُلَ *

باب (۱۹۸) کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کا منسوخ ہونا اور اس چیز کا بیان کہ شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتے کا پالنا حرام ہے۔

۱۵۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۵۱۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا اور پھر آپ نے مدینہ کے اطراف میں کتوں کے مارنے کے لئے لوگ روانہ فرمائے۔

۱۵۱۶۔ حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، اسماعیل بن امیہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا تھا تو شہر مدینہ اور اس کے

۱۵۱۶- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمِّيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ

الْكِلَابِ فَتَنْبِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَمَا نَدَعُ
كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّىٰ إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الثَّرِيَّةِ مِنْ
أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتَّبِعُهَا *

اطراف کے کتوں کا پیچھا کیا گیا، اور ہم نے کوئی کتا نہیں چھوڑا،
کہ جسے مار نہ ڈالا ہو، یہاں تک دیہات والوں کا دودھ والی اونٹنی
کے ساتھ جو کتا رہتا تھا وہ بھی ہم نے مار ڈالا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہئے اور امام الحرمین فرماتے ہیں کہ پہلے
کتوں کے مار ڈالنے کا حکم ہوا تھا اور پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے کتوں کے مارنے سے منع فرمادیا۔

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ
بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ
مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ
كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ
زَرْعًا *

۱۵۱۷- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مار
ڈالنے کا حکم فرمایا، مگر شکار کا کتا، یا بکریوں کا کتا اور جانور کی
حفاظت کا کتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت
کیا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کھیت کے کتے کو
بھی مستثنیٰ کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

(فائدہ) یعنی انہیں کھیت کی حفاظت ضروری تھی، اس لئے اس کا حکم انہوں نے معلوم کر کے یاد رکھا اور کھیتی کے کتے کے متعلق بکثرت
روایات میں استثناء موجود ہے، جو دیگر صحابہ کرام سے مروی ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس قسم کے کتے کام کے ہیں، اس لئے ان کی بیچ بھی
درست ہے جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، اور بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے۔

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي
خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ
مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدُمُ
مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ
بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

۱۵۱۸- محمد بن احمد بن ابی خلف، روح (دوسری سند) اسحاق بن
منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ کوئی عورت
جنگل سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے، پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے مارنے سے منع کر دیا،
اور فرمایا کہ ایک سخت سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نشان
ہوں، اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۵۱۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

۱۵۱۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو التیاح،
مطرف بن عبد اللہ، حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کے

مارڈالنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا کتے لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں، چنانچہ پھر شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دے دی۔

۱۵۲۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر (پانچویں سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور ابن ابی حاتم نے اپنی روایت میں یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیتی کے کتوں کی اجازت دی ہے۔

۱۵۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی کتہ پالا، علاوہ اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لئے ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوتا رہے گا۔

۱۵۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر سفیان، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے اور کوئی کتہ پالا تو اس کے ثواب میں ہر روز دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب، اور قتیبہ ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سوائے شکار یا چوپایوں کے حفاظت کرنے والے کتے کے اور

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِی کَلْبِ الصَّیْدِ وَکَلْبِ الْغَنَمِ *

۱۵۲۰۔ وَحَدَّثَنِیْہِ یَحْیٰی بْنُ حَبِیْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ کُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِی حَدِیْثِہِ عَنْ یَحْیٰی وَرَخَّصَ فِی کَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّیْدِ وَالزَّرْعِ *

۱۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ اقْتَنٰ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِہِ کُلَّ یَوْمٍ قِیرَاطًا *

۱۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِي شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ مَنْ اقْتَنٰ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِہِ کُلَّ یَوْمٍ قِیرَاطًا *

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَیَحْیٰی بْنُ اَیُّوبَ وَقُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَحْزَوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ دِینَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

کوئی کتابالا تو ہر روز اس کے ثواب میں سے دو قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی۔

۱۵۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، محمد بن ابی حرمہ، سالم، بن عبد اللہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے علاوہ مویشیوں کی حفاظت کے یا شکار کے کتے کے اور کوئی کتابالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کھیتی کا کتا بھی شامل ہے۔

۱۵۲۵۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، حنظلہ بن ابی سفیان سالم، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتابالا تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کا بھی استثناء فرماتے تھے اور ان کا کھیت بھی تھا۔

۱۵۲۶۔ داؤد بن رشید، مروان بن معاویہ، عمرو بن حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھروالوں نے حفاظت کے لئے یا شکاری کتے کے علاوہ اور کوئی کتابالا تو یومیہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۱۵۲۷۔ محمد بن ثنی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابو الحکم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیت کے کتے یا بکریوں کے

وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *
۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ *

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ *

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ شَرَارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *
 کتے یا شکار کے کتے کے علاوہ کسی دوسرے کتے کو پالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسی روایت میں ایک قیراط کا ذکر ہے اور کسی میں دو کا شاید مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اگر پالے تو دو قیراط کم ہوں گے اور مدینہ کے علاوہ اور کسی مقام پر پالے تو ایک قیراط کی کمی ہوگی اور بعض حضرات نے فرمایا، یہ اختلاف کتوں کی قسم کی بنا پر ہے، کہ موذی کتے کے پالنے سے دو قیراط کی کمی ہوگی، ورنہ ایک قیراط کم ہوگا، میں کہتا ہوں یا یہ پالنے والے کی نیت کے اعتبار سے ہے اگر نیت اس کی بری ہے، تو پھر دو قیراط کم ہوں گے اور اگر کوئی خاص نیت نہیں تو پھر ایک قیراط کم ہوگا اور قیراط کی تفسیر بعض روایات میں احد پہاڑ کے برابر آئی ہے۔

۱۵۲۸۔ ابوالطاهر اور حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایسا کتا پالا کہ جونہ شکاری ہو، اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کی حفاظت کے لئے ہو تو روزانہ اس کے اجر میں سے دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی، ابوالطاهر کی روایت میں زمین کا تذکرہ نہیں۔

۱۵۲۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ *

۱۵۲۹۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت یا شکاری یا کھیتی کے کتے کے علاوہ کوئی دوسرا کتا پالا تو یومیہ اس کے اجر میں سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے سامنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہؓ پر رحم کرے وہ کھیت والے تھے۔

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ *

۱۵۳۰۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیتی یا ریوڑ

۱۵۳۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ
كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ *

۱۵۳۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ
حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ
مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ *

۱۵۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ
بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ
وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شُوعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا
لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ
كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي

کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتہا تو روزانہ اس کے عمل میں
سے ایک قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

۱۵۳۱- اسحاق بن ابراہیم، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن
ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۲- احمد بن منذر، عبدالصمد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر سے
اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۵۳۳- قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اسماعیل بن سمیع،
ابورزین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شکاری کتے یا بکریوں کی
حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتہا تو روزانہ اس کے
عمل میں سے ایک قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی (۱)۔

۱۵۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، یزید بن خصفہ، سائب بن یزید،
سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ قبیلہ شوعۃ کے
آدمیوں میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اصحاب میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص
کتا پالے کہ وہ اس کے کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے کام
میں نہ آئے تو ہر روز اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی
ہوتی رہے گی، سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے
سفیان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱) شکار، حفاظت وغیرہ کی ضرورت کے بغیر کتے کو پالنے میں خسارہ ہی خسارہ ہے کہ رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس شخص کے
اعمال میں کمی ہوتی ہے، پالنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کتے کے لعب کے لگنے سے کپڑوں کے نیچے ہونے کا
احتمال رہتا ہے۔

وَرَبُّ هَذَا الْمَسْجِدِ *

و آلہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے فرمایا، جی ہاں! قسم ہے اس مسجد کے پروردگار کی۔

۱۵۳۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل، یزید بن خضیفہ، سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سفیان بن ابی زہیر شنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب (۱۹۹) پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے۔

۱۵۳۶۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے ہیں، ابو طیبہ نے آپ کے پچھنے لگائے، اور آپ نے اسے دو صاع اناج دینے کا حکم دیا، آپ نے اس کے گھر والوں سے بات کی تو انہوں نے اس کا حصول کم کر دیا، اور آپ نے فرمایا، انہیں ان چیزوں سے جن سے تم دوا کرتے ہو پچھنے لگوانا ہے، یا یہ کہ تمہاری دواؤں میں بہتر دوا ہے۔

۱۵۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے حسب سابق روایت بیان کی، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ افضل ان چیزوں میں سے جن سے تم دوا کرتے ہو پچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے، لہذا اپنے بچوں کا حلق دبا کر انہیں تکلیف نہ دو۔

(فائدہ) عود ہندی گرم خشک ہے، معدہ، دل اور دماغ کو فائدہ دیتی ہے، اور سرد بیماریوں میں نہایت ہی مفید ہے، اور خصوصیت کے ساتھ حق کی بیماری میں اس کا کھلانا لگانا کافی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۳۸۔ احمد بن حسن بن خراش، شہابہ، شعبہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنْبِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۱۹۹) بَاب حِلِّ أَجْرَةِ الْحِجَامَةِ *

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحِجَامِ فَقَالَ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاحِمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَسَمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاஜِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ *

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحِجَامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمْرِ *

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَمَّ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ
بَصَاعٍ أَوْ مُدًّا أَوْ مُدَّتَيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ
ضَرِيَّتِهِ *

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وَهْبِ
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ
وَأُعْطِيَ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ *

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ حَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدَ لَبْنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ
ضَرِيَّتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۰۰) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ *

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْنَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللَّهَ
سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ
فَلْيَبِيعْهُ وَلْيَسْتَفِمْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَذْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ

بلایا، چنانچہ اس نے آپ کے پچھنے لگائے، اور آپ نے ایک
صاع یا ایک مد یا دو مد گیہوں اسے دینے کے متعلق فرمایا، اور اس
کے بارے میں گفتگو فرمائی، تو اس کا محصول گھٹا دیا گیا۔

۱۵۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور
ناک میں دوا ڈالی۔

۱۵۴۰- اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،
عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بنی بیاضہ کے ایک غلام نے پچھنے لگائے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی مزدوری دے دی اور
اس کے مالک سے بات کی تو اس نے اس کا محصول کم کر دیا اور
اگر پچھنے لگانے کی مزدوری حرام ہوتی تو آپ اسے کبھی بھی نہ
دیتے۔

باب (۲۰۰) شراب کی بیع حرام ہے!

۱۵۴۱- عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد الا علی بن عبد الا علی،
ابو ہمام، سعید جریری، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور آپ مدینہ منورہ میں خطبہ فرما رہے
تھے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ فرماتا ہے،
اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کوئی حکم جلدی نازل
فرمادے، لہذا جس کے پاس اس میں سے کچھ ہو، وہ اسے
فروخت کر دے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے، حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں چند
ہی روز ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَبِيعُ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ
النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ
فَسَفَكُوهَا *

ارشاد فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، لہذا جسے
حرمت کی یہی آیت معلوم ہو جائے اور اس کے پاس شراب میں
سے کچھ ہو تو نہ اس کو پیئے اور نہ ہی فروخت کرے، ابو سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے پاس
شراب تھی، وہ اسے مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت تک شراب حرام نہ تھی، لوگ پیا کرتے تھے، بعض
حضرات نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی، یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ لَخَ اس میں فائدہ بہت کم اور نقصان
بہت زیادہ ہے، مگر اس سے لوگوں نے شراب پینا نہیں چھوڑا، تب دوسری آیت نازل ہوئی کہ ”لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى“ اس
کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ شراب کو کلی طور پر حرام کر دے چنانچہ ایسا
ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم قطعی نازل فرما کر شراب کی کلی طور پر حرمت بیان کر دی، چنانچہ باجماع علمائے کرام شراب کا پینا حرام ہے، کسی
بھی حالت میں اس کی خرید و فروخت درست نہیں، اور ابن سعد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شراب کی حرمت ۲ھ میں غزوہ احد کے بعد نازل
ہوئی ہے (عمدة القاری جلد ۱۳ ص ۱۲)

۱۵۴۲- سويد بن سعيد، حفص بن ميسرة، زيد بن اسلم،
عبد الرحمن بن وعلہ، حضرت عبد اللہ بن عباس، (دوسری
سند) ابو الطاہر ابن وہب، مالک بن انس، زيد بن اسلم،
عبد الرحمن بن وعلہ سبائی مصری سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
انگور کے شیرے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شراب کی ایک مشک لے کر
آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم
نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے، اس نے کہا
نہیں، اس کے بعد اس نے دوسرے آدمی کے کان میں کوئی
بات کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے
دریافت کیا، کہ تو نے کیا بات کہی ہے، وہ بولا کہ میں نے اس
شخص کو اس کے بیچنے کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس نے
اس کا پینا حرام کیا ہے، اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام کر
دیا ہے، یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ
وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ
أَنْسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ السَّبَّائِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ
سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِيِمْتَ
أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ
فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا
حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا
فِيهَا *

اس میں تھادہ سب بہہ گیا۔

۱۵۴۳۔ ابو لظاہر، ابن وہب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن وعلہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۴۔ زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم، زہیر، جریر، منصور، مسروق ابی الضحیٰ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، اور صحابہ کو پڑھ کر انہیں سنایا، اور پھر آپ نے ان کو شراب کی تجارت سے منع فرمادیا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت تو سورہ مائدہ میں ہے اور وہ رہا کی آیت جو کہ سورہ بقرہ میں ہے اس سے بہت پہلے نازل ہوئی ہے، تو ممکن ہے کہ تجارت کی ممانعت حرمت کے بعد آپ نے بیان فرمائی ہو، یا یہ کہ آپ نے ان آیت کے نزول پر بھی تجارت خمر کی حرمت کو بیان کر دیا، تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے، واللہ اعلم۔

۱۵۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات جو کہ ربیع یعنی سود کے بارے میں ہیں، نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو بھی (پھر دوبارہ) حرام کر دیا۔

باب (۲۰۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع حرام ہے!

۱۵۴۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، عطاء بن ابی

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ*

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ*

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْنِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ*

(۲۰۱) بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ*

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

رباع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے، دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے، اس لئے کہ وہ تو کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور کھالوں پر لگائی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں (چراغ جلاتے ہیں) آپؐ نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے، پھر اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کیا تو اس کو انہوں نے پگھلایا اور بیچ کر اس کی قیمت کھا گئے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُذْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شَحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاغَوْهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ *

(فائدہ) جمہور علماء کرام کے نزدیک مردار کی چربی سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ ممانعت مطلق ہے، مگر جس کی تخصیص فرمادی گئی ہے سو اس کا حکم جدا ہے، جیسا کہ کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اب اگر گھی یا تیل نجس ہو جائے، تو اس کی روشنی کرنا جائز ہے، اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہی مسلک امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور ثوری اور بہت سے صحابہ کرام کا ہے اور حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابو موسیٰؓ، قاسم بن محمدؓ، سالم بن عبد اللہؓ سے یہی چیز منقول ہے۔

اور اس چیز پر اجماع ہے کہ مردار اور بتوں اور شراب اور سور کا بیچنا حرام ہے اور ان کی قیمت کے متعین کرنے میں اضاعت مال ہے، اور شریعت نے اضاعت مال سے منع کیا ہے اور یہی حکم صلیب کا ہے۔

ابن منذر فرماتے ہیں کہ کافر کی لاش کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا فروخت کرنا درست نہیں، امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس حکم میں مسلم اور کافر کی لاشیں برابر ہیں، مسلم کی لاش کی بیع اس کی شرافت اور بزرگی کی بناء پر اور کافر کی نجاست کی بناء پر درست نہیں ہے (عمدة القاری جلد ۲ نووی جلد ۲ ص ۳۳)

۱۵۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابوسامہ، عبد الحمید بن جعفر، زید بن ابی حبیب عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا (دوسری سند) محمد بن ثنی، ضحاک ابو عاصم، عبد الحمید، یزید بن ابی حبیب، عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضُّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ

كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۱۵۴۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَى عُمَرُ أَنَّ سُمُرَةَ بَاعَ خُمْرًا فَقَالَ قَاتِلَ اللَّهُ سُمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا *

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا *

۱۵۵۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحْمَ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنہ اور لیث کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۵۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، طاووس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب پیچ کر ہے، تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی سمرہ پر مار پڑے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت نازل کرے، ان پر چربی کا کھانا حرام کیا گیا تو انہوں نے چربی کو پکھلایا، اور پھر اسے فروخت کیا (اور اس کی قیمت کو کھایا)

۱۵۴۹- امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم، عمرو بن دینار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

۱۵۵۰- اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور پھر اس کی قیمت کھائی (مطلب یہ کہ حرام چیز کی قیمت بھی حرام ہے)

۱۵۵۱- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک و برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تھی چنانچہ انہوں نے اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت کو کھالیا۔

(۲۰۲) بَابُ الرِّبَا *

باب (۲۰۲) سود کا بیان! (۱)

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ *

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْتِرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ يَبِيعِ الْوَرَقِ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ يَبِيعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعِهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ وَسَمِعْتُ أُذُنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۵۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر، برابر، کم زیادہ فروخت نہ کرو، اور چاندی چاندی کے بدلے میں فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر، کم زیادہ نہ کرو، اور ان میں سے کسی کو ادھار بھی فروخت نہ کرو۔

۱۵۵۳- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رحم، لیث، حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ بنی لیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، قتیبہ کی روایت میں ہے کہ یہ سن کر حضرت عبد اللہ چلے، اور نافع بھی ان کے ساتھ تھے اور ابن رحم کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر چلے، اور میں اور بنی لیث کا آدمی بھی ان کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ حضرت ابو سعید خدری کے پاس پہنچے، اور ان سے کہا کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہو کہ آپ نے چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر، برابر اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا ہے مگر برابر، برابر تو حضرت ابو سعید خدری رضی

(۱) ربا یعنی سود کی حرمت قرآن وحدیث میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔ قرآن کریم میں جس ربا کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو قرض دے کر واپس زیادہ لیا جائے۔ قرض دے کر واپس زیادہ لینا بہر حال حرام ہے چاہے قرض لینے والا اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لئے احتیاجی کے وقت قرض لے یا کاروبار میں اضافے کے لئے قرض لے دونوں صورتوں میں یہ سود حرام ہے اس لئے کہ ربا کی حقیقت دونوں صورتوں میں موجود ہے اور اس لئے بھی کہ کاروباری ضرورت کے لئے اور مال میں اضافے کے لئے قرض لینے کی مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھیں ان میں بھی ربا کو حرام قرار دیا گیا۔ لہذا آج کل بینکوں میں رائج سود جسے نفع (انٹرسٹ Interest) کا نام دیا جاتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کے لئے ملاحظہ ہو مکمل فتح الملہم ص ۷۵ ج ۱۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضُهُ عَنِّي بَعْضٌ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ *

اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا، اور ان کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرو، مگر برابر برابر اور نہ ہی کم یا زیادہ پر فروخت کرو، اور نہ ہی ادھار پر فروخت کرو، مگر ہاتھ در ہاتھ یعنی نقد بہ نقد فروخت کرو۔

۱۵۵۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید (تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن عدی، ابن عون، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں جس طرح کہ لیث حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت کرو، مگر وزن میں برابر برابر، اور پورا پورا ہو۔

۱۵۵۴ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بَنِي حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۱۵۵۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ *

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ربیع یعنی سود کی حرمت پر اہل اسلام کا اجماع ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”احل اللہ البیع و حرم الربوا“ اور احادیث بھی اس باب میں بکثرت موجود ہیں، کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رباعی حرمت پر چھ چیزوں کے اندر تصریح فرمادی ہے، سونا، چاندی، گہیوں اور جو، کھجور اور نمک، مگر بالان چھ چیزوں میں خاص نہیں ہے، بلکہ جس مقام پر عت حرمت پائی جائے گی، وہاں ربیع سود حرام ہو جائے گا، چنانچہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک علت حرمت وزن اور کیل اور جنس ہے، اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل ہے، اب اس بارے میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اشیاء ربویہ کی بیع دوسری اشیاء ربویہ کے ساتھ اگر علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے، مثلاً سونے کو گہیوں کے عوض میں فروخت کرنا، اور اگر دونوں کی جنس ایک ہی ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دونوں چیزیں درست نہیں ہیں، اور اگر اجناس مختلف ہو جائیں لیکن علت ایک ہی ہو، جیسا کہ سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرنا، یا گہیوں کو جو کے عوض فروخت کرنا، تو ادھار تو صحیح نہیں ہے، لیکن کمی بیشی کے ساتھ درست ہے، احقر نے یہ ایک قاعدہ کلیہ نقل کر دیا ہے، اب جزئی احکام کی تفصیل کے لئے علمائے حق کی طرف رجوع کیا جائے، واللہ اعلم بالصواب۔ (مترجم)

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ *

۱۵۵۶- ابو الطاہر اور ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، مخرمہ، بواسطہ اپنے والد سلیمان بن یسار، مالک بن ابی عامر، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے میں اور ایک درہم کو دو درہموں کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

(فائدہ) کیونکہ جنس ایک ہی ہے، اور اس صورت میں کمی بیشی دونوں حرام ہیں۔

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ ابْنِ الْحَدَّثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدِّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نَعْطِكَ وَرَقَّكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتُرَدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرَقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ *

۱۵۵۷- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن رمح، لیث، ابن شہاب، مالک بن اوس بن حدثنان بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون روپوں کو سونے کے عوض فروخت کرتا ہے، تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمیں اپنا سونا بتا، اور پھر جب ہمارا نوکر آئے گا تو ہم تمہارے روپے دے دیں گے تو حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا، ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے، یا سونا واپس کر دے، اس لئے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا ربا ہے، مگر دست بدست یعنی نقد بہ نقد، اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنا ربا یعنی سود ہے، مگر دست بدست، اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا کھجور کے بدلے فروخت کرنا سود ہے، مگر دست بدست۔

۱۵۵۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۵۸- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، اسحاق، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مُسْلِمٌ بْنُ

۱۵۵۹- عبید اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں چند لوگوں کے حلقہ میں تھا، اور ان میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابوالاشعث

يَسَارَ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ
أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَحَانَا
حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا
غَرَاةَ وَعَبَى النَّاسِ مُعَاوِيَةَ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً
فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ
رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أُعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ
النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ
فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ
بِالتَّمْرِ وَالْمِنْحَ بِالْمِنْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا
بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى فَرَدَّ النَّاسُ
مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ
أَنَا مَا بَالُ رَجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ
وَنُصَحِّبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا
سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُمِرْتُ أَنْ
لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ
هَذَا أَوْ نَحْوُهُ *

آئے لوگوں نے کہا کہ، ابو الاشعث! وہ بیٹھ گئے، میں نے ان
سے کہا کہ تم میرے بھائی عبادہ بن صامت کی حدیث بیان
کرو، انہوں نے کہا، اچھا ہم نے ایک جہاد کیا، اور اس میں
حضرت معاویہ بن ابی سفیان سردار تھے، چنانچہ غنیمت میں
بہت سی چیزیں حاصل ہوئیں، ان میں ایک چاندی کا برتن بھی
تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو لوگوں
کی تنخواہوں پر اس کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور لوگوں نے
اس کے لینے میں جلدی کی، جب یہ خبر حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا
میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ
آپؐ نے سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے
ساتھ اور گیسوں کو گیسوں کے عوض اور جو کو جو کے بدلے، اور
کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع کیا ہے،
مگر برابر اور نقد نقد، سو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا،
یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا وہ واپس کر دیا، حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور
فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ
حدیثیں بیان کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں، ہم تو حضورؐ کی
خدمت میں حاضر رہے اور آپؐ کی صحبت میں رہے، پھر عبادہ
کھڑے ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اس کے بعد فرمایا ہم تو وہ
حدیثیں جو ہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سنی ہیں ضروری بیان کریں گے، اگرچہ معاویہ کو اچھا نہ لگے، یا
یہ فرمایا اگرچہ حضرت معاویہ کا اس میں اختلاف ہو، میں پرواہ
نہیں کرتا، اگرچہ ان کے ساتھ ان کے لشکر میں تاریک رات
میں نہ رہوں، حماد راوی نے یہی بیان کیا، یا اس کے ہم معنی۔

(فائدہ) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل کافی نہیں کیونکہ محض حضورؐ کی صحبت میں رہنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں۔

۱۵۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، حضرت
ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح

۱۵۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي
عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ

روایت کرتے ہیں۔

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان، خالد حذاء، ابو قلابة، اشعث، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سونے کو سونے کے ساتھ، اور چاندی کو چاندی کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے عوض، اور کھجور کو کھجور کے ساتھ اور نمک کو نمک کے ساتھ، برابر برابر، دست بدست فروخت کرو، مگر جب یہ قسمیں مختلف ہو جائیں، تو جس طرح (کم و بیش) تمہاری مرضی ہو، فروخت کرو، مگر نقدا نقد ہونا چاہئے۔

(فائدہ) ہم نوئی فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گیہوں اور جو جدا جدا قسم ہیں، شافعی، ابو حنیفہ اور فقہائے محدثین، مالک، لیث اور اکثر علماء مدینہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ اور چاندی چاندی کے ساتھ اور گندم گندم کے عوض، اور جو کو جو کے بدلے، اور کھجور، کھجور کے ساتھ، اور نمک، نمک کے ساتھ، برابر، برابر دست بدست، پھر اگر کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے، بہر صورت سود ہو گیا، لینے والا اور دینے والا دونوں اس میں برابر ہیں۔

۱۵۶۳۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، سلیمان ربیع، ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ برابر برابر اور حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِدَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ *

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ أَرَبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ *

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْجَنْطَةُ بِالْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدَا يَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ *

۱۵۶۴- ابو کریب، محمد بن العلاء، واصل بن عبد الاعلی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو زرعد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجور کو کھجور کے ساتھ اور گیہوں کو گیہوں کے عوض، اور جو کو جو کے ساتھ، اور نمک کو نمک کے ساتھ برابر برابر، دست بدست فروخت کرنا چاہئے سو جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہو گیا ہاں جب قسم بدل جائے۔

(فائدہ) تو پھر صرف کی زیادتی درست ہے، جیسا کہ پہلے مفصل لکھ چکا ہوں۔

۱۵۶۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدَا يَدٍ *

۱۵۶۵- ابو سعید اشج، محارب، فضیل بن غزوآن سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر اس میں دست بدست کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزِنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزِنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبَا *

۱۵۶۶- ابو کریب، واصل بن عبد الاعلی، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابن ابی نعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے ساتھ قول کر برابر، برابر اور ایسے ہی چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر فروخت کرو، سو جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو یہ سود ہے۔

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدرهم بالدرهم لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا *

۱۵۶۷- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن ابی تمیم، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے فروخت کرو، کہ ان میں کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اور درہم کو درہم کے عوض کہ ان دونوں میں بھی زیادتی نہ ہو۔

۱۵۶۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۶۸- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا، انہوں نے موسیٰ بن ابی تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكَ لِي وَرَقًا بِنَسِيبَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَحِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعَثُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعِ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا يَدًا بِلَا بَأْسٍ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيبَةً فَهُوَ رَبًّا وَاتَّزَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۵۶۹۔ محمد بن حاتم بن ميمون، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو المنہال بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے حج کے موسم تک یا حج کے زمانہ تک چاندی ادھار نیچی، چنانچہ وہ میرے پاس اس کی اطلاع کرنے آیا، میں نے کہا یہ چیز تو درست نہیں ہے اس نے کہا، میں نے بازار میں فروخت کی، تو کسی نے بھی اس چیز کے متعلق مجھ پر نکیر نہیں کی، چنانچہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم اس قسم کی بیع کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر ادھار ہو تو سود ہے اور تم زید بن ارقم کے پاس جاؤ، کیونکہ ان کی تجارت مجھ سے بڑی ہے میں ان کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا *

۱۵۷۰۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، حبیب، ابو منہال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کرو، کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہیں، میں نے حضرت زید سے پوچھا، انہوں نے کہا، حضرت براء سے پوچھو، وہ زیادہ جانتے ہیں، پھر دونوں نے کہا کہ حضور نے چاندی کو سونے کے عوض ادھار بیچنے سے منع کیا ہے۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا يَدًا فَقَالَ

۱۵۷۱۔ ابو الربیع عتکی، عباد بن عوام، یحییٰ بن ابی اسحاق، عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے ساتھ اور سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کرنے سے منع کیا، مگر برابر، برابر، اور آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح ہم چاہیں خریدیں، اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جس طرح ہم چاہیں خریدیں، ایک شخص نے ان سے دریافت کیا اور کہا کہ

هَكَذَا سَمِعْتُ *

۱۵۷۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۷۳ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْحَوَّلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تَبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنَزَعَ وَحَدَّثَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَا بِوزن *

۱۵۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُعَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَهَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بَانِي عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنِي عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ *

۱۵۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

نقد نقد، انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے اسی طرح سنا ہے۔
۱۵۷۲۔ اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح، معاویہ، یحییٰ بن کثیر، یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے، اور حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۵۷۳۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن ابی سرح، بن وہب، ابوبہانی خولانی، علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا، اس میں نگ اور سونا بھی تھا، اور وہ غنیمت کے مال میں سے تھا، جسے بیچا جا رہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سونے کے متعلق جو کہ قلابہ میں لگا ہوا تھا، حکم دیا اسے علیحدہ کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے عوض برابر، برابر فروخت کرو۔

۱۵۷۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابو شجاع، سعید بن یزید، خالد بن ابی عمران، حنش الصنعانی، فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ اشرفیوں میں خریدا، اس میں سونا اور نگ تھے، جب میں نے اس سے سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیوں سے زائد اس میں سے سونا نکلا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا جب تک کہ اس کا سونا جدا نہ کیا جائے، بیچا نہ جائے۔

۱۵۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن مبارک، سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ
ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي
حَنْشُ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبَايِعُ
الْيَهُودَ الْوُقُيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوِزْنٍ *

۱۵۷۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ قُرَّةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاوِرِيِّ
وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرَهُمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ
يَحْيَى الْمَعَاوِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنْشٍ أَنَّهُ قَالَ
كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةِ فَطَارَتْ لِي
وَلِأَصْحَابِي قِنَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرَقٌ وَحَوْهَرٌ
فَارْدَتْ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ
فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ
ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ
فَبِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا
يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ *

۱۵۷۶- قتیبہ، لیث، ابن ابی جعفر، جلاح، حنش صنعانی، فضالہ
بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ
سونے کا، دو دینار یا تین دینار میں یہود سے معاملہ کر رہے تھے،
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
سونے کو سونے کے ساتھ فروخت نہ کرو، مگر وزن میں
برابری کے ساتھ۔

۱۵۷۷- ابوالطاہر، ابن وہب، قرہ بن عبد الرحمن معافری اور
عمرو بن حارث، عامر بن حارث، عامر بن یحییٰ معافری، حنش
بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو میرے اور میرے ساتھیوں
کے حصے میں ایک ہار آیا، جس میں سونا، چاندی اور جواہرات
تھے، تو میں نے اسے خریدنا چاہا، چنانچہ میں نے حضرت فضالہ
بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا،
انہوں نے فرمایا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ، اور
اپنا سونا ایک پلڑے میں رکھ، پھر نہ لے، مگر برابر، برابر، اس
لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے،
آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس قیامت
کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نہ لے مگر برابر برابر۔

(فائدہ) احتیاط اور تقویٰ یہی ہے، باقی جب کسی چیز میں سونا یا چاندی لگی ہو تو اس سونے یا چاندی کو علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس چیز کی بیع
اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شے میں لگا ہے درست ہے اور اس سے کم یا برابری کے ساتھ بیع کرنا درست نہیں ہے۔

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ح وَ
حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ
بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ
أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعٍ قَمْحٍ فَقَالَ بَعُهُ ثُمَّ اشْتَرِي بِهِ
شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضُ

۱۵۷۸- ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، عمرو (دوسری
سند) ابوالطاہر، ابن وہب عمرو بن حارث، ابوالنضر، بسر بن
سعید، معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو ایک صاع گندم دے کر
بھیجا اور اس سے کہا، کہ اسے بیچ کر جو لے آنا، چنانچہ وہ غلام چلا
گیا اور ایک صاع جو اور کچھ زائد لے کر آگیا، جب وہ غلام
حضرت معمر کے پاس واپس آیا تو انہیں اس چیز کی اطلاع دی،

صَاعٌ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ
مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ
إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ
مِثْلًا بِمِثْلِ قَالَ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ
لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ
يُضَارِعَ*

معمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جاؤ اور واپس کر کے آؤ،
اور نہ لو، مگر برابر برابر، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ، آپؐ فرما رہے تھے کہ اناج کو
اناج کے عوض برابر برابر فروخت کرو، اور ان دونوں ہمارا اناج
(طعام) جو تھا، ان سے کہا گیا کہ جو اور گیہوں تو ایک قسم نہیں
ہیں، انہوں نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک ہی جنس
کا حکم نہ رکھتے ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کا یہ مسلک ہے کہ گیہوں اور جو علیحدہ علیحدہ قسم ہیں تو ان میں کمی بیشی درست ہے، چنانچہ ابو داؤد
ورنسائی میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گیہوں کو
جو کے بدلے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر بن عبد اللہ کی روایت میں جو نہ کو رہے تو یہ
ان کا تقویٰ اور احتیاط ہے، واللہ اعلم۔

۱۵۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ
قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ
الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا
سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ
فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْرٍ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْتَ تَمْرَ
خَيْرٍ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا
وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمِيهِ
مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ*

۱۵۷۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد المجید
بن سہیل بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ اور
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بنی عدی انصاری میں سے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر
بھیجا، وہ حبیب (عمدہ قسم کی) کھجور لے کر خدمت ہوا، تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ
کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہوئی ہیں، اس نے عرض کیا،
خدیج بن عامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کھجور کا
ایک صاع خراب کھجوروں کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں،
اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایسا
مت کرو لیکن برابر برابر، یا ایک قسم کی کھجوروں کو فروخت
کرو، اس کی قیمت کے عوض دوسری خرید کر لو اور وزن کے لحاظ
سے بھی برابر کے ساتھ فروخت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس عامل کو برابر یعنی سود کی حرمت کا علم نہ ہوگا، بدیں وجہ انہوں نے ایسا کیا۔

۱۵۸۰- یحییٰ بن یحییٰ، مالک عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن
بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ

عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ حَنِيبٍ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُ
تَمْرٍ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ
بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْحَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ اتَّبَعَ
بِالذَّرَاهِمِ حَنِيبًا *

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا، وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی قسم کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دو صاع کے بدلے، اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایسا مت کرو، بلکہ خراب کھجوروں کو روپوں کے بدلے فروخت کرو اور پھر ان روپوں سے عمدہ کھجوریں خرید کر لو۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا
عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ
سَلَامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَاثِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا
سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِي فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا
فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبَعْتُ مِنْهُ
صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ أَوْهَ عَيْنُ
الرَّبِّ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ
التَّمْرَ فَبَعْهُ بَيْنِمْ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ
سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ *

۱۵۸۱- اسحاق بن منصور، یحییٰ بن صالح وحاظی، معاویہ بن سلام (دوسری سند) محمد بن سہل تمیمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عقبہ بن عبد الغافر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی کھجور لے کر آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، کہ یہ کھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میرے پاس خراب قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے ان کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے لئے خریدا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افسوس یہ تو عین سود ہے، یا ایسا مت کرو، لیکن جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اپنی کھجوریں فروخت کر دو، اور پھر اس کی قیمت کے بدلے میں دوسری کھجوریں خرید کر لو، ابن سہیل راوی نے اپنی روایت میں ”عند ذلک“ کا لفظ بیان نہیں کیا ہے۔

۱۵۸۲- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

۱۵۸۲- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابو قزعة باہلی،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ
الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَتَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ
مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ بَعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ هَذَا الرِّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ يَبْعُوا تَمْرَنَا
وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا *

ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک قسم کی کھجور لائی گئی آپ
نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے، ایک شخص نے
عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے اپنی کھجور
کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو عین ربا اور سود ہے، پہلے ہماری
کھجوریں فروخت کر دو، اور اس کے بعد اس کی قیمت میں سے
ہمارے لئے کھجوریں خرید لو۔

۱۵۸۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُزَرِّقُ تَمْرَ
الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ
بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي
حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ *

۱۵۸۳۔ اسحاق بن منصور، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، یحییٰ،
ابو سلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زمانہ میں جمع کھجوریں ملتی تھیں، اور اس میں ہر
ایک قسم کی کھجوریں ملی رہا کرتی تھیں تو ہم اس کے دو صاع ایک
صاع کے عوض بیچ دیا کرتے تھے، اس چیز کی اطلاع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع
ایک صاع کے عوض نہ بیچو، اور نہ دو صاع گندم ایک صاع کے
بدلے فروخت کرو، اور نہ ایک درہم دو درہم کے عوض۔

۱۵۸۴ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدًا
بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا
سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ
الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ
بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا
يُفْتِيكُمْوَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ
فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ

۱۵۸۴۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، سعید جریری، ابونضرہ
بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے بیچ صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ
نقد نقد، میں نے عرض کیا، جی ہاں! انہوں نے فرمایا، پھر کوئی
مضائقہ نہیں ہے، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے بیچ صرف کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا،
کیا نقد نقد! میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا تو پھر کوئی حرج
نہیں، حضرت ابوسعید نے کہا، کیا ابن عباس نے یہ کہا ہے ہم
انہیں لکھیں گے، وہ تمہیں ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور بولے

فِي تَمْرٍ أَرْضَيْنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ
فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ
أَضَعَفْتَ أُرَيْيْتَ لَمْ تَقْرَبِينَ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ
تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنْ
التَّمْرِ *

خدا کی قسم! بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس کھجوریں لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کھجوروں
کو نیا سمجھا، آپؐ نے فرمایا یہ ہماری زمین کی کھجوریں تو نہیں
ہیں، انہوں نے عرض کیا کہ اس سال ہماری زمین کی کھجوروں
میں کچھ نقص تھا، تو میں نے یہ کھجوریں لے لیں، اور اس کے
بدلہ میں کچھ زائد کھجوریں دے دیں، آپؐ نے فرمایا تو نے
زائد دیں تو سود دیا، اب اس کے قریب ہر گز نہ جانا جب تم کو
اپنی کھجوروں میں کچھ نقص معلوم ہو تو انہیں بیچ ڈالو، اور ان کی
قیمت سے جو نئی کھجوریں پسند ہوں وہ خرید لو۔

۱۵۸۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن علی، داؤد، ابو نصرہ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو
انہوں نے اس میں کچھ قباحت نہیں سمجھی، تو پھر میں حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان سے
دریافت کیا، انہوں نے فرمایا جو زیادہ ہو، وہ سود ہے، میں نے
اس چیز کا حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے سننے کی وجہ سے انکار کیا، وہ بولے میں تجھ سے اور کچھ نہیں
بیان کروں گا مگر جو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے، آپؐ کے پاس ایک کھجوروں والا عمدہ
کھجوروں کا ایک صاع لے کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھجوریں اسی رنگ کی تھیں، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا،
یہ کھجوریں کہاں سے لایا ہے، وہ بولا کہ میں دو صاع دوسری
کھجوروں کے لے کر گیا، اور ان کے بدلے ایک صاع ان
کھجوروں کا لیا، کیونکہ اس کا نرخ بازار میں اتنا ہے اور اس کا نرخ
ایسا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تیری
خرابی ہو تو نے سود دیا، جب وہ ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجوریں کسی
اور شے کے عوض فروخت کر دے، پھر اس شے کے عوض
جس قسم کی کھجوریں تو خریدنا چاہے خرید لے، ابو سعید نے

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ
يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ
رَبًّا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ
إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ
طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا اللَّوْنُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ
بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا
وَسِعْرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ أُرَيْيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ
تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ
رَبًّا أَمْ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ
فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو
الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ

فَكَرِهَهُ*

فرمایا تو کھجور کو کھجور کے عوض بیچنا یہ سود کا زائد باعث ہے، یا چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا، ابو نصرہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اس سے روک دیا، اور ابن عباس کے پاس نہیں آیا، پھر ابو صہباء نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق مکہ میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

(فائدہ) پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ مسلک تھا کہ جب بیع نقد نقد ہو تو کی بیشی سود نہیں ہے مگر پھر ان دونوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے قول سے رجوع فرمایا، اور ایک جنس میں کم و بیش میں فروخت کرنے کی حرمت کے قائل ہو گئے، اسی کا نام تو ایمان ہے، آج کل کے طریقہ پر تھوڑی ہے کہ جو منہ سے نکل گیا وہ من مانی باتیں کرتے رہے، اور بے چارے سادہ حضرات کو جو ان سے روکیں اور منع کریں انہیں کافر بتلاتے رہیں لیکن کوئی تعجب نہیں، یہ بھی فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور گمراہیوں میں سے ایک زبردست گمراہی ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔ آمین۔

۱۵۸۶۔ محمد بن عبد اور محمد بن حاتم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ دینار، دینار کے بدلے، اور درہم، درہم کے بدلے، برابر برابر، سو جس نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے، میں نے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو کچھ اور بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، اور ان سے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو، تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یا اس کے بارے میں کچھ قرآن کریم میں پایا ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے نہ اس کے بارے میں اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے، لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ربیع یعنی سود ادھار میں ہے۔

۱۵۸۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَالْقَظُّ لِبْنِ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدرَّهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلِ مَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشْيَاءَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ*

۱۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ابن

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سودا دھار ہے۔

۱۵۸۸۔ زہیر بن حرب، عفان (دوسری سند) ابن حاتم، بہز، وہیب، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نقد نقد میں سود نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی نے فرمایا کہ بعض حضرات نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت منسوخ ہے، اور اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ روایت متروک العمل ہے، یا یہ اموال ربویہ پر محمول ہے۔

۱۵۸۹۔ حکم بن موسیٰ، معقل، لوزاعی، عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے کہا کہ تم بیع صرف کے متعلق جو بیان کرتے ہو، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے، یا اللہ رب العزت کی کتاب میں کچھ پایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہرگز نہیں، میں تم سے ایسا ہرگز نہیں کہوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو، اور اللہ رب العزت کی کتاب کو تو اسے (کما حقہ) میں نہیں جانتا لیکن مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سودا دھار میں ہے، (نقد میں نہیں)

وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرَّبَا فِي النَّسِيفَةِ *

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبًّا فِيمَا كَانَ يَدًا بَيْدًا *

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَغْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَغْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَّا إِنَّمَا الرَّبَا فِي النَّسِيفَةِ *

(فائدہ) یعنی میں نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی کہ آپ کی ذات بابرکات کی طرف سے منسوب کروں، اور نہ قرآن کریم میں اس کے متعلق کوئی حکم دیکھا کہ اس سے ثابت کر دوں (سبحان اللہ) یہ تو آج کل کے بعض لوگوں کا کام ہے کہ ہر ایک بات بے چارے قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ (مترجم)

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّقْطُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَأَلَ شَيْبَاكَ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدِيهِ قَالَ إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا *

۱۵۹۰۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان، جریر، مغیرہ، شباک، ابراہیم علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اور سود کا حساب لکھنے والے پر، اور اس کے گواہوں پر تو انہوں نے فرمایا کہ ہم جتنی حدیث سنتے ہیں، اتنی ہی بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ *

۱۵۹۱۔ محمد بن صباح اور زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے لکھنے والے، اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ باطل اور حرام امور میں مدد کرنا بھی حرام ہے۔

(۲۰۳) بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ *

باب (۲۰۳) حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کا ترک کر دینا۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْنَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرَعَى

۱۵۹۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، زکریا، شعبی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور نعمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا، آپ نے فرمایا یقیناً حلال بھی بین و ظاہر ہے، اور حرام بھی بین و ظاہر ہے، لیکن حلال اور حرام کے درمیان امور مشتبہ ہیں جنہیں بہت لوگ نہیں جانتے لہذا جو کوئی شبہات سے بچا، اس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا، اور جو شبہات میں پڑا وہ حرام (۱) میں بھی گرفتار ہوا جیسا کہ وہ چرانے والا جو حدود اور ہاڑ کے

(۱) مشتبہات میں مبتلا ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ وہ شخص حرام کے ارتکاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حَوْلَ الْجَمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ
مَبْلَكٍ جَمَى أَلَا وَإِنَّ جَمَى اللَّهِ مَحَارْمُهُ أَلَا وَإِنَّ
فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ
كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ
الْقَلْبُ *

چاروں طرف چراتا ہے قریب ہے کہ اس کے جانور باڑ اور
حدود کے اندر سے بھی چر جائیں آگاہ ہو جاؤ، کہ ہر ایک بادشاہ
کی ایک حد ہوتی ہے اور خبردار اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام
کردہ چیزیں ہیں جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک حصہ ہے اگر
وہ درست ہو گیا تو سارا بدن درست اور ٹھیک ہو گیا اور جب وہ
بگڑ جائے گا تو سارا جسم ہی بگڑ جائے گا، یاد رکھو کہ وہ گوشت کا
ٹکڑا اور حصہ قلب یعنی دل ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے، اور ان احادیث میں سے ہے کہ
جن پر اسلام کا دار و مدار ہے، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روح شریعت اور اصلاح ظاہر و باطن کو اس احسن
اسلوب کے ساتھ بیان فرمادیا کہ کوئی شعبہ بھی اس سے خارج نہیں رہا، یہی اس حدیث کے عظیم الشان ہونے کی سب سے بڑی اور بین
دلیل ہے، اور اسی حدیث پر عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے کیونکہ تقویٰ کے معنی بچنے کے ہیں چنانچہ جس وقت بندہ کو ان امور سے وقایت اور
حفاظت حاصل ہو جائے گی، اس وقت کہا جائے گا کہ یہ متقی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) اسحاق بن
ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح
روایت منقول ہے۔

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۵۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، ابو فروہ ہمدانی
(دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمن قاری، ابن
عجلان، عبدالرحمن بن سعید، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں، مگر
زکریا روای کی حدیث زیادہ کامل اور پوری ہے۔

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح وَ
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) امور مشتبہ کو کرنے کی جب عادت پڑ جاتی ہے تو دل میں ظلمت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پھر حرام میں مبتلا ہونے کا
بھی علم نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح جب کسی مشتبہ امر کے بارے میں اہل علم سے جائز ناجائز کی تعین کئے بغیر اسے کرے گا تو عین ممکن ہے کہ
کسی حرام کام کو بھی جائز سمجھ کر کر لے۔

اس حدیث میں جن امور کو مشتبہات فرمایا گیا ہے ان سے کون سے امور مراد ہیں؟ اس بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ امور جن کے
بارے میں حلت و حرمت کے دلائل متعارض ہوں، (۲) وہ امور جنہیں شریعت میں مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے، (۳) وہ مباح امور جو
کسی گناہ تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہوں۔

وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّا
أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ *

۱۵۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي
عَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنَالٍ عَنْ
عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
نُعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ بْنَ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْطُبُ النَّاسَ
بِحِمَصٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنٌ
فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ إِلَى
قَوْلِهِ يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ *

(۲۰۴) بَابُ بَيْعِ الْبَعِيرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوبِهِ *
۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرِ حَدَّثَنِي
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى حِمَلٍ لَهُ
قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ
سِيرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بَعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ
قَالَ بَعْنِيهِ فَبَعْنُهُ بِوَقِيَّةٍ وَاسْتَنْبَيْتُ عَلَيْهِ حُمَانَهُ
إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَثْنَيْتُهُ بِالْحِمَلِ فَتَقَدَّسَنِي
ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثْرِي فَقَالَ أَتُرَانِي
مَا كَسَبْتَ لَأَخُذَ حِمْلِكَ أَخُذَ حِمْلِكَ
وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ *

۱۵۹۵۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث
بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہنال، عون بن عبد اللہ،
عامر شعبی، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان
بن بشیر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا، اور وہ لوگوں کو حِمَص میں خطبہ دے
رہے تھے، اور اس میں فرما رہے تھے کہ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حلال بھی
بین اور ظاہر ہے، اور حرام بھی کھلا ہوا ہے، پھر بقیہ حدیث آخر
لفظ ”یوشک ان يقع فیہ“ تک بیان کی جیسا کہ زکریا نے شعبی
سے بیان کی ہے۔

باب (۲۰۴) اونٹ بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا۔
۱۵۹۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد زکریا، حضرت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ
اپنے ایک اونٹ پر جا رہے تھے، وہ تھک گیا تو انہوں نے اسے
آزاد کر دینا چاہا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے، آپ نے میرے لئے
دعا فرمائی، اور اونٹ کو مارا، چنانچہ وہ ایسا تیز چلا کہ اس سے پہلے
کبھی نہیں چلا تھا، آپ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ ایک اوقیہ
(چاندی) میں بیچ ڈال، میں نے عرض کیا، نہیں (یہ تو آپ ہی
کا ہے) آپ نے پھر فرمایا، بیچ دے میں نے اسے ایک اوقیہ میں
بیچ دیا، اور اپنے گھریک سواری کی شرط کر لی، جب اپنے گھر پہنچ
گیا تو میں اونٹ آپ کی خدمت میں لایا، آپ نے فوراً مجھے
قیمت دیدی، میں لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیجا، اور
فرمایا، کیا میں تیرا اونٹ لینے کے لئے تجھ سے قیمت کراتا، اپنا
اونٹ لے جا اور یہ درہم بھی تیرے ہی ہیں۔

۱۵۹۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر سے

۱۵۹۷ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا

عَبَّاسِي يَغْيِي ابْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّاحَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِجٌ لِي قَدْ أَغْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ غَلِيلٌ قَالَ فَتَحَفَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ يَتَيْنُ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِجٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَمَعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرُهُ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأَذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأَذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبْكَرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَفِّي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهَدْ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومَ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لَتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۵۹۸۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، عثمان جریر، مغیرہ، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا، چنانچہ آپ مجھے ملے اور میری سواری میں پانی کا ایک اونٹ تھا، جو تھک گیا تھا اور بالکل چل نہیں سکتا تھا، آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا، میں عرض کیا، وہ بیمار ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے ہٹے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، چنانچہ پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا، پھر آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیا ہے، میں نے عرض کیا، آپ کی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہے، آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ بیچتا ہے، مجھے (انکار کرتے ہوئے) شرم آئی، اور ہمارے پاس اونٹ پانی لانے والا نہیں تھا، بالآخر میں نے عرض کیا جی ہاں! بیچتا ہوں، اور میں نے اونٹ کو اس شرط پر کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، فروخت کر دیا، پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، میں جلدی لوٹنے کی اجازت چاہتا ہوں، آپ نے مجھے اجازت دے دی میں لوگوں سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا، میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، انہوں نے مجھے ملامت کی (کہ گھر والے پریشان ہوں گے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے آپ سے واپسی کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا کس سے شادی کی ہے؟ کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا، بیوہ سے، آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، وہ تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کا انتقال ہو گیا

قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ *

ہے یا وہ شہید ہو گئے ہیں اور میری کٹی بہنیں ہیں، تو مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی ان کے برابر لے آؤں جو نہ انہیں ادب سکھائے اور نہ انہیں دہائے، اس لئے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ ان کی خبر گیری رکھے اور انہیں تمیز سکھائے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں صبح ہی کو اونٹ لے کر حاضر ہو گیا، آپ نے اس کی قیمت بھی مجھے دے دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔

۱۵۹۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا، چنانچہ حسب سابق روایت بیان کی، باقی اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا، میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے، آپ نے فرمایا، نہیں اسے میرے ہاتھ بیچ ڈال، میں نے عرض کیا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے، اس ایک اوقیہ کے عوض آپ یہ اونٹ لے لیجئے، آپ نے فرمایا، میں نے اسے لے لیا، اور تو اسی پر مدینہ تک پہنچ جائے گا، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اسے ایک اوقیہ سونا دے دو، اور کچھ زائد دو، تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونے کا دیا، اور ایک قیراط زائد دیا، میں نے کہا، یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد دیا ہے، وہ ہمیشہ میرے پاس رہنا چاہئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں چنانچہ وہ سونا ایک تھیلی میں میرے پاس رہا، یہاں تک کہ شام والوں نے یوم

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي بَغْنِي جَمَلَكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بَغْنِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بَغْنِيهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ أَعْطِهِ أَوْقِيَّةَ مِنْ ذَهَبٍ وَرَدَّهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أَوْقِيَّةَ مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِي كَيْسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ *

الحمرہ کو اسے چھین لیا۔

(فائدہ) یوم الحمرہ وہ دن ہے کہ جب یزید کی سلطنت میں شام والوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں کا خون بہایا تھا، اور یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں پیش آیا۔

اور جانور کی سواری کی شرط لگا کر خواہ مسافت قریب ہو، یا بعید، بیع صحیح اور درست نہیں ہے، امام اعظم ابو حنیفہ النعمان، اور امام محمد بن ادریس الشافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو یہ شرط منظور کر لی، تو آپ کا خریدنے کا ارادہ نہیں تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۶۰۰۔ ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد، جریری، ابو نصرہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی، اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹھونسادیا، اور پھر مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوار ہو جا، اور یہ بھی بیان کیا کہ آپ مجھے زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جاتے ”واللہ یغفر لک“ یعنی اللہ تیری مغفرت فرمائے۔

۱۶۰۱۔ ابوالریح عسکلی، حماد، ایوب، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرا اونٹ ست ہو گیا تھا، تو آپ نے اسے ٹھونسادیا، تو وہ کودنے لگا، چنانچہ اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا، تاکہ میں آپ کی بات سنوں، مگر اسے تھام نہ سکا تھا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آکر ملے، آپ نے فرمایا، اسے میرے ہاتھ بچا دے، چنانچہ میں نے اسے آپ کے ہاتھ پانچ اوقیہ میں بچا ڈالا، اور عرض کیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا، آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ، میں جب مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے ایک اوقیہ زیادہ کیا، اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔

۱۶۰۲۔ عقبہ بن مکرم عمی، یعقوب بن اسحاق، بشیر بن عقبہ، ابوالمتوکل الناجی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَمَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَتَخَسَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ *

۱۶۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَتَخَسَّهُ فَوُتِبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبَسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعِينِهِ فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَمِمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَرَادَنِي وَفِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي *

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَارِيًا وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَقَّيْتُ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْحَمْلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْحَمْلُ *

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوَقِيتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبَحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي *

۱۶۰۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَقِيتَيْنِ وَالْدَّرْهَمَ وَالْدَّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنَحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا *

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر جہاد کا تذکرہ کیا ہے، اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے جابر کیا تو نے قیمت پوری وصول کر لی، میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے، تیرے لئے قیمت بھی ہے اور اونٹ بھی ہے۔

۱۶۰۳۔ عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں خریدا، پھر جب آپؐ مقام صرار پر پہنچے تو آپؐ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس کے گوشت میں سے کھایا، پھر جب آپؐ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مجھے مسجد میں حاضر ہونے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، اور اونٹ کی قیمت مجھے وزن کر کے دی، اور میرے لئے زائد تولا۔

۱۶۰۴۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، محارب، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ کو نقل فرمایا ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وہ اونٹ اس قیمت پر خریدا جو کہ آپؐ نے متعین کی تھی، اور اوقیہ اور درہم کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، باقی یہ ہے کہ آپؐ نے ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم فرمایا، وہ ذبح کی گئی، اور اس کا گوشت سب میں تقسیم کر دیا گیا۔

۱۶۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

قَدْ أَخَذْتُ حَمْلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ
إِلَى الْمَدِينَةِ *

(۲۰۵) بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ
وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَّتِهِ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ *

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنُ سَرَّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ
إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ
بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا
إِلَّا خِيَارًا رِبَاعِيًّا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ
النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ
أَسْلَمَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ
أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً *

(فائدہ) حیوانات کا قرض لینا درست نہیں، اور یہ حدیث منسوخ ہے، اور نیز حدیث سے بہتر چیز واپس کرنے کا استحباب ثابت ہوا، اور
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے کہ آپ نے اموال صدقہ میں سے یہ اونٹ خرید کر دیا، لہذا اب کوئی اشکال باقی نہ
رہا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳)

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عُثْمَانَ
الْعَبْدِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہ میں نے تمہارا اونٹ چار دینار میں خرید لیا، اور تو اس پر مدینہ
تک سوار ہو کر جاسکتا ہے۔

باب (۲۰۵) جانور کو قرض لینا درست ہے اور
اس سے اچھا جانور واپس کرنا چاہئے۔

۱۶۰۶۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، مالک بن
انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابورافع بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ
کا بچہ قرض لیا، پھر جب آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے
تو آپ نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اونٹ
دینے کا حکم فرمایا، ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس لوٹ کر
آئے، اور عرض کیا کہ ان اونٹوں میں تو اس جیسا کوئی نہیں
ہے، مگر اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں، آپ
نے فرمایا اسے وہی دے دے، بہترین آدمی وہ ہے جو قرض کو
خوبی کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۰۷۔ ابوکریب، خالد بن مخلد، محمد بن جعفر، زید بن اسلم،
عطاء بن یسار، حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا ایک بچہ قرض
لے لیا تھا، پھر حسب سابق حدیث بیان کی ہے، اور اس میں یہ
ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جو
خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

(فائدہ) حیوانات کا قرض لینا درست نہیں، اور یہ حدیث منسوخ ہے، اور نیز حدیث سے بہتر چیز واپس کرنے کا استحباب ثابت ہوا، اور
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آ رہا ہے کہ آپ نے اموال صدقہ میں سے یہ اونٹ خرید کر دیا، لہذا اب کوئی اشکال باقی نہ
رہا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳)

۱۶۰۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ بن کہیل،
ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک
شخص کا قرض تھا، اس نے آپ سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا، تو

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق والے کو کہنے کی گنجائش ہے، پھر آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو، صحابہؓ نے عرض کیا، ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کہ وہی خرید کر اسے دے دو، اس لئے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمْ اشْتَرُوا لَهُ سِنًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

(فائدہ) یہ شخص یہودی مذہب تھا، لہذا قلعہ النودی وغیرہ (مترجم)

۱۶۰۹۔ ابو کریب، وکیع، علی بن صالح، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا تھا، اور پھر اس سے بہترین اونٹ قرض میں ادا کر دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا فَوْقَهُ وَقَالَ خَيْرُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً *

۱۶۱۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا، آپؐ نے فرمایا، اس سے بہتر اونٹ اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

۱۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقاضِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَقَالَ أَعْطَوْهُ سِنًا فَوْقَ سِنِهِ وَقَالَ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً *

باب (۲۰۶) جانور کو جانور کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیچنا درست ہے۔

(۲۰۶) بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جَنْسِهِ مُتَفَاضِلًا *

۱۶۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غلام آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی، آپؐ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اسے لینا آیا، تو

۱۶۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمَيْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَ حَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ

سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بَعْدَتَيْنِ أَسْوَدَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ *

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اسے میرے ہاتھ فروخت کر دے، چنانچہ آپ نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا، اس کے بعد پھر آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے تا وقتیکہ معلوم نہ کر لیتے کہ یہ غلام ہے (یا آزاد)۔

(فائدہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق تھا کہ جس سے بیعت کر لی پھر اسے مالک کے حوالے کرنا اچھا نہیں سمجھا، بلکہ خود خرید لیا اور اس سے اس قسم کی بیع کا جواز ثابت ہوا، جبکہ دست بہ دست ہوا اور اسی پر علماء کرام کا اجماع ہے اور یہی حکم تمام جانوروں کا ہے، اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اگر آپ کو یہ علم حاصل ہوتا تو پھر ہمیشہ تحقیق کرنے کی حاجت کیوں پیش آتی، علم غیب تو صرف صفت الہی ہے، باقی جن امور کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دے دیا وہ آپ کو حاصل ہے اور اس کا نام اطلاع غیب ہے نہ کہ علم غیب، قرآن و حدیث سے یہی چیز ثابت ہے اور یہی علمائے اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے، اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ اسلام میں بے شک غلامی ہے مگر اس قسم کی غلامی ہے کہ ان کو علماء، فقہاء اور محدثین بنایا جاتا ہے، اور فضیلت کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ ان کی تکمیل کر دی جاتی ہے، لہذا یہ غلام اس آزادی سے بدرجہ اولیٰ افضل و اشرف ہے۔

(۲۰۷) بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ *

باب (۲۰۷) رہن سفر و حضر میں ہر وقت جائز ہے۔

۱۶۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے انانج ادھار خریدا، پھر آپ نے اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ دی۔

۱۶۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا *

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ایک یہودی سے انانج خریدا، اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

۱۶۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، عبد الواحد بن زیاد، اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے بیع سلم میں رہن رکھنے کا تذکرہ ابراہیم نخعی کے پاس کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سے اسود بن یزید بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ

۱۶۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ

تعالیٰ عنہا روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ایک یہودی سے ایک معینہ مدت تک کے لئے اناج خرید اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھ دی۔

۱۶۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی ہے، باقی اس میں لوہے کی زرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

(فائدہ) رہن (گروی) سفر و حضر میں ہاتھ ملانے کرام جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۲۰۸) بیع سلم کا جواز۔

۱۶۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لئے پھلوں میں سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کھجور میں بھی سلم کرے تو کیل (ماپ) معلوم اور وزن معلوم میں مدت معینہ تک کرے۔

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیع شرائط مذکورہ فی الاحادیث کے ساتھ باتفاق علماء کرام جائز ہے۔

۱۶۱۷۔ شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابن ابی نجیح، عبد اللہ بن کثیر، ابوالمنہال، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ بیع سلم کیا کرتے تھے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ان سے فرمایا، جو بیع سلم کرے تو کیل معلوم اور وزن معلوم کے علاوہ اور کسی طرح نہ کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ *

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ *

(۲۰۸) بَابُ السَّلْمِ *

۱۶۱۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِذُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ *

(فائدہ) سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک متعین مدت ہوتی ہے، یہ بیع شرائط مذکورہ فی الاحادیث کے ساتھ باتفاق علماء کرام جائز ہے۔

۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ *

۱۶۱۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسماعیل بن سالم، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عبد الوارث کی روایت میں مذکور ہے، لیکن اس میں ”الی اجل معلوم“ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۶۱۹۔ ابو کریب، ابن ابی عمر، وکیع (دوسری سند) محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، ان ابی نجیح سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، جس طرح ابن عیینہ کی روایت میں مذکور ہے، اور اس میں ”الی اجل معلوم“ کا بھی تذکرہ ہے، یعنی مدت متعینہ کے لئے۔

باب (۲۰۹) قوت انسانی اور حیوانی میں اختکار کی حرمت۔

۱۶۲۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو کوئی اختکار کرے، وہ گنہگار ہے، حاضرین نے سعید بن مسیب سے کہا کہ تم اختکار کرتے ہو، تو حضرت سعید بولے کہ حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث بیان کر رہے ہیں وہ بھی اختکار کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اختکار کا معنی غلہ یا گھاس، دانہ وغیرہ ذخیرہ کر کے گرانی کے زمانے میں فروخت کرنے کے لئے رکھ چھوڑنا، یہ حرام ہے اور اگر اپنے گھر والوں کے لئے خوراک جمع کر کے رکھے تو یہ حرام نہیں، حضرت سعید اور حضرت معمر کا اختکار اسی قسم کا تھا، کذا قالہ الشافعی و ابو حنیفہ۔

۱۶۲۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، حاتم بن اسماعیل، محمد بن عجلان، محمد بن عمرو بن عطاء، سعید بن مسیب، حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اختکار (غلہ روک لینا) نہیں کرتا، مگر گنہگار۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ * ۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ * (۲۰۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْإِخْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ *

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَخْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَخْتَكِرُ *

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ *

۱۶۲۲۔ بعض اصحاب امام مسلم، عمرو بن عون، خالد بن عبد اللہ، عمرو بن یحییٰ، محمد بن عمرو، سعید بن مسیب، معمر بن ابی معمر (جو کہ بنی عدی بن کعب کے ایک فرد ہیں) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا، اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى *

(۲۱۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ *
۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسَّلْعَةِ مَنْحَقَةٌ لِلرَّبْحِ *

(فائدہ) یعنی قسمیں کھانے سے دکان تو خوب چلتی ہے، مگر برکت زائل ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ پھر نقصان کی صورت میں برآمد ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

۱۶۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب اور اسحاق بن ابراہیم ابو اسامہ، ولید بن کثیر، معبد بن کعب بن مالک، حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم خرید و فروخت میں بہت قسمیں کھانے سے باز رہو، اس لئے کہ وہ مال کو بکواتی ہیں، اور پھر اسے ختم کر دیتی ہے۔

۱۶۲۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ *

باب (۲۱۱) حق شفیعہ کا بیان۔

(۲۱۱) بَابُ الشُّفْعَةِ *

۱۶۲۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، حضرت جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی زمین یا باغ میں شریک ہو تو اسے بغیر اپنے شریک سے اجازت لئے ہوئے اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جب تک کہ جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے، شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق حاصل ہے، نیز شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اسباب وغیرہ میں شفعہ ثابت نہیں اور شریک کا لفظ عام ہے، مسلمان اور کافر سب کو شامل ہے، جیسا کہ مسلمان کو ذی پر شفعہ کے دعوے کا حق حاصل ہے، اسی طرح ذمی کو مسلمان پر حق حاصل ہے، یہی قول امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور جمہور علمائے کرام کا ہے اور اطلاع دینا مستحب ہے، اور اطلاع کے بعد اگر شریک نے اجازت دیدی تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۶۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر اور اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو حکم دیا ہے، خواہ زمین ہو یا باغ، ایک شریک کے لئے یہ چیز درست نہیں ہے کہ دوسرے کو اطلاع کئے بغیر ہی اپنا حصہ فروخت کر دے، پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے اگر چاہے لے لے اور اگر چاہے تو نہ لے، پھر اگر بغیر اطلاع کے فروخت کر دے تو وہ ساتھی (کسی دوسرے سے) زیادہ حق دار ہے۔

۱۶۲۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، ابن جریج، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے، زمین، گھر اور باغ میں ایک شریک کو دوسرے شریک کو اطلاع کئے بغیر اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے، اب وہ چاہے تو لے لے یا چھوڑ دے اور اگر اطلاع نہ دے تو شریک جب تک اسے اطلاع نہ ہو اس چیز کا زیادہ حقدار ہے (۱)۔

بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ *

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقَسَّمْ رَبْعَةٌ أَوْ حَاطِطٌ لَهَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *

۱۶۲۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رُبْعٍ أَوْ حَاطِطٍ لَهَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَغْرِضَ عَلَى شَرِيكَهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكَهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ *

(۱) حق شفعہ جس طرح شریک کو حاصل ہوتا ہے اسی طرح پڑوسی کو بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے۔ یہی رائے علمائے حنفیہ اور بہت سے دوسرے اہل علم کی ہے۔ ان حضرات کا استدلال متعدد احادیث ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مکتبہ فتح الملہم ص ۶۶۶ ج ۱۔

(۲۱۲) بَابُ غَرْزِ الْحَشَبِ فِي جِدَارِ
الْحَارِ *

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ
حَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا
لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَ بِهَا تَيْنَ
أَكْتَفِكُمْ *

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ
يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ كُنْهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اصح قول یہ ہے کہ یہ حکم استہابی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا (نووی جلد ۲ ص ۳۲)

(۲۱۳) بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَضَبِ
الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا *

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ شِبْرًا
مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ *

باب (۲۱۲) پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔

۱۶۲۸- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، اعرج، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی
گاڑنے سے منع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں یہ دیکھ رہا تھا، کہ
تم اس حدیث سے دل چراتے ہو، خدا کی قسم! میں اس حدیث کو
تم سے ضرور بیان کروں گا۔

۱۶۲۹- زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند)
ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند)
عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ
اسی طرح روایت منقول ہے۔

باب (۲۱۳) ظلم زمین وغیرہ کے غضب کر لینے
کی حرمت کا بیان۔

۱۶۳۰- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل
بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن، عباس بن سہل بن سعد
الساعدی، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
فحص ایک ہالشت بھر کسی کی زمین ظلماً دہالے گا تو اللہ رب
العزت قیامت کے روز (سزا دینے کے لئے) اسے سات
زمینوں کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

(فائدہ) امام نووی نے علماء کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ زمین کے سات طبقات ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ“ کے مطابق ہے، اب ممرثت کی تاویل کرنا اور اس سے سات اقلیم مراد لینا یہ سب تاویلات باطل ہیں۔

۱۶۳۱۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد بواسطہ اپنے والد، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اروی بنت اویس گھر کی زمین میں لڑی، انہوں نے کہا کہ جانے دو اور اسے دے دو، کیونکہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ جو آدمی بالشت بھر بھی زمین کسی کی ناحق دبائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا اسے طوق پہنائے گا، اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کی بیٹائی ختم کر دے، اور اس کی قبر اسی کے گھر میں بنادے، اروی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر اروی کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی تھی اور دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید کی بد دعا لگ گئی، چنانچہ ایک روز وہ اپنے گھر میں جا رہی تھی کہ گھر کے کنویں پر سے گزری اور اس میں گر گئی اور وہ اس کی قبر ہو گئی۔

۱۶۳۱ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَىٰ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ أُرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوقَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ إِن كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتَهَا عَمِيَاءَ تَتَمَسَّسُ الْجُدْرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا *

(فائدہ) معاذ اللہ ایذا رسائی کا یہی نتیجہ ہے، اس حدیث سے دریدہ وہ بن حضرات کو عبرت حاصل کرنا چاہئے، جو علماء دین اور متبعین سنت کی تکفیر کرتے، اور انہیں ایذا و تکالیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں۔

۱۶۳۲۔ ابوالربیع عتکی، حماد بن زید، ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید (جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین لے لی ہے، چنانچہ ان سے مروان بن حکم کے سامنے جھگڑا کیا، حضرت سعید بولے، بھلا میں اس کی زمین میں سے کچھ لے سکتا ہوں جب کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے یہ فرمان سن چکا ہوں، مروان نے دریافت کیا کہ تم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے کیا سن چکے ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوقَهُ إِلَى سَبْعِ

أَرْضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرَوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيْنَهُ هَذَا
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمَّ بَصَرُهَا
وَأَقْتَنَاهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ
بَصَرُهَا ثُمَّ بَيَّنَّا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ
وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ *

سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً
دبا لے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق
پہنائے گا، مروان بولا بس اس کے بعد میں آپ سے گواہ نہیں
مانگتا، حضرت سعید نے فرمایا، اے العالمین اگر یہ جھوٹی ہے تو تو
اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے، اور اسی کی زمین میں اسے
دے، راوی کہتے ہیں کہ اردوئی اندھی ہونے سے پہلے نہیں
مری، اور ایک روز وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ گڑھے میں
گر گئی اور وہیں مر گئی۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئاً مِنَ
الْأَرْضِ ظُلْماً فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ
أَرْضِينَ *

۱۶۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ہشام،
بواسطہ اپنے والد حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص ظلماً ایک بالشت
زمین کسی کی دبا لے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات
زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

۱۶۳۴- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ
أَحَدٌ شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا صَوَّقَهُ اللَّهُ
إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۶۳۴- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضر
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
کوئی شخص بالشت بھر زمین میں ناحق لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت
کے روز اس کو سات زمینوں (۱) کا طوق (گلے میں) پہنائے گا۔

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ
أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ
فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

۱۶۳۵- احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الصمد بن عبد الوارث،
حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، حضرت ابو سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے درمیان اور
ان کی قوم کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، تو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ
تمام قصہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

(۱) سات زمینوں کے طوق سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) جتنی زمین اس نے غصب کی ہوتا نکلا
ساتوں زمین سے میدان حشر کی طرف منتقل کرنے کا اسے مکلف بنایا جائے گا، (۲) غصب شدہ ساتوں زمین سے حصہ کو منتقل کرنے کا حکم ہو
گا پھر وہی اس کے گلے میں طوق بنادیا جائے گا، (۳) ساتوں زمین تک دھنسا دیا جائے گا تو اس دھنسانے کو طوق سے تعبیر فرمایا ہے۔

اے ابو سلمہ زمین سے بچے ہی رہو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک ہاشت بھر زمین کے لئے ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

۱۶۳۶۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، ابان، یحییٰ، محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور پہلے کی طرح روایت کیا۔

باب (۲۱۴) جب راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو تو پھر کتنا راستہ رکھنا چاہئے۔

۱۶۳۷۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، عبدالعزیز بن مختار، خالد حذاء، یوسف بن عبد اللہ بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کا چوڑاں سات ہاتھ رکھ لو۔

لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ *

۱۶۳۶ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَخْبَرَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

(۲۱۴) بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ *

۱۶۳۷ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ يَوْسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعَ *

(فائدہ) اور اگر باہمی کوئی اختلاف نہ ہو تو چنانچہ چاہے، چوڑاں رکھ لیں۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

۱۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، زہری، علی بن حسین، عمرو بن عثمان، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر

۱۶۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

مسلمان کا وارث بن سکتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

۱۶۳۹۔ عبد الاعلیٰ بن حماد نرسی، وہیب، ابن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہے۔

۱۶۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *

(فائدہ) حصے والے وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے متعین فرمادیے، جیسا کہ اولاد، اور والدین وغیرہ، اب اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر عصبہ کو ملے گا، اور اس میں بھی عصبہ اقرب کی موجودگی میں میں البعد وارث نہیں ہوگا، واللہ اعلم۔

۱۶۴۰۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریع، روح بن قاسم، عبد اللہ بن طاؤس بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو، پھر جو حصے والے چھوڑیں وہ اس شخص کا ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۱۶۴۰ - حَدَّثَنَا أُمِّيَةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *

۱۶۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصحاب فرائض میں اللہ رب العزت کی کتاب کے موافق مال تقسیم کر دو، پھر اصحاب فرائض سے جو بچ جائے وہ نزدیک والے آدمی کا حصہ ہے۔

۱۶۴۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ *

۱۶۴۲۔ محمد بن العلاء، زید بن حباب، یحییٰ بن ایوب، ابن طاؤس سے اسی سند کے ساتھ وہیب اور روح بن قاسم کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۶۴۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَنَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ *

۱۶۴۳۔ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد، سفیان بن عیینہ، محمد بن

۱۶۴۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بُكَيْرٍ

النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي مَا شِئْتِ فَأُغْمِي عَلَيَّ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْفَتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا تو مجھے افاقہ ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں، آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی ”يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“۔

۱۶۴۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَيْتِي سَلَمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا أَعْقِلُ قَدَعَا بَمَاءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَقْفَتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ) *

۱۶۴۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، حجاج بن محمد، ابن جریر، ابن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں پیدل میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا، اور مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ آپؐ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال کا کیا کروں تو آپؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

۱۶۴۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْفَوَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَا شِئْتِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِي عَلَيَّ فَتَوَضَّأْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ

۱۶۴۵۔ عبید اللہ بن عمر قواری، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں پیادہ پا میری عیادت کے لئے تشریف لائے، اور میں بیمار تھا تو مجھے بے ہوش پایا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آ گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى
نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ *

۱۶۴۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ
لَا أَغْقِلُ فَتَوَصَّأْتُ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضْؤِهِ
فَقَعَسْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ) قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ *

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ
بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خُوَيْرٍ كُنْهَمُ عَنْ
شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَايِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّصْرِ
وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ
أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ *

۱۶۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ
جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مال میں کیا کروں، حضرت جابر
بیان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں
تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

۱۶۴۶۔ محمد بن حاتم، بھڑ، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
تشریف لائے اور میں بیمار تھا، بے ہوش تھا، آپ نے وضو کیا،
لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، تو مجھے افاقہ ہو گیا،
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ترکہ تو
کلالہ کا ہوگا، اس وقت آیت میراث نازل ہوئی، شعبہ راوی
بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا
”يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“ انہوں نے کہا،
یہی نازل ہوئی ہے۔

۱۶۴۷۔ اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمل، ابو عامر عقدی
(دوسری سند) محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند
کے ساتھ روایت منقول ہے، وہب بن جریر کی روایت میں
”آیت فرائض“ اور نصر اور عقدی کی روایت میں ”آیت
فرض“ کے الفاظ ہیں اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور ان
میں سے کسی کی روایت میں شعبہ کا قول جو محمد بن منکدر سے
ہوا، وہ مذکورہ نہیں ہے۔

۱۶۴۸۔ محمد بن ابی بکر مقدی، محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام،
قنادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ
عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ (۱) دیا
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ میں
نے اپنے بعد اتنا مشکل مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جیسا کہ کلالہ کا،

وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا
أَهَمُّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي
الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي
فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا
عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ
سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْتُ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّةٍ
يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک کلالہ اسے کہتے ہیں کہ جس کے نہ اولاد ہو اور نہ باپ ہو۔

۱۶۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، سعید بن ابی
عروبہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن
رافع، شبابہ بن سوار، شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مردی ہے۔

۱۶۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
عُرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ
شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ *

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ
عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ
قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ (يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) *

۱۶۵۰۔ علی بن خشرم، وکیع، ابن ابی خالد، ابی اسحاق، حضرت
براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو قرآن شریف کی نازل
ہوئی وہ یہ ہے ”یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ“ الخ۔
۱۶۵۱۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی اسحاق،
حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ کلالہ کی
آیت ہے اور آخری سورۃ جو نازل ہوئی وہ سورت براء
ہے (جس کا دوسرا نام توبہ ہے)

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ
يَقُولُ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ
أَنْزَلَتْ بَرَاءَةٌ *

۱۶۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عیسیٰ بن یونس، زکریا،
ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جو پوری
نازل ہوئی وہ سورت توبہ ہے، اور سب سے آخری آیت جو

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
أَخْبَرَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ
أَنْزَلَتْ تَامَةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أَنْزَلَتْ

آیۃ الکَلَالَة *

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ كَامِلَةً *

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ *

۱۶۵۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأَمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَقَاءَ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلَىٰ صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُتَوَحَّحَ قَالَ أَنَا أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَفَّىٰ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَىٰ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ *

نازل ہوئی وہ آیت کلالہ ہے۔

۱۶۵۳۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، عمار بن رزیق، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”تامتہ“ کے بجائے ”کاملہ“ کا لفظ ہے۔

۱۶۵۴۔ عمر فارق، ابواحمد زبیری، مالک بن مغول، ابواسفر، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آخری آیت ”یستفتونک“ نازل ہوئی ہے۔

۱۶۵۵۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان اموی، یونس ایلی (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی آدمی کا جنازہ لایا جاتا جس پر کہ قرضہ بھی ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اتمال چھوڑا ہے کہ جس سے اس کا قرض لیا ہو سکے، اگر آپ سے بیان کیا جاتا کہ قرضہ کی ادائیگی کے بقدر مال چھوڑا ہے تو اس پر نماز پڑھتے، ورنہ فرماتے کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ کشادگی عطا فرمائی تو فرمایا کہ میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، اگر اب کوئی قرضہ چھوڑ کر انتقال کر جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے، اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

(فائدہ) آپ نماز اس لئے نہیں پڑھتے تھے تاکہ جو حضرات ہیں، انہیں اس چیز کا احساس ہو اور وہ قرضہ کی ادائیگی میں حتی الوسع کوشش کریں، کہ کہیں آپ کی نماز کی فضیلت سے محروم نہ ہو جائے۔

۱۶۵۶۔ عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعب، لیث (دوسری سند) زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اثی، ابن شہاب (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا عِنْدَ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ النَّبِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ *

۱۶۵۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَيَّ الْأَرْضُ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيْكُمْ مَا تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلِيَ الْعَصَبَةُ مَنْ كَانَ *

۱۶۵۷- محمد بن رافع، شباہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، زمین پر کوئی مومن بھی ایسا نہیں کہ جس سے میں سب سے زیادہ قریب نہ ہوں، لہذا جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو میں اس کا کفیل ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارث کا ہے، جو بھی ہو۔

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيْكُمْ مَا تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ *

۱۶۵۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں، جو ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مومنوں کا ان سے زیادہ قریب ہوں، اللہ رب اعزت کی کتاب کے بموجب اس لئے جو کوئی تم سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے تو مجھے بلاؤ، میں ان کا ذمہ دار ہوں، اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کا وارث لے لے، جو بھی ہو۔

(فائدہ) اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے، النبی اولى بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم الآیہ۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَنَا *

۱۶۵۹- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد شعبہ، عدی، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے وہ ہماری طرف ہے۔

۱۶۶۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلَيْتُهُ *

۱۶۶۰- ابو بکر بن نافع عنبری، غندر (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن غندر کی حدیث میں ”ومن ترك كلا ولتيه“ کے الفاظ ہیں، مگر ترجمہ ایک ہی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْهَبَاتِ

باب (۲۱۵) جو چیز صدقہ میں دیدے پھر اسی چیز کو خریدنے کی کراہت۔

۱۶۶۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک بن انس، حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا اور جسے دیا تھا اس نے اسے تباہ کر دیا، میں نے سمجھا، اب یہ کم قیمت میں اسے فروخت کر ڈالے گا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو، اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو، اس لئے کہ صدقہ میں رجوع کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں، اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۶۶۲۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی میں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو نہ خریدو، اگرچہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں کیوں نہ دے۔

۱۶۶۳۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح بن قاسم، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا، پھر اس گھوڑے کو اس کے مالک کے پاس دیکھا کہ اس نے اسے تباہ کر دیا تھا، اور اس شخص کے پاس مال کم تھا، تو حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس

(۲۱۵) بَاب كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تُصَدِّقَ عَلَيْهِ *

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتِغُهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں، اور صدقہ میں رجوع کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۶۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتِغُهُ وَإِنْ أُعْطَاكَهُ بَدِرْهُمْ *

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنِي أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيَته بَدِرْهُمْ

فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

کا تذکرہ کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، مت خریدو، اگرچہ وہ تم کو ایک ہی دور ہم میں دے، کیونکہ صدقہ میں لوٹنے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو تے کر کے پھر اسے چاٹتا ہے۔

(فائدہ) علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اسباب سے آراستہ گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا تھا، چنانچہ اس شخص نے ان اسباب کو ضائع کر دیا، رہی اس قسم کی بیچ کی کراہت تو وہ اس بناء پر ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز صدقہ میں دی جاتی ہے اور پھر دینے والا ہی اس سے خریدتا ہے تو یہ شخص دینے والے کے سابقہ احسانات کے پیش نظر قیمت میں کمی کرتا ہے، لہذا اب جو قیمت میں کمی ہوئی تو پھر یہ اس مثال کی صداق ہو گئی جو حضورؐ نے بیان فرمائی، مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ چیز بھی نہ پائی جائے مگر سورۃ تو اس کا تحقق ہو رہا ہے، اس لئے صدقہ کرنے والے کو اس سے احتراز کرنے کی تاکید فرمادی ہے، (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ص ۴۹۱)

۱۶۶۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحَ أَيْمٍ وَأَكْثَرُ *

۱۶۶۳- ابن ابی عمر، سفیان، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر مالکؒ اور روح کی روایت اس سے زیادہ کامل اور بڑی ہے۔

۱۶۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاغُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتِغُهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ *

۱۶۶۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے فروخت ہوتا پایا چنانچہ انہوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، اسے مت خریدو، اور نہ اپنے صدقے کو لوٹا۔

۱۶۶۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۶۶۶- قتیبہ اور ابن ریح، لیث بن سعد (دوسری سند) مقدمی اور محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا

۱۶۶۷- ابن ابی عمر اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیا پھر اسے فروخت ہوتا

تَبَاغُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ *

(۲۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ *

۱۶۶۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ *

۱۶۶۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۷۰ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۷۱ - وَحَدَّثَنِي هَارُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ

ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، اے عمر! اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر۔

باب (۲۱۶) صدقہ میں رجوع کرنے کی حرمت کا بیان۔

۱۶۶۸۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابو جعفر محمد بن علی، ابن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے، کتے کی طرح ہے کہ بے کر کے پھر اسے کھانے کے لئے جاتا ہے۔

۱۶۶۹۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابن مبارک، اوزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن علی بن حسین سے سنا اور اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۶۷۰۔ حجاج بن شاعر، عبد الصمد، حرب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایتوں کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۶۷۱۔ ہارون بن سعید ایلی، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اس شخص کی مثال جو کہ صدقہ دے کر پھر اپنے صدقہ کو واپس لینا چاہے کتے

کے طریقے پر ہے جو کہ قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو کھاتا ہے (۱)۔

۱۶۷۲۔ محمد بن ثنیٰ و محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، اپنے ہبہ (بخشش) میں رجوع کرنے والا قے میں رجوع کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۶۷۳۔ محمد بن ثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید قتادہ اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۶۷۴۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہبہ کو لوٹانے والا کتے کی طرح ہے، جو قے کرتا ہے، اور پھر اپنی قے کو کھانے کے لئے جاتا ہے۔

باب (۲۱۷) بعض اولاد کو کم اور بعض کو زیادہ دینے کی کراہت!

۱۶۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر، حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ میں دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ایک ایک غلام دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بَصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ *

۱۶۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ *

۱۶۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۱۶۷۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ *

(۲۱۷) بَاب كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ فِي الْهَبَةِ *

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے دوبارہ واپس لینا بہت ہی قبیح کام ہے۔ دیانت اور مردت کا تقاضا یہی ہے کہ دوبارہ واپس

نہ لیا جائے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْجَعَهُ *

ارشاد فرمایا، تو اس سے بھی واپس لے لو۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد میں کوئی چیز کی زیادتی کے ساتھ دینا مکروہ ہے، حرام نہیں ہے، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ کا یہی مسک ہے۔

۱۶۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ
ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَيْنَكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا
قَالَ فَأَرَدَدَهُ *

۱۶۷۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، محمد بن نعمان، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام دیا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، فرمایا تو اس سے بھی واپس لے لو۔

۱۶۷۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمُحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ
حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ كُلُّهُمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ
وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَيْنَكَ وَفِي حَدِيثِ
الَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرَوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
بَشِيرًا جَاءَ بِالْغُلَامِ *

۱۶۷۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) قتیبہ اور ابن رمح، لیث بن سعد، (تیسری سند) حرملة بن یحییٰ، ابن وہب یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم او عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یونس اور معمر کی روایت میں ”بیک“ کا لفظ ہے، اور لیث اور ابن عیینہ کی روایت میں ”ولدک“ ہے، باقی لیث کی جو روایت محمد بن نعمان اور حمید بن عبد الرحمن کے واسطے سے ہے اس میں یہ الفاظ ہیں، کہ بشیر نعمان کو لے کر حاضر خدمت ہوئے۔

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا
النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
الْعُلَامُ قَالَ أَعْطَايَهُ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ
أَعْطَيْتُهُ كَمَا أُعْطِيتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرَدَدَهُ *

۱۶۷۸- قتیبہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، یہ کیسا غلام ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد نے مجھے دیا ہے، آپؐ نے ان کے والد سے فرمایا کیا تو نے اس کے سب بھائیوں کو اس جیسا غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، فرمایا، تو اسے واپس لے لو۔

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ
تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بَعْضُ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي
عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضِي حَتَّى تُشْهَدَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَقَ أَبِي
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهَدَهُ عَلَى
صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلَّهُمْ قَالَ لَا قَالَ
اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ
تِلْكَ الصَّدَقَةَ *

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي
النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ
أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا
سَنَةً ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضِي حَتَّى تُشْهَدَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا
وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غَنَامٌ
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ
أُشْهَدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتَ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ وَلَدٌ
سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ

۱۶۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، عباد بن عوام، حصین، شعبی، نعمان
بن بشیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابوالاحوص، حصین، شعبی،
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھے اپنا کچھ مال ہبہ
کیا، میری والدہ عمرہ بنت روادہ بولیں کہ میں اس پر جب خوش
ہوں گی کہ تم اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ کر
دو، چنانچہ میرے والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں لے کر چلے تاکہ میرے ہبہ پر آپ کو گواہ کر
دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم
نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں،
حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان
انصاف کرو، چنانچہ میرے والد لوٹ آئے اور اپنے ہبہ کو واپس
لے لیا۔

۱۶۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو حیان، شعبی، نعمان
بن بشیر (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر،
ابو حیان جمہی، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی والدہ بنت
رواحہ نے ان کے والد سے درخواست کی کہ وہ اپنے مال میں
سے ان کے لڑکے (یعنی نعمان) کو کچھ ہبہ کر دیں۔ مگر ان کے
والد نے اس چیز کو ایک سال تک ٹالے رکھا، پھر ان کی مرضی
ہوئی تو ان کی والدہ بولیں، میں راضی نہ ہوں گی، تاوقتیکہ تم
اس ہبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ نہ کرو،
میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا ہی تھا اور وہ
مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
اس کی ماں بنت روادہ چاہتی ہے کہ آپ اس ہبہ پر جو کہ میں
نے اس کے لڑکے کو دیا ہے، گواہ ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے بشیر کیا اس کے علاوہ تیرے اور

مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَا فِئْتِي لَا
أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ *

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا
بُنَّ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ أُعْطِيتَ مِثْلَ
هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ *

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
حَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ *

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلَى ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ
عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذًا
وَكَذًا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ يَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ
مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهَدُ
عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا
إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا *

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ
حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

بھی لڑکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا،
کیا تو نے سب کو اتنا ہی بہہ دیا ہے جیسا کہ اسے دیا ہے؟ کہا نہیں،
تو فرمایا، پھر مجھے گواہ نہ بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

۱۶۸۱- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل، شعبی، حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ اور بھی
تیرے لڑکے ہیں؟ بشیر نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تو
سب لڑکوں کو تو نے اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں،
آپؐ نے فرمایا، تو پھر میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

۱۶۸۲- اسحاق بن ابراہیم، جریر، عاصم الاحول شعبی، حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ان کے والد سے ارشاد فرمایا کہ مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

۱۶۸۳- محمد بن ثنی، عبد الوہاب اور عبد الاعلیٰ (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم اور یعقوب دورقی، ابن علیہ، اسماعیل بن
ابراہیم، داؤد بن ابی ہند، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے
والد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر
لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ
گواہ رہئے کہ میں نے نعمان کو اتنی اتنی چیز اپنے مال میں سے بہہ
کی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اتنا ہی
دیا ہے، جتنا کہ نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد نے عرض کیا، نہیں
، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ کر لو، اس
کے بعد آپؐ نے فرمایا تو اس بات سے خوش ہے کہ تیرے
ساتھ نیکی کرنے میں سب برابر ہوں، میرے والد بولے کیوں
نہیں (خوش ہوں) آپؐ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر۔

۱۶۸۴- احمد بن عثمان نوفلی، ازہر، ابن عون، شعبی، حضرت
نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے

النَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى
بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيُشْهَدَهُ فَقَالَ أَكُلْ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هَذَا قَالَ لَا
قَالَ أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمْ الْبُرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا
قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ
فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ
قَارِبُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ *

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ أَنَحَلَ ابْنِي غُلَامًا وَأَشْهَدُ
لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ
فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنَحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ
أَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ
مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ بِصَلَحٍ هَذَا
وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ *

والد نے مجھے کچھ ہبہ کیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آپ کو گواہ بنانے کے لئے لے گئے، حضور نے
ارشاد فرمایا، کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے
عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا، کیا تو ان سب کی نیکی کا خواستگار
نہیں ہے جیسا اس کی نیکی کا خواستگار ہے، انہوں نے کہا کیوں
نہیں؟ فرمایا، میں اس پر گواہ نہیں بنتا، ابن عون کہتے ہیں کہ میں
نے یہ محمد سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ نعمان نے مجھ سے یہ
کہا، کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اپنی تمام اولاد میں برابری کرو (۱)۔
۱۶۸۵۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو زبیر، حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیرؓ کی بیوی نے
ان سے کہا کہ یہ غلام میرے لڑکے کو ہبہ کر دے، اور اس پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا دے، چنانچہ وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا، کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اپنا ایک
غلام اس کے لڑکے کو دے دوں، اور اس کی درخواست ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر گواہ کر لوں، آپ
نے ارشاد فرمایا کہ اس کے اور بھائی بھی ہیں؟ نعمان نے کہا جی
ہاں، آپ نے فرمایا تو نے سب کو وہی دیا جو اسے دیا، وہ بولے
نہیں، آپ نے فرمایا یہ تو ٹھیک نہیں، اور میں تو حق کے علاوہ
کسی چیز پر گواہ نہیں بنوں گا۔

(۲۱۸) بَابُ الْعُمَرَى *

۱۶۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

باب (۲۱۸) زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا دے دینا۔
۱۶۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، بن
عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہبہ و عطیہ میں اپنی اولاد میں برابری کرنی چاہئے اگر اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو اس
کی حاجت کی بناء پر یا اس کے عمل یا علم کی برتری کی وجہ سے زیادہ دیا یا والدین کا زیادہ فرمانبردار ہونے کی وجہ سے زیادہ دیا اور دوسروں کو
نقصان پہنچانا یا ان پر ظلم کرنا مقصود نہ تھا تو پھر یہ زیادہ دینا جائز ہے اور اگر کسی کو زیادہ دینے میں دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو اور بغیر کسی
معقول وجہ کے ایک کو زیادہ دیا جائے تو یہ جائز نہیں ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ
أُعْمِرَ عُمُرِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا
تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً
وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہ کسی کے لئے اور اس
کے وارثوں کے لئے عمری کرے (یعنی اسے اور اس کے
وارثوں کو زندگی بھر کے لئے دے دے) تو وہ اسی کا ہو جائے گا،
جسے عمرہ دیا گیا، اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا، کیونکہ
اس نے اس طریقہ پر دیا کہ جس میں میراث جاری ہو گئی۔

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ
رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ
رَجُلًا عُمُرِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقُّهُ
فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى
قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمُرِي
فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، عمری کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھریا زندگی بھر کے لئے دیدیا،
جب تو مر جائے تو پھر یہ تیرے وارثوں یا پسماندوں کے لئے ہے، یہ چیز باقی صحیح ہے، احادیث صحیحہ اسی پر دال ہیں۔ اور اسی طرح اگر یہ نہ
کہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے ورثا کے لئے بلکہ یوں کہے کہ پھر میرے لئے تو بھی اکثر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ چیز ہمیشہ کے لئے
اسی کی ہوگی بہہ کرنے والے کی طرف واپس نہ ہوگی۔

۱۶۸۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ
الْعَبْدِيِّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْعُمَرَى وَسُتَيْهَا عَنْ
حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ
رَجُلًا عُمُرِي لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أُعْطِيَتْكُمَا
وَعَقِبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا
وَأَنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ *

۱۶۸۸- عبدالرحمن بن بشر عبدی، عبدالرزاق، ابن جریج،
ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
شخص کہ کسی آدمی اور اس کے وارثوں کے لئے عمری کرے اور
کہے کہ یہ چیز میں نے تجھے دے دی، اور تیرے بعد تیرے
وارثوں کو جب تک کہ کوئی ان میں سے باقی رہے تو وہ اسی کا
ہو گیا، جسے عمری دیا گیا اور عمری دینے والے کو واپس نہیں ملے
گا، اس بنا پر کہ اس نے اس طرح دیا ہے کہ اس میں میراث
جاری ہو گئی۔

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَحْزَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ *

۱۶۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةٌ لَا يَحُوزُ لِلْمُعْطَى فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثَنِيًا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ *

۱۶۹۱- حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَيْتَ لَهُ *

۱۶۹۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۱۶۸۹- اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ عمری جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمری دینے والا کہے کہ یہ چیز تیری اور تیرے وارثوں کی ہے، اور اگر یہ کہے کہ جب تک تو زندہ رہے، تیری ہے، تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری کرنے والے کے پاس چلی جائے گی، معمر بیان کرتے ہیں کہ امام زہری یہی فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۱۶۹۰- محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ جو شخص کسی کے لئے عمری کرے، اور اس کے بعد اس کے وارثوں کے لئے تو وہ قطعی طور پر معمر لہ (یعنی جس کے لئے عمری کیا ہے) کے لئے ہو جاتا ہے، اب عمری دینے والے کو شرط لگانا کسی چیز کا استثناء کرنا درست نہیں ہوگا، ابو سلمہ نے بیان کیا اس نے ایسی عطاء کی، کہ جس میں میراث جاری ہو گئی اور میراث نے شرط کو ختم کر ڈالا۔

۱۶۹۱- عبید اللہ بن عمر قواریری، خالد بن حارث، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمری اسی شخص کو ملے گا جسے دیا جائے۔

۱۶۹۲- محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تَفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَغْمَرَ عُمْرِي فَهِيَ لِلَّذِي أَغْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ *

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ *

۱۶۹۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمِرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى طَارِقِ مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى

۱۶۹۳- احمد بن یونس، زہیر، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو روکے رکھو اور انہیں ضائع نہ کرو، کیونکہ جو کوئی عمری دے، وہ اسی کا ہوگا، جس کو دیا جائے، اگر وہ زندہ ہو مردہ ہو تو اس کے وارثوں کا۔

۱۶۹۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، حجاج بن ابی عثمان، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان (تیسری سند) عبد الوارث بن عبد الصمد، عبد الصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، ابو خثیمہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی ایوب کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم، مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے عمری کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالوں کو روکے رکھو۔

۱۶۹۵- محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابوزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت نے اپنے بیٹے کو عمری کے طور پر باغ دیا۔ اس کے بعد وہ بیمار گیا، اور پھر وہ عورت بھی مر گئی اور اس عورت نے اولاد اور بھائی چھوڑے، عورت کی اولاد بولی، باغ پھر ہماری طرف آ گیا، اور لڑکے کے بیٹے نے کہا، باغ ہمارے والد کا تھا، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، چنانچہ دونوں نے طارق مولیٰ عثمان بن عفان کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى
لصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى
عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ
جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمَضَى
ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُغَمَّرِ
حَتَّى الْيَوْمِ *

خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، انہوں نے حضرت جابرؓ کو بلایا اور
حضرت جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان
پر گواہی دی کہ عمریؓ اس کا ہے جسے دیا جائے، چنانچہ طارق نے
اسی کے مطابق فیصلہ کیا، پھر اس کے بعد عبد الملک (۱) بن
مروان کو لکھا اور حضرت جابرؓ کی گواہی کا بھی تذکرہ کیا، عبد
الملک نے کہا، حضرت جابرؓ نے سچ کہا ہے، پھر طارق نے وہ حکم
جاری کر دیا، اور باغ آج تک اس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۱۶۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن
عیث، عمرو، سلیمان بن سہر، روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ طارق نے عمریؓ کا معمر لہ (جس کے لئے عمرہ کیا گیا)
کے وارث کے لئے جو بوجہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنه جو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کی ہے فیصلہ کیا۔

۱۶۹۷۔ محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،
عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا عمریؓ جائز ہے۔

۱۶۹۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، سعید، قتادہ،
عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل
کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمری میراث ہے اس کی
جسے عمری دیا گیا۔

۱۶۹۹۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،
نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۶۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمَرَى
لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ
بْنُ نَشَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ *

۱۶۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ
لِأَهْلِهَا *

۱۶۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

(۱) عبد الملک بن مروان بن حکم بنو امیہ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا شہاء فقہاء محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے ایک
مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے بعد ہم کس سے مسئلے پوچھا کریں تو انہوں نے فرمایا مروان کے فقیہ بنے عبد الملک سے۔ حضرت نافع سے مروی
ہے فرمایا کہ میں نے مدینہ میں عبد الملک سے زیادہ قرآن کریم کو سمجھنے والا اور پڑھنے والا اور لمبی نماز پڑھنے والا علم کا طالب کوئی نہیں دیکھا۔

عنه سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، عمری جائز ہے۔

۱۷۰۰۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، سعید قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمری اس شخص کی میراث ہے، جسے دیا گیا، یا یہ فرمایا عمری جائز ہے۔

قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَسَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ *

۱۷۰۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِيرَاثٌ لَهَا بِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الوصیۃ

۱۷۰۱۔ ابو خثیمہ، زہیر بن حرب اور محمد بن ثنیٰ عنزی، یحییٰ بن سعید قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو جس کے لئے وہ وصیت کرنا چاہے، او وہ دو راتیں گزار دے۔ مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے (۱)۔

۱۷۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ان دونوں سندوں کے یہ الفاظ مروی ہیں ”ولہ شیء یوصی فیہ“ ”یرید ان یوصی“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۷۰۳۔ ابو کامل جحدری، حماد بن زید، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، (تیسری سند) ابو الطاہر، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) ہارون بن سعید املی، ابن

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ امْرِئٌ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ *

۱۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولَا يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ *

۱۷۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ

(۱) اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد ایسا شخص ہے جس کے ذمہ قرضہ ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی واجب ہو جسے وہ خود ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے وصیت میں یہ تفصیل لکھ کر رکھنا ضروری ہے، عام آدمی کیلئے وصیت لکھنا ضروری نہیں۔

وہب، اسامہ بن زید لیشی (پانچویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ہشام بن سعد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، سب راویوں نے ”یوصی فیہ“ کا لفظ بولا ہے، یعنی اس میں وصیت کرے، مگر ایوب کی روایت میں ہے کہ انہوں نے لفظ ”یرید ان یوصی فیہ“ (یعنی ارادہ کرے کہ اس میں وصیت کرے) کے الفاظ بیان کئے ہیں، جس طرح کہ یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے۔

۱۷۰۴۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے قابل ہو، اور وہ پھر تین راتیں بھی گزار دے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہوئی چاہئے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی، اس وقت سے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری، کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔

۱۷۰۵۔ ابوالطاهر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، حضرت زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں جس طرح کہ عمرو بن حارث کی روایت مروی ہے۔

أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِي فِيهِ كَرَوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ * ۱۷۰۴ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي *

۱۷۰۵ - وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کے نزدیک وصیت مستحب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو، یا اس کے پاس امانت ہو، تب واجب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اس پر گواہ کر دے اور وصیت میں تمام امور کا لکھنا ضروری نہیں، بلکہ امور ضروریہ کو تحریر کر دے۔

۱۷۰۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتُ تَنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْلِفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلِفَ فَتَعْمَلْ عَمَّا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلِفُ حَتَّى يُنْفَعُ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَأَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ *

۱۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جیسا درد ہے وہ آپ جانتے ہیں، اور میں مالدار آدمی ہوں، اور میرا وارث سوائے میری ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا، آدھا خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، ایک تہائی خیرات کر دو اور ایک تہائی بھی بہت ہے، اور تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو یہ اس چیز سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اور تو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے جو کام بھی کرے گا اس کا ثواب تجھے ملتا رہے گا، یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اپنے اصحاب سے پیچھے رہ جاؤں گا، آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے (یعنی زندہ) رہ جائے گا، اور پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑے گا اور بلند ہو گا، اور شاید تو زندہ رہے کہ تیری وجہ سے بعض حضرات کو نفع ہو اور بعض لوگوں کو نقصان ہو، الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرما، اور انہیں انکی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، لیکن بے چارہ سعد بن خولہ ہے (راوی) بیان کرتے ہیں کہ سعد بن خولہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اظہار افسوس فرمایا کہ ان کا مکہ ہی میں انتقال ہو گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بہت سے فوائد معلوم ہوئے منجملہ ان کے یہ کہ مریض کی عیادت مستحب ہے اور مال کا جمع کرنا جائز ہے، اور علمائے اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی مال سے زائد نافذ نہ ہوگی، مگر وراثہ کی اجازت کے ساتھ اور ایسے ہی جس کے وارث نہ ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ نے سچ کر

دکھایا کہ حضرت سعدؓ اس کے بعد چالیس سال سے زیادہ زندہ رہے اور عراق فتح کیا کہ جس کی بناء پر مسلمانوں کو نفع ہوا اور کافروں کو نقصان ہوا، اور حضرت سعد بن خولہؓ کا ۱۰ھ میں مکہ مکرمہ ہی میں انتقال ہو گیا، اس بناء پر حضورؐ نے اظہار افسوس فرمایا کہ جہاں سے ہجرت کی وہیں انتقال فرمایا۔

۱۷۰۷۔ قتیبہ بن سعید اور ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرملہ، ابن وہب، یونس (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

۱۷۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو داؤد حفری، سفیان، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تاکہ میری بیمار پرسی کریں اور زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں حضرت سعد بن خولہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا تذکرہ نہیں ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ انہوں نے اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی تھی مرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۱۷۰۹۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، زہیر، سماک بن حرب، حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بیمار ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجی کہ مجھے اپنا مال تقسیم کرنے کی جیسے چاہوں اجازت دیجئے، آپؐ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھا، آپؐ اس پر بھی راضی نہ ہوئے، میں نے عرض کیا تو تہائی، آپؐ اس پر خاموش ہو گئے تو اس کے بعد تہائی مال تقسیم کرنا جائز ہو گیا۔

۱۷۱۰۔ محمد ثقی اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۷۰۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا *

۱۷۰۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالْنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا *

۱۷۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

نہیں ہے کہ پھر تہائی مال کا بائنا بائز ہو گیا۔

عَنْ سَمَاعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَكَانَ بَعْدُ الثَّلَاثُ جَائِزًا *

۱۷۱۱۔ قاسم بن زکریا، علی بن حسین، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں، آپ نے انکار فرمایا، میں نے عرض کیا تو آدھے کی، آپ نے فرمایا نہیں، پھر میں نے عرض کیا، کیا تہائی کی وصیت کر دوں، آپ نے فرمایا، ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُنْهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ مَا يُشْكِيكَ فَقَالَ قَدْ حَسِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالْثُلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قَالَ فَالْثُلُثُ قَالَ الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ مَا تَأْكُلُ أَمْرًا تَكُنْ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدْعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ *

۱۷۱۳۔ محمد بن ابی عمر مکی، ثقفی، ایوب سختیانی، عمرو بن سعید، حمید بن الرحمن حمیری، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں حضرت سعد کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو حضرت سعدؓ رونے لگے، آپ نے فرمایا، کیوں روتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس زمین میں نہ مر جاؤں جہاں سے ہجرت کی تھی، جیسا حضرت سعد بن خولہ انتقال فرما گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا، اے اللہ سعدؓ کو اچھا کر دے، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بے پاس بہت مال ہے، اور میری وارث میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں سارے مال کی (اللہ تعالیٰ کے راہ میں) وصیت کر دوں، آپ نے فرمایا نہیں، پھر حضرت سعدؓ نے عرض کیا، دو ثلث کی کر دوں۔ آپ نے فرمایا، نہیں، پھر سعدؓ بولے تہائی کی، آپ نے فرمایا تہائی کی، اور تہائی بھی بہت ہے، اور تو جو اپنے مال میں سے صدقہ کرے، تو وہ صدقہ ہے اور جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بیوی تیرے مال میں سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے، اور اگر تو

اپنی اولاد کو بھلائی کے ساتھ چھوڑ جائے، یا وہ بھلائی سے زندگی بسر کریں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا چھوڑ جائے، اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

۱۷۱۳۔ ابوالریح عتقی، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن سعید، حمید بن عبدالرحمن حمیری، حضرت سعدؓ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعدؓ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اور ثقیفی کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۱۴۔ محمد بن ثنی، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد، حمید بن عبدالرحمن، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے تو رسالتؐ اب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے اور عمرو بن سعید عن حمید الحمیری کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

۱۷۱۵۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع (تیسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عمرو، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ثلث بہت ہے اور وکیع کی روایت میں کبیر اور کثیر دونوں الفاظ ہیں۔

باب (۲۱۹) میت کو صدقات و خیرات کا ثواب پہنچتا ہے!

۱۷۱۶۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ

۱۷۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَقِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ *

۱۷۱۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ بَنٍ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُونِي بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْجَمِيرِيِّ *

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَحْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثَّلَثِ إِلَى الرَّبْعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّلَثُ وَالثَّلَثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ *

(۲۱۹) بَابُ وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ *

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا، اور وہ مال چھوڑ گئے ہیں، اور اس نے وصیت نہیں کی، تو کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔

۱۷۱۷۔ حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَإِنِّي أَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۸۔ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصَ وَأَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

۱۷۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ سَحْقٍ ح وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرُ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرَوَايَةِ ابْنِ بَشَرٍ *

(فائدہ) میں پہلے بھی یہ لکھ چکا ہوں کہ مفتی بہ حنفیہ کے نزدیک یہی ہے کہ اعمال انسانی خواہ بدنی ہوں یا مالی ان دونوں کا ثواب میت کو ضرور

ملتا ہے، چنانچہ ہدایہ عالمی، بحر الرائق، نہر الفائق، زیلعی، عینی اور دیگر معتبر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے، اور رہا مروجہ فاتحہ وغیرہ، تو وہ کسی حدیث، یا مجتہدین کی کسی روایت سے ثابت نہیں ہے، اور اس قسم کے امور کی تخصیص کرنا، اور ضروری سمجھنا یہ شیطان کی جانب سے گمراہی ہے اور ایسے امور کو معمول ہی بنا لینا ناجائز ہے، چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ اور طبری اور ہدایہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(۲۲۰) بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنْ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ *

باب (۲۲۰) مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے۔

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ *

۱۷۲۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آدمی مر جاتا ہے، تو اس کے تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، صدقہ جاریہ کا، یا اس علم کا جس سے لوگ نفع حاصل کریں، یا نیک لڑکے کا، جو اس کے لئے دعا کرے۔

(فائدہ) یعنی مرنے پر انسان کا عمل موقوف ہو جاتا ہے، اور اب نیا ثواب اس کے لئے اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوئی جائیداد وغیرہ وقف کی ہو، کہ جس کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے، اور اسی طرح وہ علم جو دنیا میں چھوڑ گیا، خواہ تصنیف ہو یا تعلیم، یا پھر نیک لڑکا ہو جو اپنے والدین کے لئے دعائے خیر کرتا رہے، اس حدیث سے خصوصیت کے ساتھ اشاعت علم کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ کسی طرح سے انسان علم نافع لوگوں تک پہنچا دے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے لئے حصول ثواب کا ذریعہ بنا رہے۔

(۲۲۱) بَابُ الْوَقْفِ *

باب (۲۲۱) وقف کا بیان۔

۱۷۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفُسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقُ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُتَبَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ

۱۷۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سلیم بن احمر، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ کرنے آئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے، اور ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس میں کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے، تو اصل زمین کو روک لے، اور اس کے (منافع کو) صدقہ کر دے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس شرط پر صدقہ کر دیا، کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، اور نہ خریدی جائے اور نہ وہ کسی کی میراث میں آئے، اور نہ اسے ہبہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کا صدقہ کر دیا، فقیروں اور رشتہ داروں اور غلاموں

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلَيْهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا
بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ
قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا
بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ
غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ
هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا *

کے آزاد کرانے اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے اور ناتواں
آدمیوں کے لئے دیا، اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جو اس کا
انتظام کرے، (۱) تو وہ اس سے دستور کے موافق کھائے، یا
دوست کو کھلائے، لیکن مال جمع نہ کرے، راوی بیان کرتے ہیں
کہ اسی طرح میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کے سامنے بیان
کی، جب میں ”غیر متمول“ پر پہنچا، تو انہوں نے فرمایا ”غیر
متاثّل“ اور ابن عون بیان کرتے ہیں، کہ جس نے اس دستاویز
کو پڑھا، اس نے مجھے بتایا کہ اس میں ”غیر متاثّل“ کا لفظ ہے،
معنی ایک ہی ہیں۔

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ
السَّمَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ
وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ
مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذَكَّرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ
أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سَلِيمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ
بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ *

۱۷۲۲ - ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی زائدہ، (دوسری سند)
اسحاق، ازہر سمان، (تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن ابی عدی،
ابن عون سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے
ہیں، مگر ابن ابی زائدہ، اور ازہر سمان کی روایت اسی جگہ ختم ہو
گئی، کہ مال جمع کرنے کی نیت نہ ہو، اور بعد کا حصہ ذکر نہیں کیا
گیا، اور ابن ابی عدی کی روایت میں سلیم کا یہ قول بھی مذکور
ہے، کہ میں نے اس حدیث کو محمد بن سیرین سے بیان کیا، آخر
تک۔

(فائدہ) امام نوری فرماتے ہیں، اس حدیث میں وقف کے صحیح ہونے پر دلیل ہے اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور مسلمانوں کا مساجد اور
ہسپتالوں کے وقف کے صحیح ہونے پر اجماع ہے، اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۱۷۲۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ
عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ
أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ
مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَأَقُ

۱۷۲۳ - اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری، عمر بن سعد، سفیان،
ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خیبر کی
زمینوں میں سے ایک زمین مل گئی، تو میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ مجھے ایک
زمین ملی ہے اور ایسا محبوب مال مجھے نہیں ملا، اور نہ اس سے عمدہ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقف والے مال کا نگہبان، متولی اور عامل وقف کی آمدنی سے معقود طریقے سے اپنے لئے لے سکتا ہے
بشرطیکہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہ لے مال کمانے کے لئے نہ لے اور معقود مقدار سے زیادہ نہ لے۔

الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ *

(۲۲۲) بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ *

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث مال، یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں فرمائی، کیونکہ آپ کے پاس مال ہی نہیں تھا، اور نہ کسی کو اپنا وصی بنایا، اور رہا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمانا تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہے۔

۱۷۲۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ *

۱۷۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ *

۱۷۲۷ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

کوئی چیز میرے پاس ہے پھر حسب سابق روایت بیان کی، اور آخر میں محمد بن سیرین کا مقولہ ذکر نہیں کیا۔

باب (۲۲۲) جس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز نہ ہو، اسے وصیت نہ کرنا درست ہے۔

۱۷۲۴ - یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی، انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا۔ تو پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض کی گئی ہے؟ یا مسلمانوں کو کیوں وصیت کا حکم دیا گیا، انہوں نے فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث مال، یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں فرمائی، کیونکہ آپ کے پاس مال ہی نہیں تھا، اور نہ کسی کو اپنا وصی بنایا، اور رہا کتاب اللہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمانا تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہے۔

۱۷۲۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مالک بن مغول سے حسب سابق اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں، فکیف امر الناس کے لفظ ہیں، اور ابن نمیر کی روایت میں "کیف کتب علی المسلمین" کے الفاظ ہیں، حاصل ایک ہی ہے۔

۱۷۲۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار، اور نہ ہی درہم، اور نہ بکری، اور نہ ہی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا، اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

۱۷۲۷ - زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،

جریر۔ (دوسری سند) علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمَا عَنْ جَرِيرٍ
ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى
وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

۱۷۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ و ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، ابراہیم، اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، کہ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا، کہ حضرت علیؓ حضورؐ کے وصی تھے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، کہ حضورؐ نے ان کو کب وصی بنایا میں آپؐ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی یا آپؐ میری گود میں تھے، اتنے میں آپؐ نے طشت منگایا پھر آپؐ میری گود میں گر پڑے اور میں نہ سمجھ سکی کہ آپؐ انتقال فرما گئے۔ پھر حضرت علیؓ کو وصی کب بنایا (۱)۔

۱۷۲۸ - وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ ثَلَاثَ حَجَرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقِدَ انْحَنَتْ فِي حَجَرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ*

(فائدہ) اہل سنت والجماعت کو جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی، اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا انکار نہیں، مگر جو امر حدیث سے ثابت نہیں اسے کیوں کر تسلیم کیا جائے۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اتَّوْنِي أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي فَتَنَازَعُوا

۱۷۲۹۔ سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان، سلیمان احول، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جمعرات کا دن، اور کیا ہے جمعرات کا دن، پھر رو پڑے اور اتار روئے کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، میں نے عرض کیا، اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کے مرض میں سختی ہوئی، آپؐ نے فرمایا میرے پاس (دوات اور کاغذ لاؤ) کہ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو، یہ سن کر حاضرین جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس

(۱) اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سوچ کی تردید کر رہی ہیں جس کا شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خلافت و امارت کی وصیت کی تھی، صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تردید فرمائی ہے اور اس میں پیش پیش خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ متعدد روایات ان سے مروی ہیں جن میں انھوں نے اپنے لئے امارت یا کسی خاص چیز کی وصیت کرنے کی نفی فرمائی ہے۔ ان روایات کے لئے ملاحظہ ہو ترمذی کتاب الفتن حدیث ۲۳۲۶، مسند احمد ص ۱۱۳ ج ۱، تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۰ ج ۳ وغیرہ۔

وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ
أَهْجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ قَالَ دَعُونِي فَإِلَٰذِي أَنَا فِيهِ
حَبِيرٌ أَوْصِيَكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بَنَحُوا مَا كُنْتُ
أَجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَّتْ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا
فَأَنْسَيْتُهَا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ *

جھگڑا مناسب نہیں اور کہنے لگے کیا حال ہے آپ کا، کیا آپ
سے بھی ہدیان صادر ہو سکتا ہے (نہیں) آپ سے سمجھ لو، آپ
نے فرمایا میرے پاس سے ہٹ جاؤ، جس کام میں میں ہوں بہتر
ہے (اس سے جس میں تم لگ رہے ہو) اور میں تمہیں تین
باتوں کی وصیت کرتا ہوں، ایک تو مشرکین کو جزیرہ عرب
سے نکال دو، اور دوسرے وفد کی عزت اسی طرح کرو، جیسے
میں کرتا تھا، اور تیسری بات ابن عباس نے بیان نہیں کی یا سعید
نے کہا میں بھول گیا، ابو اسحاق کہتے ہیں حسن بن بشر نے
بواسطہ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ وہ تیسری بات یہ تھی کہ میری قبر کی پرستش اور عبادت نہ کرنے لگنا کہ وہاں ہمہ قسم کی بیہودگیاں اور
عرس وغیرہ کرنا شروع کر دیں، تو بفضلہ تعالیٰ آپ کی قبر مبارک ان جاہلانہ رسوم اور بدعات سے پاک ہے۔

۱۷۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، مالک بن مغول، طلحہ بن
مصرف، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا، جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن، پھر ان کے
آنسو بہنے لگے، ابن جبیر کہتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے ان
کے رخساروں پر موتیوں کی لڑی کی طرح آنسو بہتے ہوئے
دیکھے، ابن عباسؓ نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا، میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ، یا تختی اور دوات
لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کتاب لکھ دوں کہ جس کی وجہ سے
میرے بعد تم گمراہ نہ ہو، صحابہ کہنے لگے، کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ
قَالَ يَوْمَ الْخُمَيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخُمَيْسِ ثُمَّ جَعَلَ
تَسِيلُ دُمُوعَهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى خَدَّتَيْهِ كَأَنَّهَا
نِظَامُ اللَّوْزِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَنِي بِالْكَتِفِ وَالذَّوَاةِ أَوْ اللَّوْحِ
وَالذَّوَاةِ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا
فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْجُرُ *

۱۷۳۱۔ محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر،
زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب
آیا، تو اس وقت حجرے میں کئی آدمی تھے، اور ان میں حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، آؤ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں، کہ

۱۷۳۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَ عِنْدَ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ أَنُّ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رَجُلًا فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَلَمْ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ فَقَالَ
عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا
كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا
فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا
الْفُغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ
ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ إِخْتِلَافِهِمْ وَلَغْطِهِمْ *

اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوں گے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے، اور
تمہارے پاس قرآن کریم ہے اور ہمیں کتاب اللہ کافی ہے، اور
گھروالے باہم مختلف ہو گئے، بعض کہنے لگے، دوات وغیرہ لاؤ،
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے لکھوادیں گے
اور اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوں گے، اور بعض حضرات نے وہی
کہا، جو کہ حضرت عمرؓ فرماتے رہے تھے، جب اختلاف اور گفتگو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زیادہ ہونے لگی تو
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اٹھ جاؤ،
عبید اللہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا، کہ پریشانی کی بات ہے، اور بہت ہی پریشانی کی
بات ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے شور و
غل اور اختلاف کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور ہمارے پاس کتاب اللہ ہے، یہ
ان کی انتہائی سمجھ اور دلائل کی دلیل ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مشکل باتیں نہ لکھوادیں کہ جن کی امت
سے تعمیل نہ ہو سکے اور پھر سب ہی گناہگار ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرمایا، آج میں نے
تمہارا دین مکمل کر دیا، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا، اور یہ بات بدیہی ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ سے
زیادہ سمجھدار تھے، امام بیہقی نے دلائل السنۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت بیماری کی شدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
آرام پہنچانے کی تھی اور اگر حضورؐ کو یہی منظور ہوتا کہ آپؐ کتاب لکھوائیں تو آپؐ ضرور لکھواتے اور صحابہ کرام کے اختلاف کی وجہ سے حکم
الہی کو موقوف نہ فرماتے، اور امام بیہقی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سفیان عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ کی رائے یہ تھی کہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے میں کچھ لکھوائیں، مگر جب آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ نقدیر الہی بھی اسی چیز کی متقاضی ہے تو پھر
آپؐ نے لکھوانا موقوف کر دیا، جیسا کہ شروع بیماری میں بھی آپؐ نے لکھوانا چاہا تھا، پھر فرمایا، ہائے سر اور چھوڑ دیا، اور ارشاد فرمایا کہ انکار کرتا
ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین، مگر ابو بکرؓ کو اور پھر میں کہتا ہوں، کہ اگر حضورؐ بقول شیعہ حضرات علیؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے تو پھر
اپنی زندگی ہی میں ان کو نماز کا امام کیوں نہیں بنایا جیسا کہ تاکید حضرت ابو بکرؓ کو امام نماز بنایا اور لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا لہذا جو نماز اور
دین کا امام ہے، وہی جملہ امور کا امام ہے۔

ہاں اگر کسی کو اشکال ہو کہ صحابہ کرامؓ کو اس موقع پر اختلاف کیونکر جائز ہوا اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مافرمائی ہوئی، تو جواب یہ
ہے کہ آپؐ کا یہ حکم اختیاری تھا، وجوبی نہ تھا چنانچہ انہوں نے نہ لکھنے کو اختیار کیا، اگر صحابہ کرامؓ کی رائے درست نہ ہوتی تو آپؐ ہر گز ہر گز اس
چیز کو قبول نہ فرماتے، اور پھر اس قسم کے اختلاف میں کسی قسم کی کوئی قیامت نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فرمان ہے کہ
”اختلف امتی رحمۃ“ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے، اب آپؐ غور فرمائیں کہ اس موقع پر بھی اختلاف کس قدر رحمت کا باعث ہوا، اور
اس اختلاف سے مراد احکام فروعی میں اختلاف ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنایا ہے، اصول دین میں اختلاف کو رحمت قرار نہیں دیا۔ واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ النَّذْرِ

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقُّفٌ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا *

۱۷۳۲- یحییٰ بن یحییٰ، تمیمی، محمد بن رُمح بن المہاجر، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ پر نذر تھی اور وہ اس کے پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال کر گئی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا تو اس کی جانب سے پوری کر دے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ نذر کے صحیح ہونے پر مسلمانوں پر اجماع ہے، اور اگر از قبیل عبادت ہو تو ہاتھ بٹا کر اس کا پورا کرنا واجب ہے، اور گناہ اور امور مباحہ کی نذر منعقد نہیں ہوتی، اور میت کی جانب سے حقوق مالیہ باتفاق ادا کر سکتا ہے، لیکن اگر وصیت کی ہے اور اتنا ترکہ بھی چھوڑا ہو تو پھر ادا کرنا واجب ہے اور اگر وصیت نہیں کی تو پھر واجب نہیں یہی امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مسلک ہے۔

۱۷۳۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۱۷۳۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ (تیسری سند) حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بکر بن وائل، زہری سے لیث کی سند کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) مومن کو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، نہ کہ اپنے مقاصد اور مرادوں کے عوض، کیونکہ یہ تو تجارت ہو گئی، اور تقدیر پر یقین رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ نذر و نیاز سے تقدیر پلٹ جائے گی، پھر جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ عالم ہے کہ اس کو بھی حضور اچھا نہیں فرما رہے تو اور لوگوں کی نذر و نیاز کا تو ذکر ہی کیا اور اس سے کیونکہ بلا ٹلے گی، اللہ تعالیٰ اس جہالت سے محفوظ رکھے۔

۱۷۳۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ *

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدَّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ *

۱۷۳۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۷۳۸۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ

(لطیفہ) معوم ہوا کہ جو نذر و نیاز کے گرویدہ اور اسے ضروری سمجھتے ہیں وہ بخیل ہیں، سخی نہیں ہوتے۔ (مترجم)

۱۷۳۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، یحییٰ بن آدم، مفصل (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۳۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، علاء بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر مت کرو کیونکہ نذر کرنے سے تقدیر نہیں بدلتی،

۱۷۳۷۔ محمد بن یحییٰ، یزید بن ابی حکیم، سفیان، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر نہ کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ اسے موخر کر سکتی ہے بلکہ یہ تو بخیل سے مال نکلا دیتی ہے۔

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، عبد اللہ بن مرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نذر نہ کسی چیز کو مقدم کر سکتی ہے اور نہ اسے موخر کر سکتی ہے بلکہ یہ تو بخیل سے مال نکلا دیتی ہے۔

بلکہ اس سے صرف بخیل سے مال نکلتا ہے۔

۱۷۳۹۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علماء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے نذر ماننے سے منع کیا ہے (۱) اور فرمایا ہے کہ اس سے تقدیر نہیں ہلتی بلکہ بخیل سے مال نکلتا ہے۔

۱۷۴۰۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عبدالرحمن، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نذر آدمی سے کسی چیز کو نزدیک نہیں کرتی جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی ہے، لیکن نذر تقدیر کے موافق ہو جاتی ہے، پھر اس کے ذریعہ سے بخیل کا وہ مال نکلتا ہے، جسے وہ نکالنا نہیں چاہتا۔

۱۷۴۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن قاری، عبدالعزیز دروردی، عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۴۲۔ زہیر بن حرب اور علی بن حجر سعدی، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، ابوالمہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حقیف تھا، ثقیف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا، اور اعضا،

الْقَدَرُ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ * ۱۷۳۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ نَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحِيلِ *

۱۷۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يَقْرِبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ قَدْرَهُ لَهُ وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرِجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَحِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَحِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ * ۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۷۴۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْأَلْفُظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفٌ حُلَفَاءَ لِبَنِي عَقِيلٍ فَأَسْرَتِ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(۱) وہ شخص جو نذر کو کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے میں موثر لڑا نہ سمجھے اس کے لئے تو نذر ماننا حرام ہے اور جو شخص موثر تو نہ سمجھے البتہ بغیر نذر کے طاعات بدنیہ یا مالیہ نہ کرے صرف نذر اور منت سے ہی کرے تو اس کے لئے نذر مکروہ ہے اور اگر یہ بات بھی نہ ہو تو پھر نذر ماننا صحیح ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوِثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةٍ حُلْفَاؤُكَ ثَقِيفٌ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَاطْعِمْنِي وَظَمَانٌ فَاسْقِنِي قَالَ هَلِ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَقُدِّي بِالرَّحْلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوِثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعْمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بَيْوتِهِمْ فَانْقَلَبَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوِثَاقِ فَأَتَتْ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَنَتَرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرُغْ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجْزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَاَنْطَلَقَتْ وَنَذَرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّنَهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرْتُ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَّنَهَا فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمًا

اونٹنی کو بھی اس کے ساتھ پکڑا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا، وہ بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس کے پاس تشریف لے گئے، اور دریافت کیا کیا ہے؟ وہ بولا مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ اور سابقۃ الحاج (یعنی عصباء اونٹنی) کو کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تجھے بڑے قصور میں پکڑا ہے، تیرے صیف ثقیف کے بدلے، یہ کہہ کر آپ چل دیئے، اس نے پھر پکارا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رحمدل اور مہربان تھے آپ پھر لوٹے، اور اس سے دریافت کیا، کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا، اگر تو یہ اس وقت کہتا، جب کہ تو اپنے امور کا مختار تھا (یعنی گرفتار ہونے سے قبل) تو پورے طور پر کامیاب ہوتا، آپ پھر لوٹے، اور اس نے پھر پکارا، اے محمد، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا؟ کیا کہتا ہے، وہ بولا، میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلائیے، پیاسا ہوں، پانی پلائیے، آپ نے فرمایا، یہ لے اپنی حاجت پوری کر، پھر وہ اس دو شخصوں کے عوض چھوڑا گیا جنہیں ثقیف نے قید کر لیا تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک عورت قید ہو گئی اور وہ اونٹنی بھی قید ہو گئی، اور وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور کافر اپنے جانوروں کو گھروں کے سامنے آرام دے رہے تھے، چنانچہ وہ عورت ایک رات قید سے بھاگ نکلی، اور اونٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا، یہاں تک کہ عصباء اونٹنی کے پاس آئی، اس نے آواز نہیں کی، اور بڑی غریب اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی، پھر اس نے ڈانٹا، وہ چلی، کافروں کو خبر ہو گئی، انہوں نے تعاقب کیا لیکن عصباء نے ان کو تھکا دیا (ان کے ہاتھ نہ آئی) اس عورت نے اللہ تعالیٰ سے نذر کی کہ اگر عصباء مجھے بچا کر لے گئی تو میں اس کی قربانی کروں گی جب وہ مدینہ منورہ میں آئی، اور لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ بولے یہ تو عصباء حضور کی اونٹنی ہے، وہ عورت بولی، میں نے تو نذر کی، کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے عصباء پر نجات دے تو

حَزَنَتَهَا نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا
لَتَنَحَرَّنَهَا لًا وَفَاءً لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا
يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِي
مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

اسے نحر کروں گی، صحابہ کرام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے،
اور آپ سے یہ تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا، سبحان اللہ کس قدر برا بدلہ
اس عورت نے عصباء کو دیا، اس نے نذر کی، اگر اللہ تعالیٰ اسے عصباء
کی پیٹھ پر نجات دے تو یہ عصباء ہی کو قربان کر دے گی، جو نذر کسی
معصیت کے لئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے، اور اسی طرح وہ نذر
جس کا انسان مالک نہیں، اور ابن حجر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی قسم کی نذر نہیں ہے۔

(فائدہ) جانور کا ذبح کرنا اچھا ہے، لیکن اس وقت جب کہ اس کی ملکیت میں ہو، اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ مبارکہ تھی۔
اس پر اس عورت کی ملکیت کا کیا سوال، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ واجب نہیں، ابو حنیفہ، مالک،
شافعی، اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ (نووی جلد ۲ ص ۴۵)

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ
الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتْ الْعَصْبَاءُ لِرَجُلٍ
مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي
حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحَرَّسَةٍ
وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدْرَبَةٌ *

۱۷۴۳- ابو الربيع عتکی، حماد بن زید (دوسری سند) اسحاق بن
ابراہیم، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، ایوب سے اسی سند کے
ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی حماد کی روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ عصباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی، اور حاجیوں
کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہا کرتی تھیں ان میں سے تھی، اور
اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے
پاس آئی، جو غریب تھی اور ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ
وہ غریب اونٹنی تھی۔

۱۷۴۴- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، یزید بن زریع، حمید، ثابت، حضرت
انس (دوسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، فزاری،
حمید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے درمیان ٹیک
لگائے ہوئے جا رہا تھا، آپ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے،
لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر کی ہے، فرمایا اللہ
تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اور حکم دیا
کہ سوار ہو جا۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ
حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ
مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَنْ تَعَذُّيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ *

۱۷۴۵- یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر،

۱۷۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

حُجْرٌ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ عُمَرُو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ
يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ *

۱۷۴۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّازُ وَرَدِي عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي
عُمَرُو بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۷۴۷- وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحِ
الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ
أُحْتَبِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَيَّ بَيْتَ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ
أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ لَتَمْشِ وَلَتَرْكَبْ *

۱۷۴۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ
بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ
أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أُحْتَبِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ
وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ *

۱۷۴۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي
خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عمر و بن ابی عمرو، عبدالرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے
دونوں بیٹوں کے ساتھ سہارے کر چل رہا تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے، اس کے بیٹوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر نذر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، اے بڑے میاں! سوار ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ
تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے، الفاظ حدیث قتیبہ اور ابن حجر
کے ہیں۔

۱۷۴۶- قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز در اور دی، عمرو ابن ابی عمرو
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۷- زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، مفضل بن فضالہ،
عبداللہ بن عیاش، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن
عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ میری بہن نے نذر کی، کہ میں بیت اللہ تک ننگے
پاؤں جاؤں گی چنانچہ اس نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس بارے میں دریافت کرنے کا حکم دیا، تو میں نے آپ سے
دریافت کیا، آپ نے فرمایا، پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۱۷۴۸- محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، سعید بن ابی
ایوب، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
میری بہن نے نذر مانی، اور مفضل کی حدیث کی طرح روایت
مروی ہے، باقی اس میں ننگے پاؤں چلنے کا ذکر نہیں ہے اور اتنی
زیادتی ہے کہ ابوالخیر عقبہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

۱۷۴۹- محمد بن حاتم، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج،
یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ

جُرَيْجٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ *

۱۷۵۰ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْبِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَنَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ *

روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح کہ عبدالرزاق سے روایت مروی ہے۔

۱۷۵۰۔ ہارون بن سعید ایلی اور یونس بن عبدالاعلیٰ، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، کعب بن علقمہ، عبدالرحمن بن شماسہ، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

(فائدہ) نذر مبہم حکم قسم کے طریقہ پر ہے، یعنی جو قسم کا کفارہ ہے وہ نذر کا ہے، ابن بطل بیان کرتے ہیں کہ یہی جمہور علمائے کرام کا مسلک ہے، اب اگر محض بغیر عدد کے روزوں کی نیت کی ہے، تو تین روزے رکھنا واجب ہے، اور اگر صدقہ کی نیت کی ہے تو دس مسکینوں کو صدقہ فطر کے طریقہ پر کھانا کھلانا واجب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْإِيمَانِ

(۲۲۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۲۲۳) غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت۔

۱۷۵۱۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت تمہیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی تو میں نے آباء کی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے قسمیں کھائیں۔

۱۷۵۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ قَوْلَهُ مَا حَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

۱۷۵۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكُنْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا *

۱۷۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ *

۱۷۵۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَالْلَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ *

۱۷۵۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۵۲- عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی عقیل کی روایت میں یہ بھی ہے حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ قسم سے منع کرتے ہیں، کبھی قسم نہیں اٹھائی، اور نہ ہی اس کا تکلم کیا ہے۔

۱۷۵۳- ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا، بقیہ روایت یونس اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۵۴- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو چند سواروں میں پایا، اور حضرت عمرؓ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا، اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے، لہذا جو کوئی تم میں سے قسم کھانا ہی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۷۵۵- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(تیسری سند) بشیر بن ہلال، عبد الوارث، ایوب۔

(چوتھی سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر۔

(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ

(چھٹی سند) ابن ابی ذئب، ضحاک، ابن ابی ذئب۔

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْلٍ
أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ح وَحَدَّثَنَا
إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَؤُلَاءِ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۵۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ
تَحْلِفُ بِآبَاتِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَاتِكُمْ *

۱۷۵۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي
حَيْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ
لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ *

(فائدہ) کیونکہ اس نے وہ کام کئے جو کافر کرتے ہیں، اس لئے کلمہ طیبہ اور توبہ استغفار ضروری ہے اور اس قسم کی صورتوں میں امام ابو حنیفہ
فرماتے ہیں، اس پر قسم کا کفارہ واجب ہوگا، تاکہ اس کے گناہ کا تدارک ہو سکے۔

۱۷۵۸- وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا
إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ

(ساتویں سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن رافع، عبد الرزاق، ابن
جریج، عبد الکریم، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق واقعہ مذکور ہے۔

۱۷۵۶- یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر،
اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے
قسم کھانا چاہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہ کھائے
اور قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے، تو آپؐ نے
فرمایا اپنے آباء کی قسمیں مت کھاؤ۔

۱۷۵۷- ابوالطاہر، ابن وہب، یونس (دوسری سند) حرمہ بن
یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن بن
عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو شخص تم میں سے لات (بت) کی قسم کھالے تو
اسے چاہئے کہ لا الہ الا اللہ کہے، اور جو شخص اپنے ساتھی سے
کہے کہ آتیرے ساتھ جو اکیلوں گا، تو وہ صدقہ کرے۔

۱۷۵۸- سؤید بن سعید، ولید بن مسلم، اوزاعی (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، زہری سے اسی
سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی حدیث یونس کی
روایت کے طریقہ پر ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اسے چاہئے کہ

کسی چیز کا صدقہ کرے اور اوزاعی کی روایت میں ہے کہ جو شخص لات و عزی (بتوں) کی قسم کھائے، ابوالحسین امام مسلم فرماتے ہیں کہ ”تعالیٰ اقامہ کر فلیتصدق“ یہ لفظ زہری کے علاوہ اور کسی نے ذکر نہیں کئے اور یہ بھی بیان کیا کہ امام زہری نے تقریباً نوے حدیثیں بہترین سندوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کہ اس میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلُهُ تَعَالَى أَقَامَرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جَيَادٍ *

۱۷۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ علی، ہشام، حسن، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتوں اور اپنے باپ دادوں کی قسمیں مت کھاؤ۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوْأغِيِّ وَلَا بِآبَائِكُمْ *

(فائدہ) باپ دادا کا تذکرہ عادت کے موافق کر دیا، کیونکہ اکثر لوگ آباؤ اجداد کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں اور قسم اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے بسبب اس کے کمال عظمت کے مختص ہے، لہذا قسم کھانے میں اور کسی کو اس کے مشابہ نہ کیا جائے، اس لئے صراحۃً اس چیز کی ممانعت فرما دی کذا فی المرقاة، اور سنن ابوداؤد، اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ اپنی ماؤں کی، اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ قسمیں صرف اللہ کی کھاؤ، اور ایسی قسمیں کھاؤ جن میں تم سچے ہو۔

باب (۲۲۴) جو شخص کسی کام کی قسم کھائے، اور پھر اس کے خلاف کو اچھا سمجھے تو اسے کرے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۲۲۴) بَابُ نَذْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ *

۶۰۔ خلف بن ہشام، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، غیلان بن جریر، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری لینے کے لئے آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری ہے، کہ تمہیں دوں، چنانچہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے، آپ نے ہمیں سفید

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَلْفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِيهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا

بَثَلَتْ ذَوْدُ غُرِّ الدُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ
بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا
يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوَهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا
حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا
مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
خَيْرٌ *

کوہان کے تین اونٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ جب ہم چلے تو ہم
نے کہا، یا ہم میں سے بعض نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ
دے گا کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور آپ سے سواری مانگی تو آپ نے قسم کھائی کہ
میں تمہیں سواری نہ دوں گا، اور پھر ہمیں سواری دیدی، لوگوں
نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں
کیا، بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کیا ہے، اور میں انشاء اللہ کسی چیز کی
قسم نہیں کھاؤں گا اور پھر اس سے بہتر (دوسرا کام دیکھوں گا)
مگر یہ کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا، اور اس پر بہتر کام کو کر
لوں گا۔

(فائدہ) مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایسی شکل میں قسم توڑنا مستحب ہے جبکہ اس سے بہتر اور کوئی کام نظر آجائے، جیسا کہ کوئی شخص
اس بات کی قسم کھالے کہ اپنے والدین سے گفتگو نہیں کرے گا، تو اس میں قطع رحم اور حقوق والدین ہے، تو ایسی شکل میں قسم توڑنا بہتر
ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں کہ قسم کھا لینے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہوتا تو اسے توڑ ڈالے، اور کفارہ ادا کرے اور اسی پر تمام
عمائے کرام کا اتفاق ہے، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ قسم توڑنے کے بعد ادا کیا جائے گا، اس سے قبل ادا کرنا درست نہیں ہے۔
واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارِبًا فِي اللَّفْظِ
قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ
الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ
غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي
أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَأَفْقَتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا
أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي
نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ

۱۷۶۱- عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن علاء ہمدانی، ابواسامہ،
برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے بھیجا، جبکہ
وہ جیش عسرة یعنی غزوہ تبوک میں آپ کے ساتھ تھے، میں
نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ہمراہیوں نے مجھے آپ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا
ہے آپ نے فرمایا، خدا کی قسم! میں تمہیں سواری نہ دوں گا،
اور اتفاق یہ کہ جس وقت میں نے یہ عرض کیا، آپ غصہ میں
تھے اور مجھے علم نہیں تھا، میں غمگین واپس ہوا، ایک تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کی وجہ سے، اور
دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو میری وجہ سے رنج نہ
ہوا ہو چنانچہ میں ساتھیوں کے پاس آیا۔ اور رسول اللہ صلی

الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سَوْيَعَةً إِذْ سَمِعْتُ بَلَالًا يُنَادِي
أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجَبَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ
الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ ابْتِغَاءً حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ
فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ
عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى
فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى
هَؤُلَاءِ وَنَكِينُ وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ
بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعُهُ فِي
أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءُهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَنْظُرُوا
أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ
إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْفَعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ
فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ
سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا
حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءٌ *

اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ سے فرمایا تھا، وہ ان سے بیان کر دیا، کچھ
دیر ہی میں ٹھہرا تھا کہ حضرت بلالؓ کی میں نے آواز سنی، کہ وہ
پکار رہے ہیں، عبد اللہ بن قیسؓ (یہ ان کا نام ہے) میں نے
جواب دیا، انہوں نے کہا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں بلارہے ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا، یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا،
اور یہ جوڑا لے، چھ اونٹوں کے متعلق فرمایا جو کہ آپؐ نے اسی
وقت حضرت سعدؓ سے خریدے تھے اور انہیں اپنے ساتھیوں
کے پاس لے جا، اور ان سے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے، یا فرمایا،
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی
ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں ان سب اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا اور کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ سواریاں دی ہیں
مگر میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا، تا وقتیکہ تم میں
سے کچھ آدمی میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہ چلیں کہ
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی
گفتگو سنی ہے، جب کہ میں نے تمہارے لئے سواریاں مانگی
تھیں کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ انکار فرمادیا، پھر اس کے بعد مجھے
یہ سواریاں دیں، تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے تم سے وہ کہہ دیا
ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا،
میرے ساتھیوں نے کہا، خدا کی قسم تم ہمارے نزدیک سچے ہو،
اور ہم وہی کریں گے جو تم چاہو گے، پھر ابو موسیٰؓ ان میں سے
چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے، جنہوں نے
حضورؐ سے اولاً انکار سنا تھا، اور پھر آپؐ کا دینا دیکھا، چنانچہ ان
لوگوں نے ابو موسیٰؓ کے ساتھیوں سے وہی بیان کیا جو کہ
ابو موسیٰؓ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۱۷۶۲ - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنْكَبِيُّ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

۱۷۶۲۔ ابو الربیع عتکی، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، قاسم بن
عاصم، زہد م جرمی سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰؓ کے

وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زُهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَلَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمٌ دَجَاجٌ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّا فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدَرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أُطْعِمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَحَدْتُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَهَبِ إِبِلٍ فَلَدَعَا بَنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرٍّ الدَّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا يُبَارِكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا نَحْمِلَنَّا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَبَقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے اپنا دسترخواں منگوا لیا، اس پر مرغ کا گوشت تھا، ایک شخص بنی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسا کہ غلام ہوتے ہیں آیا، ابو موسیٰ نے اس سے کہا، آؤ (یعنی کھانا کھاؤ) اس نے کچھ تامل کیا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا، آؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گوشت کھاتے دیکھا ہے، وہ بولا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا ہے، تو مجھے گھن آئی اس لئے میں نے قسم کھالی ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا، حضرت ابو موسیٰ نے کہا، تو آؤ میں تم سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے چند اشعری ساتھیوں کے ساتھ سواری لینے کے لئے آیا، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، اور نہ میرے پاس سواری موجود ہے، سو جس قدر منظور خدا تھا ہم ٹھہرے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ لوٹ میں آئے آپ نے ہمیں بلا بھیجا، اور پانچ اونٹ سفید کوہان کے ہمیں دینے کا حکم دیا، جب ہم چلے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہیں دلوائی، جو آپ نے کھائی تھی، ممکن ہے کہ اس میں ہمیں برکت حاصل نہ ہو، پھر ہم آپ کی طرف لوٹے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے، اور آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری دیدی، تو کیا آپ اپنی قسم بھول گئے، فرمایا بخدا اگر اللہ نے چاہا تو میں تو کوئی قسم نہ کھاؤں گا، پھر اس سے بہتر دوسری چیز دیکھوں گا تو جو بات بہتر ہوگی، وہ کروں گا اور قسم کھول دوں گا، تم جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے۔

۱۷۶۳۔ ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، ایوب، ابو قلابہ، قاسم تمیمی، زہد جری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے قبیلہ یعنی جرم اور قبیلہ اشعر کے

۱۷۶۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ

بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّنَ وَدَّ
وَإِخَاءَهُ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرْبَ
إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۷۶۴ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ
عُثْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمَ
الْجَرَمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرَمِيِّ ح وَ
حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمَ الْجَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي
مُوسَى وَاقْتَصَوْا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

۱۷۶۵ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا
الصَّعْقُ يُعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا
زَهْدَمَ الْجَرَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ
يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بَنَحْوِ
حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا *

۱۷۶۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ ضَرِيبِ بْنِ نُفَيْرٍ
الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا
أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ دَوْدٍ بُقَعَ الذُّرَى فَقُلْنَا إِنَّا
أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ
فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ أَرَى

در میان بھائی چارہ اور پیار محبت تھی تو ہم ایک بار حضرت ابو
موسیٰ اشعریؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے سامنے کھانا لایا گیا،
جس میں مرغ کا گوشت تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔
۱۷۶۴۔ علی بن حجر سعدی، اور اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر،
اسماعیل بن علیہ، ایوب، قاسم تمیمی، زہدم جرمی، (دوسری سند)
ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابو قلابہ تمیمی، زہدم جرمی (تیسری
سند) ابو بکر بن اسحق، عفان بن مسلم، وہیب، ایوب، ابی قلابہ،
قاسم زہدم جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حماد بن زید کی روایت کی
طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۶۵۔ شیبان بن فروخ، صعق بن حزن، مطروراق، زہدم
جرمی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا
کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ
مرغ کا گوشت کھا رہے تھے، اور سب سابق روایت مروی ہے
اور اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، بخدا میں نہیں بھولا۔

۱۷۶۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی، ضریب بن نفیر
قیسی، زہدم، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
سواری مانگنے آئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری دینے
کے لئے نہیں ہے، اور خدا کی قسم میں تم کو سواری نہ دوں گا، پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹکری کوہان والے تین
اونٹ ہمارے پاس بھیجے، ہم نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے گئے تھے اور
آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، چنانچہ
ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے

فرمایا میں کوئی قسم نہیں کھاتا، مگر یہ کہ اس سے بہتر چیز کو پاتا ہوں، تو پھر اسی کو کر لیتا ہوں۔

۱۷۶۷۔ محمد بن عبد الاعلیٰ جمعی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابوالسلیل، زہد، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم پیادہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے کے لئے آئے اور جریر کی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۷۶۸۔ زہیر بن حرب، مروان بن معاویہ فزاری، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیر ہو گئی، پھر وہ اپنے گھر گیا، بچوں کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں، اس کی بیوی کھانا لے کر آئی، تو اس نے قسم کھالی کہ میں اپنے بچوں کی وجہ سے کھانا نہیں کھاؤں گا پھر اسے کھالینا ہی مناسب معلوم ہوا، اور اس نے کھالیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس چیز کا تذکرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو کوئی کسی بات کے متعلق قسم کھالے پھر اور کوئی بات اس سے بہتر نظر آئے تو اسے کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۱۷۶۹۔ ابوالطاهر، عبد اللہ بن وہب، مالک، سہیل بن ابی صالح بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی بات کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس سے بہتر کوئی اور بات معلوم ہو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور اسے کر لے۔

۱۷۷۰۔ زہیر بن حرب، ابن ابی اوئیس، عبد العزیز بن مطلب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھالے اور

غیرہا خیراً منها إِنْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ بَنَحُو حَدِيثَ جَرِيرٍ *

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْنُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۶۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ *

۱۷۷۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

پھر اس کے علاوہ اور کوئی چیز اس سے بہتر دیکھے تو اس بہتر چیز کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

۱۷۷۱۔ قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، اور جو بہتر بات اسے نظر آئے وہ کرے۔

۱۷۷۲۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت کا، یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا مانگا، عدیؓ بولے میرے پاس تجھے دینے کے لئے کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود موجود ہے اور اپنے گھر والوں کو میں تجھے دینے کے لئے لکھتا ہوں، مگر وہ راضی نہ ہوا، حضرت عدیؓ کو غصہ آگیا اور کہا خدا کی قسم میں تجھے کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ راضی ہو گیا، حضرت عدیؓ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھائے اور پھر دوسری بات اس سے زیادہ پرہیزگاری کی دیکھے تو زیادہ پرہیزگاری والی بات اختیار کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

۱۷۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کے متعلق قسم کھالے اور پھر اس کے علاوہ اور کسی چیز کو بہتر سمجھے تو اس بہتر چیز کو کر لے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

۱۷۷۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن طریف بکلی، محمد بن فضیل، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ *

۱۷۷۱۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ صَرْفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبْ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطَوْكَهَا قَالَ فَمِنْ يَرْضَ فَفَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتَقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَاتِ التَّقْوَى مَا حَنَنْتُ يَمِينِي *

۱۷۷۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ صَرْفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُتْرِكَ يَمِينُهُ *

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ

کوئی تم میں سے قسم کھالے پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس بہتر کو اختیار کرے۔

۱۷۷۵۔ محمد بن طریف، محمد بن فضیل، شیبانی، عبد العزیز بن رفیع، تمیم طائی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۷۶۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس سود رہم مانگنے کے لئے آیا، انہوں نے فرمایا تو مجھ سے سود رہم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں، خدا کی قسم میں تجھے نہیں دوں گا (۱)، پھر فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص کسی کام کے لئے قسم کھالے اور پھر اس سے بہتر کوئی دوسرا کام معلوم ہو تو بہتر کو کر لے۔

۱۷۷۷۔ محمد بن حاتم، بہز، شعبہ، سماک بن حرب، تمیم بن طرفہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے کچھ طلب کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے اور یہ زیادہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تو میری عطا سے چار سود رہم لے۔

۱۷۷۸۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَيُكْفِرُهَا وَلَيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ *

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلَيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ *

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكِ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي *

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) اس جملہ کی وضاحت یہ ہے کہ وہ سائل جانتا تھا کہ حضرت عدی کے پاس در اہم نہیں ہیں پھر بھی اس نے سوال کر لیا تو اس پر حضرت عدی نے ناراض ہو کر فرمایا کہ تجھے پتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور میرے لئے کسی کے سوال کے جواب میں انکار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تو پھر بھی سوال کرتا ہے اس لئے نہ دینے کی قسم کھائی۔

وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلُ الْإِمَارَةَ فَإِنَّهُ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ الْذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۱۷۷۹ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخِرِينَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُنْهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ *

(۲۲۵) بَابُ يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَخْلِفِ *

۱۷۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَ قَالَ عَمْرُو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ *

فرمایا، اے عبدالرحمن! حکومت کی درخواست نہ کر، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ملی تو تیرے سپرد کردی جائیگی، اور اگر بغیر درخواست کے تجھے ملی تو پھر اس کے متعلق تیری مدد کی جائے گی، اور جب تو کسی چیز پر قسم کھالے، پھر اس کے خلاف بہتر دیکھے تو قسم کا کفارہ دے اور جو بہتر معلوم ہو اسے کر، ابواحمد جلودی نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالعباس الماسری نے شیبان بن فروخ کے واسطے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۹۔ علی بن حجر سعدی، ہشیم، یونس، منصور اور حمید۔ (دوسری سند) ابوکامل جحدری، حماد بن زید، سہاک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ معتمر بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) عقبہ بن مکرم عمی، سعید بن عامر، سعید، قتادہ، حسن، حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث مروی ہے باقی معتمر کی روایت میں حکومت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۲۵) قسم، قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگی۔

۱۷۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور عمرو ناقد، ہشیم بن بشیر، عبد اللہ بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تیری قسم اپنی چیز کے مطابق ہوگی جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کرے گا اور عمرو کی روایت میں ”یصدقک بہ صاحبک“ کے لفظ ہیں۔

(فائدہ) بالا جماع ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر قاضی یا حاکم کسی سے قسم لے اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے جھوٹی قسم کھالے تو عذاب الہی کا وہی مورد ہوگا۔

۱۷۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَخْلِفِ *

(۲۲۶) بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ *

۱۷۸۲- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْحَذْرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَيْنَهُنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قَنِيذًا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَشْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجَّيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ نُنْ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةً مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقْ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۷۸۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشیم، حماد بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری قسم اسی چیز کے مطابق ہوگی جو تیرے ساتھی کی نیت ہوگی۔

باب (۲۲۶) قسم میں انشاء اللہ کہنا۔

۱۷۸۲- ابو الربیع العنکی اور ابو کامل الجعدری، حماد بن زید، ایوب محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں سب کے پاس ایک ہی رات میں جاؤں گا اور سب کے استقرار حاصل ہو جائے گا اور پھر ان میں سے ہر ایک لڑکا جنے گی، جو شہسوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) مگر ایک عورت کے علاوہ اور کوئی حاملہ نہیں ہوئیں اور اس عورت نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سلیمان علیہ السلام اگر انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت ایک بچہ جنتی جو شہسوار بن کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا۔

۱۷۸۳- محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان، ہشام بن حجر، طاووس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس رات میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ان میں سے ایک بچہ جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا، انشاء اللہ کہہ لو، لیکن انہوں نے نہ کہا اور وہ بھلا دیئے گئے، چنانچہ ان عورتوں میں سے کسی کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا، سوائے ایک عورت کے اس کے بھی آدھا بچہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ
وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ *

۱۷۸۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ *

۱۷۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ
دَاوُدَ لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ
امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُذَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ
قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأُطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ
مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ *

۱۷۸۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطَوَّقَنَّ
اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ
يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ
جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً
فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَائِمٍ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ *

ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی بات نہ جانی اور
ان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

۱۷۸۴- ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۸۵- عبد بن حمید، عبد الرزاق بن ہمام، معمر، ابن طاووس،
بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ آج رات
میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا، کہ ہر ایک ان میں سے
ایک بیٹا جنے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا، ان
سے کہا گیا کہ انشاء اللہ کہہ لیں، انہوں نے نہ کہا، چنانچہ رات کو
سب کے پاس ہو آئے، ایک عورت کے علاوہ اور کسی نے بچہ
نہیں جنا، اس نے بھی آدھا بچہ جنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو حانث بھی نہ
ہوتے، اور ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی۔

۱۷۸۶- زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوالزناد، اعرج،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، سلیمان بن داؤد نے
فرمایا آج رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک
سے ایک شہوار پیدا ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد
کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لو، انہوں نے
انشاء اللہ نہیں کہا اور سب عورتوں کے پاس گئے اور ایک
عورت کے علاوہ کوئی حاملہ نہیں ہوئی، اس نے بھی ایک ناتمام
بچہ جنا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر
وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوار
ہو کر جہاد کرتے۔

(فائدہ) حثیت الہی اس بات کی متقاضی تھی، اس لئے انہیں لفظ انشاء اللہ کہنے کا خیال نہیں رہا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے تفویض الی
اللہ کو ضروری نہیں سمجھا، بعض روایات میں ساتھ اور بعض میں ستر اور نوے تعداد آرہی ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے

کیونکہ قلیل کے بیان کرنے سے کثیر کی نفی نہیں ہو سکتی اور ساتھی سے مراد فرشتہ ہے کیونکہ صحیح بخاری میں اسی طرح روایت مذکور ہے اور نیز بخاری میں دوسرے مقام پر صاحب کی تفسیر سفیان بن عیینہ نے فرشتہ ہی کی ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہوتی چہ جائیکہ اولیاء کرام کسی کو اولاد دیں یا حاجات پوری کریں، جملہ امور کائنات اسی ذات وحدہ لا شریک کے قبضہ قدرت میں ہیں، جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے کوئی نبی ہو یا ولی کسی کے قبضہ میں کچھ نہیں ہے سب کے سب اسی کے محتاج ہیں۔ واللہ العلیٰ و اتتم الفقراء (مترجم)

۱۷۸۷- وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُحَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۸۷- سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، ابوالزناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن انہوں نے بیان کیا کہ ہر ایک ان سے ایک لڑکا جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔

باب (۲۲۷) اگر قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم کا نہ توڑنا ممنوع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ *

۱۷۸۸- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان روایات سے نقل کرتے ہیں جو ان سے حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، ان چند احادیث میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم تم میں سے کسی کا اپنی قسم پر جے رہنا جو کہ اس نے اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گناہ کا باعث ہے اس قسم کے کفارہ ادا کرنے سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا ہے مگر ایسی قسم کی جس میں گھر والوں کا نقصان ہو تو پھر اس کا توڑنا واجب ہے، بشرطیکہ قسم کے توڑنے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو تاہو، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۲۲۸) کافر مشرف باسلام ہونے کے بعد اپنی نذر کا کیا کرے۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

۱۷۸۹- محمد بن ابو بکر مقدمی اور محمد بن ثنی، زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ

باب (۲۲۸) نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ *

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ *

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں
نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد الحرام میں ایک رات
اعتکاف کروں گا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

(فائدہ) یعنی اب اس کا پورا کرنا مستحب ہے کیونکہ اس نذر میں کوئی معصیت نہیں، امام مالک، ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جمہور علمائے کرام
کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اس لئے اس کا پورا کرنا بھی واجب اور ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (نووی جلد ۲ ص ۵۰)

۱۷۹۰۔ - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ
عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أَسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي
حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ *

۱۷۹۱۔ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ
حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَعْفَرَانَةِ بَعْدَ أَنْ
رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ إِذَا هَبْ
فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ

۱۷۹۱۔ - ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں
کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپ
طائف سے واپسی پر مقام جعرانہ میں تھے، اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں
ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ اس کے متعلق
کیا ارشاد فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا، جاؤ اور ایک دن اعتکاف
کرو، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خمس میں سے ایک باندی انہیں دے دی تھی، جب

فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا
النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ
أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى
بَلَدِكَ الْجَارِيَةِ فَحَلِّ سَبِيلَهَا *

۱۷۹۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ
عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
نَذْرِ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ يَوْمَ ثُمَّ
ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ *

۱۷۹۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّيْبِيِّ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ
قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمَرَةُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَعْفَرَانَةِ فَقَالَ لَمْ
يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافٍ لَيْلَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ
حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ *

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کو اس کا علم نہ ہو کیونکہ امام مسلم ہی نے کتاب الحج میں حضرت انسؓ سے روایت
نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے سال ہجرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔

۱۷۹۴- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كِلَاهُمَا عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي
حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافٍ يَوْمَ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا تو
حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیں آزاد کر دیا ہے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا، یہ
کیا کہہ رہے ہیں، حاضرین نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا
اے عبد اللہ اس باندی کے پاس جا اور اسے آزاد کر دے۔

۱۷۹۲- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین سے واپس
ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نذر کے متعلق
دریافت فرمایا جو کہ جاہلیت کے زمانہ میں کی تھی، یعنی ایک دن
کا اعتکاف کروں گا بقیہ حدیث جریر بن حازم کی روایت کی
طرح مذکور ہے۔

۱۷۹۳- احمد بن عبدہ النعمانی، حماد بن زید، ایوب، حضرت نافع
ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرانہ سے عمرہ کرنے کا تذکرہ
کیا گیا، وہ بولے آپؐ نے ہجرانہ سے عمرہ نہیں کیا، اور حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے جاہلیت
میں ایک رات اعتکاف کی نذر مانی، بقیہ روایت جریر بن حازم
اور معمر کی روایت کی طرح ہے۔

۱۷۹۴- عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، حجاج بن منہال، حماد،
ایوب، (دوسری سند) یحییٰ بن خلف، عبد الاعلیٰ، محمد بن اسحاق،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حسب سابق روایت
نقل کرتے ہیں باقی دونوں حدیثوں میں ایک دن کے اعتکاف کا
ذکر ہے۔

(۲۲۹) بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِكِ *

باب (۲۲۹) غلاموں کے ساتھ کس طرح سلوک کیا جائے۔

۱۷۹۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، فراس، ذکوان ابی صالح، زاذان ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں آیا، اور انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا اور کوئی چیز اٹھا کر کہا، اس میں اس کے برابر بھی ثواب نہیں، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو آدمی اپنے غلام کے طمانچہ مارے، یا اسے مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔

۱۷۹۵ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

(فائدہ) یہ آزاد کرنا باجماع مستحب ہے واجب نہیں، اس روایت اور آنے والی روایتوں سے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، نرمی، ملاطفت کا بین طور پر ثبوت اور اس کی ترغیب واضح اور روشن ہو جائے گی اور مطاعنین حضرات کو اگر انہیں پڑھنے اور پھر اس کے بعد انصاف کرنے کی توفیق ہوگی تو آنکھیں کھل جائیں گی کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے اور اگر اسلام میں غلامی ہے، تو اس قسم کی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۷۹۶۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فراس، ذکوان، زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا اور فرمایا کہ میں نے تجھے تکلیف دی ہے، وہ بولا نہیں، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا تو آزاد ہے، اس کے بعد زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی، اور فرمایا کہ اس کے آزاد کرنے میں مجھے اتنا بھی ثواب نہیں لا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کے ناحق حد لگائے، یا اس کے طمانچہ مارے تو اس چیز کا کفارہ اسے آزاد کر دینا ہے۔

۱۷۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بَغْلَامَ لَهُ فَرَأَى بَظْهُرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزْنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ *

۱۷۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثنیٰ، عبد الرحمن، سفیان، فراس سے شعبہ اور ابو عوانہ کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی ابن مہدی کی روایت میں ”حدالم یاتہ“ کے لفظ ہیں اور وکیع کی روایت میں ”لطم عبده“ کے لفظ

۱۷۹۷ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ

ہیں، اس میں حد کا ذکر نہیں ہے۔

مَهْدِيٌّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ *

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمِيلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتِثِلْ مِنْهُ فَعَقَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتَقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَحْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخْلَوْا سَبِيلَهَا *

۱۷۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَلَ شَيْخٌ فَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجْهَهَا لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْتِقَهَا *

۱۸۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَحْيَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ

۱۷۹۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، سلمہ بن کہیل، معاویہ بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کے طمانچہ مارا، پھر میں بھاگ گیا، اور ظہر کی نماز سے پہلے آیا اور اپنے والد کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھے بھی بلایا، پھر غلام سے فرمایا، اس سے بدلہ لے لے، اس نے معاف کر دیا، پھر سوید نے کہا کہ ہم مقرن کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا، اسے ہم میں سے کسی نے طمانچہ مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہو گئی، آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دو، ہم نے عرض کیا ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی غلام نہیں، آپ نے فرمایا، اچھا اس سے خدمت لیتے رہو، جب اس کی ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دو۔

۱۷۹۹- ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابن اور یس، حصین، حضرت بلال بن یساف بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی کی اور اپنے خادم کے طمانچہ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن بولے کہ تجھے اس کے عمدہ چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ملی، مجھے دیکھ میں مقرن کا ساتھ تو اس بیٹا تھا اور ایک خادم کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اس کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔

۱۸۰۰- محمد بن ثنی اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین، حضرت بلال بن یساف بیان کرتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے، کپڑا بچا کرتے تھے ایک لونڈی وہاں آئی اور اس نے ہم میں سے کسی کو ایک

جَارِيَةً فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ
سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ *

۱۸۰۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ
الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ
فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ
سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ
فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ
فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ
غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدٌ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْتِقَهُ *

۱۸۰۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ
فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ *

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو
مَسْعُودٍ الْبَذَرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي
بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا
مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتِ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ
فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ
اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَالْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي
فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ
مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغَنَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ
مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا *

بات کہی اس نے اس کے طمانچہ مار دیا، سوید غضبناک ہو گئے اور
پھر انہوں نے ابن اور لیس کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔
۱۸۰۱- عبد الوارث بن عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد شعبہ، محمد
بن منکدر، ابو شعبہ عراقی، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کی لونڈی کو
کسی نے طمانچہ مارا، حضرت سوید بولے کیا تجھے معلوم نہیں ہے
کہ منہ پر مارنا حرام ہے، اور مجھے دیکھ میں اپنے بھائیوں میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ساتواں تھا اور
ہمارے پاس علاوہ ایک خادم کے دوسرا کوئی خادم نہ تھا، تو ہم
میں سے ایک نے اس غلام کے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کے آزاد کر دینے کا حکم دیا۔

۱۸۰۲- اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن
منکدر نے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اور حسب سابق
روایت مروی ہے۔

۱۸۰۳- ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد، اعمش، ابراہیم
تمیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو مسعود بذری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام
کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی، ابو
مرد جان لے، میں غصہ میں تھا، اس لئے کچھ نہیں سمجھ سکا،
جب وہ آواز میرے قریب ہوئی، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فرما رہے ہیں، جان لے ابو مسعود!
جان لے ابو مسعود! ابو مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوڑا
اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، پھر آپ نے فرمایا، ابو مسعود، بخوبی
جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی
تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے کہا اب کبھی کسی غلام کو نہیں
ماروں گا۔

۱۸۰۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمُعَمَّرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السُّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ *

۱۸۰۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ بِوَجْهِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتُكَ النَّارُ أَوْ لَمَسْتُكَ النَّارَ *

۱۸۰۴- اسحاق بن ابراہیم، جریر، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن حمید، معمری، سفیان۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابو عوانہ، اعمش سے عبدالواحد کی ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضور کی ہیبت کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر پڑا۔

۱۸۰۵- ابو کریم محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، ابو مسعود! اس بات کو جان لے، یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے، اس سے جتنی کہ تو اس غلام پر رکھتا ہے، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے آپ نے فرمایا، اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھے لگ جاتی۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ جب تک اپنے اعمال درست نہ ہوں تو کوئی پیر، یا پیری مریدی کا رگر نہیں ہو سکتی، یوم تجزی کل نفس بما کسبت (یعنی جس دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا) کا عموم اسی پر دال ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۰۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَةً فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَعْتَقَهُ *

۱۸۰۶- محمد بن ثنی اور ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، سلیمان، ابراہیم تیمی، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام کہنے لگا، اعوذ باللہ! وہ اور مارنے لگے غلام بولا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے چھوڑ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس غلام پر نہیں رکھتا، ابو مسعود نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

تم میں جاہلیت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کو گالی دے گا لوگ اسکے ماں باپ کو گالیاں دیں گے، آپؐ نے فرمایا اے ابوذر تم میں جاہلیت ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے نیچے کر دیا ہے، لہذا جو تم کھاتے ہو وہ انہیں کھاؤ، اور جو تم پہنتے ہو وہ انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دو اور اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

(فائدہ) حضرت ابوذرؓ کی لڑائی غلام ہی سے ہوئی تھی مگر چونکہ حضورؐ نے غلاموں کو بھائی فرمایا ہے، اس لئے حضرت ابوذرؓ نے بھی اسی طرح تعبیر کر دیا، اسلام میں غلامی اس کا نام ہے، موجودہ دور کی غلامی نہیں دور حاضر میں نو آزادی بھی غلامی سے کم نہیں ہے۔ (مترجم)

۱۸۱۱۔ احمد بن یونس، زہیر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی زہیر اور ابو معاویہ کی روایت میں اس لفظ کے بعد کہ تجھ میں جاہلیت ہے یہ زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے اس بڑھاپے پر، آپؐ نے فرمایا، ہاں اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہاں تیرے اتنے بڑھاپے پر بھی اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ اگر تو اسے ایسے کام پر مجبور کرے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ اس کی مدد کر، اور ابو معاویہ کی روایت میں نہ فروخت کرنے کا تذکرہ ہے، اور نہ مدد کرنے کا۔

۱۸۱۲۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، واصل احدب، معرور بن سوید سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک جوڑا پہنے ہوئے دیکھا اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا، میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا، انہوں نے کہا کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی سے تیز کلامی ہو گئی، میں نے اس کی ماں کی وجہ سے اسے عار دلائی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس چیز کا تذکرہ کیا، رسول اللہ صلی

ذَرُّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبَّوْا آبَاءَهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ *

۱۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيَبِعْهُ عَنْهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيَبِعْهُ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ *

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَيْنِي حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلَهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَآتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ

لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرَأَةٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمَهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسَهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ *

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تیرے اندر جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں، اور تمہارے غلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا ہے لہذا جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو تو جو خود کھائے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اسے پہنائے اور ان کاموں پر انہیں مجبور نہ کرو جس کی ان میں طاقت نہیں اور اگر ایسا کرو تو خود ان کی مدد کرو۔

(فائدہ) سابقہ ایک روایت میں نیچے کا بھی ذکر آیا ہے باقی یہ چیز زیادہ صحیح ہے کہ ان کی مدد کرو اور جن کی حضرت ابو ذرؓ سے لڑائی ہوئی، وہ حضرت بلالؓ تھے۔

۱۸۱۳۔ ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن انج، عجلان مولیٰ فاطمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غلام کو (حسب استطاعت) کھانا بھی دو اور کپڑا بھی دو، اور جتنی طاقت ہو اس سے اتنا کام لو۔

۱۸۱۴۔ قعنبی، داؤد بن قیس، موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے تو وہ کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو اسے اپنے ساتھ بٹھالے، اور کھائے اور اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو پھر ایک لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے، داؤد راوی نے ”اکلتہ او لقمین“ کی تفسیر ”لقمۃ او لقمین“ سے کی ہے۔

۱۸۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بندہ جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی بھی اچھی طرح عبادت کرے تو اسے دو ہر اثواب ملے گا۔

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ قطان، (دوسری

۱۸۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ *

۱۸۱۴۔ وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُورًا فَلْيَسَا فَلْيَطْعَمْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أُكْتَتِينَ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ *

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَهُوَ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ *

۱۸۱۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

(سند) محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر، ابواسامہ، عبید اللہ (چوتھی سند) ہارون بن سعید الاہلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

الْمُنْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۸۱۷۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نیک غلام کو دو ہر ا ثواب ہے، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر جہاد، حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا نہ ہوتا تو میں اس بات کی تمنا کرتا کہ غلام کی حالت میں میرا انتقال ہو، اور حضرت ابو ہریرہ نے اپنی والدہ کے انتقال کر جانے تک حج نہیں کیا، انہی کی خدمت میں مصروف رہے، ابو طاہر نے اپنی روایت میں ”عبد مصلح“ کہا ”مملوک“ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

۱۸۱۷ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجَّ وَبَرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ *

(فائدہ) حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر چکے تھے، اس لئے فریضہ ان سے ساقط ہو گیا، پھر اپنی ماں کے انتقال کر جانے تک دوبارہ نفل حج کے لئے نہیں گئے کیونکہ نفل حج سے والدین کی خدمت و اطاعت زیادہ ضروری ہے۔

۱۸۱۸۔ زہیر بن حرب، ابو صفوان اموی، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور بعد والے حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۱۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَّغْنَا وَمَا بَعْدَهُ *

۱۸۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ یعنی غلام اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے تو اس کو دو ہر ا ثواب ملے گا، راوی کہتے ہیں میں

۱۸۱۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهَا

نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، انہوں نے کہا اس پر حساب بھی نہیں اور نہ اس مومن پر جس کے پاس مال کم ہو۔
۱۸۲۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۲۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس غلام کے لئے اچھائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنے مالک کی اچھی طرح خدمت کرتا ہوا مر جائے کیا ہی اچھا ہے وہ غلام۔

۱۸۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ ادا کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت کو پہنچتا ہو تو اس غلام کی ٹھیک قیمت لگائی جائے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو ان کا حصہ ادا کر دے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائیگا ورنہ تو جتنا آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا۔

۱۸۲۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا تو اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے، اگر اس کی قیمت کے مطابق مال رکھتا اور اگر مال نہ ہو تو جتنا آزاد ہونا تھا سو ہو گیا۔

۱۸۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع مولیٰ ابن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا اگر اس کے پاس اس کی قیمت

کعباً فقال کعب لیس عنہ حساب ولا علی مؤمن مڑھد *

۱۸۲۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعْمًا لَهُ *

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُنْهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ

مِنَ الْمَالِ قَدَرٌ مَا يُلْغُ قِيَمَتَهُ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيَمَةٌ عَدْلٌ
وَالْأَفْقَدُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ *

۱۸۲۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ
الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى
بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ
أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
فَدْلِكَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ
فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ
وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي
الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَذَرِي أَهْوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ
أَوْ قَالَ نَافِعٌ مِنْ قَبْلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي
حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۸۲۶- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو عَنْ سَالِمِ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ
قَوْمٍ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَةٌ عَدْلٌ لَا وَكُنْ وَلَا

کے بقدر مال ہے تو اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی ورنہ توجہ
کچھ آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا۔

۱۸۲۵- قتیبہ بن سعید اور محمد بن رحم، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) محمد بن شعیب، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید۔
(تیسری سند) ابو الربیع، ابو کمال، حماد بن زید۔
(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔
(پانچویں سند) اسحاق بن منصور، عبد الرزاق، ابن جریج،
اسماعیل بن امیہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ابن ابی ذئب۔
(ساتویں سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ
آخری جملہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا اس
سے آزاد ہونا تھا سو وہ ہو گیا، مگر ایوب اور یحییٰ بن سعید کی
حدیث میں یہ الفاظ ہیں اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں
یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ الفاظ حدیث کے ہیں یا حضرت نافع
نے بذات خود اسے بیان کیا ہے، اور لیث بن سعد کی روایت
کے علاوہ اور کسی روایت میں ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۸۲۶- عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سالم
بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے غلام کو آزاد کرے جو اس
کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو تو اس کے مال میں
سے اس کی ٹھیک قیمت لگائی جائے گی کسی قسم کی کمی زیادتی نہ

ہوگی اور پھر اگر وہ مالدار ہوگا تو غلام اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

۱۸۲۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو بقیہ حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

۱۸۲۸۔ محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، نصر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے تو وہ دوسرے حصہ کا بھی ضامن ہوگا۔

(فائدہ) یعنی اگر مالدار ہوگا تو اس کی بھی قیمت ادا کرے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا۔ مفصل بیان اس کا کتاب الحلق میں گزر چکا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۲۹۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جو غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے تو پورا ہی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا۔

۱۸۳۰۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن ابی عروبہ، قتادہ، نصر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا، تو اس کی آزادی بھی اس کے مال میں سے ہوگی اگر اس کے پاس مال ہوگا اور اگر اس کے پاس مال نہ ہوگا تو غلام سے سعایت کرائی جائے گی، باقی اس پر جبر نہیں کیا جائے گا۔

۱۸۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، محمد بن بشر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، ابن ابی عروبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی

شَطَطٌ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا *

۱۸۲۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ *

۱۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْبَلْفُظُّ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ يَتَنَزَّحُ الرَّجُلَيْنِ فَيَعْتِقُ أَحَدَهُمَا قَالَ يَضْمَنُ *

(فائدہ) یعنی اگر مالدار ہوگا تو اس کی بھی قیمت ادا کرے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو جائے گا۔ مفصل بیان اس کا کتاب الحلق میں گزر چکا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ *

۱۸۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّاصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ *

۱۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا

عِيسَىٰ بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَىٰ ثَمَّ يُسْتَشْعَىٰ فِي
نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقَ غَيْرَ مَشْتَقٍ عَلَيْهِ *

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو
بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَغْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ
مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاهُمْ أَثْنَانًا ثُمَّ
أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ
قَوْلًا شَدِيدًا *

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس حصہ میں سعایت کرائی
جائے گی جو آزاد نہیں، بایں صورت کہ اس پر جبر نہیں کیا
ہوگا۔

۱۸۳۲- علی بن حجر سعدی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن
حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب، ابو قلابہ، ابی المہلب، حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے انتقال کے وقت
اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ
اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سب کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا، اس کے بعد ان
میں قرعہ ڈالا، جن دو غلاموں پر قرعہ نکلا وہ آزاد ہو گئے اور
چار غلام ہی رہے، اور مرنے والے کے حق میں آپ نے
سخت بات فرمائی۔

(قائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ دوسری روایت میں وہ سخت بات مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم اس پر نماز نہ
پڑھتے، باقی اسی حالت میں قرعہ نہیں ڈالا جائے گا، بلکہ ہر ایک غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا، اور باقی حصہ میں وہ سعایت کریں گے، اس
مقام پر حضورؐ نے جھگڑے کو بند کرنے کے لئے یہ فوری اقدام فرمایا، چنانچہ امام ابو حنیفہ، شعبی، شریح، حسن اور سعید بن سیب کا یہ مسلک
ہے (بکذا فی الرقاة)

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا
حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرَوَايَةِ ابْنِ عَلِيٍّ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ
فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَىٰ عِنْدَ
مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ *

۱۸۳۳- قتیبہ بن سعید، حماد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم،
ثقفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں،
البتہ حماد کی روایت تو ابن علیہ کی روایت کے طریقہ پر
ہے، باقی ثقفی کی روایت میں یہ ہے کہ ایک انصاری مرد نے
اپنے مرنے کے وقت وصیت کی اور اپنے چھ غلاموں کو آزاد
کر دیا۔

۱۸۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ
وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَحَمَّادٍ *

۱۸۳۴- محمد بن منہال، ضریر، ابن عبدہ، یزید بن زریع، ہشام
بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ابن علیہ اور حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان
کرتے ہیں۔

باب (۲۳۰) مدبر غلام کی بیع کا جواز۔

۱۸۳۵۔ ابو الریح، سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے مرنے کے بعد اپنا غلام آزاد کیا، اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہو گئی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس غلام کو کون مجھ سے خریدتا ہے، تو نعیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے اسے خرید لیا، آپ نے وہ غلام اس کے حوالے کر دیا، عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ غلام قبیطی تھا (حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے) پہلے ہی سال انتقال کر گیا۔

۱۸۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا اور ابن نعام نے اسے خرید لیا اور وہ غلام قبیطی تھا، حضرت ابن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مر گیا۔

(فائدہ) مدبر وہ غلام ہے کہ جسے مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے، امام نووی فرماتے ہیں، ابن نعام غلط ہے، صحیح نعام ہے، اور یہ نعیم بن عبد اللہ کا لقب ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا ٹمہ سنا اور ٹمہ آواز کو بولتے ہیں، اور اس مدبر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کیا، وہ مدبر مقید تھا، مطلق نہیں تھا، اور مدبر مقید کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک اسی خاص بیماری میں انتقال کر جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا، اور اگر انتقال نہ کرے تو پھر مالک کو اس کا فروخت کرنا درست ہے، رہا مدبر مطلق تو اس کی بیع کسی حالت میں بھی درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۷۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ریح، یث بن سعد، ابو زبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدبر کے بارے میں حماد کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۸۳۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، عبد المجید بن سمیل، عطاء

باب (۲۳۰) جَوَازُ بَیْعِ الْمُدَبِّرِ *

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّيِّحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ عُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ *

۱۸۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يَقُولُ دُبُرٌ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قَبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

(فائدہ) مدبر وہ غلام ہے کہ جسے مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے، امام نووی فرماتے ہیں، ابن نعام غلط ہے، صحیح نعام ہے، اور یہ نعیم بن عبد اللہ کا لقب ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا ٹمہ سنا اور ٹمہ آواز کو بولتے ہیں، اور اس مدبر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کیا، وہ مدبر مقید تھا، مطلق نہیں تھا، اور مدبر مقید کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک اسی خاص بیماری میں انتقال کر جائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا، اور اگر انتقال نہ کرے تو پھر مالک کو اس کا فروخت کرنا درست ہے، رہا مدبر مطلق تو اس کی بیع کسی حالت میں بھی درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبِّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ *

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ

بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ۔ (دوسری سند) عبد اللہ بن ہاشم، یحییٰ بن سعید، حسن بن ذکوان معلم، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ (تیسری سند) ابو غسان مسمعی، معاذ بواسطہ اپنے والد، مطر، عطاء بن ابی رباح، ابو الزبیر، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، مدبر غلام کے فروخت کرنے کے بارے میں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حماد، ابن عیینہ، عمرو بن دینار کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

يَعْنِي الْحِزَامِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب القسامۃ والمحارین والقصاص والديات

باب (۲۳۱) قسامت کا بیان۔

۱۸۳۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے، یحییٰ بیان کرتے ہیں، میرے خیال میں بشیر نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی نام لیا ہے، غرضیکہ ان دونوں نے بیان کیا ہے عبد اللہ بن سہیل بن زید، اور حبیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر پہنچے تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو گئے، پھر حبیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا، انہوں نے عبد اللہ بن سہل کو دفن کیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل بھی، اور عبد الرحمن بن سہل میں چھوٹے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پہلے گفتگو شروع کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عمر میں بڑا ہے اس کی بڑائی کو قائم رکھو، چنانچہ یہ

باب القسامۃ *

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ قَالَ يَحْيَىٰ وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحِيصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحِيصَةُ يَجِدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ

الْكِبَرُ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ
وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ
أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ
أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ
فَتَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ
نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ *

خاموش ہو گئے اور ان کے ساتھیوں نے صورت حال بیان کرنا
شروع کی اور انہوں نے بھی ان کے ساتھ بیان کی، پھر انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے
مارے جانے کے مقام کو بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ تم پچاس
قسمیں کھا کے اپنے قاتل کا خون حاصل کرتے ہو؟ یہ تینوں
بولے ہم کس طرح قسمیں کھا سکتے ہیں جبکہ خون کے وقت ہم
حاضر نہ تھے، آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس
الزام سے بری ہو جائیں گے، وہ بولے کافروں کی قسمیں کیونکر
قبول کریں گے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال
دیکھا تو ان کو دیت دی۔

(فائدہ) یہ حدیث قسامت کے بیان میں اصل ہے اور قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو سکے تو محملہ والوں سے جن
پر شبہ ہو، پچاس قسمیں لی جائیں گی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں اور پھر امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے
صحیح ترین قول میں قسامت سے دیت واجب ہوگی، قصاص نہیں لیا جائے گا اور قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہوں گی کیونکہ حدیث مشہور ہے،
ایسۃ علی المدعی والیمین علی من انکر یعنی گواہی مدعی پر ہے، اور قسم مدعی علیہ پر، اور سنن ابوداؤد میں صاف طور پر مذکور ہے کہ
حضور نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم ان میں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو، اور ملا علی قاری فرماتے ہیں اس مقام پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گفتگو فرمائی، اس سے صرف صورت حال کو معلوم کیا، کسی قسم کے فیصلہ کا نفاذ مقصود نہیں تھا کیونکہ
محض اس مقام پر موجود ہی نہیں تھے، ورنہ تو قسمیں مدعی علیہ پر واجب ہیں۔

۱۸۴۰۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید،
بشیر بن یسار، سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ
عنه بیان کرتے ہیں کہ حبیصہ بن مسعود، اور عبد اللہ بن سہل
دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے،
لوگوں نے یہود پر گمان کیا، پھر عبد اللہ کے بھائی عبد الرحمن اور
ان کے چچا کے لڑکے حویصہ اور حبیصہ سب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد الرحمن اپنے
بھائی کا حال بیان کرنے لگے اور وہ تینوں میں چھوٹے تھے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے بھائی کی بڑائی
کر، یا فرمایا بڑے کو گفتگو کرنی چاہئے، پھر حویصہ اور حبیصہ نے
اپنے بھائی کا حال بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۸۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
أَبِي حَظْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَبِّصَةَ بِنْتَ
مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ انْطَلَقَا قَبْلَ خَيْرٍ
فَتَفَرَّقَا فِي النَّحْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ
فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبْنَا
عَمِّهِ حُوَيْصَةُ وَمُحَبِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ
وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكِبَرِ أَوْ قَالَ لَيْدُ الْكِبَرِ

فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرٍ صَاحِبَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتَبَرُّوكُمْ يَهُودُ بِأَيِّمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مَرِيدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرَجْلَيْهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوُهُ *

فرمایا تم میں سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی کے متعلق قسم کھالیں، تو وہ بالکل تمہارے حوالے کر دیا جائے گا، وہ بولے اس واقعہ پر ہم موجود نہیں تھے، تو ہم کیونکر قسمیں کھالیں، حضور نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو پاک کر لیں گے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو کافر ہیں بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس سے دے دی، حضرت سہل بیان کرتے ہیں کہ میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا، تو ان میں سے ایک اونٹنی نے میرے لات مار دی۔

(فائدہ) امام نووی بیان کرتے ہیں کہ آخری جملہ سے یہ مقصود ہے کہ صورت حال کو پورے کمال کے ساتھ محفوظ رکھا ہے کہ اس کے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی۔

۱۸۴۱- وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضْتَنِي نَاقَةً *

۱۸۴۱- قواریری، بشر بن مفضل، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور اپنی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دیدی اور یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے میرے لات مار دی۔

۱۸۴۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۸۴۲- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحْيِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۳- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود ان بنی حارثہ میں سے تھے، دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خیبر گئے، اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا، اور وہاں یہودی رہتے تھے، دونوں اپنے کاموں کی وجہ سے جدا

وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودٌ فَتَفَرَّقَا
لِحَاجَتِهِمَا فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي
شَرْبَةِ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى
الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَخُوَيْصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ
قُتِلَ فزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ لَهُمْ تَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُونَ
قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتَبَرَّكُمُ
يَهُودٌ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ *

ہو گئے تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں پائے
گئے، محیصہ نے انہیں دفن کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ آئے اور
عبدالرحمن بن سہل مقتول کے بھائی اور محیصہ اور خویصہ تینوں
چلے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ کا واقعہ بیان
کیا اور اس مقام کا تذکرہ کیا جہاں وہ شہید کئے گئے، بشیر ان
حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ میں سے پایا کہ آپ نے ان سے (بعد میں)
ارشاد فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے
ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے
نہیں دیکھا، اور نہ ہم وہاں موجود تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ
پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے کو بری کر لیں گے تو انہوں
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کافروں کی
قسمیں کیونکر قبول کریں گے، بشیر کا خیال ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے ادا
کر دی۔

(فائدہ) میں نے پہلے بھی ذکر کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے صورت حال دریافت فرما رہے تھے، انہیں پچاس قسمیں کھانے
کا حکم نہیں دے رہے تھے کیونکہ قسمیں تو مدعی علیہ سے لی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

۱۸۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بنی
حارثہ میں سے ایک انصاری مرد جن کا نام عبد اللہ بن سہل بن
زید تھا، وہ اور ان کے چچا زاد بھائی جن کا نام محیصہ بن مسعود بن
زید تھا اپنے گھر سے چلے اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی
طرح مروی ہے، اس بیان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت دے دی، یحییٰ بیان کرتے
ہیں کہ مجھ سے بشیر بن یسار نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی
حتمہ نے بتایا کہ میرے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے تھان
میں لات مار دی۔

۱۸۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
هَشِيمٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ
يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ
يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ
وَأَبْنُ عَمِّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ
زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ
إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ
بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ
قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ
بِالْمَرْبِدِ *

۱۸۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ *

۱۸۴۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ وَمُحَبِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَبِّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ فَذَهَبَ مُحَبِّصَةُ لِيَتَكَبَّمُ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَبِّصَةَ كَبُرَ كَبْرُ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمْ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ مُحَبِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَذُوبَا صَاحِبَيْكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَمُحَبِّصَةَ

۱۸۴۵- محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، سعید بن عبید، بشر بن یسار انصاری، حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ چند آدمی ان کی قوم سے خیبر گئے اور وہاں پہنچ کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو ایک آدمی ان میں سے مقتول پایا گیا، اور بقیہ حدیث بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خون کو باطل کرنا اچھا نہیں جانا، چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سواونٹ دیت کے طور دیدیے۔

۱۸۴۶- اسحاق بن منصور، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابو لیلیٰ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل، حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے چند بڑے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں اس تکلیف کی بناء پر جو انہیں لاحق ہوئی خیبر گئے تو محیصہ سے کسی نے کہا کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے، اور ان کی نعش چشمہ یا کنویں میں ڈال دی گئی ہے، وہ یہود کے پاس گئے اور ان سے کہا، خدا کی قسم تم نے اس کو قتل کیا ہے، یہودیوں نے کہا، خدا کی قسم ہم نے اسے نہیں مارا ہے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا، چنانچہ محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ان سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل تینوں (حاضر خدمت) ہوئے، محیصہ نے گفتگو کرنا چاہی، کیونکہ وہ خیبر میں ان کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا بڑے کی بڑائی کر، اور بڑے کو بیان کرنے دے، چنانچہ حویصہ نے گفتگو کی اس کے بعد محیصہ نے بات کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت ادا کر دیں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں یہود کو لکھا، انہوں نے جواب میں لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں نہیں مارا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ اتَّخِذُوا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَخَلَّفَ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكُضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ *

۱۸۴۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ الْقِسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ *

۱۸۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ *

۱۸۴۹- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

(۲۳۲) بَابُ حُكْمِ الْمُخَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ *

سے فرمایا کہ تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو، انہوں نے کہا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا تو یہود تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے، انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کی، اور ان کی جانب آپ نے سواونٹ بھیج دیئے، حتیٰ کہ وہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے، سہل بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۱۸۴۷- ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار مولیٰ (غلام آزاد کردہ) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جو کہ انصار میں سے تھے، روایت منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اس طریقہ پر باقی رکھا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھی۔

۱۸۴۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، بس اتنی زیادتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے درمیان قسامت کا فیصلہ کیا کہ جس کے قتل کا انہوں نے یہود پر دعویٰ کیا تھا۔

۱۸۴۹- حسن بن علی حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کچھ انصاری حضرات سے خبر دی اور وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

باب (۲۳۲) لڑنے والوں اور مرتد ہو جانے

والوں کے احکام۔

۱۸۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشیم، عبدالعزیز بن صہیب، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، انہیں استقاء ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اگر چاہو تو صدقات کے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے ایسا ہی کیا، اور وہ اچھے ہو گئے، پھر اونٹوں کے چرواہوں کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے مرتد ہو گئے، اور اونٹوں کو لے بھاگے، جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی، آپؐ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا، وہ پکڑے گئے، آپؐ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں (گرم) سلائیاں پھروائیں اور بتے ہوئے میدان میں ان کو ڈلوادیا، بالآخر وہ (اسی طرح) مر گئے۔

(فائدہ) یہ حدیث مرتدین اور محاربین کے بارے میں اصل ہے اور آیت انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ کے مطابق ہے، کیونکہ ان لوگوں نے دین سے ارتداد بھی کیا اور اس کے ساتھ محاربین اور قطاع الطرق (ڈاکہ) والا کام بھی کیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ سزا تجویز فرمائی، باقی ایسے لوگوں کے لئے کلام اللہ میں جو سزائیں مذکور ہیں ان میں سے امام کو حق حاصل ہے کہ چاہے جوئی سزا تجویز کر دے، اور ان لوگوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی معلوم فرمالیا تھا، کہ ان کی صحت پیشاب پینے ہی میں ہے، لہذا ایسے شیاطین کے لئے ایسی دوا تجویز فرمادی، لیکن اب چونکہ شفاء یقینی نہیں ہے اس لئے کسی کو بطور دوا کے بھی پیشاب پینے کی اجازت نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَرِينَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئَكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَصَحَّحُوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأَتَيْ بِهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا*

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ وَسَقَمَتِ أَجْسَامُهُمْ

۱۸۵۱۔ ابو جعفر محمد بن صباح اور ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، حجاج بن ابی عثمان، ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپؐ سے اسلام پر بیعت کی، اور پھر انہیں آب و ہوا موافق نہ آئی اور ان کے بدن کمزور ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، آپؐ

فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتُصَيِّبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَنِي فَحْرَجُوا فَشَرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطْرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ*

نے فرمایا تم ہمارے چردا ہے کے ساتھ اونٹوں میں کیوں نہیں جاتے، وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے کہا اچھا اور پھر وہ وہاں گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا، لہذا اچھے ہو گئے اس کے بعد انہوں نے چردا ہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے ان کے تعاقب میں آدمیوں کو روانہ کیا وہ پکڑے گئے اور پھر انہیں حاضر خدمت کیا گیا، آپ نے حکم فرمایا ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں اور پھر وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے تاکہ مر گئے اور ابن صباح کی روایت میں ”واطرَدُوا النَّعَمَ“ کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ) اس روایت میں قبیلہ عکل کا ذکر ہے اور پہلی روایت میں عرینہ کا، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ روایتیں اس بارے میں مختلف ہیں کسی میں دونوں قبیلے شک کے ساتھ مذکور ہیں اور کسی میں ایک ہی کا ذکر ہے اور ایک میں دونوں کا بلا شک کے ذکر ہے، اور یہ صحیح ہے اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ابو عوانہ اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ چار آدمی عرینہ کے تھے اور تین عکل کے، اور ممکن ہے کہ ایک کسی اور قبیلہ کا ہو جو ان کے ساتھ ہو لیا ہو، اور حضور نے ان کی آنکھیں قصاصاً پھوڑ دیں، کیونکہ انہوں نے آپ کے چردا ہوں کے ساتھ بھی یہ معاملہ کیا تھا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءَ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عَرِينَةَ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يَسْقُونَ*

۱۸۵۲- ہارون بن عبد اللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابورجاء مولیٰ ابی قلابہ، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم دیا اور یہ کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں (۱)، اور بقیہ حدیث حجاج بن ابی عثمان کی روایت کی طرح مروی ہے، صرف اتنی (زیادتی ہے) کہ انہیں میدان حرہ میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے تھے، لیکن انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

(۱) اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوا کہ مجبوری میں حرام چیز بطور دوائی کے استعمال کی جاسکتی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بطور علاج اونٹوں کے پیشاب پینے کا فرمایا۔ مشائخ حنفیہ کی بھی یہی رائے ہے کہ جب کوئی ماہر دیندار معالج کسی بیماری کے علاج کے لئے حرام چیز بطور دوائی تجویز کرے تو بوقت ضرورت مجبوری میں اس کا استعمال جائز ہے۔

۱۸۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النُّوفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِنَاسٍ مَا تَقُولُونَ فِي الْقِسَامَةِ فَقَالَ عُبَيْدَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِيمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ عُبَيْدَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَتَّهَمُنِي يَا عُبَيْدَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بَخِيرَ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا *

۱۸۵۴- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَائِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِبْهُمْ *

۱۸۵۵- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ

۱۸۵۳- محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام (دوسری سند) احمد بن عثمان نوفلی، ازہر سامان، ابن عون، ابورجاء، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو انہوں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا، کہ تم قیامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ عنہ کہنے لگے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے، میں نے کہا کہ مجھ سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی ہے، کہ ایک قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر ایوب اور حجاج کی روایت کی طرح حسب سابق حدیث بیان کی، ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں حدیث بیان کر چکا تو عنہ بولے، سبحان اللہ، میں نے کہا تو کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو، عنہ نے کہا کہ ہم سے بھی حضرت انس نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور اے شام والو! تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص (ابو قلابہ) رہے گا۔

۱۸۵۴- حسن ابن ابی شعیب حرانی، مسکین بن بکیر حرانی، اوزاعی، (دوسری سند) عبید اللہ بن عبدالرحمن دارمی محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی آئے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے، اور یہ الفاظ ”ولم يحسبهم“ زیادہ بیان کئے۔

۱۸۵۵- ہارون بن عبد اللہ، مالک بن اسماعیل، زہیر، سیماک بن حرب، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عرینہ کی ایک جماعت آئی، اور وہ مسلمان ہو گئی اور حضور سے بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیماری پھیل گئی

اور بقیہ حدیث بیان کی، باقی اتنی زیادہ ہے کہ آپ کے پاس انصار کے تقریباً بیس جوان تھے جو ان کے تعاقب میں بھیجے، اور ان کے ساتھ ایک قیافہ شناس بھی بھیجا، جو ان کے نشان قدم پہچان سکے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ برسام فتور عقل یا سر اور سینہ پر درم آنے کا نام ہے، اور بحر الجواہر میں ہے کہ برسام اس بیماری کو کہتے ہیں کہ جگر اور معدہ کے درمیان جو پردہ ہے اس پر درم آجائے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۵۶۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس، (دوسری سند) ابن شنی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مروی ہے، باقی ہم کی روایت میں ہے کہ عرینہ کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور سعید کی روایت میں عقل اور عرینہ کے الفاظ ہیں جیسا کہ گزشتہ احادیث میں ہے۔

۱۸۵۷۔ فضل بن سہیل اعرج، یحییٰ بن غیلان، یزید بن زریع، سلیمان تیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں تھیں۔

الْمُومُ وَهُوَ الْبَرَسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ *

۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَفِي سَدِيثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۸۵۷ - وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعَيْنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أُعَيْنَ الرُّعَاءَ *

(فائدہ) یہ ظلم نہیں ہے، بلکہ عین تقاضائے عدل و انصاف ہے

نکوئی بابدان کردن چنان است کہ بدن کردن بجائے نیک مرداں

باب (۲۳۳) پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کر دینے میں قصاص کا ثبوت اور اسی طرح مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے گا۔

۱۸۵۸۔ محمد بن شنی اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو چند چاندی کے ٹکڑوں کے لئے مارا اور اسے پتھر سے مار ڈالا، چنانچہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، اور اس میں کچھ جان باقی تھی۔

(۲۳۳) بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ *

۱۸۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا أَقْتَلِكِ فُلَانٌ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنْمَ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنْمَ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۸۵۹- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ
شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
إِدْرِيسَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ *

۱۸۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنْ
الْأَنْصَارِ عَلَى حَبِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلْبِ
وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَخِذَ فَأَتَى بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ
يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ *

۱۸۶۱- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۶۲- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
جَارِيَةً وَجَدَ رَأْسَهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ
فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتَّى
ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأَخِذَ الْيَهُودِيُّ
فَأَقَرَّ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ *

آپ نے اس سے دریافت کیا، تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے
سر سے اشارہ کیا، نہیں، پھر دوبارہ فرمایا کہ تجھے فلاں نے مارا
ہے، اس نے پھر سر سے اشارہ کیا نہیں، آپ نے پھر فرمایا کہ
تجھے فلاں نے مارا ہے، وہ بولی ہاں اور اپنے سر سے اشارہ کیا۔
تب آپ نے اس شخص کو دو پتھروں سے کچل کر مار ڈالا۔

۱۸۵۹- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث (دوسری سند)
ابو کریم، ابن اور یس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح
روایت مروی ہے، اور ابن اور یس کی روایت میں ہے کہ آپ
نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

۱۸۶۰- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب ابو قلابہ،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
یہودیوں میں سے ایک شخص نے انصار کی کسی لڑکی کو کچھ زیور
کے عوض جو کہ وہ پہنے ہوئے تھی مار ڈالا۔ اور پھر اسے کنوئیں
میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل ڈالا، چنانچہ پکڑا گیا، اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے
حکم فرمایا کہ جب تک یہ نہ مرے اسے پتھروں سے مارا جائے،
چنانچہ وہ پتھروں سے مارا گیا حتیٰ کہ مر گیا۔

۱۸۶۱- اسحاق بن منصور، محمد بن بکر، ابن جریج، معمر، ایوب
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۶۲- ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک لونڈی کا دو پتھروں کے
درمیان سر کچلا ہوا ملا، چنانچہ اس سے دریافت کیا گیا، کہ کس
نے تیرے ساتھ یہ معاملہ کیا؟ فلاں نے یا فلاں نے یہاں تک
کہ ایک یہودی کا نام لیا، اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا، پھر وہ
یہودی پکڑا گیا، اور اس نے بھی اقرار کیا، تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر کچلنے کا حکم فرمایا۔

(فائدہ) باجماع علمائے امت مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا، چنانچہ روایات بالا اس پر شاہد ہیں۔

(۲۳۴) بَابُ الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ
أَوْ عُضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ
نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ *

باب (۲۳۴) جب کوئی کسی کی جان یا عضو پر حملہ کرے، اور وہ اس کو دفع کرنا چاہے اور اس صورت میں حملہ کرنے والے کو نقصان پہنچے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔

۱۸۶۳۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، زرارہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یعلیٰ بن مدیہ، یا یعلیٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے دبایا، اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ میں سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل پڑے، دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو، جیسا کہ اونٹ کاٹتا ہے، اس میں دیت نہیں ملے گی۔

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنِيَّةٍ أَوْ ابْنُ أُمَيَّةٍ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعَضُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ *

(فائدہ) یہی امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے۔

۱۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۶۳۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار اور محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، عطاء، ابن یعلیٰ، حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۶۵ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَحَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلِفَهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ *

۱۸۶۵۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفیٰ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبایا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت نکل پڑے، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا، آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا تو اس کا گوشت کھانا چاہتا تھا۔

۱۸۶۶ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۱۸۶۶۔ ابو غسان مسمعی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، بدیل، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یعلیٰ بن منیہ کے نوکر کا کسی نے ہاتھ چبا ڈالا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اس کو باطل کر دیا۔ اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس طرح چبا ڈالے جیسا کہ اونٹ چبا لیتا ہے۔

۱۸۶۷۔ احمد بن عثمان نو فلی، قریش بن انس، ابن عون، محمد بن سیرین، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ چبا لیا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دانت گر پڑے۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی۔ آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے یہ چاہتا ہے کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے، پھر تو اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالے، اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے اور پھر اسے گھسیٹ۔

(فائدہ) یعنی اگر قصاص ہی لینا چاہتا ہے تو اس طرح ہو سکتا ہے، یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے، یا تیرا ہاتھ بھی زخمی ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

۱۸۶۸۔ شیبان بن فروخ، ہمام، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن منیہ، یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی آدمی کا ہاتھ چبا لیا تھا، چنانچہ اس آدمی نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس چبانے والے کے دانت گر پڑے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو باطل کر دیا اور فرمایا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اس کا ہاتھ اونٹ کی طرح چبا ڈالے۔

۱۸۶۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابن جریج، عطاء، صفوان بن یعلیٰ بن امیہ، یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور وہ میرے لئے

بَدِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَحْبِرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَحَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

۱۸۶۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ النُّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَائِيَهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعْضَهَا ثُمَّ انْتَرِعْهَا *

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ *

۱۸۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَحْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

تَبْرُكٌ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ
عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ
يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ
أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ
أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَغْضُوضُ يَدَهُ مِنْ
فِي الْعَاضِ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ *

۱۸۷۰ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۲۳۵) بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ
وَمَا فِي مَعْنَاهَا *

۱۸۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ
أَنْسٍ أَنَّ أُخْتَهُ الرَّبِيعَةَ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ
إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَيْقَتَصُ مِنْ فُلَانَةٍ وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمُّ
الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا
يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا
الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ *

سب سے بھروسے کا عمل ہے، عطاء بواسطہ صفوان بن یعلیٰ سے
روایت کرتے ہیں کہ میرا ایک نوکر تھا اور وہ ایک شخص سے لڑا،
دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا،
عطاء کہتے ہیں کہ مجھ سے صفوان نے کہا کہ کس نے کس کا ہاتھ کاٹا؟
پھر جس کا ہاتھ کٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، کانٹے والے کے
منہ سے اس کا ایک دانت گر گیا، دونوں حضور کی خدمت میں
حاضر ہوئے، آپ نے اس کے دانت (کی دیت کو) لغو قرار دیا۔
۱۸۷۰۔ عمرو بن زرارہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جریج سے اسی
سند کے ساتھ اس طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۵) دانتوں وغیرہ میں قصاص کے حکم کا
بیان!

۱۸۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، حماد، ثابت،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع کی
بہن ام حارثہ نے ایک انسان کو زخمی کیا، (اس کا دانت توڑ ڈالا)
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ جھڑاپیش
کیا گیا، آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص، ام ربیع نے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا فلاں سے قصاص لیا جائیگا، بخدا اس
سے قصاص نہیں لیا جائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ! ام ربیع کتاب اللہ قصاص کا حکم کرتی ہے، وہ
بویں کہ نہیں خدا کی قسم اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا،
چنانچہ ام ربیع یہی کہتی رہیں، یہاں تک کہ وہ لوگ دیت لینے پر
راضی ہو گئے، تب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ
پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دے۔

(فائدہ) ام ربیع نے جو قسم کھائی تھی، اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تردید مقصود نہیں تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ ذات پر
بھروسہ اور اعتماد تھا، اور یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے سفارش کریں تاکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو
جائیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات پوری کر دی، ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

(۲۳۶) بَاب مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ *

بَاب (۲۳۶) مسلمان کا خون کس وقت مباح

ہے۔

۱۸۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو کہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، مگر تین باتوں میں سے ایک کی بنا پر، ایک یہ کہ نکاح کے بعد زنا کرے یا جان کے بدلے جان، یا اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے جدا ہو جائے۔

(فائدہ) حدیث کا تیسرا جملہ ہر ایک مرتبہ اور قادیانی اور اسی طرح منکرین حدیث کو شامل ہے کہ جنہوں نے اپنے دین اور اپنی جماعت کو چھوڑ کر قسم قسم کی باتیں ایجاد کر لیں ہیں۔

۱۸۷۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، مگر تین شخصوں کا، ایک تو وہ جو دین چھوڑ دے اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور دوسرے محسن زنا کرے، اور تیسرے جان کے بدلے جان، اعمش بیان کرتے

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثُ الثُّيُبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ *

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْجَمَاعَةِ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثُّيُبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ

إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۸۷۵ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِالسَّنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ *

(۲۳۷) بَابُ بَيَانِ إِيْثِمٍ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بواسطہ اسود حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت بیان کی۔
۱۸۷۵۔ حجاج بن شاعر، قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش سے دونوں ہی سندوں کے ساتھ سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ”والذی لا الہ غیرہ“ کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۲۳۷) قتل کا طریقہ ایجاد کرنے والے کا گناہ۔

۱۸۷۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ظلم (ناحق) سے خون ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْلَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اصول اسلام میں سے یہ حدیث ایک اصل اور فائدہ ہے کہ جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو قیامت تک اس پر گناہ ہوتا رہے گا، اور جو کوئی برائی پر عمل کرے گا اس میں سے بھی گناہ کا ایک حصہ اس کو ملتا رہے گا، اسی طرح نیکیوں کے اندر بھی حکم ہے اور اس اصول کے شواہد بکثرت احادیث صحیحہ میں موجود ہیں چنانچہ ایک حدیث صحیح میں صاف طور پر اس چیز کو بیان بھی فرمادیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی جریر اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں صرف ”سن القتل“ کے لفظ ہیں، لفظ ”اول“ نہیں۔

۱۸۷۷ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا السَّنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ *

باب (۲۳۸) آخرت میں خونوں کا بدلہ ملنا اور

(۲۳۸) بَابُ الْمُحَازَاةِ بِالْدَّمَاءِ فِي

الْآخِرَةِ. وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ فِيهِ بَيْنَ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا
عَنْ وَكَيْعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
بِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكَيْعٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَىٰ
بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ *

قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون
ہی کا فیصلہ ہوگا۔

۱۸۷۸- عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن
عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ،
عبدۃ بن سلیمان، وکیع، اعمش، ابودائل، حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،
قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے متعلق فیصلہ کیا
جائے گا۔

(فائدہ) کیونکہ خون کا معاملہ نہایت سنگین ہے، اس لئے حقوق العباد میں سب سے پہلے اسی کا فیصلہ کیا جائے گا، اور حقوق اللہ میں سب سے
پہلے نماز کے متعلق باز پرس ہوگی، اب دونوں احادیث میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اللہ الحمد (مترجم)

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بَغْيِي ابْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُنْتَنَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
كُلُّهُمُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضَى
وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ *

۱۸۷۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند)
یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، (تیسری سند) بشر بن خالد،
محمد بن جعفر (چوتھی سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی، شعبہ،
اعمش، ابودائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں
لیکن اتنا فرق ہے کہ بعض راوی "یقضی" کا لفظ بیان کرتے ہیں
اور بعض "یحکم" کا ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

(۲۳۹) بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ
وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ *

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى
بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ
سِيرِينَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

باب (۲۳۹) خون اور عزت اور مال کے حقوق کی
اہمیت کا بیان۔

۱۸۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن حبیب حارثی، عبدالوہاب
ثقفی، ایوب، ابن سیرین، ابن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ
آپ نے ارشاد فرمایا، زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت (۱) پر ویا ہی

(۱) زمانے کے اپنی اصلی حالت پر آنے کا مفہوم یہ ہے کہ جاہلیت میں اہل عرب جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے جس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ
قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ
وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرٌ مُضَرُّ الَّذِي بَيْنَ
جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا
بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ
اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ
هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ
النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخْسِيئُهُ قَالَ
وَأَعْرَاضُكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَاسْتَلْقَوْنَ
رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ
بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ
يُبَلِّغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ
قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ
وَرَجَبٌ مُضَرٌّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا

ہو گیا جیسا کہ اس دن تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور
زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار مہینے
محترم ہیں، تین مہینے تو متواتر ہیں، ذی القعدہ، ذی الحجہ، (۱) محرم
اور جب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان
ہے، اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے، ہم نے
عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم۔ آپؐ خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ ہم
سمجھے آپؐ اس مہینہ کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ
مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، پھر ارشاد فرمایا کہ یہ
کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ خاموش
ہو گئے حتیٰ کہ ہم سمجھے آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے،
ارشاد فرمایا کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! پھر فرمایا
یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ
خاموش رہے، ہم سمجھے کہ آپؐ اس دن کا کوئی اور نام رکھیں
گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا
بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا تو تمہارے خون اور
اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں، جیسا کہ
تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے
میں، اور عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے، اور وہ تمہارے
اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا، لہذا میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا
کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار جو اس جگہ موجود
ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جسے یہ حکم
پہنچایا جائے گا وہ اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہے، بعض اس شخص
سے کہ جس نے اسی وقت اسے سنا ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا

(بقیہ گزشتہ صفحہ) کی وجہ سے حج کے دن بھی بدل جاتے تو جس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی اس سال یہ مہینے اپنی
اپنی جگہوں پر تھے اور حج بھی اپنے صحیح دنوں میں آیا تھا۔

(۱) ان مہینوں کی وجہ تسمیہ یہ ہیں۔ ذی قعدہ اس لئے کہ اس مہینے میں وہ لڑائی چھوڑ کر بیٹھ جاتے، ذی الحجہ حج کی وجہ سے، محرم اس لئے کہ وہ
لوگ اس مہینے میں لڑنے کو حرام سمجھتے تھے اور رجب ماخوذ ہے ترجیب بمعنی تعظیم سے چونکہ وہ لوگ اس مہینے کو معظم سمجھتے تھے اس لئے اسے
رجب کہتے۔

بَعْدِي *

کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے حکم الہی پہنچا دیا ہے۔ اور ابی بکر کی روایت میں ”فلا ترجعوا بعدی“ کے الفاظ ہیں۔

(فائدہ) قوم ربیعہ ماہ رمضان کو رجب کہتی تھی، اس لئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رجب وہ صحیح ہے جو مضر کا مشہور ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۸۱۔ نصر بن علی چھٹمی، یزید بن زریع، عبد اللہ بن عون، محمد بن سیرین، عبد الرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو حضورؐ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل پکڑی، پھر آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، آپؐ نے فرمایا تو یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک، پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ ورسولہ اعلم، تاکہ ہمیں خیال ہوا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے، آپؐ نے فرمایا، کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ نے ارشاد فرمایا تو تمہارے خون، اور تمہارے مال، اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر کے اندر، لہذا جو اس وقت موجود ہے، وہ غائب کو پہنچا دے، پھر آپؐ دو چتکبرے مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، اور ایک بکریوں کے گلہ کی جانب التفات فرمایا، اور وہ ہم میں تقسیم کر دیں۔

۱۸۸۲۔ محمد بن ثنی، حماد بن مسعدہ، ابن عون، عبد الرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپؐ کے اونٹ کی نکیل

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَذَرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعَنَّمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلَدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَيُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أُمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُرَيْجَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا *

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ

تھامے ہوئے تھا، اور بقیہ حدیث یزید بن زریع کی روایت کی طرح مروی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ
أَخَذَ بِرِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

۱۸۸۳۔ محمد بن حاتم بن میمون، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حمید بن عبدالرحمن، (دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبہ، احمد بن خراش، ابو عمر عبدالملک بن عمرو قرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر (قربانی کے دن) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، اور آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے؟ اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے مگر اس میں اعراض (یعنی آبروئیں) کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ چیز مذکور ہے کہ پھر آپؐ دو مینڈھوں کی طرف بڑھے اور اس روایت میں بھی ہے، جیسا کہ اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں، جب تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا کر ملاقات کرو، آگاہ ہو جاؤ، میں نے احکام الہی کی پوری پوری تبلیغ کر دی، صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا، الہی تو ان پر گواہ ہو جا۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ يَسْنَادٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَسَمَى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ -صَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَأَقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنٍ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِنِّي يَوْمَ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ *

باب (۲۴۰) قتل کا اقرار صحیح ہے، اور ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہے، باقی معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے۔

(۲۴۰) بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ *

۱۸۸۴۔ عبید اللہ بن معاذ غبری، بواسطہ اپنے والد ابو یونس، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص دوسرے کو قسم سے کھینچتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عُلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ يَنْسَعِي فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ هَذَا قَتَلَ أَحَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرَفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتَهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي بِمَالٍ إِلَّا كِسَابِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبُكَ فَاَنْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتَهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا تُرِيدُ أَنْ يَتَوَّءَ بِأَثْمِكَ وَإِنَّ صَاحِبُكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَحَلَّى سَيْلَهُ *

علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ وہ بولا اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس پر گواہ لاؤں گا، تب وہ بولا کہ بے شک میں نے اسے قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ وہ بولا کہ میں اور یہ دونوں درخت کے پتے جھار رہے تھے، اتنے میں اس نے مجھے گالی دی، مجھے غصہ آیا میں نے کلباڑی اس کے سر پر مار دی وہ مر گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے عوض دیدے، وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں، سوائے اس کمبلی اور کلباڑی کے۔ آپ نے فرمایا، تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑالیں گے؟ وہ بولا میری قوم میں میری اتنی وقعت نہیں ہے، آپ نے وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا اور فرمایا اسے لے جا، وہ لے کر چل دیا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ اس کو قتل کرے گا تو اسی کی طرح ہو جائے گا، یہ سن کر وہ لوٹا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا، اگر میں اسے قتل کروں گا تو میں اسی کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اسے آپ کے حکم سے پکڑا ہے، آپ نے فرمایا کہ تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا بھی گناہ سمیٹ لے، وہ بولا یا نبی اللہ ایسا ہوگا، فرمایا ہاں! وہ بولا اگر ایسا ہے تو اچھا اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(فائدہ) آپ نے جو ارشاد فرمایا کہ تو بھی اسی طرح ہو جائے گا، یعنی غضب اور خواہش کی اتباع میں اس ہی جیسا کام کر بیٹھے گا، گو حلت اور حرمت کا فرق ہو گا مگر صورت تو ایک ہی رہے گی، اور پھر بدلے میں تو کسی قسم کی فضیلت نہیں ہے جیسا کہ معافی کے پہلو میں خیر اور بہتری ہے۔

۱۸۸۵۔ محمد بن حاتم، سعید بن سلیمان، ہشیم، اسماعیل بن سلام، علقمہ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا، جس نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا، آپ نے مقتول کے

۱۸۸۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ
فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجْرُهَا قَسَمًا أَدْبَرَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ
وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ
مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّى
عَنْهُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ
يَغْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى *

وارث کو اس سے قصاص لینے کی اجازت دے دی اور اس کے
گلے میں ایک تمہہ تھا، جس سے وہ کھینچ کر لے جا رہا تھا، جب وہ
پیٹھ موڑ کر چلا تو آپؐ نے فرمایا، قاتل اور مقتول دونوں جہنم
میں جائیں گے، ایک شخص اس سے جا کر ملا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا،
اسماعیل بن سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی
ثابت سے اس چیز کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے
ابن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کو معاف کرنے کے لئے فرمایا تھا، مگر اس نے انکار کر دیا۔

(فائدہ) ذاتی عند اور بغض کی بناء پر اگر دو مسلمان آپس میں تلوار نکالیں تو پھر قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں، یہاں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تعریضاً ایسا فرمایا، علماء نے بیان کیا ہے کہ مصلحت کی بناء پر تعریض مستحب ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے خون کرنے
والے نے توبہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا، قاتل کی توبہ درست نہیں ہے۔

(۲۴۱) بَابُ دِيَةِ الْجَنَيْنِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ
فِي قَتْلِ الْخَطَاِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ
الْجَانِي *

باب (۲۴۱) پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان، اور
قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کے واجب ہونے کا
حکم!

۱۸۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل کی دو
عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، اس کا بچہ گر
پڑا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا
نوٹہ دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلَ رَمَتَا
إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بچہ مردہ نکلے، اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب
ہوگی، اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی، نہ مجرم پر، یہی قول امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور اہل کوفہ کا ہے، واللہ اعلم۔

۱۸۸۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک
عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم
فرمایا پھر جس عورت کے لئے غرہ دینے کا حکم فرمایا تھا وہ مر گئی

۱۸۸۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ
سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

قُضِيَ عَنْهَا بِالْغُرَّةِ تُوفِّتَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَاثَهَا لِبَيْنِهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا *

۱۸۸۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَسَمَ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهَذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَمْ يَشْرَبْ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ *

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوگی۔

۱۸۸۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَسَمَتِ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَثَتَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ *

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کی اولاد اور اس کے شوہر کو ملے گا، اور دیت مارنے والی کے خاندان پر ہوگی۔

۱۸۸۸- ابوالطاہر، ابن وہب (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ تحیبی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا، جس سے وہ بھی مر گئی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، وہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے، اور عورت کی دیت مارنے والی کے خاندان پر ہوگی اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا اور جو حضرات اس کے ساتھ ہیں وہ ہوں گے، حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیونکہ اس کی دیت دیں، جس نے نہ پیا ہے اور نہ کھایا ہے، نہ بولا ہے نہ چلایا ہے، یہ تو گیا آیا ہوا (یعنی اس کی دیت باطل ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ تو کانہوں کا بھائی ہے، ایسی قافیہ والی عبارت بولنے کی وجہ سے۔

۱۸۸۹- عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ دو عورتیں آپس میں لڑیں اور حسب سابق روایت مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ نہیں کہ اس کا لڑکا اور اس کے ساتھ والے وارث ہوں گے اور حمل بن مالک کا نام بھی موجود نہیں ہے۔

۱۸۹۰- اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبید بن نضیلہ الخزاعی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عُبَيْدُ بْنُ نُسَيْبَةَ الْحَزَاعِيُّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَتَهَا بَعْمُودٍ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِخْذَاهُمَا لِحَيَاتَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةٍ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنْغَرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعُ أَسَجْعُ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ *

۱۸۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُسَيْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرْبَتَهَا بَعْمُودٍ فُسْطَاطٍ فَأَتَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالْدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بَغْرَةً فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا أُنْدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجْعُ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ *

۱۸۹۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ *

۱۸۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَاَسْقَطْتُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اور وہ حاملہ تھی، تو وہ مر گئی، اور ان میں سے ایک بنی لیمان (قبیلہ) سے تھی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وارثوں سے دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ مقرر کی، تو قاتلہ کے خاندان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم کیونکر ایسے بچے کی دیت دیں کہ جس نے نہ کھایا، اور نہ پیا اور نہ چلایا، ایب تو گیا آیا ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدوؤں کی طرح قافیہ والی عبارت بولتا ہے اور ان پر دیت کو واجب کیا۔

۱۸۹۱۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل، منصور، ابراہیم، عبید بن نصیب، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوتن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا، پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے قاتلہ کے خاندان پر دیت کا فیصلہ کیا، مقتولہ حاملہ تھی، آپ نے اس کے پیٹ کے بچے میں ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا، قاتلہ کے خاندان میں سے ایک بولا، ہم کیونکر اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ ردیانہ چلایا یہ تو گیا آیا ہوا، آپ نے فرمایا، بدوؤں کی طرح حقے عبارت بولتا ہے۔

۱۸۹۲۔ محمد بن حاتم، محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، منصور رضی سے اسی سند کے ساتھ مفضل اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنی اور ابن بشار محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا، تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے اس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا اور اسے

بَغْرَةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي
الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ *

۱۸۹۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ
قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ
مَحْرَمَةَ قَالَ الْأَخْرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي امْتِلَاصِ الْمَرْأَةِ الْمُغْيِرَةِ بِنُ
شُعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيَّ قَضَى فِيهِ بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
أَمَةُ اثْنَيْنِ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ
بْنُ مُسْلِمَةَ *

قاتلہ عورت کے اولیاء پر واجب کیا، باقی اس میں عورت کی
دیت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۸۹۴- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریم اور اسحاق بن ابراہیم،
وکیع، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت مسور بن مخرمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا
کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے
پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا، حضرت مغیرہ
بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بارے
میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، عمر بو لے ایک اور آدمی کو
لاؤ جو تمہاری گواہی دے، چنانچہ محمد بن مسلمہ نے ان کی
موافقت میں گواہی دی۔

(فائدہ) حضرت عمر کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کی صداقت اور عدالت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا مگر الزاماً اور اصولاً حضرت عمر نے گواہی طلب کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحدود

(۲۴۲) بَابُ حَدِّ السَّرْقَةِ وَنَصَابِهَا *

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ
أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

باب (۲۴۲) چوری کی حد اور اس کا نصاب۔

۱۸۹۵- یحییٰ بن یحییٰ اور اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان
بن عیینہ، زہری، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ میں کاٹتے
تھے۔

(فائدہ) چور کے ہاتھ کاٹنے پر علماء کا اجماع ہے، باقی کتنی مقدار میں کاٹا جائے، اس میں مختلف اقوال ہیں، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دس درہم
یا ایک دینار پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے بقدر چرانے پر کاٹا
جائے گا اور اس کی قیمت اکثر صحابہ کرام کے نزدیک دس درہم ہے، اور حضرت عائشہؓ کے نزدیک چوتھائی دینار ہوگی، اس لئے انہوں نے
اسے بیان کر دیا۔

۱۸۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بن کثیر، ابراہیم بن سعد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ اور ولید بن شجاع، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں۔

۱۸۹۸۔ ابو الطاہر اور ہارون بن سعید ایلیٰ اور احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، خرمہ، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ ارشاد فرما رہے تھے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار، یا اس سے زیادہ مقدار میں۔

۱۸۹۹۔ بشر بن حکم عبدی، عبد العزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ بن الہاد، ابو بکر بن محمد، عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، مگر چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں۔

۱۹۰۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنیٰ، اسحاق بن منصور، ابو عامر عقدی، عبد اللہ بن جعفر اولاد حضرت مسور بن خرمہ، یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۸۹۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۸۹۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرَمَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۸۹۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ *

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا *

۱۹۰۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ وَلَدِ الْمَسُورِ ابْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۰۱- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَمَنٍ الْمَجَنِّ جَحْفَةٍ أَوْ تَرَسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ *

۱۹۰۱- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حمید بن عبد الرحمن روای، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کٹا، جحفہ ہو یا ترس (دونوں ڈھال کو کہتے ہیں) دونوں قیمت دار ہیں۔

(فائدہ) اکثر صحابہ کرام کے نزدیک ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا، اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ النعمان کا مسلک ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۰۲- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ *

۱۹۰۲- عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، حمید بن عبد الرحمن، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان (تیسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبد الرحیم اور ابواسامہ کی روایت میں ہے، کہ ڈھال اس زمانہ میں قیمت والی تھی۔

۱۹۰۳- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِخَنٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ *

۱۹۰۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(فائدہ) یہ حضرت ابن عمر کا اندازہ ہے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ کا اندازہ رافع دینار تھا اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر سے ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم بھی مروی ہے اور احتیاط اکثر پر عمل کرنے میں ہے، کیونکہ اعضاء انسانی محض شبہ پر نہیں کاٹے جائیں گے، اور امام یعنی شرح کنز میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ڈھال کی قیمت میں اقوام مختلف ہیں اور کسی میں یہ نہیں کہ آپ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹا ہے، لہذا ہم نے اکثر ہی نصاب بنادیا اور اقل مقدار کو شک کی بنا پر ترک کر دیا کیونکہ شک و شبہ کی بناء پر ہاتھ کاٹنا واجب نہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ رُمَيْحٍ عَنْ الثَّيْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا

۱۹۰۴- قتیبہ بن سعید، ابن ریح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب اور ابن ثنی یحیی القطان۔ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَغْنِي ابْنَ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ لَسَخْتِيَانِي وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَسْرٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ *

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ *

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبید اللہ۔
(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔
(چھٹی سند) ابورافع اور ابو کمال، حماد۔
(ساتویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، ایوب، سختیانی اور ایوب بن موسیٰ، اسماعیل بن امیہ۔
(آٹھویں سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو نعیم، سفیان، ایوب اور اسماعیل بن امیہ اور عبید اللہ، موسیٰ بن عقبہ۔
(نویں سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ۔
(دسویں سند) ابو الطاہر، ابن وہب، حنظلہ بن ابی سفیان الجمحی، عبید اللہ بن عمر، حضرت مالک بن انس، حضرت اسامہ بن زید لیش، حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”یحییٰ عن مالک“ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، لیکن ان میں سے بعض راویوں نے قیمت کا لفظ بولا ہے، اور بعض نے ثمن کا کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۹۰۵- ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ چور پر لعنت نازل فرمائے کہ وہ انڈے کو چراتا ہے، اور پھر (اس کے ذریعے سے) اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی کو چراتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام بخاری نے باب باندھ کر یہ حدیث بیان کی اور پھر اس کی شرح اعمش کے قول سے کی کہ مقصود لوہے کا انڈا (گولا) جو لڑائی میں کام آتا ہے، اور اسی طرح لوہے کی رسی مراد ہے، ان کی قیمت دس درہم کے برابر ہے، میں کہتا ہوں کہ اس چور پر لعنت فرمائی جو ذرا سی معمولی چیزیں چرا کر اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر اس کی بناء پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ تو ابتداء اس چیز سے ہوئی اور انجام میں ہاتھ کٹا، تو ایسے چور پر لعنت بیان کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيْسَى بْنِ
يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
يَقُولُ إِنَّ سَرَقَ حَبَلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً *

(۲۴۳) بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ
وَاغْيَرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ *

۱۹۰۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا
أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ
فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ
حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ
أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ
فَاخْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ
قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
تَرَكَوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ
الْحَدَّ وَآيُمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ
إِنَّمَا هَكَذَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ *

۱۹۰۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ
يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

۱۹۰۶ - عمرو ناقد اور اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن
یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی
ہے، باقی اس میں "ان سرق حبلا وان سرق بيضة" کا لفظ
ہے، اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

باب (۲۴۳) چور شریف ہو یا غیر شریف اس کا
ہاتھ کاٹا جائے گا، اور حدود میں سفارش کی
ممانعت ہے۔

۱۹۰۷ - قتیبہ بن سعید (لیث)، (دوسری سند) محمد بن رُمح، لیث،
ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ مخزومیہ عورت کے چوری کرنے نے قریش کو پریشانی
میں مبتلا کر دیا، انہوں نے کہا، اس چیز کے متعلق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے اور اتنی جرأت کون کر
سکتا ہے، مگر اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں وہ اس مسئلہ میں کلام کر سکتے ہیں۔
بالآخر حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
بات کے متعلق گفتگو کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے
ہوئے اور خطبہ دیا، اور فرمایا، اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی
چیز نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا
تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی ایسا کام کرتا
تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ
ڈالوں گا، اور ابن رُمح کی روایت میں "من قبلکم" کا لفظ ہے۔

۱۹۰۸ - ابو الطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس بن یزید،
ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ قریش کو اس عورت کے
معاملہ نے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

لَنَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَطَبَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَرَوُجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

جب مکہ شریف فتح ہوا پریشانی میں مبتلا کر دیا، لوگ بولے اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کلام کر سکتا ہے، بالآخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی اور اس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے تھے نے بات کی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور ارشاد فرمایا، اے اسامہ! تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے، حضرت اسامہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے معافی کی دعا کیجئے، پھر جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی، پھر فرمایا، اہا بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک اور برباد کر دیا کہ جب ان میں عزت والا آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے، اور جب غریب اور ناتواں چوری کرتا تھا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور مجھے تو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا، پھر آپ نے اس عورت کے متعلق جس نے چوری کی تھی حکم دیا، اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، یونس بواسطہ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس عورت کی توبہ اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا، اور میرے پاس آتی تھی تو میں اس کی ضروریات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی تھی۔

(نائدہ) بنی مخزوم بھی قریش کی ایک شاخ ہے، اور یہ عورت شریف اور معزز تھی، اس نے زیور چرایا تھا، (کمانی اور ستیاب) قریش کو اس بات کی بنا پر فکر ہوئی کہ اس کا ہاتھ کٹ جائے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدود میں سفارش قبول نہیں فرماتے، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس عورت کا نام فاطمہ بنت الاسود تھا، اور اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری جملہ فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتیں۔ الخ۔

الرِّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً
تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجَحِّدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهَا فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ
وَيُونُسَ *

(فائدہ) یعنی یہی اس کی عادت تھی، یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ اسی جرم میں کاٹا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت اسباب مانگ کر لیا کرتی تھی اور پھر مکر جلیا کرتی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے خاندان والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضورؐ سے بات چیت کی، بقیہ حدیث لیث اور یونس کی روایت کی طرح ہے۔

١٩١٠ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أُعَيْنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ
فَأْتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَازَتْ
بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ
كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ *

(٢٤٤) بَابُ حَدِّ الزَّانِي *

۱۹۱۰۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعیین، معقل، ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے ام المومنین ام سلمہؓ کے ذریعے سے پناہ حاصل کی، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اگر فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا، چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب (۲۴۴) زنا کی حد کا بیان۔

١٩١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ
لَهُنَّ سَبِيلًا الْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ
وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ *

(قائدہ) بکری سے مراد وہ مرد اور عورت ہے

۱۹۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اتمشی، ہشیم، منصور، حسن، طعان بن عبد اللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک راہ نکال دی کہ جب بکر، بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور (اگر مصلحت ہو تو) ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو، اور شیب شیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور پھر رجم کر دو۔

(فائدہ) بکر سے مراد وہ مرد اور عورت ہے جس نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع نہ کیا ہو، اور وہ آزاد، عاقل اور بالغ ہو، اگرچہ کافر ہی ہو، اور شیب جس نے ان تمام شرائط کے باوجود نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو، اگرچہ کافر ہی ہو، علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور شیب کو صرف رجم کریں گے، جمہور علمائے کرام کا یہی قول ہے، البتہ امام شافعی کے نزدیک بکر کو ایک سال کے لئے جلا وطن بھی کیا جائے گا، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے، جیسا کہ شیب کے بارے میں اولاً کوڑے لگانے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعزؓ کو رجم فرمایا، اور پہلے کوڑے نہیں لگائے، ہاں اگر امام اس چیز میں مصمت دیکھے،

پھر جلاوطن بھی کر سکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

۱۹۱۲- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالْبَكْرِ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ الثَّيْبُ جِلْدٌ مِائَةٌ ثُمَّ رَجَمَ بِالْحِجَارَةِ وَالْبَكْرُ جِلْدٌ مِائَةٌ ثُمَّ نَفَى سَنَةً *

۱۹۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبَكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيْبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً *

۱۹۱۵- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ

۱۹۱۲- عمرو ناقد، ہشیم، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۳- محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبد اللہ رقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی، آپ کو اس کی وجہ سے سختی محسوس ہوتی، اور اس سختی کی بنا پر چہرہ انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی، آپ کو ایسی ہی سختی محسوس ہوئی، جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے، اگر ہیب ہیب سے زنا کرے اور بکر، بکر سے زنا کرے، تو ہیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر ایک سال کے لئے وطن سے جلاوطن کر دیں گے۔

۱۹۱۴- محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں سندوں میں یہ ہے کہ بکر کو کوڑے لگائے جائیں گے اور (ایک سال) جلاوطن کیا جائے، اور ہیب کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا اور ایک سال اور سو کوڑے کا تذکرہ نہیں۔

۱۹۱۵- ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل فرمائی ہے، سو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس

وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ
الرَّجْمِ قَرَأَهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَنَّاهَا فَرَجَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا
بَعْدَهُ فَأَخَشَيْتُ أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ
قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا
بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ
الاعْتِرَافُ *

میں سے آیت الرجم بھی ہے اور ہم نے اس آیت کو پڑھا، اور
محفوظ رکھا اور سمجھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رجم کیا، اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا، میں اس بات سے
ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر جب زمانہ دراز ہو جائے تو کہنے والا کہنے
لگے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا، لہذا اس
فرض کے ترک کرنے کی وجہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا
ہے سب گمراہ ہو جائیں گے، بیشک رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں
حق ہے، اس شخص پر جو محسن ہو کر زنا کرے، مرد ہو یا عورت،
جب زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو، یا خود اقرار کرے۔

(نادمہ) محض حمل کے ظاہر ہونے پر حد قائم نہیں کی جائے گی تا وقتیکہ گواہ زنا پر موجود نہ ہوں، یہی امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور جمہور
علمائے کرام کا مسلک ہے۔

۱۹۱۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۱۶- ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ابن ابی عمر،
سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۹۱۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الْأَثَرِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّيْتُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ
فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
حَتَّى ثَنَيْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَمَا شَهِدَ
عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْكَ جُنُونٌ قَالَ لَا
قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَأَرْجُمُوهُ قَالَ

۱۹۱۷- عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، شعیب، لیث بن
سعد، عقیل، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، ابن
مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں آیا اور آپ کو
پکارا، کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا،
آپ نے اس کی جانب سے منہ پھیر لیا، وہ دوسری طرف سے آیا
اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے،
آپ نے پھر بھی اس سے منہ پھیر لیا، چنانچہ وہ چار مرتبہ اسی
طرح گھوما اور اس نے اپنے اوپر چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور دریافت کیا تجھے جنون کی
شکایت تو نہیں ہے؟ بولا نہیں، آپ نے فرمایا تو محسن ہے، اس
نے عرض کیا، جی ہاں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو، ابن شہاب بیان کرتے ہیں

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

کہ مجھے ان حضرات نے بتایا، جنہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں سے تھا، ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا، جب اس نے پتھروں کی شدت محسوس کی تو بھاگا، ہم نے اسے میدان حرہ میں پایا، اور پتھروں سے سنگسار کر دیا، امام مسلم فرماتے ہیں اس روایت کو لیث نے بھی بواسطہ عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور ان دونوں حدیثوں میں ہے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس نے خبر دی، جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا جس طرح عقیل نے روایت کیا۔

(فائدہ) زنا کے ثبوت کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے، یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے (مترجم)

۱۹۱۸۔ ابوالظاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ابن جریج، زہری، ابوسلمہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل عن الزہری، عن سعید و ابی سلمہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۹۱۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ رَوَايَةِ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۱۹۔ ابوکامل فضیل بن حسین جحدری، ابو عوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معمر بن مالک کو دیکھا جس وقت کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، وہ ٹھگنے آدمی تھے، اور ان پر چادر نہیں تھی، انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم نے (بوسہ لیا ہوگا) معمر بولے نہیں، خدا کی قسم اس نالائق نے زنا کیا ہے، تب آپ نے انہیں رجم کیا، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا

۱۹۱۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْآخِرُ قَالَ

فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدَهُمُ الْكُتْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأَنْكَلَنَّهُ عَنْهُ *

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ زنا کرتا ہے، اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنْبُ نَيْبُ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُمُ الْكُتْبَةَ إِنْ اللَّهَ لَا يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

خبردار جب ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی سی آواز کرتا ہے اور کسی کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ زنا کرتا ہے، اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰- محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹھکانا شخص ٹھکے ہوئے جسم والا، مضبوط ازار بندھے ہوئے لایا گیا، اس نے زنا کیا تھا، آپ نے دو مرتبہ اس کی بات کو ٹالا (پھر چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد) آپ نے حکم دیا، وہ سنگسار کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی تم سے پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، بیشک جب اللہ تعالیٰ میرے قابو میں ایسے کو کر دے گا تو میں اسے عبرت بنا دوں گا، یا ایسی سزا دوں گا جو دوسروں کے لئے عبرت ہو، راوی کہتے ہیں میں نے یہ سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا، آپ نے اس کی بات کو چار مرتبہ ٹالا۔

۱۹۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دو مرتبہ لوٹانے کے قول میں شبابہ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابو عامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۱۹۲۲- قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، سماک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

عَنْ سَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَّغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَّغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَّغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ *

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معز بن مالک سے دریافت کیا کہ جو بات میں نے تمہارے متعلق سنی ہے وہ ٹھیک ہے؟ معز بولے، آپ نے میرے متعلق کیا سنا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاں لونڈی سے تم نے جماع کیا ہے، اس نے کہا جی ہاں! پھر معز نے چار مرتبہ اقرار کیا، آپ نے حکم دیا، پھر اسے سنگسار کیا گیا۔

(فائدہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معز کے اقرار کرنے کے بعد محض تاکید آفرمائی، لہذا اسبقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کا تعارض نہیں ہے۔ اللہ الحمد۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا أَنْ نَرْحُمَهُ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدْرِ وَالْحَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحِلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْجِمَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوْ كَلَّمَا أَنْطَلَقْنَا غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَحَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَيْبٌ كَتَيْبِ الثَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ *

۱۹۲۳۔ محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص جس کا نام معز بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، او عرض کیا کہ مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، لہذا مجھ پر حد قائم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بار اسے ٹال دیا پھر اس کی قوم سے آپ نے اس کا حال دریافت کیا، انہوں نے کہا اسے کوئی بیماری نہیں ہے، مگر اس سے ایسی بات سرزد ہو گئی ہے کہ وہ سمجھتا ہے، سوائے حد قائم ہونے کے اس کا کوئی علاج نہیں ہے، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم اسے بقیع غرقہ کی طرف لے کر چلے، نہ ہم نے اسے باندھا اور نہ اس کے لئے گڑھ کھودا، ہم نے اسے ہڈیوں، ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے مارا، وہ دوڑ کر بھاگا، ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ میدان حرہ میں آیا، وہاں رکا، تو ہم نے اسے حرہ کے پتھروں سے مارا، وہ ٹھنڈا ہو گیا شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہ کر بکرے کی سی آواز کرتا ہے، مجھ پر ضروری ہے کہ جو ایسا کرے، وہ میرے پاس لایا جائے، میں اسے سزا دوں گا، پھر

آپؐ نے نہ اس کے لئے دعا فرمائی اور نہ برا کہا۔

۱۹۲۴۔ محمد بن حاتم، بہز، یزید بن زریج، داؤد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی، پھر ارشاد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکرے کی طرح آواز کرتا ہے، باقی اس میں عیالنا (ہمارے زنانے) کا لفظ نہیں ہے۔

۱۹۲۵۔ سرج بن یونس، یحییٰ بن زکریا، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، داؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنا فرق ہے کہ سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے (یعنی ماعز نے) تین مرتبہ زنا کا اعتراف اور اقرار کیا۔

۱۹۲۶۔ محمد بن علاء ہمدانی، یحییٰ بن یعلیٰ، غیلان، علقمہ بن مرجم، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، چل اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر، اور توبہ کر، تھوڑی دور وہ گئے، پھر آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب سابق ہی فرمادیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ بھی یہی ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے کس چیز سے پاک کر دوں، وہ بولے زنا سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تجھے جنون ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ جنون نہیں ہے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ چنانچہ ایک شخص نے

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ زُرَيْجٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّبَسْرِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا *

۱۹۲۵۔ وَحَدَّثَنَا سُريجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاَعْتَرَفَ بِالزَّنى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَنَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ غِيلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعِ الْمُحَارَبِيِّ عَنْ عَنَقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أَطَهَّرَكَ

فَقَالَ مِنَ الزَّنى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ جُنُودًا فَأَعْبَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشْرَبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَ فَنَمَّ يَحْذَرُ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَاتِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَاتِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَا عَزَرَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبَّثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ سَتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ نِزْمَةٌ لَوْ سِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيَحْلِكَ رَجْعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَأَيْكَ تَرِيدُ أَنْ تَرُدَّ دَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَا عَزَرَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزَّنى فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَصَعَتْ قَالَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذَا نَا نَرَجُمُهَا وَنَدْعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَرَجَمَهَا *

کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا، تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ وہ بولا، جی ہاں، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو وہ سنگسار کر دیئے گئے، اس سلسلہ میں لوگوں کی وہ جماعتیں ہو گئیں، ایک تو کہتی تھی کہ ماعز تباہ ہو گئے، اور گناہ نے انہیں گھیر لیا، دوسری جماعت یہ کہتی تھی کہ ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کوئی توبہ ہے ہی نہیں، وہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھ دیا، اور عرض کیا کہ مجھے پتھروں سے مار دیجئے، دو یا تین دن تک صحابہ کرامؓ یہی گفتگو کرتے رہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے، پھر فرمایا، ماعز کے لئے دعا مانگو، صحابہؓ نے کہا، اللہ تعالیٰ ماعز کی مغفرت فرمائے، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ ایک امت کے لوگوں میں تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو جائے، اس کے بعد آپ کے پاس قبیلہ غامد جو قبیلہ ازد کی شاخ ہے، اس کی ایک عورت آئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگ، اور اس کے دربار میں توبہ کر، وہ عورت بولی، آپ مجھے لوٹانا چاہتے ہیں، بیسا کہ ماعز بن مالک کو لوٹایا تھا، آپ نے فرمایا، تجھے کیا ہوا، وہ بولی میں زنا سے حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا تو خود؟ وہ بولی جی ہاں، آپ نے فرمایا تو رک جاتا وقتیکہ اس حمل کو نہ جن لے، پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لے لی، جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ غامد یہ جن چکی، آپ نے فرمایا، ابھی ہم اسے رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ نہیں چھوڑیں گے تو ایک انصاری شخص

بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بچہ کو دودھ پلاؤں گا، تب آپؐ نے اسے رجم کیا۔

(فائدہ) حدیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اگر ہوتا تو بار بار حضرت ماعز اور غامد یہ سے سوال کرنے کا کیا مطلب، کہ مثلاً کس چیز سے پاک کر دوں، یا اسے جنون تو نہیں ہے، وغیرہ ذلک، یہ سب باتیں اسی چیز پر دال ہیں کہ علام الغیوب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور نیز معلوم ہوا کہ آپؐ حاضر و ناظر بھی نہیں تھے، کیونکہ جو حاضر ناظر ہوتا ہے اسے ان امور کے دریافت کرنے اور اپنی لاعلمی ظاہر کرنے کی حاجت نہیں ہے، حاضر و ناظر تو ہر وقت ہر جگہ ہر مکان میں ہوتا ہے، یہ صفت بھی صرف ذات الہی کے لئے خاص ہے، ان امور کو دوسرے کیلئے ثابت کرنا یہ الوہیت میں شریک ٹھہرانا ہے، انما اللہ واحد۔

۱۹۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظٍ لِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَ فِيمَا نَرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَادْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ

۱۹۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، بشیر بن المہاجر، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اور زنا کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، آپ نے انہیں واپس کر دیا تو پھر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، آپ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور دریافت کر لیا کہ کیا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے، اور تم نے ان کی کوئی غیر موزوں بات دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے، وہ ہم میں نیک انسان، کامل عقل والے ہیں، چنانچہ ماعز پھر تیسری مرتبہ آئے، آپ نے پھر ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا، انہوں نے کہا نہ انہیں کوئی بیماری ہے اور نہ عقل میں کچھ فتور ہے، جب چوتھی بار آئے تو آپؐ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدوایا اور حکم دیا وہ رجم کر دیئے گئے۔ اس کے بعد غامد یہ آئیں، اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کیجئے، آپؐ نے انہیں واپس کر دیا، جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اَذْهَبِي
فَارْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمْتُهُ أَتَتْهُ
بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبِرَ فَقَالَتْ هَذَا يَا
نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ
الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا
فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا
فَقَبِلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا
فَتَضَخَّ اسْتَمَّ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ بِيَاهَا فَقَالَ
مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ
تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ
بِهَا فَصُنِّي عَنْهَا وَدُفِنَتْ *

آپ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں، شاید آپ مجھے ماعز کی طرح
لوٹانا چاہتے ہیں، بخدا میں حاملہ ہوں، آپ نے فرمایا اچھا اگر ایسا
ہے تو مونٹا نہیں چاہتی تو بچہ جننے کے بعد آنا، چنانچہ جب بچہ
جن لیا تو بچہ کو ایک کپڑا میں لپیٹ کر لائیں اور کہا یہ ہے جو میں
نے جنا، آپ نے فرمایا، جا اس کو دود پلا جب اس کا دودھ چھٹے
تب آنا، جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچہ کو لے کر آئیں، اور اس
کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگیں یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا میں نے دودھ چھڑا دیا ہے، اور
اب یہ روٹی کھانے لگا ہے، آپ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے
ایک شخص کو دیا، پھر ان کے لئے حکم دیا اور ان کے سینے تک
ایک گڑھا کھدوایا اور لوگوں کو اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا، خالد
بن ولید ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر
خالد کے منہ پر گرا، خالد نے انہیں برا بھلا کہا، آپ نے سنا اور
فرمایا خبردار اے خالد! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے، اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ناجائز محصول لینے والا بھی
کرتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے، پھر آپ نے حکم دیا تو ان پر
نماز پڑھی گئی اور انہیں دفن کیا گیا۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کے نزدیک سب پر نماز پڑھی جائے گی، حتیٰ کہ فساق اور فجار پر بھی، اور حضرت غامدیہ کو وہ مقام اور شرف
حاصل ہے اور ایسی فضیلت ملی ہے کہ بڑے بڑے صوفیاء بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

۱۹۲۸۔ ابو غسان، مالک بن عبد الواحد مسمعی، معاذ، بواسطہ
اپنے والد، یحییٰ بن کثیر، ابو قتادہ، ابو مہلب، حضرت عمران بن
حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک
عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی
اور وہ زنا سے حاملہ تھی، اور عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے حد واجب ہونے کا کام کیا ہے، لہذا مجھ پر حد قائم کیجئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا،
اسے اچھی طرح رکھ، جب یہ بچہ جنے، تو اسے میرے پاس لے
کر آنا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۹۲۸ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ
الْوَّاحِدِ الْمَسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي
أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنِ
فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيْهِ
فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا
فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَأْتِنِي بِهَا

فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تَصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا نَبِيُّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ حَادَثَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى *

و مسلم نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر حکم دیا، وہ رجم کی گئی پھر اس کے بعد اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اس نے تو زنا کیا ہے، آپ نے فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو انہیں بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اپنی جان محض اللہ کی خوشنودی میں قربان کر دی۔

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُذِّنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَدُّ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدُّ

۱۹۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ، اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کر دیں، دوسرا خصم بولا، اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے، اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو، وہ بولا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ میرے لڑکے پر رجم واجب ہے تو میں نے اس کا بدل سو بھریاں اور ایک لونڈی دیدی اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، اور اس کی بیوی پر رجم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ

وَعَلَىٰ أَيْنِكَ جِلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاعْظِدْ يَا
أُنَيْسُ إِلَىٰ امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا
قَالَ فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ *

میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے
موافق فیصلہ دوں گا، لوٹدی اور بکریاں تو واپس ہیں اور تیرے
بیٹے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلا وطن رہے گا،
اور اے انیس! تو صبح اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو
اس کو رجم کر دو، چنانچہ وہ صبح گئے تو اس عورت نے اقرار کر لیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ رجم کی گئی۔

(فائدہ) ایک سال تک جلا وطن کرنا ہمارے نزدیک غیر محسن کی حد میں داخل نہیں، بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے "الرانية و الزانية فجلده واكل واحد منهما مائة حنطة" اس میں اس چیز کا تذکرہ نہیں ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

۱۹۳۱۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔

(دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ
اپنے والد صالح۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق معمر، زہری سے اسی
سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۳۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي
عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ
بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۳۲۔ حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعیب بن اسحاق، عبید اللہ،
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک
یہودی عورت آئی جنہوں نے زنا کیا تھا، جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت
کیا کہ تورات میں زنا کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ وہ بولے ہم
دونوں کا منہ سیاہ کرتے ہیں اور دونوں کو سواری پر بٹھاتے ہیں،
اور ایک کا منہ اس طرف اور دوسرے کا اوھر کرتے ہیں، اور پھر
ان دونوں کو سب جگہ لعنت کرایا جاتا ہے، آپ نے فرمایا اچھا
تورات لاؤ، اگر تم سچے ہو، چنانچہ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے،
جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا، اس نے اپنا ہاتھ
اس آیت پر رکھ دیا، اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا، حضرت
عبد اللہ بن سلام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے انہوں نے کہا آپ اسے کہہ دیجئے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے، اس

۱۹۳۲ - حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو
صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ
اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ
وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنِيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ
فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسُودٌ
وُجُوهُهُمَا وَنَحْمَلُهُمَا وَنُحَالِفُ بَيْنَ وَجُوهِهِمَا
وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ قَاتُوا بِالتَّوْرَةِ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَّعُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا
بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى
آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ
لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا

نے اپنا ہاتھ اٹھالیا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی، پھر آپ نے دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو وہ سنگسار کئے گئے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں شریک تھا، میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ اپنی آڑ کر کے (محبت میں) پتھروں سے اس عورت کو بجاتا تھا۔

(فائدہ) عبد اللہ بن سلام علمائے یہود میں سے تھے، پھر مشرف باسلام ہو گئے تھے اور تورات پر ہاتھ رکھنے والا عبد اللہ بن صوریہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی کتاب کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ صادر فرمادیا، بعض تفسیر کی کتابوں میں ہے کہ زانی اور زانیہ کو گدھے پر بٹلاتے ہیں تاکہ انہیں رسوا اور ذلیل کر دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۳۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، ایوب (دوسری سند) ابوالطاهر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ زنا کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا، ایک ان میں مرد اور ایک عورت تھی، اور یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان دونوں کو لے کر آئے تھے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے۔

۱۹۳۴۔ احمد بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یہود اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، بقیہ حدیث عبید اللہ عن نافع کی روایت کی طرح ہے۔

۱۹۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کو کوئلے سے کالا کیا ہوا، او کوڑے کھایا ہوا گزارا گیا، آپ نے یہودیوں کو بلیا، اور دریافت کیا، کہ کیا زانی کی سزا تم اپنی کتابوں میں یہی پاتے ہو، انہوں نے

فَإِذَا تَخْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ *

۱۹۳۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ يَغْنِي ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزَّوْنِ يَهُودِيَيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنِيًّا فَأَتَتْ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ *

۱۹۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ *

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِذَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرُّ عَلَى لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا
نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أُنْشِدْكَ
بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا
تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْ لَا
أَنْتَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَحْدَهُ الرَّجْمِ
وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا
الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا
عَلَيْهِ الْحَدَّ قُنَّا تَعَالَوْا فَلَنَجْتَمِعَ عَلَى شَيْءٍ
نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ
وَالْحَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْبَبَ أَمْرَكَ
إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي
الْكُفْرِ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ)
يَقُولُ اتُّوَا مُحَمَّماً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ
أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْحَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ
بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَنْ لَمْ
يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ)
(وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ) (وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ) فِي الْكُفَّارِ كُلِّهَا *

کہا جی ہاں، پھر آپؐ نے ان کے عالموں میں ایک شخص کو بلایا،
اور فرمایا، میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں
کہ جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا کیا تم اپنی
کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو، وہ بولا نہیں اور اگر آپؐ مجھے
قسم نہ دیتے تو میں آپؐ کو یہ چیز نہ بتلاتا، ہماری کتاب میں تور جم
کا حکم ہے، مگر ہم میں شرفازنا بکثرت کرنے لگے، لہذا جب ہم
کسی شریف کو پکڑ لیتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی
کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے، بالآخر ہم نے کہا، سب جمع
ہو کر ایک ایسی سزا متعین کر لیں جو شریف اور رذیل سب کو
مساوی ہو، لہذا ہم نے کوئلے سے منہ کالا کرنا، اور رجم کے
بدلے کوڑے لگانا متعین کر لیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے العالمین میں سب سے پہلے تیرے حکم کو
زندہ کرتا ہوں، جب کہ یہ اسے ختم کر چکے، چنانچہ آپؐ نے
حکم دیا اور وہ رجم کئے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی، ”یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین (الی قولہ) ان
اوتیتم هذا فخذوه“ یعنی یہودیہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس چلو، اگر آپؐ منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا
حکم دیں تو اس پر عمل کرو، اور اگر رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو،
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، جو اللہ تعالیٰ کے نازل
کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں اور جو
لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ
کریں وہ ظالم ہیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے
احکام کے مطابق فیصلہ نہ دیں، وہ فاسق ہیں، یہ سب آیات
کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

(فائدہ) مسلمانوں کو بالخصوص اہل حکومت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے اسلام کو صرف روزہ نماز میں منحصر سمجھ رکھا ہے،
اور زندگی کے دوسرے گوشوں میں من مانی کرنا چاہتے ہیں اور دین و مذہب کی اہانت کے بعد بھی دعویدار ہیں اسلام کی عمیکیداری کے، اللہ
بچائے، نیز حدیث شریف کے ایک ایک لفظ سے واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپؐ حاضر و ناظر
ہیں، ہاں اطلاع غیب یعنی جن جن امور کی اللہ رب العزت نے آپؐ کو خبر اور اطلاع دے دی تھی، وہ آپؐ کو حاصل تھی، میں بارہا لکھ چکا

ہوں کہ اس کا نام علم غیب نہیں، بلکہ اطلاع غیب ہے اور یہ موہبت الہی پر موقوف ہے کسی کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے، ہاں غیب کی آواز اور وحی کو سننا انبیاء کرام کی خصوصی شان ہے جو اور کسی کے شایان نہیں ہے کلام اللہ کی بکثرت آیات اس پر شاہد ہیں۔

قرآن مجید نے اس حقیقت کو بار بار بے نقاب کیا ہے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں، چنانچہ قرآن مجید میں اس معنی کی بکثرت آیات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم غیب کی صفت سے خدا کے علاوہ اور کسی کو متصف نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ حکم الہی ہے کہ اے پیغمبرؐ فرمادیتے ہیں کہ غیب تو خدا ہی کے لئے ہے (یونس) دوسرے مقام پر ارشاد ہے ”قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ“ یعنی خدا کے سوا کسی مخلوق کو غیب کا ذاتی علم نہیں ہے اور نہ غیب کی باتیں خدا نے آسمان و زمین میں کسی کو بتلائی ہیں، چنانچہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا، یعنی جس دن کہ اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، اور کہے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا تو وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں، غیب کی باتوں کا پورا جاننے والا تو ہی ہے (پارہ ۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو علم الانبیاء تھے، انہیں یہ اقرار کرنے کا حکم ہوتا ہے کہ اے پیغمبرؐ کہ دے میں نہیں کہتا کہ میرے پاس تمام روئے زمین کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ میں غیب کی باتیں نہیں جانتا (انعام ۵)

۱۹۳۶۔ ابن نمیر اور ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ رجم کیا گیا، اور اس کے بعد آیات کے نازل ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ الْآيَةِ *

۱۹۳۷۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم (قبیلہ) کے ایک شخص کو اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔

۱۹۳۷ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَأَمْرًا *

۱۹۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں ”امرا“ ہے (یعنی بغیر ضمیر کے)

۱۹۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمْرًا *

۱۹۳۹۔ ابو کامل جحدری، عبد الواحد، سلیمان الشیبانی، عبد اللہ بن ابی اونی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو اسحاق، شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں، میں نے کہا سورہ نور نازل ہونے

۱۹۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ

کے بعد یا اس سے قبل، انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا۔

۱۹۴۰۔ عیسیٰ بن حماد بصری، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس پر حد کے کوڑے لگائے، اور اس کو جھڑکے نہیں، پھر اگر زنا کرے، تو حد کے کوڑے مارے اور نہ جھڑکے اس کو، پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے، اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت میں آئے۔

(فائدہ) تیسری مرتبہ حد لگانا چاہئے، اور بیچنا جمہور علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے، غلام اور لونڈی اگرچہ محسن ہوں، ان پر رجم نہیں ہے، بلکہ حد ہے، کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ”فان اتین بفا حشنتہ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب، کتب تفسیر میں مذکور ہے کہ فاحشہ سے مراد زنا ہے، اور محصنات سے آزاد عورتیں مراد ہیں، اور عذاب سے جلد (کوڑے) مراد ہیں، رجم مراد نہیں ہے، کیونکہ رجم کی انتہا ازہاق روح ہے اور اس میں تنصیف ناممکن ہے اور غلام کی حد پر جمہور علماء کا اجماع ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر برسانی، ہشام بن حسان، ایوب بن موسیٰ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ بن عمر۔

(چوتھی سند) ہارون، سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید۔

(پانچویں سند) ہناد بن السری، ابو کریب، اسحاق ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، محمد بن اسحاق، سعید المقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، لیکن ابن اسحاق اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ سعید نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کی حد کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ میں فروخت کر ڈالو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أَنْزَلْتُ سُورَةَ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَذْرِي * ۱۹۴۰ - وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَنُجِلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيُجِلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبُ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَبِيعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرِ *

۱۹۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَاقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لَبِيعَهَا فِي الرَّابِعَةِ *

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بَيِّعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَذْرِي أَبْعَدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ *

۱۹۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ *

۱۹۴۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيِّعَهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ *

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۹۴۲- عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، مالک (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باندی کے متعلق دریافت کیا گیا جو محصنہ نہیں ہے اور پھر وہ زنا کرے، آپ نے فرمایا، اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر ڈالو، اگرچہ قیمت میں ایک ہی رسی آئے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ بیچنے کا حکم تیسری مرتبہ کے بعد میں دیا یا چوتھی مرتبہ کے بعد، قعنبی نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن شہاب نے کہا، ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

۱۹۴۳- ابو الطاہر، ابن وہب، مالک، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی ضفیر کی تفسیر میں ابن شہاب کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۹۴۴- عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی تیسری مرتبہ اور چوتھی مرتبہ بیچنے میں شک دونوں روایتوں میں مذکور ہے۔

۱۹۴۵- محمد بن ابو بکر مقدمی، سلیمان، ابو داؤد، زائدہ، سدی،

سعد بن عبیدہ، حضرت ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو اپنی باندیوں اور غلاموں کو حد لگاؤ، خواہ وہ محسن ہوں یا غیر محسن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے زنا کیا تھا تو آپؐ نے مجھے حد لگانے کا حکم دیا تھا، دیکھا تو اس نے ابھی بچہ جنتھا، میں اس سے ڈرا کہ کہیں اس کے کوڑے ماروں اور وہ مر جائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپؐ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (کہ اس وقت کوڑے نہیں لگائے)

۱۹۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، سدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں محسن اور غیر محسن کا تذکرہ نہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اچھی ہو جائے۔

باب (۲۴۵) شراب کی حد۔

۱۹۴۷۔ محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپؐ نے اسے دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس مرتبہ مارا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی ایسا ہی کیا، پھر جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

(فائدہ) چالیس کوڑے تعزیر امارے جاتے تھے، مگر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں تمام صحابہ کرامؓ نے اسی کوڑے مارنے پر اجماع کر لیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی مفصل روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے حضرت عمرؓ کے زمانے تک چالیس کوڑے شراب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر جب سرکشی اور فسق میں زیادتی ہو گئی تو پھر اسی کوڑے لگائے جانے لگے، او موطا امام مالک میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اسی کوڑے لگاؤ، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا، (او کا قال)

۱۹۴۸۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أُمَّةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَبَدَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ *

۱۹۴۶۔ وَحَدَّثَنَا بِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ أَتْرُكُهَا حَتَّى تَمَازِلَ *

(۲۴۵) بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ * ۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ *

۱۹۴۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْحَرِيدِ وَالنَّعَالِ ثُمَّ جَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرَّيْفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ *

کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۴۹۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں جو توتوں اور شاخوں سے مارا، پھر حضرت ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے مارے، جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا اور لوگ شادابی اور گاؤں سے قریب ہو گئے تو انہوں نے فرمایا، تمہاری شراب کی حد میں کیا رائے ہے، عبدالرحمن بن عوف بولے، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اسے سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

(فائدہ) قرآن کریم میں سب سے ہلکی حد، حد قذف ہے اور اس کے اسی کوڑے ہیں، حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام اور عراق فتح ہو گیا، لوگوں پر وسعت اور فراخی ہو گئی اور شراب کی کثرت ہوئی اس لئے سب صحابہ کرام نے یہ التزام فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۰۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں جو تیوں اور ٹہنیوں سے چالیس مرتبہ مارتے تھے، پھر بقیہ حدیث بیان کی، باقی اس میں شادابی اور گاؤں وغیرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، ابن ابی عروبہ، عبد اللہ الداناج، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم حنظلی، یحییٰ بن حماد، عبد العزیز بن مختار، عبد اللہ بن فیروز، مولیٰ ابن ابی عامر الداناج، حضرت حصین بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ولید بن عقبہ کو لے کر آئے، انہوں

۱۹۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنَّعَالِ وَالْحَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّيْفَ وَالْقُرَى *

۱۹۵۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ
 شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأَتَيْتُ بِالْوَلِيدِ قَدْ
 صَلَّى الصُّبْحَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ
 عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ
 الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيًّا فَقَالَ عُثْمَانُ
 إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيًّا حَتَّى شَرَبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ
 فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيُّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ
 الْحَسَنُ وَلَّ حَارَهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَهَا فَكَأَنَّهُ
 وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ
 فَاجْلِدْهُ فَاجْلِدْهُ وَعَلِيُّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ
 فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ
 ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ
 بْنُ حُجْرٍ فِي رَوَاتِهِ قَالَ بِسْمَعِيلٍ وَقَدْ سَمِعْتُ
 حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ *

نے صبح کی دو رکعت پڑھی تھیں، پھر بولے کہ میں تمہارے
 لئے زیادہ کرتا ہوں تو دو آدمیوں نے گواہی دی ایک تو حمران
 نے کہ اس نے شراب پی ہے، اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ
 یہ میرے سامنے قے کر رہا تھا، حضرت عثمانؓ بولے کہ یہ
 شراب پے بغیر شراب کی قے کیسے کر سکتا ہے، حضرت عثمانؓ
 نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اٹھو اس کو حد لگاؤ، حضرت علیؓ نے
 حضرت حسنؓ سے فرمایا، اے حسنؓ اٹھ اور اسے کوڑے لگا،
 حضرت حسنؓ بولے، خلافت کی گرمی بھی اسی پر رکھو جو اس کی
 ٹھنڈک حاصل کر چکا ہے، حضرت علیؓ حسنؓ سے اس بات پر
 ناراض ہوئے اور کہا اے عبداللہ بن جعفرؓ اٹھو اور اس کے
 کوڑے لگاؤ، چنانچہ انہوں نے کوڑے لگانے شروع کئے اور
 حضرت علیؓ نے شمار کرنا شروع کیا جب چالیس کوڑے لگا چکے تو
 حضرت علیؓ نے فرمایا بس ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابو بکرؓ نے چالیس اور عمرؓ
 نے اسی کوڑے لگائے اور سب سنت ہیں، اور میرے نزدیک
 چالیس لگانا زیادہ بہتر ہیں، علی بن حجر نے اپنی روایت میں یہ
 زیادتی بیان کی ہے کہ اسماعیل نے کہا، میں نے داناج کی روایت
 ان سے سنی ہے، مگر محفوظ نہ رکھ سکا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ حضرات شیخین کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور ان کے قول و
 فعل اور حکم کو سنت سمجھتے تھے تو شیعہ لوگوں کی اس روایت سے صاف تردید ہو گئی، مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ولید کو چالیس
 کوڑے لگائے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے، حالانکہ واقعہ ایک ہی ہے، مترجم کہتا ہے کہ چالیس لگانے کی بعد حضرت
 علیؓ نے یہ چیز بیان فرمائی اور روایت میں باقی چالیس کی نفی نہیں اور اپنے نزدیک بہتر ہونے کے متعلق جو فرمایا، اس کا مطلب بھی یہی ہے، او
 پھر قاضی عیاض فرماتے ہیں، کہ حضرت علیؓ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہے، اور نیز فرمایا، شراب کم پی جائے یا زیادہ
 اس میں اسی کوڑے لگائے جائیں گے اور میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، کہ حضرت علیؓ نے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی کوڑے
 لگانے کا مشورہ اور صلاح دی تھی اور پھر حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے نجاشی کو بھی اسی کوڑے لگائے، ان تمام وجوہ کی بنا پر روایت بخاری ہی
 کو ترجیح ہے اور یہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ، اوزاعیؒ، احمدؒ، ثوریؒ اور اسحاقؒ کا مذہب ہے، اور شراب کی حرمت پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس
 کے پینے والے پر حد لگائی جائے گی، مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۱۹۵۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ

۱۹۵۳ - محمد بن منہال الضریر، یزید بن زریع، سفیان الثوری،

ابو حصین، عمیر بن سعید، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، میں اگر کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہیں ہوگا، مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی ویت دلاؤں گا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أَقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَذِيَّتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ *

(فائدہ) یعنی اس میں کوئی خاص حد متعین نہیں فرمائی، امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جس پر حد شرعی واجب ہو، پھر امام یا اس کا جداد اسے حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ، نہ امام پر، نہ جداد پر اور نہ بیت المال پر، میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت علی کا تقویٰ ہے اور تمام حدیں آدمی کو کھڑا کر کے لگائی جائیں اور عورت کو بٹھا کر، شیخ ابن الہمام نے فرمایا ہے، گڑھا کھود لینا بھی جائز ہے، واللہ اعلم۔

۱۹۵۴۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * (۲۴۶) بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّغْزِيرِ *

باب (۲۴۶) تعزیر کے کوڑوں کی مقدار۔ ۱۹۵۵۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں کہ ہم سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک عبدالرحمن بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے حدیث بیان کی تو سلیمان بن یسار ہماری جانب متوجہ ہوئے اور بولے کہ مجھ سے عبدالرحمن بن جابر نے بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو بردہ انصاری سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں، مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ *

(فائدہ) علماء کرام کے نزدیک دس سے بھی زیادہ لگائے جاسکتے ہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے، یہ امام کی رائے پر موقوف ہے کہ کتنے کوڑے لگائے، حضرت عمرؓ نے سو کوڑے لگائے، باقی امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اکثر تعزیرات تالیس کوڑے ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پچھتر کوڑے ہیں اور یہی قول امام مالکؒ اور ابن ابی لیلیٰ کا ہے اور بالاتفاق اقل مقدار تین درے ہیں اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تعزیر کے کوڑے مقدار حد شرعی کو نہ پہنچیں اس لئے پورے چالیس درے بھی تعزیر میں نہیں لگائے جاتے، واللہ اعلم۔

باب (۲۴۷) حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔

(۲۴۷) بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٍ لِأَهْلِهَا *

۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو

بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَمَرُو النَّاقِدَ وَاسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ
بِعُمَرَ وَقَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي اَدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ
لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى
مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ
فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا
عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ *

ابراہیم اور ابن نمیر، ابن عیینہ، زہری، ابی ادریس، حضرت
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،
انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے اس چیز پر
بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ
گے، اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ اس نفس کو
قتل کرو گے کہ جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق
کے ساتھ لہذا جو کوئی تم میں سے اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس
کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان محرمات میں سے اس کا
ارتکاب کر بیٹھے تو پھر اسے سزا دی جائے تو وہ گناہ کا کفارہ ہے
اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس
کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے اسے
معاف کرے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

(فائدہ) امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صاف تردید ہے ان حضرات کی جو کہ یہ کہتے ہیں کہ حدود زاجرات ہیں، مکلفات نہیں
ہیں، باقی اس کے ساتھ نہ امت اور توبہ کی بھی حاجت اور ضرورت ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۵۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری اسی سند کے
ساتھ روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیدتی ہے کہ آپ نے
ہم پر نساء کی آیت تلاوت فرمائی ”ان لا یشرکوا باللہ شیئاً
الہیۃ۔“

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَتَلَى عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ أَنْ لَا
يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا الْآيَةَ *

۱۹۵۸۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، ابوالشعث
الصنعانی، حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی
جیسی کہ عورتوں سے لی، یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
نہ ٹھہرائیں اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ اپنی اولاد کو
ماریں اور نہ بعض بعض پر بہتان تراشی کریں، لہذا تم میں سے
جو ان امور کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور
جو کوئی تم میں سے کسی حد کا کام کرے اور اس پر حد لگادی جائے
تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی

۱۹۵۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
الشَّعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَّا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا
وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَضَ
بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَتًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ
وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ

عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ *

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ
الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي
لَمِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهَبَ وَلَا نَعْصِيَ
فَالْجَنَّةَ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنَّ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمَحٍ
كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ *

کردے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے (۱)، اگر چاہے تو
اسے عذاب دے اور چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے۔
۱۹۵۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،
یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، حضرت عبادہ بن صامت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان سرداروں (۲)
میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی تھی اور اس شرط پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے
ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور زنا نہیں کریں گے
اور نہ چوری کریں گے اور نہ ناحق خون کریں گے کہ جسے اللہ
تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور نہ لوٹ مار کریں گے، اور نہ نافرمانی
کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے جنت ہے اور اگر ان
کاموں میں سے کوئی کام ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ
تعالیٰ کے سپرد ہے، اور ابن ریح نے ”قضاۃ“ کا لفظ بولا ہے۔

(۲۴۸) بَابُ جُرْحِ الْعَجَمَاءِ وَالْمَعْدِنِ
وَالْبُتْرِ جُبَارٍ *

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ
رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبُتْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ

باب (۲۴۸) جانور کسی کو مار ڈالے یا کوئی کان یا
کنویں میں گر پڑے تو اس کا خون ہدر ہے۔

۱۹۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ
بن سعید، لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابوسلمہ، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جانور کا زخمی کیا ہوا
ہے لغو ہے، اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے، اور رکاز میں خمس
(پانچواں حصہ) واجب ہے۔

(۱) کسی جرم کی بنا پر جب حد لگادی جائے تو جس کو حد لگی ہے اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو یہ حد لگنا آخرت کے اعتبار سے اس کے لئے کفارہ
بن جائے گا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو پھر اگر اس حد کے لگنے سے عبرت پکڑے اور آئندہ اس جرم کے کرنے سے باز رہے تو بھی حد لگنا کفارہ
بن جائے گا اور اگر کوئی پروا نہ کرے بلکہ دوبارہ بھی اسی جرم کے لئے تیر ہو جائے تو پھر یہ حد اس کے لئے کفارہ نہیں بنے گی۔

(۲) یہ کل بارہ حضرات تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) عبادہ بن صامت (۲) حضرت اسعد بن زرارہ (۳) حضرت رافع بن مالک (۴)
حضرت براء بن معرور (۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام (۶) حضرت سعد بن ربیع (۷) حضرت عبد اللہ بن رواحہ (۸) حضرت سعد بن
عبادہ (۹) حضرت منذر بن عمرو (۱۰) حضرت اسید بن حضیر (۱۱) حضرت سعد بن خثیم (۱۲) حضرت ابوالہیثم بن التیمیانی۔

جُبَارٌ وَفِي الرُّكَازِ الْخُمْسُ *

(فائدہ) اگر جانور کے ساتھ کوئی چلانے والا، اور ہانکنے والا نہ ہو، تب تو یہ حکم ہے ورنہ پھر تلف شدہ حصے کا ضمان واجب ہے اور رکار، کان اور خزینہ کو بولتے ہیں، اس میں خمس بیت المال کا ہوا، باقی پانے والے کا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، عبد الاعلیٰ بن حماد، ابن عیینہ (دوسری سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے لیث کی سند کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۹۶۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَفِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ النَّيْتِ مِثْلَ حَدِيثِهِ *

۱۹۶۲۔ ابو الطاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۳۔ محمد بن ریح بن المہاجر، لیث، ایوب بن موسیٰ، اسود بن العلاء، ابی سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کنویں کا زخم لغو ہے، اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکار میں پانچواں حصہ ہے۔

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُثَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْبُئْرُ جَرَحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرَحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرُّكَازِ الْخُمْسُ *

۱۹۶۴۔ عبد الرحمن بن عبد السلام جمحی، ربیع بن مسلم (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (تیسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَقْصِيَّةِ

باب (۲۴۹) مدعی علیہ پر قسم واجب ہے۔

۱۹۶۵۔ ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابن جریج، ابن ابی ملیک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر لوگوں کو وہ دلا دیا جائے جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگ انسانوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں گے، لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۱۹۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، نافع بن عمر، ابن ابی ملیک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے کا مدعی علیہ کے لئے فیصلہ کیا ہے۔

(قائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں، شریعت کا ایک عظیم اصول ہے کہ جس سے ہزاروں جھگڑوں اور قضیوں کا تصفیہ ہو جاتا ہے، اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

باب (۲۵۰) ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔

۱۹۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زید بن حباب، سیف بن سلیمان، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا ہے۔

(۲۴۹) بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

۱۹۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ *

(قائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں، شریعت کا ایک عظیم اصول ہے کہ جس سے ہزاروں جھگڑوں اور قضیوں کا تصفیہ ہو جاتا ہے، اور یہی جمہور علماء کرام کا مسلک ہے۔

(۲۵۰) بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ *

۱۹۶۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ *

(قائدہ) حضرت ابن عباس سے دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اور شاہد پر فیصلہ فرمایا، ممکن ہے کہ مدعی کے پاس ایک شاہد ہو، اور پھر آپ نے مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ فرما دیا ہو، لہذا اس احتمال کے ہوتے ہوئے کلام اللہ میں جو حکم ہے اسی پر فیصلہ ہو گا کہ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ (مرقاۃ) اس موقف کے تفصیلی دلائل کے لئے مکتبہ فتح المہم ص ۵۶۰ ج ۲

(۲۵۱) بَابُ بَيَانِ حُكْمِ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ *

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَنِّي نَحْوَ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَحِبِّهِ شَيْئًا فَمَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ *

(فائدہ) یعنی میں تو باعتبار ظہر کے فیصلہ کرتا ہوں، اگر فی الواقع وہ اس کا حق نہیں، جھوٹے دعویٰ سے اس نے اپنے لئے ثابت کر لیا، تو پھر وہ اسے نہ لے۔

۱۹۶۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۷۰- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلْبَةَ خَصْمٍ بِيَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَعَلَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ أَتْلَعَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِئْهَا أَوْ يَذْرِهَا *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میں آدمی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وضع بشری اس چیز کی مقتضی ہے کہ وہ ظاہر پر

باب (۲۵۱) حاکم کے فیصلہ سے حقیقت الامر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

۱۹۶۸- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کر سکتا ہو اور میں جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کوئی حق دلا دوں وہ اسے دے، اس لئے کہ میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں (کیونکہ وہ غیر کا حق ہے)

(فائدہ) یعنی میں تو باعتبار ظہر کے فیصلہ کرتا ہوں، اگر فی الواقع وہ اس کا حق نہیں، جھوٹے دعویٰ سے اس نے اپنے لئے ثابت کر لیا، تو پھر وہ اسے نہ لے۔

۱۹۶۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۷۰- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت زینب بنت ابی سلمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کا شور اپنے حجرے کے دروازے پر سنا تو باہر تشریف لائے اور فرمایا، میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے اور میں اسے سچا سمجھتا ہوں اور اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا جس کسی کو (اس ظاہری قسم وغیرہ سے) میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا اور حصہ ہے، اب چاہے اسے چھوڑ دے یا لے لے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میں آدمی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وضع بشری اس چیز کی مقتضی ہے کہ وہ ظاہر پر

ہی فیصلہ کرے، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپؐ بھی امور غیب کو نہیں جانتے تھے، مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپؐ کو بتا دیتا تھا وہ معلوم ہو جاتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر دوسروں سے ہو سکتا ہے، وہ آپؐ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپؐ ظاہر پر حکم کرتے تھے، اور پوشیدہ باتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ منظور الہی یہی تھا کہ آپؐ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر فیصلہ کریں، تاکہ امت بھی آپؐ کی پیروی کر سکے، غرضیکہ اس حدیث سے خود زبان اقدس سے بشریت رسولؐ، اور یہ کہ حکم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے، ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور معمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر جھکڑے کی آواز سنی۔

۱۹۷۱ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عِنْدَ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةً خَصَمٍ بِيَابِ أُمِّ سَلَمَةَ *

(۲۵۲) بَابُ قَضِيَّةٍ هِنْدٍ *

باب (۲۵۲) ہند یعنی ابوسفیان کی بیوی کا فیصلہ۔
۱۹۷۲۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ، ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے، جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو، اگر میں اس کے مال میں سے اس کی راہ علمی میں لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس کے مال سے دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہے جو کہ تیرے لئے بھی کافی ہو اور تیرے بیٹوں کی بھی کفایت کر جائے۔

۱۹۷۲ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النِّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي بَنِيكَ *

۱۹۷۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، عبد اللہ بن نمیر، وکیع (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، (تیسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک، یعنی ابن عثمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۹۷۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكَ أَخْبَرَنَا

الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عَثْمَانَ كُلَّهُمْ عَنْ هِشَامٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۹۷۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا
كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ يُدِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِيَابِكَ وَمَا عَنَى
ظَهْرُ الْأَرْضِ أَهْلٌ خِيَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
يُعِزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ خِيَابِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ
مُتَسِيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أَنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ
مِنْ مَالِهِ بغيرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُنْفِقَ عَلَيْهِمْ
بِالْمَعْرُوفِ *

۱۹۷۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ
خِيَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُدِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِيَابِكَ
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِيَاءٌ أَحَبَّ
إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِيَابِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسِيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ
أَنْ أَطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا فَقَالَ لَهَا لَا إِلَّا

۱۹۷۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے زمین پر مجھے کسی گھروالے
کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی، اور
اب روئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت، میں آپ کے
گھرانے سے زیادہ پسند نہیں کرتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ابھی اور بھی زیادہ ہوگی قسم ہے اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے، پھر ہند نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے، اگر
میں اس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ اس کے
بچوں پر صرف کروں تو مجھے کوئی گناہ ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے،
اگر تم دستور کے موافق اس کے بال بچوں پر خرچ کرو۔

۱۹۷۵۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن اثیر، الزہری،
زہری، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ کے گھروالوں سے زیادہ روئے زمین پر مجھے کسی
گھرانے کی ذلت پسند نہ تھی اور آج روئے زمین پر کسی گھر کی
عزت کی آپ کے گھروالوں کی عزت سے زیادہ خواستگار نہیں
ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس
ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی اور
بھی (محبت میں) زیادتی ہوگی، ہند نے عرض کیا، یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بخیل آدمی ہے اگر میں اس کے مال
سے کچھ اپنے بچوں کو کھلا دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں، آپ

بِالْمَعْرُوفِ *

(۲۵۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ
وَإِضَاعَةِ الْمَالِ *

۱۹۷۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ *

۱۹۷۷ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا *

۱۹۷۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمّهَاتِ وَوَادَةَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ *

۱۹۷۹ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ *

نے فرمایا اگر دستور کے موافق ہو تو کوئی گناہ نہیں ہے۔
باب (۲۵۳) کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۶۔ زبیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے، یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑے رہو، اور متفرق نہ ہو اور تمہاری فضول اور بیہودہ بکواس کرنے اور بکثرت سوال کرنے اور اضعاف مال سے ناخوش ہوتا ہے۔

۱۹۷۷۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے، اور متفرق ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۹۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم حنظل، جریر، منصور، شعبی، وراذ مونی المغیرہ بن شعبہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور زندہ درگور کر دینے اور قدرت کے باوجود دوسرے کا حق نہ دینے، اور (جس کا حق نہیں ہے اس کے) مانگنے کو حرام کر دیا اور تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے، بیہودہ بکواس کرنا، اور بہت پوچھنا اور مال کا ضائع کرنا۔

۱۹۷۹۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے اور یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

۱۹۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابن اشوع، شعبی، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھیجو، جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، چنانچہ حضرت مغیرہ نے معاویہ کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے قیل وقال، کثرت سوال، اور اضاعة مال۔

۱۹۸۱۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری، محمد بن سوقة، محمد بن عبید اللہ ثقفی، وراذ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ سلام علیک، اما بعد میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تین چیزوں کو حرام کیا ہے، اور تین اشیاء کی ممانعت فرمائی ہے، واد کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور حق کو روکنا، ناحق کو طلب کرنا حرام کیا ہے اور فضول بکواس، سوال کی کثرت، مال کو برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب (۲۵۳) حاکم کے اجتہاد کا ثواب، خواہ فیصلہ صحیح ہو یا اس میں غلطی ہو جائے۔

۱۹۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس، مولیٰ عمرو بن العاص، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس میں دوہرا ثواب ہے، اور اگر سوچ کر حکم نافذ کرے اور اس میں غلطی ہو تو ایک اجر ہے۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو أَشْوَعٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ *

۱۹۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَازٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ *

(۲۵۴) بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ *

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَحَدٌ *

(فائدہ) اس حاکم سے وہ حاکم مراد ہے جو کہ عالم ہو اور دین کے احکام سے اچھی طرح واقف ہو اور اجتہاد کی اہلیت رکھتا ہو، اس حدیث سے ائمہ اربعہ اور علمائے مجتہدین کی فضیلت اور ان کے اجر و ثواب کا ثبوت ہو گیا، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۸۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ یزید نے کہا میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا اسی طرح مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کی۔

۱۹۸۴۔ عبداللہ بن عبد الرحمن دارمی، مروان بن محمد دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد لیشی سے ان دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں، جس طرح عبدالعزیز بن محمد سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۵۵) غصہ کی حالت میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۸۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ قاضی جحشان کو لکھوایا اور میں نے لکھا کہ دو آدمیوں میں غصہ کی حالت میں فیصلہ مت کرو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

۱۹۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

(دوسری سند) شبان بن فروخ، حماد بن سلمہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شبیبہ، وکیع، سفیان۔

(چوتھی سند) محمد بن ثنیٰ، محمد بن جعفر۔

(پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ۔

۱۹۸۳۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۹۸۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا *

(۲۵۵) بَاب كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانٌ *

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ *

۱۹۸۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح

و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا
عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمَا عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

(۲۵۶) بَابُ نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ
وَرَدِّ مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ *

۱۹۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي
أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ *

۱۹۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي غَامِرٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ
مَسَاكِينَ فَأَوْصَى بِثَلَاثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ
يُخَمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ
أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ
رَدٌّ *

(چھٹی سند) ابو کریب، حسین بن علی، زائدہ، عبد الملک بن
عمیر، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنه، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کی
طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۵۶) احکام باطلہ کو ختم کرنے اور بدعات و
رسومات کی بیخ کنی کرنے کا حکم۔

۱۹۸۷- ابو جعفر محمد بن صباح، عبد اللہ بن عون الہدالی، ابراہیم
بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف، بواسطہ اپنے والد
قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی
ایسی بات ایجاد کرے (بدعت نکالے) جو اس دین سے نہیں
ہے تو وہ مردود ہے۔

۱۹۸۸- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، ابو عامر، عبد الملک بن
عمرو، عبد اللہ بن جعفر زہری، سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں
کہ میں نے قاسم بن محمد سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا
کہ جس کی رہائش کے تین مکانات ہوں اور ہر مکان میں سے دو
تہائی کی وصیت کر دے، تو انہوں نے فرمایا کہ سب کو ایک ہی
مکان میں جمع کر دیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے گا جس کے
متعلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جو اجماع الکلم اور اصول دین میں سے ہے اور ہر ایک بدعت ایجاد کرنے والے اور اسی طرح ہمہ
قسم کی بدعات پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے کافی و شافی ہے اور لفظ "من احدث" میں احداث کو مطلق فرمایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے
کہ جملہ احداث اور بدعات کو حدیث شامل ہے، خواہ احداث اعتقادی ہو، یا عملی، اور خواہ احداث بالزیادۃ ہو، یا احداث بالنقص اور خواہ مستقل

ہو یا غیر مستقل ہو، علیٰ ہذا القیاس لفظ "مالیس منہ" میں "ما" کا عموم بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہر محدث (نئی بات) مذموم ہے، خواہ وہ ذات شے ہو، یا قید اور وصف کا حادث ہو، اور دین میں کسی قسم کی محض اپنی رائے سے زیادتی یا کمی کرنا، خواہ وہ زیادتی یا کمی مستقل ہو، جس طرح کہ دین میں اطاعت مستقل طور پر بڑھادی جائے یا گھٹادی جائے یا یہ زیادتی و کمی غیر مستقل ہو کہ کسی طاعت یا مورہ پر کسی ہیئت کا بڑھا دینا، یا غیر ضروری کو علمایا عملاً ضروری جانتا یا ضروری جیسا عمل کرنا، اسی طرح کسی بیعت کا حکم کرنا، بشرطیکہ یہ ہمہ قسم کی زیادتی اور کمی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ عہم اجمعین کے بعد ایجاد ہوئی ہو اس لئے کہ تین زمانوں کا احادیث سے خیر القرون ہونا ثابت ہو چکا ہے اور پھر اس زیادتی یا کمی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً اجازت نہ ہو، نہ قولاً نہ فعلاً نہ صراحۃً اور نہ ہی اشارۃً تو ایسی بدعت، بدعت شرعیہ ہے، جو سراسر فحیح اور گمراہی ہے اور ایسے ہی جو محدث فی الدین اور بدعت قرون ثلاثہ مشہود بہا یا خیر میں موجود نہ ہو، وہ بدعت یقیناً بدعت ضمامہ ہے اور بدعت شرعیہ بدعت محرمہ ہوگی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "کل بدعت ضلالتہ" چنانچہ بخاری و مسلم، ترمذی، دارمی اور طبرانی و نسائی اور مسند احمد و ابوداؤد، بیہقی اور ابن ماجہ میں بدعت در سومات کی مذمت اور ان کا باعث ضلالت اور گمراہی ہونا مصرحاً مذکور ہے اور اس باب میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۵۷) بہترین گواہ۔

۱۹۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، ابن ابی عمرہ انصاری، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتا دوں (اور وہ) وہ ہیں جو شہادت کے مطالبہ سے قبل ہی گواہی دے دیں۔

باب (۲۵۸) مجتہدین کا اختلاف۔

۱۹۹۰۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابوزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لئے جا رہی تھیں، اتنے میں بھڑیا آیا اور ایک کا بچہ لئے گیا، ایک نے دوسری سے کہا کہ تیرا ہی لڑکا لے کر گیا ہے، وہ بولی کہ تیرا لے کر گیا ہے، بالآخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس کرانے کے لئے لائیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ، تم دونوں کو میں

(۲۵۷) بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ *

۱۹۸۹ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهُدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا *

(۲۵۸) بَابُ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ *

۱۹۹۰ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِمُّا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بَابِنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اتَّوَيْنِي بِالسُّكَيْنِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا

دو ٹکڑے کر کے دے دیتا ہوں، چھوٹی بولی اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا مت کرو، بڑی ہی کو دے دو، چنانچہ آپ نے بچہ چھوٹی کو دلا دیا، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم سکین (چھری) کا لفظ میں نے آج ہی سنا ہے، ہم تو اسے ”مدیہ“ کہتے ہیں۔

(فائدہ) فائدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بچہ کا ٹکڑا مقصود نہیں تھا، بلکہ اس طریقہ سے حقیقی ماں کو دریافت کرنا چاہتے تھے، اور دونوں خدا کے نبی تھے، اور مجتہد بھی تھے اور ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کے خلاف مسائل اجتہادی میں فیصلہ کرنا درست ہے۔

۱۹۹۱۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ الصنعانی، موسیٰ بن عقبہ، (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قسام، محمد بن عجلان، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، جس طرح در قاء نے حدیث بیان کی۔

يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَىٰ بِهِ لِلصَّغْرَىٰ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدِيَّةُ *

۱۹۹۱ - وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرَقَاءَ *

(۲۵۹) بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ *

باب (۲۵۹) حاکم کو دونوں فریقوں میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

۱۹۹۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ کئی احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی، چنانچہ جس نے زمین خریدی تھی، اسے زمین میں سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا تو اس نے بائع سے کہا، یہ اپنا گھڑا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، بائع نے کہا میں نے زمین کو اس کی تمام چیزوں کے ساتھ بیچا تھا، بالآخر دونوں مقدمہ لے کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے، چنانچہ جس کے پاس مقدمہ لے کر گئے تھے اس نے کہا تمہارے دونوں کے کوئی اولاد ہے ایک بولا میرا لڑکا ہے، دوسرے نے کہا میرے لڑکی

۱۹۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَتَبِعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غَنَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغَنَامَ

الجَارِيَةَ وَأَنْفَقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ مِنْهُ وَتَصَدَّقَا * ہے، اس ثالث نے کہا ان دونوں کا نکاح کر دو اور یہ مال اپنے بجائے ان پر صرف کر دو اور انہیں دے دو۔

(قائدہ) قاضی کو خصمین کے درمیان صلح کروانا مستحب ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّقْطَةِ

۱۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، مالک، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن، یزید مولیٰ المنبعث، زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لقطہ کے متعلق دریافت کرنے لگا، آپؐ نے ارشاد فرمایا اس چیز کا بندھن اور تھیلا پہچان رکھو، پھر ایک سال تک اسے مشتہر کرو، اگر مالک آجائے تو فیہا، ورنہ اپنے کام میں لے آؤ، پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا وہ تیری ہے، یا تیرے بھائی کی ہے، یا بھیڑیے کی، پھر اس نے دریافت کیا کہ بھوئے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب اس کے ساتھ اس کی مشک (پیٹ میں پانی) ہے اور اس کا جوتہ بھی اس کے ساتھ ہے، پانی پیتا ہے، درخت کھاتا ہے، حتیٰ کہ اس کا مالک آکر پکڑ لیتا ہے۔

۱۹۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید مولیٰ المنبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کر اور پھر اس چیز کا بندھن اور اس کا تھیلا محفوظ رکھ، پھر اسے خرچ کر لے، اب اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دے، وہ شخص بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھولی اور بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے،

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَانِكَ بِهَا قَالَ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِدَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا *

۱۹۹۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اَعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا

آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے پکڑ لے وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے، یا بھیڑیے کے لئے، وہ شخص بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، اونٹ سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے، اور مشک، تا آنکہ اس کا مالک اسے ملے۔

۱۹۹۵۔ ابو الطاہر عبد اللہ بن وہب، سفیان ثوری، مالک بن انس، عمرو بن حارث، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور میں اس کے ساتھ تھا تو اس نے آپؐ سے لفظ کے متعلق دریافت کیا، عمرو نے بیان کیا (آخر میں یہ ہے) کہ جب کوئی اس کا مانگنے والا نہ آئے تو اسے خرچ کر ڈال۔

۱۹۹۶۔ احمد بن عثمان بن حکیم اودی، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید مولیٰ مدبعت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے، کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور بقیہ حدیث اسماعیل بن جعفر کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ آپؐ کی پیشانی اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپؐ غصہ ہوئے، اور اتنی زیادتی ہے کہ پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کر، اس کے بعد یہ ہے کہ اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ تیرے پاس امانت رہے گی۔

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، یزید مولیٰ مدبعت، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے یا چاندی کے لفظ

رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةُ الْبَابِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يُلْقَاهَا رَبُّهَا *

۱۹۹۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرُو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَفِقْهَا *

۱۹۹۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَرَّتْ وَجْهَهُ وَجَنَّتُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ *

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبِعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ

کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اس کا بندھن اور تھیلی پہچان رکھ، اور پھر سال بھر تک اس کی تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اسے خرچ کر ڈال، لیکن وہ تیرے ذمہ امانت رہے گی، پھر جب کسی دن بھی اس کا مالک آجائے تو اسے دیدے پھر آپؐ سے بھولے بھٹکے ہوئے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کا جوتہ ہے، اور مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے، پھر اس نے آپؐ سے بکری کے بارے میں دریافت کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، اسے لے لے، کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی، یا بھیڑیے کی۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ سِئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرَقِ فَقَالَ اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفَاصُهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَفِقْهَا وَلَتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا یَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدَّهَا إِلَیْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعَّهَا فَإِنْ مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا تَرُدُّ لِمَاءٍ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى یَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُنْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِذِئْبٍ *

(فائدہ) لقطہ پڑی ہوئی چیز کو بولتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کا اٹھا، مستحب ہے اور اگر کوئی ایسی شے ہو کہ اگر نہ اٹھائے تو ہلاک ہو جائے گی، تو پھر اس کا اٹھانا واجب ہے اور احادیث میں جو ایک سال کی قید آرہی ہے، وہ اتفاقی ہے اس کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ جب تک ظن غالب ہو کہ ابھی کوئی نہ کوئی آسکتا ہے اس وقت تک اس کی تعریف واجب ہے کہ بازاروں اور مسجدوں اور دیگر مقامات پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہو وہاں اس چیز کی مقدار اور کیفیت کے ساتھ اس کی تعریف کرے، اور ہدایہ میں ہے کہ اگر وہ شے دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز تعریف کرے اور اگر دس درہم کی ہو تو ایک ماہ تک اور اگر اس سے بھی زیادہ کی ہو تو پھر ایک سال تک، اب اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو واپس کر دے، اگر وہ گواہ پیش کرے تو پھر واپس کرنا واجب ہے ورنہ جائز، اور اگر مالک نہ آیا تو پھر اگر غنی ہے تو صدقہ کر دے۔ یہی قول حضرت ابن عباس، سفیان ثوری، ابن المبارک اور علمائے حنفیہ کا ہے، اب اگر مالک آجائے تو چاہے صدقہ کو نافذ رکھے اور اس کا ثواب لے لے، یا اس سے یا فقیر سے تاوان لے لے، اور شرح وقایہ کے حواشی پر نہایت سے نقل کیا ہے کہ بعد تعریف کے تصدق جائز ہے، اور رکھ چھوڑنا عزیمت ہے اور بکری حفاظت کی محتاج ہے اس لئے اسے پکڑنے کا حکم دیا، ورنہ وہ تلف ہو جائے گی اور لقطہ امانت ہے، اگر اس کے اٹھاتے وقت گواہ کرے، پھر وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان نہیں، ورنہ ضمان ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۹۸۔ اسحاق بن منصور، حبان بن ہلال، حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، یزید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے، ربیعہ نے اپنی حدیث میں یہ زیادتی بیان کی کہ آپؐ غصہ ہوئے حتیٰ کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور حسب سابق روایت مردی

۱۹۹۸ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّائِي بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَخَنَتَاهُ وَأَقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ

حَدَّثَنِيهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ
عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوَكَّاءَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا
فَهِيَ لَكَ *

۱۹۹۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ
عَمْرٍو بْنُ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ
حَدَّثَنِي الصَّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ
عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ
فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّاءَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ
صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ *

ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو اس سے اس
کی تھیل، گنتی اور بندھن کو دریافت کر پھر اگر وہ بیان کرے، تو
وہ اسے دے دے، ورنہ پھر وہ تیرا ہے۔

۱۹۹۹- ابو الطاہر، احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وہب،
ضحاک بن عثمان، ابوالنضر، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد
جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں
دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک سال تک اس کی
تعریف کر، پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ، اور بندھن یاد
کرے، اور پھر کھالے، جب اس کا مالک آئے تو اسے دے
دے۔

(فائدہ) تھیلہ اور بندھن محفوظ رکھنے کا حکم اس لئے ہو رہا ہے تاکہ ادائیگی کے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو جتنا اس کا مال ہو وہی دیدیا
جائے اور اگر استعمال ہی نہ کرے تو کم از کم یاد تو رہے (مترجم)

۲۰۰۰- وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهِذِهِ
الْمُسْنَدِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَدِّهَا
وَإِلَّا فاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّاءَهَا وَعَدَدَهَا *

۲۰۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي
أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ
صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ
سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي دَعُهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي
أَعْرِفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ
فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي
أَنِّي حَاحَحْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِيَّ بْنَ
كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ

۲۰۰۱- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ابو بکر
بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں میں نے
حضرت سويد بن غفلة سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں اور
حضرت زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ سب جہاد کے لئے
نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا پایا تو میں نے اٹھالیا، زید اور سلمان
بولے، پھینک دو، میں نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف
کروں گا، پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر، ورنہ میں اسے اپنے
کام میں رکھوں گا، اور میں نے ان دونوں کی بات نہ مانی، جب ہم
جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ گیا،
وہاں حضرت ابی بن کعب سے ملا تو ان سے میں نے کوڑے اور
حضرت زید و سلمان کے قول کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ میں نے

إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عِدَّةَهَا وَوَعَاءَهَا وَوَكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سواشرفیوں کی ایک تھیلی پائی، میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کر، میں نے تلاش کیا، کوئی پہچاننے والا نہیں ملا، پھر میں آپ کی خدمت میں آیا، آپ نے فرمایا ایک سال اور تعریف کر، بالآخر میں نے تعریف کی لیکن اس کا پہچاننے والا کوئی نہیں ملا، میں پھر آپ کے پاس آیا، فرمایا ایک سال اور تعریف کر، میں نے کی، کوئی نہیں ملا، آخر آپ نے فرمایا، اس کی گنتی کر اور اس تھیلی اور بندھن کو دل میں جمالے، پھر اگر اس کا مالک آگیا تو خیر ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا، میں نے اسے خرچ کر لیا، شعبہ نے کہا، کہ میں پھر مکہ مکرمہ میں سلمہ بن کہیل سے ملا، انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں کہ تین سال تعریف کے لئے کہا یا ایک سال۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ہمارے قول کی تائید ہو گئی کہ تعریف لفظ میں کوئی خاص مقدار معین نہیں بلکہ جیسا مل ہوگا، ویسی ہی تعریف کی جائے گی۔

۲۰۰۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ التَّوَمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوَاطِئَ وَاقْتَصَصْتُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَفْتُهَا عَامًا وَاحِدًا *

۲۰۰۲ - عبد الرحمن بن بشر عبدی، بہز، شعبہ حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ ایک سفر پر نکلے تو میں نے ایک کوڑا پایا، اور بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، الی قولہ ”فاستمعت بها“ باقی اس میں یہ ہے کہ شعبہ بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمہ بن کہیل سے دس سال کے بعد ملا تو وہ فرمانے لگے کہ ایک سال تک اس کی تعریف کر۔

۲۰۰۳ - قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد سفیان۔

(چوتھی سند) محمد بن خاتم، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ، زید

۲۰۰۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

بن ابی ایسہ۔

(پانچویں سند) عبدالرحمن بن بشر، حماد بن سلمہ، سلمہ بن کہیل سے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ سب روایات میں تین سال تعریف کرنے کا تذکرہ ہے اور سفیان اور زید بن ایسہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی آئے اور اس کی تقدیر، تھیلی اور بندھن کی تجھے خبر دے تو اسے دے دے، اور سفیان نے کج کی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ورنہ پھر وہ تیرے مال کی طرح ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ورنہ پھر اس سے نفع حاصل کر۔

۲۰۰۳۔ ابو الطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر بن عبداللہ بن اشج، یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاسب، عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) یعنی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے، باقی شیخ ملا علی قاری حنفی مرقاة میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حاجی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہذا اگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تو اس کے مالک کو جلد مل جائے گی۔

۲۰۰۵۔ ابو الطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، ابوسالم جیشانی، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (کسی کی) گم شدہ چیز رکھ لی تو وہ گمراہ ہے، یہاں تک کہ اس چیز کی تعریف اور تشہیر نہ کر دے۔

(فائدہ) یعنی مالک کو تلاش کر کے اسے نہ دے اور اس روایت کی تائید سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی پٹ ہے، باقی یہ وعید اسی کے لئے ہے جو مالک بننے کے لئے اٹھائے، اور جس کا ارادہ تعریف کا ہو، اسے خود حدیث میں مستثنیٰ کر دیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بَعْدَهَا وَوَعَائِهَا وَوَكَائِهَا فَأَعْطِهَا بِبَاهٍ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رَوَايَةٍ وَكَيْعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا *

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِقْطَةِ الْحَاجِّ *

(فائدہ) یعنی ملک کے لئے نہ واسطے حفاظت کے، باقی شیخ ملا علی قاری حنفی مرقاة میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے ممانعت اس لئے ہو کہ حاجی دو دنوں کے لئے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں پھر متفرق ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں تعریف مشکل ہے۔ لہذا اگر وہ چیز نہ اٹھائی جائے تو اس کے مالک کو جلد مل جائے گی۔

۲۰۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْهَا *

(فائدہ) یعنی مالک کو تلاش کر کے اسے نہ دے اور اس روایت کی تائید سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ مسلمان کی گم شدہ چیز دوزخ کی پٹ ہے، باقی یہ وعید اسی کے لئے ہے جو مالک بننے کے لئے اٹھائے، اور جس کا ارادہ تعریف کا ہو، اسے خود حدیث میں مستثنیٰ کر دیا

ہے، ابن الملک فرماتے ہیں کہ اٹھاتے وقت گواہ بنالے اور کہے کہ یہ چیز میں نے اس لئے اٹھائی ہے کہ اسکے مالک کو دوں گا۔ واللہ اعلم۔

(۲۶۰) بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ

إِذْنِ مَالِكِهَا *

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ بِنَا يَأْذِنُهُ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيَنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَتْهُمْ فَلَا يَحْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ *

۲۰۰۷ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَيْبُ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُو حَدِيثَ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيَنْتَقِلُ إِلَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيَنْتَقِلُ طَعَامُهُ كَرَوَايَةِ مَالِكٍ *

(۲۶۱) بَابُ الضِّيَافَةِ *

باب (۲۶۱) مہمان نوازی اور اس کی اہمیت۔

باب (۲۶۰) مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے۔

۲۰۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی کوٹھڑی میں آئے، اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال کر لے جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں ان کے کھانے کے، لہذا کوئی کسی کے جانور کا بغیر اس کی اجازت کے دودھ نہ نکالے۔

۲۰۰۷۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، سیف بن سعد۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر۔

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد عبید اللہ۔

(چوتھی سند) ابوالربیع ابوکامل، حماد۔

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن امیہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن جریج، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر ان تمام روایتوں میں سوائے لیث بن سعد کی روایت کے "فینتقل" کا لفظ اور اس کی روایت میں مالک روایت کی طرح "فینتقل طعمامہ" کا لفظ ہے۔

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ حَازِنَتُهُ قَالُوا وَمَا حَازِنَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْنُمْتُ *

۲۰۰۸- قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا، جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ تکلف کے ساتھ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تکلف کب تک کرے فرمایا ایک دن اور ایک رات، باقی مہمانی تین دن تک ہے پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے وہ صدقہ (تبرع) ہے اور (یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ رب العزت پر ایمان رکھتا ہو اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید ثابت ہوئی، اور امام مالکؒ، ابو حنیفہؒ، شافعیؒ اور جمہور علماء کرام کے نزدیک ضیافت سنت ہے، واجب نہیں۔

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخُرَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَحَازِنَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِئِهِ بِهِ *

۲۰۰۹- ابو کریب، محمد بن العلاء، وکیع، عبد الحمید بن جعفر، سعید بن ابی سعید مقبری، ابو شریح، خزاعی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضیافت تین دن تک اور اس کا تکلف ایک دن، اور ایک رات ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ چیز زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے لئے ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس طرح اسے گناہ گار کر دے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ رہے۔

۲۰۱۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَغْنِي الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شَرِيحٍ الْخُرَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَبَصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ

۲۰۱۰- محمد بن ثنی، عبد الحمید بن جعفر، سعید مقبری، ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا، جب کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اور بقیہ حدیث لیث

کی روایت کی طرح مروی ہے اور وکیع کی روایت میں جو مضمون ہے کہ کسی کو زیبا نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گناہ میں ڈال دے یہ بھی مذکور ہے۔

(فائدہ) جب اس کے پاس کھلانے کو نہ ہوگا تو یقیناً مہمان کو برا بھلا کہے گا اور اس کی غیبت کرے گا یہی گناہ ہے، ہاں اگر میزبان خود رو کے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۲۰۱۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں روانہ کرتے ہیں، پھر ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں، اور وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا، اگر تم کسی قوم کے پاس اتر دو اور وہ تمہارے لئے وہ سامان کر دیں جو کہ مہمان کے لئے چاہئے تو تم اسے قبول کرو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ چاہئے وصول کرلو۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو، اسے اس کا حق ہے کیونکہ اس کی ضیافت واجب ہے، یا یہ حکم اوائل اسلام میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

باب (۲۶۲) زائد مال مسلمان کی خیر خواہی میں صرف کرنے کا استحباب۔

۲۰۱۲۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں اور بائیں دیکھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے، اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو، وہ اسے دے دے جس کے پاس فاضل توشہ نہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعَثَ حَدِيثَ النَّبِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ بِعَمَلٍ مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ *

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ *

(۲۶۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ *

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ

ہے، پھر آپؐ نے مال کی جو قسمیں بیان کرنی تھیں وہ بیان کیں حتیٰ کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے فاضل مال میں کسی کو کوئی بھی حق نہیں ہے۔

باب (۲۶۳) جب توشے کم ہوں تو سب توشوں کو ملا دینا مستحب ہے۔

۲۰۱۳۔ احمد بن یوسف ازدی، نصر بن محمد یمامی، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں نکلے وہاں ہمیں تنگی ہوئی یہاں تک کہ ہم نے سواریاں کاٹنے کا ارادہ کیا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، اور ہم سب نے اپنے توشوں کو جمع کیا، اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا، اس پر سب لوگوں کے توشے جمع ہو گئے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے ناپنے کے لئے بڑھا کہ کتنا ہے، چنانچہ اسے ناپا تو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے، اور ہم چودہ سو تھے، چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ وضو کا پانی ہے؟ تو ایک شخص ڈول میں ذرا سپانی لے کر آیا، آپؐ نے اسے ایک گڑھے میں ڈال دیا، چنانچہ ہم سب نے اس سے وضو کیا، ہم خوب بہائے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے اسی طرح بہایا، اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور انہوں نے دریافت کیا، وضو کا پانی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، وضو سے فارغ ہو چکے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہیں ایک تو کھانے کا بڑھنا، اور دوسرے پانی میں اضافہ ہونا، ماذرئی بیان کرتے ہیں کہ یہ معجزہ اس طرح ہے کہ جو جزء اور حصہ پانی کا صرف ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا پیدا کر دیتا تھا، اور آپؐ کے معجزات دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن کریم جو متواتر ثابت ہے، دوسرے اس قسم کے یہ اگرچہ متواتر نہیں ہیں مگر معنی متواتر ہیں۔

عَنْ مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ *

(۲۶۳) بَابِ اسْتِحْبَابِ خَطِّ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا *

۲۰۱۳ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ تَنْحَرَّ بَعْضُ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا مَزَازِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطْعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطْعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزَرَةٍ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةٍ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا حَمِيْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرْبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِأَدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدْغِفُهُ دَغْفِقَةً أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغِ الْوَضُوءُ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيرِ

۲۰۱۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا
سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى
نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ
إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ
وَهُمْ عَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَنِ الْمَاءِ فَقَتَلَ
مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ
يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ ابْنَةَ ابْنَةِ
الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْثُ *

۲۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، سلیم بن اخضر، ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو لکھا، کہ کیا لڑائی سے پہلے کفار کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ حضرت نافع نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حالت میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپؐ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کیا اور باقی کو قید کیا اور اسی روز حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہاتھ آئیں، نافع نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو اسلام کی دعوت پہنچی چکی ہو ان پر یکایک غفلت کی حالت میں حملہ کر دینا ٹھیک اور درست نہیں ہے جہاد کے معنی عموماً لڑائی اور جنگ و قتال کے سمجھے جاتے ہیں، مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط اور خلاف واقع ہے۔ جہاد جہد سے مشتق ہے، جہاد اور مجاہدہ اسی کے مصدر ہیں اور لغت میں اس کے معنی کوشش اور محنت کے ہیں اور اس کے قریب قریب اس کے اصطلاحی معنی ہیں، یعنی حق کی سر بلندی اور اس کی تبلیغ و اشاعت اور حفاظت و نگہداشت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد، قربانی اور ایثار گوارا کرنا، اور ان تمام جسمانی و مالی اور دماغی قوتوں کو جو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لئے اور اس کے دین کے لئے اپنی اور اپنے عزیز و اقارب کی، اور اہل و عیال اور خاندان و قوم کی جان تک کو قربان کر دینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنان دین کی کوششوں کو توڑنا اور بے کار بنادینا، اور ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا، ان کے حملوں کو روکنا اور اس مقصد کے لئے اگر جنگ کے میدان میں ان سے لڑنا پڑے تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا یہی جہاد ہے اور یہ اسلام کا ایک عظیم الشان رکن اور بہت بڑی عبادت ہے جب جہاد کے معنی محنت، جدوجہد اور سعی و بیغ کے ہیں تو ہر ایک نیک کام اس کے تحت داخل ہو سکتا ہے، اسی لئے علمائے دل یعنی صوفیائے کرام کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے، اور اسی کا نام جہاد اکبر ہے، چنانچہ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے مجاہدین سے فرمایا تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہو چنانچہ جس پر ملت ابراہیم کی بناء ہے اسی کا نام جہاد اکبر ہے یعنی حق کی راہ میں عیش و آرام، اہل و عیال، جان و مال ہر ایک کو قربان کر دینا، اسی طرح جہاد کی ایک قسم باقسم ہے، دنیا کا تمام شر و فساد جہالت ہی پر مبنی ہے، کیونکہ تلوار کی دلیل سے قلب میں وہ طمریت پیدا نہیں ہو سکتی جو دلیل و برہان کی قوت سے دل میں پیدا ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۱۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَقَالَ جُوَيْرِيَّةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشْكُ *

(۲۶۴) بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأَمْرَاءَ عَلَى
الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ
وَعَبَرِهَا *

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَأَهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءُ ح وَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى حَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ
أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا
وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا
لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى
ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ
فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ
ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ
الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ
فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى
الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ

۲۰۱۵ - محمد بن ثنی، ابن ابی عبدی، ابن عون سے اسی سند کے
ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور اس میں بغیر شک کے
جویریہ بنت الحارث موجود ہے۔

باب (۲۶۴) امام کو لشکروں پر امیر بنانا، اور انہیں
لڑائی کے آداب اور اس کے طریقے بتانا۔

۲۰۱۶ - ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، سفیان (دوسری
سند) اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان (تیسری سند)
عبد اللہ بن ہاشم، عبد الرحمن، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان
بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی شخص کو کسی لشکر یا چھوٹی سی جماعت کا امیر بناتے تو اسے
خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم کرتے اور اس
کو ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم
فرماتے، پھر ارشاد فرماتے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خدا کی راہ میں
جہاد کرنا، جو شخص خدائے قدوس کا منکر ہو اس سے لڑنا، خیانت
نہ کرنا، کسی کے ناک کان نہ کاٹنا، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرنا اور
جب مشرک دشمنوں سے مقابلہ ہو تو انہیں تین امور کی
دعوت دینا اور اگر وہ کوئی امر قبول کر لیں تو تم بھی ان سے
(صلح) کر لینا، اور لڑنے سے باز رہنا، پھر انہیں اسلام کی دعوت
دینا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی ان سے (اسلام) قبول کر لینا اور
جنگ سے باز رہنا، اس کے بعد انہیں دعوت دینا کہ اپنا مقام
چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں آجائیں، اور ان — کہہ دینا کہ
اگر تم ایسا کرو گے، تو نفع اور نقصان میں مہاجرین — برابر کے
شریک ہوں گے اگر وہ مکان کے تبدیل کرنے سے انکار کریں
تو کہہ دینا ایسی صورت میں تمہارا حکم دیہاتی مسلمانوں کے
طریقہ پر ہوگا، جو حکم الہی دیہاتی مسلمانوں پر جاری ہے، وہی تم

پر نافذ ہو گا اور اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہوں گے تو مال غنیمت اور مال صلح میں سے تمہیں کچھ حصہ نہ ملے گا، اور اگر وہ اسلام سے بھی انکار کر دیں تو ان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ مان لیں تو تم بھی قبول کر لینا، اور جہاد سے باز رہنا، اور اگر وہ انکار کریں تو خدا تعالیٰ سے مدد کے طلب گار ہو کر ان سے جہاد کرنا، اور اگر کسی قلعہ کا تم محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے خدا تعالیٰ، اور خدا تعالیٰ کے رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذمہ لینا چاہیں تو تم خدا اور خدا کے رسول کا ذمہ نہ دینا، بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ذمہ سے پھر جاؤ گے تو یہ اتنا سخت نہ ہو گا، جتنا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا عہد توڑنا سخت ہو گا، پھر اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے چاہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق باہر نکل آتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نہ نکالنا بلکہ اپنے حکم پر نکالنا اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے پورا ہوتا ہے یا نہیں، عبد الرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی، اور اسحاق نے اپنی حدیث کے آخر میں یحییٰ بن آدم سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان سے ذکر کی، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے ابن حیان سے تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے مسلم بن ہشیم نے بواسطہ نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۲۰۱۷۔ حجاج بن شاعر، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، علقمہ بن مرہد، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی امیر یا سر یہ بھیجتے تو اسے بلاتے اور نصیحت فرماتے، اور بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّهِمُ الْحِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَحْجَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَحْجَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَبِصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۲۰۱۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بَرِيدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمَرَّاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا *

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَتْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا *

۲۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرًا وَلَا تُعْسِرًا وَبَشِّرًا وَلَا تُنْفَرًا وَتَطَاوَعًا وَلَا تَحْتَلِفَا *

۲۰۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي خَلْفٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ وَتَطَاوَعًا وَلَا تَحْتَلِفَا *

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۲۰۱۸- ابراہیم، محمد بن عبد الوہاب قراء، حسین بن ولید، شعبہ سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۱۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، برید بن عبد اللہ، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کوئی حکم دے کر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے تھے خوش خبری سناؤ، نفرت مت دلاؤ، اور آسانی کرو، اور (لوگوں کو) دشواری میں مت ڈالو۔

۲۰۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا، اور فرمایا، آسانی کرنا، دشواری اور سختی میں نہ ڈالنا، اور خوش کرنا، نفرت مت دلاتا، اتفاق سے کام کرنا، پھوٹ مت ڈالنا۔

۲۰۲۱- محمد بن عباد، سفیان، عمرو (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ، زید بن ابی انیسہ، سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جس طرح کہ شعبہ سے روایت مروی ہے باقی زید بن ابی انیسہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اتفاق سے کام کرنا اور پھوٹ مت ڈالنا۔

۲۰۲۲- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوالتیاح، انس، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ بن سعید (تیسری سند) محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی مت کرو اور آرام دو، نفرت

مت دلاؤ۔

باب (۲۶۵) عہد شکنی کی حرمت۔

۲۰۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابواسامہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر ایک دعا باز، عہد شکن کے لئے جھنڈا بلند کیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دعا بازی ہے۔

۲۰۲۴۔ ابوالریح عتقی، حماد، ایوب، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، عفان، صخر بن جویریہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۲۵۔ یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے ہر عہد شکن کا جھنڈا نصب کرے گا پھر کہا جائے گا آگاہ ہو جاؤ یہ فلاں کی عہد شکنی کا جھنڈا ہے۔

۲۰۲۶۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ہر

مَالِكُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَاسْكُنُوا وَلَا تُنْفَرُوا *

باب تحريم الغدر *

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قَدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوَاءٍ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ *

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِيبُ اللَّهُ لَهُ لِيَوَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَلَامِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۰۲۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ *

۲۰۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ *

۲۰۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَلِيدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

ایک عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۲۰۲۷- محمد بن ثنی اور ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو وائل، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک عہد شکن کا قیامت کے دن جھنڈا ہوگا کہا جائے گا، کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۸- اسحاق بن ابراہیم، نصر بن شمیل، (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یہ عبد الرحمن کی روایت میں نہیں ہے کہ یہ فلاں کی عہد شکنی (کا جھنڈا) ہے۔

۲۰۲۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبد العزیز، اعمش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک دغا باز کا قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا، کہا جائے گا یہ فلاں کی دغا بازی ہے۔

۲۰۳۰- محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دغا باز کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے پہچانا جائے گا۔

۲۰۳۱- محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن، شعبہ، خلید، یونس، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک دغا باز کی سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۲۰۳۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرٌ أَغْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ *

۲۰۳۲- زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، مستمر بن الریان، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک دغا باز کے سرین پر قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی دغا بازی کے بقدر بلند کیا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ کسی دغا باز کی دغا بازی حاکم اعظم سے بڑھ کر نہیں۔

(فائدہ) کیونکہ ایسے دغا بازوں سے ایک عالم اور عامۃ المسلمین اور دین کو نقصان پہنچتا ہے، برخلاف عوام الناس کی دغا بازی کے کہ اس سے چند ہی اشخاص کو نقصان پہنچتا ہے اور دغا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے، اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت ثابت ہوئی، خصوصیت کے ساتھ امیر اور حاکم کی دغا بازی کی، اور دغا بازی عام ہے، خواہ حقوق اللہ میں ہو، یا حقوق العباد میں۔

(۲۶۶) بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ * ۲۰۳۳- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ وَزُهَيْرٍ قَالَ عَلِيُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِدْعَةٌ *

(فائدہ) یہ مکر اور دغا بازی نہیں کیونکہ وہ تو قول کے خلاف کرنا ہے، اور یہ چال اور تدبیر ہے، لڑائی میں بغیر اس کے چارہ کار نہیں، اس لئے لڑائی میں اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۲۰۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِدْعَةٌ *

(۲۶۷) بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّيِ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ *

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

باب (۲۶۶) لڑائی میں چال اور حیلہ کا جواز۔

۲۰۳۳- علی بن حجر سعدی اور عمرو ناقد اور زہیر بن حرب سفیان، عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، لڑائی حیلہ اور دھوکہ ہے۔

(فائدہ) یہ مکر اور دغا بازی نہیں کیونکہ وہ تو قول کے خلاف کرنا ہے، اور یہ چال اور تدبیر ہے، لڑائی میں بغیر اس کے چارہ کار نہیں، اس لئے لڑائی میں اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

۲۰۳۴- محمد بن عبد الرحمن بن سہم، عبد اللہ بن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی چال اور تدبیر کا نام ہے۔

باب (۲۶۷) دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور جنگ کے وقت صبر کا حکم۔

۲۰۳۵- حسن بن علی الحلوانی اور عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دشمن سے ملاقات کرنے کی خواہش نہ

کرو، اور جب ملاقات ہو جائے تو صبر کرو۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنُوا لِقَاءَ
الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا *

(فائدہ) یعنی استقلال سے لڑو، اور میدان سے مت بھاگو۔

۲۰۳۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ،
ابو النضر، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی کتاب سے جو قبیلہ اسلم
کے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے
روایت کرتے ہیں انہوں نے عمرو بن عبید اللہ کو لکھا، جب وہ
مقام حروریہ میں خراجیوں کے پاس گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جن ایام میں دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو آپ
نے انتظار کیا، یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا تو آپ ان کے
درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! دشمنوں سے
ملاقات کی تمنائمت کرو (۱)، اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، اور
جب تم دشمن سے ملاقات کرو تو صبر کرو، اور جان لو کہ جنت
تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا الہی کتاب کے نازل کرنے والے
، بادل کے چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو
شکست دے اور ہمیں ان پر غالب کر۔

۲۰۳۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ
عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
لِلَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ
لَتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَاتَ
لَشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمْنُوا
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ السُّيُوفِ
ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ
مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجَرِّي السَّحَابِ وَهَازِمَ
الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ *

(۲۶۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ
عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ *

۲۰۳۷۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ، اسماعیل بن ابی
خالد، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احزاب (والوں) پر بددعا کی، اور فرمایا، اے اللہ کتاب
کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے، ان جہنمتوں کو
شکست دے، الٰہی ان کو شکست دے اور انہیں ملا دے۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ
الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ *

(۱) اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ دشمن سے ملاقات اور لڑائی کی تمنائمت کرو اس لئے کہ اس میں ایک قسم کی خود پسندی ہے اور دشمن کو
کمزور سمجھنا ہے جو خلاف احتیاط ہے۔

۲۰۳۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ *

۲۰۳۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا لِبِاسْتَاذِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجَرِّي السَّحَابِ *

۲۰۴۰- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِن تَشَأْ لَا تُعْبِدُ فِي الْأَرْضِ *

(فائدہ) ایک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپ نے یہ فرمایا، ممکن ہے کہ دونوں مقامات پر یہ فرمایا ہو۔

(۲۶۹) بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ *

۲۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ *

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۲۰۳۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن جراح، اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے سنا فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو دعا فرمائی اور بقیہ حدیث خالد کی روایت کی طرح مروی ہے اور آپ کے فرمان ”اللہم مکاتذکرہ نہیں ہے۔“

۲۰۳۹- اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں ”مجری السحاب“ کی زیدتی بیان کی ہے۔

۲۰۴۰- حجاج بن شاعر، عبد الصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرما رہے تھے الہی اگر تو چاہے تو کوئی زمین میں تری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا۔

باب (۲۶۹) لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت۔

۲۰۴۱- یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو برا سمجھا۔

۲۰۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی

وُجِدَتْ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَارِي فَتَاهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں عمار کا اجماع ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ لڑتے نہ ہوں۔

(۲۷۰) بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ *

۲۰۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيِّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۲۰۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ *

۲۰۴۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ *

گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت فرمادی۔

باب (۲۷۰) شیخون میں بغیر ارادہ کے عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۰۴۳- یحییٰ بن یحییٰ اور سعید بن منصور، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے مارے میں دریافت کیا گیا جو شب خون میں مارے جائیں، آپ نے ارشاد فرمایا، وہ ان ہی میں سے ہیں۔

۲۰۴۴- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شب خون کے وقت ہم (بلا امتیاز) مشرکین کے بچوں کو مار دیتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ان ہی میں سے ہیں۔

۲۰۴۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابن شہاب، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر سوار رات کو حملہ کریں (شب خون ماریں) اور مشرکین کے کچھ بچے بھی مارے جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے باپوں ہی میں سے ہیں۔

(فائدہ) یعنی دنیا کے معاملات میں ان کا شمار کافروں کے ساتھ ہے لہذا رات کو اندھیرے کے وقت عدم امتیاز کی بناء پر ان کو قتل کر دیا جائے تو کوئی گنہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کے بچوں کے متعلق اختلاف ہے، لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں، تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں ہے۔

باب (۲۷۱) کافروں کے درخت کاٹنا، اور ان کا جلا دینا درست ہے۔

(۲۷۱) بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا *

۲۰۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ اور محمد بن رحم، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے اور کاٹ دیئے جنہیں نخلستان بوریہ کہتے ہیں۔ قتیبہ اور ابن رحم نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، جن درختوں کو تم نے کاٹا ہے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، تاکہ فاسقوں کو سوا کرے۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُورِيَّةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ) *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معصوم ہوا کہ کفار کے درخت کاٹنا یا ان کا جلا دینا، اور اسی طرح ان کے باغات اور کھیتوں کو تلف کرنا صحیح اور درست ہے، یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۴۷۔ سعید بن منصور، ہناد بن سري، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کٹوا ڈالے اور جلاوا ڈالے اور ان کے متعلق حضرت حسان نے کہا۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ

اور بنی لوی کے سرداروں میں مقام بوریہ میں پھیلی ہوئی آگ لگا دینا معمولی بات ہے اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کھجور کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا بنے دیا، الآیۃ

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُورِيَّةِ مُسْتَطِيرٌ وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةُ *

۲۰۴۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد سکونی، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۰۴۸۔ وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَثْمَانَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ *
(۲۷۲) بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ
خَاصَّةً *

بنی نصیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے۔

باب (۲۷۲) خصوصیت کے ساتھ اس امت
کے لئے اموال غنیمت کا حلال ہونا۔

۲۰۴۹۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابن المبارک، معمر،
(دوسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان
چند مرویات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہیں، چنانچہ چند حدیثیں ان سے بیان کیں، اور فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کرام
میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، اور اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ
وہ شخص نہ جائے جس نے نیا نکاح کیا ہو اور وہ اپنی بیوی کے
ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہو، اور ہنوز اس نے صحبت نہ کی ہو اور نہ
وہ شخص کہ جس نے مکان بنایا ہو اور اس کی چھت نہ بلند کی ہو،
اور نہ وہ شخص کہ جس نے بکریاں اور گائے بھن اوٹھیاں مول لے
لی ہوں، اور وہ چننے کا منتظر ہو، چنانچہ اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر
کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے نزدیک پہنچے، پیغمبر
علیہ السلام نے سورج سے فرمایا تو بھی مامور ہے اور میں بھی
مامور ہوں، اے اللہ! اسے کچھ دیر کے لئے میرے اوپر روک
دے، چنانچہ سورج رک گیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی،
چنانچہ لوگوں نے جو لوٹا تھا اسے جمع کیا، پھر آگ اس کے
کھانے کے لئے آگئی، پر اس نے نہ کھایا، پیغمبر نے فرمایا، تم میں
سے کسی نے خیانت کی ہے تم سے ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ
سے بیعت کر لے، سب نے بیعت کی، ایک آدمی کا ہاتھ نبی
کے ہاتھ سے چٹ گیا، انہوں نے کہا تمہارے اندر خیانت
ہے، ہنداپور قبیلہ میری بیعت کرے، بالآخر پورے قبیلہ نے
بیعت کی، نبی کا ہاتھ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ سے چٹ گیا،
نبی نے فرمایا، تمہارے اندر خیانت ہے اور تمہیں نے خیانت

۲۰۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَحْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعُ
امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَتَيْنِ وَلَا آخِرُ
قَدْ نَسَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقْفَهَا وَلَا آخِرُ قَدْ
اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ مُتَنَظِّرٌ وَلَدَهَا
قَالَ فَعَزَا فَأَذْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَدَاةِ الْعَصْرِ أَوْ
قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ
وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْنَهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ
عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا
غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِنَاكَلِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ
فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ
رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ
فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ فَبَايَعْتُهُ قَالَ
فَلَصِقَتْ يَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ
الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ
بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ
لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَطَيَّهَا لَنَا *

کی، بالآخر انہوں نے گائے کے سر کے برابر سونا نکال دیا، وہ سونا مال میں شامل کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا گیا، چنانچہ آگ آئی اور وہ اسے کھا گئی، اور ہم سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لئے غنیمت کو حلال کر دیا۔

(فائدہ) یہ پیغمبر حضرت یوشع علیہ السلام تھے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے، ملک شام کے ایک شہر میں جمعہ کے دن لڑائی ہوئی تھی، خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا تا آنکہ فتح ہو گئی، اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور مال غنیمت کو آگ جلا دیتی تھی اور یہی قبولیت کی نشانی تھی، یہ صرف امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال ہے۔

(۲۷۳) بَابُ الْأَنْفَالِ * باب (۲۷۳) غنیمت کا بیان۔

۲۰۵۰۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خمس میں سے ایک تہوار لی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یہ تہوار مجھے دے دیجئے، آپ نے انکار کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

۲۰۵۰۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ) *

۲۰۵۱۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میرے متعلق چار آیات نازل ہوئی ہیں، ایک مرتبہ مجھے لوٹ میں تہوار ملی، وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دے، پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، میں پھر کھڑا ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دے دیجئے، آپ نے فرمایا، اسے رکھ دے، میں پھر کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے دے دیجئے، کیا مجھے بھی ان لوگوں کی طرح کیا جا رہا ہے جو کار گزار نہیں ہیں۔

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقِلْنِي فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَقِلْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقِلْنِي أَجْعَلْ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ *

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جہاں سے لی ہے وہیں رکھ دے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ (ترجمہ) آپ سے انفال کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے، انفال اللہ اور رسول کے لئے ہے۔

(فائدہ) یہ حکم احکام غنیمت کے نزول سے پہلے تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلواریں سجدہ کو دے دی، اور فرمایا، اللہ نے مجھے دی اور میں نے تجھے دی۔

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (چھوٹا لشکر) روانہ کیا میں بھی اس میں تھا، وہاں سے بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے، تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

(فائدہ) انفال اور انعام کے دینے میں علماء کرام کا اتفاق ہے، اور یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ کا۔

۲۰۵۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، ان میں حضرت ابن عمر بھی تھے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا، آپ نے اس پر کسی قسم کی نکیر نہیں فرمائی۔

۲۰۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسر، عبدالرحیم بن سلیمان، عبید اللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ فرمایا، میں بھی اس میں شریک تھا، وہاں سے ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں، ہم سب کے حصہ بارہ، بارہ اونٹ تک پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں بطور انعام کے بھی دیا۔

۲۰۵۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهُمَانَهُمْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَجْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهُمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُعِيرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۵۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصْبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَلَبِغَتْ سُهُمَانُنَا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا *

۲۰۵۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۵۵- زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی، یحییٰ، حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

۲۰۵۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ النَّفْلِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۵۶- ابوالربیع اور ابو کامل، حماد، ایوب (دوسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عدی، ابن عون سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے بذریعہ تحریر غنیمت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سریہ میں تھے (تیسری سند) ابن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ، (چوتھی سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید، حضرت نافع سے ان ہی سندوں کے ساتھ اسی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۵۷- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرُو النَّاقِذُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَحَاءَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَفَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوَى نَصِيئِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالْشَّارِفُ الْمُسِنَّةُ الْكَبِيرُ *

۲۰۵۷- سرج بن یونس اور عمرو ناقد، عبد اللہ بن رحاء، یونس، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مال غنیمت کے خمس میں سے حصہ دینے کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ مزید مال بھی عنایت فرمایا اور میرے حصہ میں ایک بڑی عمروالا پورا اونٹ آیا۔

۲۰۵۸- وَحَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بَنَحُو حَدِيثَ ابْنِ رَحَاءَ *

۲۰۵۸- ہناد بن السری، ابن مبارک، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کو مال غنیمت دیا اور بقیہ حدیث ابن رحاء کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۰۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَنْعَثُ مِنَ السَّرَايَا

۲۰۵۹- عبد الملک بن شیب، لیث، شعیب، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سالم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ بعض فوجی دستوں کو عام لشکر کے علاوہ کچھ مزید مال بھی عنایت فرمادیا کرتے تھے،

لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ
وَالْحُمْسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ *

(۲۷۴) بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلْبِ
الْقَتِيلِ *

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ
وَقُتْصِلَ الْحَدِيثُ *

۲۰۶۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَبِثٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ
وَسَاقَ الْحَدِيثِ *

۲۰۶۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَاللَّفْظُ
لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ
فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ
فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَدَا رَجُلًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَكَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ
فَضْرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي
ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ
الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ
رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باقی تمام لشکر کو مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ تقسیم ہونا
واجب تھا۔

باب (۲۷۴) قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔

۲۰۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن
الح، ابو محمد انصاری مصاحب ابو قتادہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اور بقیہ
حدیث (آئندہ آتی ہے)

۲۰۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر، ابو محمد
مولیٰ، ابو قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
نقل کرتے ہیں اور حدیث بیان کی۔

۲۰۶۲۔ ابوطاہر اور حرملہ، عبد اللہ بن وہب، مالک ابن انس،
یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن الح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ، حضرت
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے جب
ہمرا مقابلہ کفار سے ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی، میں
نے دیکھا کہ ایک کافر ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے میں نے گھوم
کر اس کے پیچھے سے جا کر اس کی شہ رگ پر ایک تلوار رسید کی،
وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے پکڑ لیا اور ایسا دہایا کہ مجھے
موت کا مزہ آگیا، لیکن فوراً ہی اس نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ مر
گیا، میں چھوٹ کر حضرت عمرؓ سے آکر مل گیا، حضرت عمرؓ نے
فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے میں نے کہا حکم الہی، تھوڑی دیر کے
بعد لوگ لوٹ آئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے،
آپؐ نے ارشاد فرمایا جو کسی کافر کو قتل کر ڈالے اور اس قتل پر
اس کے پاس بینہ بھی موجود ہو تو وہ مقتول کا چھینا ہوا مال لے

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ
قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ
ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ
يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّلَاثَةَ
فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ
ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ
مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ
فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ
الذَّرْعَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ مَخْرُفًا فِي بَيْتِي سَلَمَةً فَإِنَّهُ
لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ
اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كُنَّا لَا يُعْطِيهِ أَضْيَعٌ مِنْ
قُرَيْشٍ وَيَدْعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ
اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَتْهُ *

سکتا ہے، میں کھڑا ہوا اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا
ہے؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا، آپ نے دوبارہ یہی فرمایا، پھر میں
کھڑا ہو گیا، اور بولا کیا کوئی میری شہادت دے سکتا ہے؟ اور پھر
میں بیٹھ گیا، آپ نے پھر تیسری مرتبہ یہی فرمایا، میں پھر کھڑا
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ابو قتادہ کیا
ہے، میں نے خدمت اقدس میں پورا واقعہ بیان کیا، قوم میں
سے ایک شخص بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے
سچ کہا، اور وہ سامان میرے پاس ہے، اب حضور اس کو راضی کر
دیں کہ یہ اپنے حق سے دست بردار ہو جائے، حضرت صدیق
اکبرؓ نے فرمایا، نہیں ہرگز نہیں، خدا کی قسم ایک شیر خدا، اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اور وہ اپنا چھینا ہوا
مال تجھے دے دے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکرؓ فرما رہے ہیں، تو وہ مال ان کو دے
دے، حسب الارشاد اس نے وہ مال مجھے دیدیا، میں نے زرہ کو
فروخت کر کے اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ
خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جو اسلام میں مجھے ملا اور لیث
کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، ہرگز نہیں،
حضورؐ یہ اسباب قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ
تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

۲۰۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یوسف بن ماحشون، صالح بن ابراہیم
بن عبد الرحمن بن عوف بواسطہ اپنے والد حضرت عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ بدر
میں صف میں کھڑا تھا، دائیں بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری
نوخیز لڑکے کھڑے ہیں، مجھے خیال ہوا کہ کاش میں طاقتور
آدمیوں کے درمیان ہوتا تو زیادہ اچھا تھا، اتنے میں ایک لڑکے
نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، چچا، آپ ابو جہل کو پہچانتے
ہیں؟ میں نے کہا، ہاں اے بھتیجے تمہاری کیا غرض ہے؟ وہ بولا
مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا يَوْسُفُ بْنُ الْمَاحِشُونَ عَنْ صَالِحِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا
وَأَقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي
وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ
حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعٍ
مِنْهُمَا فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ
تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ

إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ أَلْأَعَجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِنَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ *

دیتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے علیحدہ نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ جس کی قضا جلدی آ جائے اور وہ مرنہ جائے، مجھے اس کے قول سے تعجب ہوا، اتنے میں دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور یہی سوال کیا کچھ دیر گزرنے نہیں پائی تھی کہ ابو جہل پر میری نظر پڑی وہ لوگوں میں گشت لگا رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ دیکھو! یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق تم مجھ سے دریافت کر رہے تھے، یہ بات سنتے ہی دونوں اس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اسے قتل کر دیا اور لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ بیان کیا، آپ نے ارشاد فرمایا تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ہر ایک نے جواب دیا، میں نے قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا، کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلواروں سے خون پونچ دیا ہے، لڑکوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا، تم دونوں نے قتل کیا ہے، پھر معاذ بن عمرو بن جموح کو ابو جہل سے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرما دیا، اور یہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

(فائدہ) کیونکہ معاذ بن عمرو بن جموح نے پہلے زخم کاری لگایا ہو گا، اور پھر معاذ بن عفراء آکر شریک ہو گئے اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کاٹ لی اور یہ سامان مال غنیمت ہی شمار کیا جائے گا، مگر امام کسی کو خود دے تو پھر وہ اسی کا ہو گا، یہی امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۲۰۶۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مار ڈالا، اور اس کا سامان لینا چاہا، مگر خالد بن ولیدؓ نے نہ دیا، اور وہ ان پر سردار تھے، چنانچہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ

۲۰۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمِيرٍ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلْبُهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِيَخَالِدُ مَا مَنَعَكَ أَنْ

تُعْطِيَهُ سَلْبُهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 ذَنَبُهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعُوفٍ فَحَرَّ بِرَدَائِهِ ثُمَّ
 قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْضِبَ
 فَقَالَ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ هَلْ
 أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أَمْرَاتِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ
 كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ
 تَحَيَّنَ سَقِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ
 فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَذْرَهُ فَصَفْوَهُ لَكُمْ
 وَكَذْرَهُ عَلَيْهِمْ *

سے فرمایا، کہ تم نے وہ سامان اسے کیوں نہیں دیا؟ حضرت خالدؓ
 بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے بہت زیادہ
 سمجھا، آپؐ نے فرمایا، دے دے، پھر حضرت خالدؓ، حضرت
 عوفؓ کے سامنے سے گزرے حضرت عوفؓ نے ان کی چادر
 کھینچی اور بولے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بیان کیا تھا، وہی ہوا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سن لی، آپؐ ناراض ہوئے، اور فرمایا، اے خالدؓ مت دے اے،
 اے خالد اس کو مت دے، کیا تم میرے سرداروں کو چھوڑنے
 والے ہو، تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے
 اونٹ اور بکریاں چرانے کے لئے لیں اور ان کی پیاس کا وقت
 دیکھ کر حوض پر آیا، اور انہوں نے پینا شروع کیا تو صاف صاف
 پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی اچھی چیزیں تمہارے
 لئے ہیں اور بری سرداروں کے لئے ہیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ غزوہ موتہ ۸ھ کا ہے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کی سرداری میں تین ہزار مجاہدین کو ایک
 لاکھ عیسائیوں کے مقابلہ پر روانہ فرمایا تھا، تمام سردار مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے، بالآخر مسلمانوں کی صلاح سے خالد بن
 ولیدؓ سردار ہوئے اور آٹھ تلواریں ان کی ٹوٹیں اور فتح کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں رہا۔ واللہ اعلم۔

۲۰۶۵۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو،
 عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف
 بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ
 میں جو لوگ حضرت زید بن حارثہؓ کے ساتھ گئے، میں بھی ان
 کے ساتھ گیا، اور میری مدد یمن سے بھی آ پہنچی، چنانچہ بقیہ
 حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، جیسے کہ پہلے
 بیان ہوئی، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے قاتل کو سامان دلویا ہے (۱)، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے کہا بے شک، مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

۲۰۶۵ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
 الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عُوفٍ أَنَّ مَالِكَ الْأَشْجَعِيَّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ
 خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَافَقَنِي
 مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي
 الْحَدِيثِ قَالَ عُوفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
 بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ *

(۱) جب مجاہدین کو ابھارنے کے لئے امام یاسر سالار یہ اعلان کر دے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو مقتول کا لباس، ہتھیار، سواری وغیرہ اسی کو
 ملے گا تو ایسا کرنا جائز ہے پھر وہ ہی مقتول کے سلب کا حقدار ہو گا۔

۲۰۶۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَفْصِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازَنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاحَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلْقًا مِنْ حَقْبِهِ فَقَبِدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَعَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْطُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرَقَةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَبِدَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرَقَاءٌ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرَكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرَكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِحِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَحْتُهُ فَمَا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَانْدَرَّ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّحْلَ قَالُوا إِنَّ الْأَكْوَعَ قَالَ لَهُ سَلْبُهُ أَحْمَعُ *

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ

۲۰۶۶- زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا، ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک شخص لال اونٹ پر سوار ہو کر آیا پھر اس کو بٹھایا اور ایک قسمہ اس کی کمر سے نکالا، اور اسے باندھ دیا، اس کے بعد آگے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا، اور ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا اور ان دنوں ہم ناتواں اور سوار یوں سے خالی تھے، اور بعض ہم میں پیادہ بھی تھے، اتنے میں وہ تیزی کے ساتھ دوڑا، اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اس کا قسمہ کھولا، پھر اسے بٹھایا پھر اس پر سوار ہوا اور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اسے لے کر بھاگا، چنانچہ ایک شخص نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں پیدل بھاگا، پہلے میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا، میں اور آگے بڑھا، تاکہ اونٹ کے سرین کے پاس پہنچ گیا، اور آگے بڑھا، یہاں تک کہ میں نے اونٹ کی ٹکیل پکڑ لی اور اس کو بٹھلایا، جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے اپنی تلوار کھینچی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا، وہ گر پڑا، پھر میں اونٹ کو اس کے کجاوے اور ہتھیار سمیت لے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے میرا استقبال کیا، اور دریافت کیا، اس مرد کو کس نے مارا؟ سب نے کہا سلمہ بن اکوع نے، آپ نے فرمایا، اس کا سارا سامان ابن اکوع کا ہے۔

۲۰۶۷- زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قبیلہ فزارہ سے جہاد کیا اور ہمارے سردار حضرت ابو بکرؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم پر امیر بنایا تھا، جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ رہ

سَاعَةً أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ
فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَيِّ وَأَنْظُرُ
إِلَى عُتْقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمْ الذَّرَارِيُّ فَحَشِيتُ أَنْ
يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ
أَسْوَفَهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ عَلَيْهَا
قَشْعٌ مِنْ أَدَمَ قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا
مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا
بَكْرٍ فَفَلَّغَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْتِهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا
كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي
الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَغْجَبْتَنِي
وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ
فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ
فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا
كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدَى بِهَا نَاسًا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ *

(۲۷۵) بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ *

گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں حکم دیا، ہم اخیر شب میں اتر
پڑے، اور پھر ہر طرف سے حملہ کا حکم کیا اور (ان کے) پانی پر
پہنچے، وہاں جو مارا گیا سو مارا گیا، اور کچھ قید ہوئے، اور میں ایک
حصہ کو تاک رہا تھا جس میں (کفار کے) بچے اور عورتیں تھیں،
میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں، میں نے
ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر مارا، تیر کو دیکھ کر وہ سب
ٹھہر گئیں، میں ان سب کو گھیر لایا، ان میں بنی فزارہ کی ایک
عورت جو چمڑے کے کپڑے پہنتی تھی اور اس کے ساتھ ایک
نہایت خوبصورت لڑکی تھی میں ان سب کو حضرت ابو بکر
صدیقؓ کے پاس لے کر آیا، انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر
مجھے دے دی جب ہم مدینہ پہنچے، اور ابھی میں نے اس لڑکی کا
کپڑا تک نہیں کھولا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بازار میں ملے اور فرمایا سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، میں نے
عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھے اچھی لگی ہے،
اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر دوسرے دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے اور ارشاد فرمایا،
اے سلمہ وہ لڑکی مجھے دے دے، تیرا باپ بہت اچھا تھا، میں
نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کی ہے،
خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا ہے، پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس
کے بدلے میں کئی مسلمانوں چھڑایا۔

باب (۲۷۵) فِیْ لَعْنَةِ الْکُفَّارِ کَا بَغِیرِ لُزَائِیَ کے
ہاتھ آئے۔

۲۰۶۸۔ احمد بن حنبل اور محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام
بن منہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کرنے کے بعد

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهَّمْتُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ غَصَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ *

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس بستی میں ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (یعنی لڑائی کی) تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہے باقی تمہارا۔

(فائدہ) جو مال کفار کا بغیر لڑائی کے ہاتھ لگے اس کو فنی بولتے ہیں اس کا حق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں اور اس میں خمس وغیرہ کچھ جاری نہ ہو گا اور حدیث میں ہے بے شک پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حدیث بھی اسی چیز پر دل ہے کہ فنی میں خمس نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۲۰۶۹۔ قتیبہ بن سعید اور محمد بن عبادہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عمرو، زہری، مالک بن اوس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے اموال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی، گھوڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے، آپ اس میں سے اپنے گھر کا ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو بچ رہتا وہ سوار یوں اور ہتھیاروں میں اور جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری میں صرف اور خرچ ہوتا تھا۔

۲۰۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔ *

۲۰۷۱۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، مالک، زہری، حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا، میں دن چڑھے حاضر خدمت ہوا دیکھا گھر میں خالی تخت پر چڑے کا تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں، فرمانے لگے، مالک تمہاری قوم کے کچھ لوگ جلدی جلدی آئے تھے میں نے انہیں کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے۔ اب تم خود لے کر ان میں تقسیم کر دو، میں نے عرض کیا کہ، امیر

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّاحِ عِلَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۷۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحِثَّنِي حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيذٍ مُغْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَكِيًا إِلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ آيَاتِ

مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرِضْخِ قُحْدِهِ
فَاقْسِمَهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا غَيْرِي
قَالَ حُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَأُ فَقَالَ لَكَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
وَالزُّبَيْرِ وَ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي
وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْأَيْمِ الْغَادِرِ الْخَائِبِ فَقَالَ
الْقَوْمُ أَحْلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَقْضِ بَيْنَهُمْ وَارْحَهُمْ
فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخَيِّئُ
إِلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَمُوهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ
أَتَيْدَا أَنْتَدُكُم بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْتَدُكُم بِاللَّهِ
الَّذِي يَدْأِنُهُ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ
مَا تَرَكَنَاهُ صَدَقَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ
بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ
أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ مَا أَذْرَيْ هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ
الَّتِي قَبْلُهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللَّهِ مَا
اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَحَدَهَا دُونَكُمْ حَتَّى بَقِيَ هَذَا
الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أَسْوَةَ الْمَالِ

المؤمنین آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس خدمت پر مقرر کر
دیں فرمایا، مالک تم ہی لے لو، اتنے میں یرفا (ان کا غلام) اندر
آیا، اور عرض کرنے لگا، امیر المؤمنین، حضرت عثمان بن عفان،
حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد
حاضر ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا انہیں آنے دو، وہ آئے،
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا، کہ حضرت عباس اور حضرت علیؓ آنا
چاہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، اچھا انہیں بھی اجازت دو،
حضرت عباس بولے، امیر المؤمنین! میرا اور اس جھوٹے
گناہگار، دغا باز کا فیصلہ کر دیجئے، اور انہیں اس نزعہ سے راحت
دلائیے، مالک بن اوس بولے، ہاں امیر المؤمنین ان کا فیصلہ کر
دیجئے اور انہیں اس نزعہ سے راحت دلائیے، مالک بن اوس
بولے، میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی عباس و علیؓ نے)
ان حضرات کو اسی لئے آگے بھیجا تھا، حضرت عمرؓ نے فرمایا،
ٹھہرو، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس کے حکم سے
زمین و آسمان قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کے مال میں
وارثوں کو کچھ نہیں ملتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، سب
نے کہا ہاں، پھر عباسؓ اور علیؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا
میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و
آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو
چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے
فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے ایک بات خاص کی تھی جو
اور کسی کے ساتھ خاص نہیں اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسولؐ کو گاؤں والوں کے مال میں سے دیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسولؐ ہی کا ہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت
بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں، پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں کو بنی نضیر کے مال تقسیم

ثُمَّ قَالَ أَنشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بَادَيْنَاهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا
وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ
الْقَوْمُ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوَفِّيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ
أَجْنَبٍ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ
فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا إِثْمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ
لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوَفِّيَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا إِثْمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيَّتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي
أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا
ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ
عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالْبِدَى كَانَ
يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذْتُمَاهَا بِذَلِكَ قَالَ أَكْذَلِكُ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ
جِئْتُمَانِي لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي
بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ *

کر دیئے اور خدا کی قسم آپ نے مال کو تم لوگوں سے زیادہ نہیں
سمجھا، اور ایسا بھی نہیں کہ خود لے لیا ہو اور تمہیں نہ دیا ہو حتیٰ
کہ یہ مال رہ گیا اور اس میں سے آپ اپنے سال کا خرچ نکال
لیتے اور جو باقی رہتا وہ بیت المال کا ہو جاتا، پھر حضرت عمرؓ بولے
میں تمہیں قسم دیتا ہوں، اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین
و آسمان قائم ہیں، تم یہ جانتے ہو وہ بولے ہاں، پھر اسی طرح
عباسؓ اور علیؓ کو قسم دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر
حضرت عمرؓ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی میراث کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنا ترکہ مانگتے
آئے، عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا مانگتے تھے اور علیؓ اپنی بیوی کا حصہ
ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا
کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا،
ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو تم ان کو جھوٹا، گنہگار، دغا باز
اور چور سمجھے، اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت پر تھے،
اور حق کے متبع تھے، پھر حضرت ابو بکرؓ کی وفات ہوئی اور میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کا ولی ہوا تم نے مجھے بھی
جھوٹا، گنہگار اور دغا باز چور سمجھا، اور اللہ جانتا ہے میں سچا،
نیک اور ہدایت پر ہوں، اور حق کا تابع ہوں، اور میں اس مال کا
بھی والی رہا، پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم بھی ایک ہو،
اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے تم نے کہا یہ مال ہمارے سپرد کرو
میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں
مگر اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور تم نے اسی شرط سے یہ
مال مجھ سے لیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا، کیوں ایسا ہی ہے، وہ
بولے جی ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں میرے پاس
فیصلہ کرانے کے لئے آئے ہو، خدا کی قسم قیامت تک میں اس
کے علاوہ اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، البتہ اگر تم سے اس کا

انتظام نہ ہو سکے؟ پھر مجھے دیدو۔

۲۰۷۲۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، مالک بن انس بن الحد ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف آدمی بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ تیری قوم کے چند گھرانے حاضر ہوئے ہیں اور بقیہ حدیث حسب سابق مالک کی روایت کی طرح مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضور اس سے ایک سال تک کے لئے اپنے گھروالوں پر خرچہ کرتے اور معمر نے بیان کیا کہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا خرچ روک لیتے اور باقی مال اللہ رب العزت کے راستہ میں خرچ کر دیتے۔

۲۰۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنی میراث کے بارے میں دریافت کریں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۲۰۷۴۔ محمد بن رافع، حنین، لیث، عقیل، ابن شہاب عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس قاصد بھیجا اپنی میراث مانگنے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اموال میں سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ اور فدک میں دیا اور جو کچھ خیبر کے غنم میں سے بچتا تھا، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی

۲۰۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ إِنَّ رَافِعَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاَحْزَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ النَّبَاتِ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُبْعَثُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةٌ وَ رُبَّمَا قَامَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوَّةَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةٌ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلًا مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ *

۲۰۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِدْنَ أَنْ يَبْعَثَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۲۰۷۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُحَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ الْإِنْسَانُ مِنْ مَالِ الْإِنْسَانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا إِنِّي كَأَنْتَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاصِمَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تَكَلِّمَهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوَفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَنَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيُّ وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوَفِّيَتْ اسْتَشْكَرَ عَلِيُّ وَجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ

وارث نہیں ہو، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک بھی اسی میں سے کھائے اور میں تو خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس حال میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا، جو حالت کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی، اور میں اس میں وہی کروں گا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے غرضیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا غرضیکہ حضرت فاطمہ کو حضرت ابو بکر پر اس بات پر غصہ (۱) آیا اور انہوں نے حضرت ابو بکر سے گفتگو کرنا چھوڑ دی اور انتقال کر جانے تک گفتگو نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے انہیں رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکر کو اطلاع نہیں دی، اور حضرت علی نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی (۲) اور جب تک حضرت فاطمہ زندہ تھیں لوگ حضرت

(۱) اس روایت کے دوسرے طرق کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت فاطمہ کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ ”وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہو گئیں تھیں اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق کو چھوڑ دیا تھا“ بظاہر یہ امام زہری کا خیال ہے حضرت عائشہ نے خود یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ جن طرق میں امام زہری موجود نہیں ہیں ان میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔

تمام روایات کو دیکھنے سے خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ ابتداءً حضرت فاطمہ نے حضرت ابو بکر صدیق سے میراث کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے معروف حدیث سنائی کہ انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی تو حضرت فاطمہ نے یہ بات تسلیم کر لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمینوں کی ولایت اپنے لئے یا حضرت علی کے لئے حسب کی تو انہوں نے اس کے جواب میں بھی ایک حدیث کی بناء پر انکار فرمایا لیکن حضرت فاطمہ کی رائے یہ تھی کہ یہ حدیث ولایت سے مانع نہیں ہے اس بناء پر ان کے دل میں حضرت ابو بکر صدیق کے لئے پہلے جیسی بتاؤ نہیں رہی۔ یہ اختلاف ایسا ہی تھا جیسا کہ مجتہدین کے مابین ہوا کرتا ہے کہ رائے کے اختلاف سے کچھ نہ کچھ انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق کو اس انقباض کا علم تھا چنانچہ حضرت فاطمہ کے مرض الوفا میں آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں راضی کر لیا تو ان کا انقباض ختم ہو گیا۔

(۲) یہ بات بھی حضرت عائشہ نے نہیں فرمائی بلکہ امام زہری نے اپنی طرف سے نقل کی ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد حضرات شیخین حضرت علی کے پاس تعزیت کے لئے آئے اور حضرت ابو بکر صدیق کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس حضرت فاطمہ کی خدمت میں مصروف رہیں اور پھر حضرت فاطمہ کی وصیت کے مطابق انھوں نے انھیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ
تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ امْنِئْنَا وَلَا
يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً مَحْضَرُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ
عَلَيْهِمْ وَحَدِّثْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ
يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَا آتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو
بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ يَا قَدْ
عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ
نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَأَفَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ
اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا
حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ
عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا
الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ
فَإِنِّي لَمْ أَلْ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ
فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ
الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ
رَقِيَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ
وَتَحَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ
حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ

علیؑ کی طرف مائل تھے، جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؑ
نے دیکھا کہ لوگ میری طرف سے بھر گئے تو انہوں نے
حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہی، اور ان سے بیعت کرنا
مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے ہو گئے تھے، انہوں نے
حضرت ابو بکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی، چنانچہ حضرت علیؑ نے
حضرت ابو بکرؓ کو بلا بھیجا اور کہا کہ آپ تنہا آئیں کیونکہ وہ
حضرت عمرؓ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے، حضرت عمرؓ نے حضرت
ابو بکرؓ سے کہا بخدا آپ ان کے پاس اکیسے نہیں جائیں گے،
حضرت ابو بکرؓ بولے وہ میرے ساتھ کیا کریں گے بخدا میں تو
ضرور جاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے تو حضرت
علیؑ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا، اے ابو بکر ہم تمہاری فضیلت کو
جانتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور ہم اس نعمت
(خلافت) پر جو اللہ نے آپ کو دی ہے رشک نہیں کرتے مگر
تم نے یہ چیز اکیلے اکیلے کر لی اور ہم سمجھے تھے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے اس چیز میں ہمارا بھی حق
ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ سے برابر گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ
ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر جب حضرت ابو بکرؓ
نے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ جو
مجھ میں اور تم میں ان اموال کی بابت اختلاف ہوا تو میں نے اس
میں حق کو نہیں چھوڑا اور جس کام کو میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا اس میں سے میں نے کوئی
نہیں چھوڑا بلکہ اس کو میں نے کیا ہے، بالآخر حضرت علیؑ نے

(بقیہ گزشتہ صفحہ) غسل دیا۔ اور روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت علیؑ نے جنازہ پڑھانے کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو آگے کروایا اور
انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ روایات کے لئے ملاحظہ ہو بیہقی ص ۲۹ ج ۴، طبقات ابن سعد ص ۲۹ ج ۸، کنز العمال ص ۳۸ ج ۶، حلیۃ الاولیاء
ص ۹۴ ج ۴۔ راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ پڑھانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ وہ امام وقت، امیر
المومنین اور خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ
اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا
فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسْرًا بِذَلِكَ
لِمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى
عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

حضرت ابو بکرؓ ہے فرمایا کہ آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابو بکرؓ نے ظہر کی نماز پڑھی تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا واقعہ بیان کیا اور ان کے بیعت سے دیر کرنے کا اور جو عذر انہوں نے پیش کیا وہ بھی بیان کیا اور دعا مغفرت کی، پھر حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ میرا بیعت میں تاخیر کرنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ مجھے حضرت ابو بکرؓ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے، بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکرؓ اکیلے نے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا، اس وجہ سے ہمارے دل کو رنج ہوا، یہ سن کر تمام صحابہؓ خوش ہوئے اور سب نے کہا تم نے ٹھیک کام کیا، جب حضرت علیؓ نے اس امر معروف کو اختیار کر لیا تو لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے۔

(فائدہ) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے بیعت میں دیر کی اس سے بیعت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اور پھر حضرت علیؓ نے کسی قسم کی مخالفت وغیرہ بھی نہیں کی صرف عذر کی بنا پر انہوں نے تاخیر کی اور وہ عذر خود بیان فرمادیا، لہذا ان امور میں کسی قسم کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اپنا حصہ مانگتے تھے اور اس وقت وہ فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے، حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ زہری کی روایت کی طرح حدیث بیان کی، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کی عظمت اور بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا تذکرہ کیا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی، اس وقت لوگ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمُ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ

وَأَحْسَنَتْ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَيَّ عَلِيٌّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ *

۲۰۷۶ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَةً أَشْهُرَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدْلٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أُزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٌ فَعَلْبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْرٌ وَفَدْلٌ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقْوَقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ مَنْ

طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا، اور اس وقت صحابہ کرام ان کے طرفدار ہو گئے، جب سے انہوں نے ضروری بات کو تسلیم کر لیا۔

۲۰۷۶۔ ابن نمیر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) زہیر بن حرب، حسن بن علی طلوانی، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ بن زبیر حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اس چھوڑے ہوئے مال میں سے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا، حضرت ابو بکرؓ نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جائیں، وہ صدقہ ہے، حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینہ تک زندہ رہیں اور اس دوران وہ اپنا حصہ خیر اور فدک اور مدینہ منورہ کے صدقہ میں سے مانگتی رہیں اور حضرت ابو بکرؓ نے نہیں دیا اور فرمایا کہ میں کوئی کام جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، چھوڑنے والا نہیں ہوں، مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں، چنانچہ مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا، لیکن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غلبہ کیا، اور خیر اور فدک کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ اور تصرف میں رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں صدقے تھے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو صرف ہوتے تھے آپ کے حقوق میں، اور ان کاموں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَلِيَّ الْأَمْرِ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ *

والہ وسلم کو پیش آتے تھے اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو، چنانچہ آج تک ایسا ہی رہا ہے۔

(فائدہ) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں انہیں تقسیم نہیں کیا، تو شیعوں کا اعتراض اور ان کا قول لغو اور مردود ہو گیا، واللہ الحمد۔

۲۰۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ *

۲۰۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے وارث ایک دینار بھی تقسیم نہیں کر سکتے، جو چھوڑ جاؤں، اپنی ازواج کے خرچ کے بعد اور میرے منتظم کی اجرت کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے کہ کل انبیاء کرام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۸۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی، سفیان، ابو زناد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۹ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكَتَا صَدَقَةٌ *

۲۰۷۹۔ ابن ابی خلف، زکریا بن عدی، ابن مبارک، یونس، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(۲۷۶) بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ *

باب (۲۷۶) غنیمت کا مال کس طریقہ سے تقسیم کیا جائے گا۔

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ أَنَّ أَخْضَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِمَنْزِلِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّحْلِ سَهْمًا *

۲۰۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو کامل، فضیل بن حسین، سلیم بن اخضر، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دیے اور ایک حصہ آدمی کو دیا۔

(فائدہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ، اور اسی کے ہم معنی حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت مروی ہے اور سنن ابو داؤد میں صاف طور پر مجمع کی روایت میں بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دلایا، یہی مسلک امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۲۰۸۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفْلِ *

۲۰۸۱- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبید اللہ سے اسی کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۷۷) بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ *

باب (۲۷۷) غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کا مباح ہونا۔

۲۰۸۲- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا نَعْبُدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا دَامَ يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقَبِيلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْفَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ

۲۰۸۲- ہناد بن السری، ابن مبارک، عکرمہ بن عمار، سہاک حنفی، ابن عباس، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ بن عمار، ابو زمیل، عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوہ بدر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے، اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر اپنے پروردگار سے دعا مانگنی شروع کر دی کہ اے اللہ جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اسے پورا کر، اے اللہ جو تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ مجھے دے، الہی اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا، آپ برابر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے شانوں پر سے اتر گئی، حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور آپ کی چادر مبارک آپ کے شانوں پر ڈالی اور پیچھے سے چمٹ گئے اور فرمایا، اے اللہ تعالیٰ کے نبی! پروردگار عالم سے اب اتنی آہ وزاری بس کافی ہے، آپ کے پروردگار نے جو وعدہ آپ سے کیا ہے وہ پورا کر دے گا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، جب تم اپنے پروردگار سے مدد طلب کرتے

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِجْرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ) فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ يَنْبَغِي رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حِيزُومَ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ حَطِمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أُسْرُوا الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فُتَمَكَّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتَمَكَّنِي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أُمَمَةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوِ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی اور فرمایا کہ میں تمہاری ایک ہزار لگانہ فرشتوں سے مدد کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فرشتوں سے مدد کی، ابوزمیل بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے جو اس کے آگے تھا دوڑ رہا تھا، اتنے میں کوڑے کی آواز اوپر سے اس کے کان میں آئی اور اوپر سے ایک سوار کی آواز سنائی دی، وہ کہتا تھا، بڑھ اے خیروم (خیروم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا وہ کافر اس مسلمان کے آگے چلتا گر پڑا، مسلمان نے دیکھا تو اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا، جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے، اور وہ سب سبز ہو گیا تھا، پھر وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے، یہ تیری مدد آسمان سے آئی تھی، آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا، اور ستر کو قید کیا، ابوزمیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے فرمایا، تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! یہ ہماری بے اداری کے آدمی اور خاندان والے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو کفار سے مقابلہ کی طاقت ہو، اور شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی توفیق دے دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے عرض کیا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری یہ رائے نہیں ہے، جو ابو بکر کی ہے، میرا خیال یہ ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے کہ ہم ان کی گردنیں مار دیں، عقیل کو علی کے حوالہ کیجئے کہ وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا غلام عزیز دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دو کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہرے اور ان کے سردار ہیں،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَتَكَيَّانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخَذِهِمُ الْمِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً قَرِيبَةً مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْجِنَ فِي الْأَرْضِ) بِأَيِّ قَوْلِهِ (فَكُنُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ *

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکرؓ کی رائے پسند آئی، اور میری پسند نہیں آئی، جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیں آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں، اگر مجھے بھی رونا آیا تو میں بھی روؤں گا، ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنالوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس واقعہ کی وجہ سے روتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا، میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا، اس درخت سے بھی زیادہ قریب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک درخت تھا (اس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، ماکان لنبی ان یکون لہ اسری رالی قولہ، فکلوا مما غنم حلالا طیباً، یعنی نبی کو قیدی رکھنے کا حق نہیں، تاوقتیکہ زمین میں کافروں کا زور نہ توڑ دے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے غنیمت کو حلال فرمایا۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی غوث اور ولی کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے بلکہ تمام امور اسی ذات وحد لا شریک کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ فخر الانبیاء کو بھی آہ و زاری کرنی پڑتی ہے اور نزول وحی کے بعد رونا پڑتا ہے، وحی سے پہلے کسی چیز کا علم نہیں ہوتا۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور نیز اس روایت سے بشریت رسول بھی ثابت ہو گئی کیونکہ یہ تمام امور بشریت کے خاصے ہیں اور اگر بالفرض والتقدیر نبی بشر نہیں ہے تو آپ کے صاحب بھی بشر نہیں۔

بدر مدینہ منورہ سے چار منزل پر ایک مقام ہے جس میں پانی ہے۔ ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کسی کاکنواں تھا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا۔ بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ۱۲ رمضان ۲ھ میں ہوئی۔ صحیح قول یہی ہے اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بدر کے روز فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے جو پیٹھ تک لٹکے ہوئے تھے اور حنین کے دن ان کے عمامے سرخ تھے۔ ابن ہشام نے بعض اہل علم سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا عمامے تاج ہیں عرب کے، بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے مگر حضرت جبریلؑ کے سر پر زرد عمامہ تھا نیز حدیث سے حضرت عمرؓ کی بھی فضیلت اور منقبت ثابت ہو گئی، واللہ اعلم۔

(۲۷۸) بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ بَاب (۲۷۸) قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس

الْمَنْ عَلَيْهِ *

پراحسان کرنے کا جواز!

۲۰۸۳۔ قتہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا۔ وہ ایک شخص کو جو بنی حنیفہ میں سے تھا پکڑ لائے، اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور وہ یمامہ والوں کا سردار تھا، چنانچہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت کیا اسے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے، اگر آپ مجھ کو قتل کریں گے، تو ایسے شخص کو قتل کریں گے کہ جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے، تو ایسے آدمی پر احسان کریں گے، جو شکر گزاری کرے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں، تو مانگئے جو چاہیں گے، ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا، جب اگلا دن ہوا تو پھر آپ نے کہا، ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو آپ سے کہہ چکا، کہ اگر آپ احسان کریں گے، تو احسان ماننے والے پر کریں گے اور اگر مار ڈالو گے، تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے، اور اگر روپیہ چاہتے ہو، تو جتنا مانگو ملے گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں چھوڑ دیا، تیسرے دن آپ پھر تشریف لائے، اور دریافت کیا، اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے، اس نے کہا میرے پاس وہی ہے جو آپ سے کہہ چکا، اگر احسان کرو گے تو احسان ماننے والوں پر کرو گے، اور اگر مار ڈالو گے تو خون والے کو مارو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو گے، دوں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثمامہ کو آزاد کر دو چنانچہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کے پاس گئے، اور غسل کیا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبداً ورسولہ اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم روئے زمین پر

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَحْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدٌ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلَ تَقْتُلَ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَاذْطَلِقْ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسِلْ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ

دِينِكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ
بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ
الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ
الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ
قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ
لَا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ جَنْطَةٌ حَتَّى يَأْذَنَ
فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

آپ کے چہرے سے زیادہ اور کوئی چہرہ مجھے مہغوض نہیں تھا اور
اب آپ کے چہرہ انور سے زیادہ کسی کا چہرہ مجھے محبوب نہیں،
خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا
نہیں تھا، اور اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب
ہے اور خدا کی قسم کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میری نظر
میں برا نہیں تھا، اب آپ کا شہر، سب شہروں سے زیادہ مجھے
پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا، میں عمرہ کرنے کی
نیت سے جا رہا تھا، تو اب کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہیں بشارت دی اور عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ
مکرمہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے کہا تو بد دین ہو گیا ہے، انہوں
نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مشرب باسلام ہو گیا اور خدا کی قسم یمامہ کے ملک
سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہیں پہنچے گا، تاوقتیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کے زمانہ میں جیل وغیرہ نہیں
تھی، بلکہ مسجد ہی میں قیدیوں کو باندھ دیا کرتے تھے، سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ میں جیل بنوائی، مگر وہ
ڈاکوؤں کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکی اس لئے انہوں نے پھر دوسری جیل بنوائی اور اس کا نام قحیس رکھا، واللہ اعلم۔

۲۰۸۴۔ محمد بن ثنی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر، سعید بن
ابی سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے چند سواروں کو ملک نجد کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ
ایک آدمی گرفتار کر لائے، جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو
اہل یمامہ کا سردار تھا اور بقیہ حدیث لیث کی روایت کی طرح
مروی ہے باقی اس میں ”ان تقتلنی تقتل ذادم“ کے الفاظ بیان
ہوئے ہیں اور معنی دونوں کا ایک ہی ہے۔

باب (۲۷۹) یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔

۲۰۸۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ
يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ الْحَنْفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ
وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ
إِنْ تَقَتَّلْنِي تَقَتَّلْ ذَا دَمٍ *

(۲۷۹) بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ *

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هَرِيرَةً أَنَّهُ قَالَ تَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَطِيعُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جَنَّاهُمْ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ
بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا
تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ
أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُحْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ
الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا
فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ *

ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرے پاس تشریف
لائے، اور فرمایا، یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ کے ساتھ
گئے۔ یہاں تک کہ یہودیوں کے پاس آئے، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا کہ اے یہود کے
لوگو! مسلمان ہو جاؤ محفوظ ہو جاؤ گے، وہ بولے ابوالقاسم آپ
نے پیغام پہنچا دیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
میں یہی چاہتا ہوں کہ مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، انہوں
نے کہا اے ابوالقاسم آپ نے پیغام پہنچا دیا، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، میں یہی چاہتا ہوں، پھر آپ نے تیسری
مرتبہ یہی فرمایا، اس کے بعد فرمایا، جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کی ہے اور میں تم کو اس ملک سے جلا وطن کرنا
چاہتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اپنا مال بیچنا چاہے، وہ بیچ ڈالے،
ورنہ جان لو کہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔

۲۰۸۶۔ محمد بن رافع اور اسحاق بن منصور، عبد الرزاق بن
جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بنی نضیر اور
قریظہ کے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
لڑے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے لوگوں
کو نکال دیا اور قریظہ کے لوگوں کو رہنے دیا، اور ان پر احسان کیا،
یہاں تک کہ اس کے بعد قریظہ لڑے، تب آپ نے ان کے
مردوں کو مار ڈالا، اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو
مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، مگر بعض ان میں سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے، آپ نے انہیں امن
دیا۔ وہ مشرف باسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مدینہ منورہ سے یہود کو نکال دیا، کلی طور پر قینقاع کو جو
عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی
کو، جو مدینہ منورہ میں تھا۔

۲۰۸۶ - وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ
مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ
وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي
النَّضِيرِ وَأَقْرَأَ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ
قُرَيْظَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ
وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنْ بَعْضَهُمْ
لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَهُمْ
وَأَسْلَمُوا وَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ
يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ *

۲۰۸۷۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، حفص بن میسرہ موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی حدیث کا مل اور بڑی ہے۔

۲۰۸۸۔ زہیر بن حرب، ضحاک بن مخلد، ابن جریج (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج ابو زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرماتے تھے کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا اور مسلمانوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

۲۰۸۹۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ، سفیان ثوری، (دوسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، ابن عبید اللہ، ابو زہیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۰) جو شخص عہد شکنی کرے اس کا قتل درست ہے، اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا جائز ہے۔

۲۰۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، شعبہ سعید بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعیدؓ کو بلا بھیجا۔ تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ کے پاس

۲۰۸۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدَّثَنَا بْنُ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَنْتُمْ *

۲۰۸۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّىٰ لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا *

۲۰۸۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۲۸۰) بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَىٰ حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ *

۲۰۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَاظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ ابْنَ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قَرَيْظَةَ عَلَىٰ

حُكْمَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرُكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرَبِّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے ارشاد فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے یا اپنی قوم کے بہتر شخص کے لئے کھڑے ہو جاؤ (۱) پھر فرمایا، یہ لوگ بنی قریظہ (قلعہ سے) تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں، حضرت سعدؓ بولے، ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے، اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے موافق فیصلہ کیا ہے، اور کبھی کہا کہ تو نے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ابن ثنی نے یہ آخری جملہ ذکر کیا۔

(فائدہ) جب بنو قریظہ نے جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا، تو آپ نے اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور وہ لوگ ایک قلعہ میں تھے، جب وہ تنگ آ گئے، تو اس شرط پر قلعہ خالی کرنے کے لئے تیار ہو گئے کہ حضرت سعد بن معاذؓ ہمارے حق میں جو فیصلہ کریں، وہ ہمیں منظور ہے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی تھے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ کہ انہیں سواری پر سے اتار سکیں، ورنہ قیام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وقت بھی پسند نہ تھا، اور نہ ہی اب پسند ہے۔

۲۰۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ فرمایا، بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۰۹۱۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ *

۲۰۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء الہمدانی، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۲۰۹۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ

(۱) کسی کے لئے کھڑے ہونے کی کئی صورتیں ہیں (۱) سردار اور امیر بیچارے باقی تمام لوگ اس کے ارد گرد کھڑے رہیں، یہ ممنوع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ متکبرین کے مشابہ ہے (۲) جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے سے دوسروں کا کھڑا ہونا پسند کرے تو اس کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے (۳) ایک شخص لمبے سفر سے واپس آیا ہو تو اس کے آنے پر اس سے ملاقات کے لئے کھڑے ہونا مستحب ہے (۴) کسی کو کوئی نعمت حاصل ہوئی ہو اس کو مبارکباد دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۵) کسی کو کوئی مصیبت اور پریشانی پہنچی ہو تو اسے تس دینے کے لئے کھڑے ہونا بھی مستحب ہے (۶) کسی بڑے کے آنے پر بطور اکرام کے اور تعظیم کے اس کے لئے کھڑے ہونا اس بارے میں علماء کرام کے دونوں قول ہیں۔

نُمَيْرٌ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
هَيْشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ
يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ
ابْنُ الْعَرَقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْمَةً فِي
الْمَسْجِدِ يَعُوذُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ
السَّلَاحَ فَاعْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ
رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا
وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ
أَنْ تُقَاتِلَ الْمُقَاتِلَةَ وَأَنْ تُسَبِيَ الذَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ
وَتُقَسِّمَ أَمْوَالَهُمْ *

(فائدہ) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا۔

۲۰۹۳۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے فیصلہ پر فرمایا کہ تم نے اللہ
تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۲۰۹۴۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن
معاذؓ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انہوں نے دعا کی، الہی تو
جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے
سے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور
اس کو اس کے وطن سے نکالا، کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں،

۲۰۹۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا هَيْشَامٌ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ
فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ هَيْشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا
قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلِمُهُ لِلْبَرَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ
قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبٍ

قَرَيْشُ شَيْءٌ فَأَبْقِيَنِي أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي
أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِن
كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَأَفْجُرْهَا
وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَيْتِي فَلَمْ
يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ
إِلَّا وَالْدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا
هَذَا الَّذِي يَأْتِيَا مِنْ قِبَلِكُمْ فإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ
يَعْبُدُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا *

الہی اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو، تو مجھے زندہ رکھ، میں ان
سے جہاد کروں گا، الہی میں سمجھتا ہوں کہ تو نے ان کی اور ہماری
لڑائی ختم کر دی ہے، اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور
میری موت اسی زخم میں کر دے، چنانچہ وہ زخم ہنسی کے مقام
سے بنے لگا، اور مسجد والے نہیں ڈرے اور مسجد میں ان کے
ساتھ ہی بنی غفار کا خیمہ تھا، مگر خون ان کی طرف بہنے لگا، تب
وہ بولے، اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا
ہے، دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سعد کا زخم بہہ رہا ہے اور اسی سے
انہوں نے وفات پائی۔

(فائدہ) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا، تمنائے شہادت تھی، آرزوئے موت نہ تھی، سو اس مبارک تمنا کو اللہ رب العزت نے فوراً
پورا فرما دیا، واللہ اعلم۔

۲۰۹۵ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ نَسْرُ
سُلَيْمَانَ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْتِي
فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ
قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

۲۰۹۵۔ علی بن حسین بن سیمان کوفی، عبدہ، ہشام سے اسی
سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے
کہ زخم اسی رات سے جاری ہو گیا اور جاری رہا، یہاں تک کہ
انتقال فرما گئے، اور یہ حدیث میں زیادتی ہے کہ شاعر نے اسی
کے متعلق یہ شعر کہے ہیں،

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلْتَ قَرِيطَةَ وَالنُّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحْمَلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقَدَرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنَقَاعَ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا يَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيطَانَ الصُّخُورُ

(فائدہ) غرض اس سے یہ تھی کہ سعد بن قریظہ کی سفارش کریں۔

اے (حضرت) سعد بن معاذ
قریظہ اور بنی نضیر کیا ہوئے
قسم ہے تیری زندگی کی اے سعد بن معاذ
جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے
اے اوس! تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی
اور قوم کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے
نیک نفس ابو حباب (منافق) نے کہہ دیا ہے
قینقاع والو ٹھہرے رہو، اور مت جاؤ
حالانکہ وہ شہر میں ایسے ذلیل و خوار ہیں
جیسا کہ میطان پہاڑی میں پتھر ذلیل ہیں

باب (۲۸۱) جہاد میں سبقت کرنا، اور امور ضروریہ

(۲۸۱) بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ

أَهَمُّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارَضَيْنِ *

۲۰۹۶ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
أَسْمَاءَ الضُّبُعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ
الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي
قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوَتْ الْوَقْتَ فَصَلُّوا دُونَ
بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ
أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ
فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ
الْفَرِيقَيْنِ *

میں سے اہم کو مقدم کرنا۔
۲۰۹۶۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ بن اسماء، نافع،
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت ہم غزوہ احزاب سے
لوٹے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان
کیا، کہ کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے، جب تک بنی قریظہ کے محلہ
میں نہ پہنچے، بعض حضرات وقت نکل جانے کی وجہ سے ڈرے
انہوں نے وہاں جانے سے قبل ہی نماز پڑھ لی، اور دوسروں
نے کہا کہ ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے، جہاں حضورؐ نے حکم دیا
ہے اگرچہ وقت باقی نہ رہے، پھر آپؐ دونوں جماعتوں میں سے
کسی پر ناراض نہیں ہوئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے۔ تحقیق بایں صورت ہے کہ یہ حکم آپؐ نے ظہر کا وقت آجانے کے بعد
کی، تو بعض ظہر پڑھ چکے تھے، انہیں عصر کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا اور بعض نے ظہر نہیں پڑھی تھی، انہیں ظہر کی نماز وہاں پڑھنے کا حکم ہوا۔

(۲۸۲) بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ
مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالشَّمْرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا
عَنْهَا بِالْفُتُوحِ *

باب (۲۸۲) جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو
فتوحات کے ذریعہ غنی کر دیا، تو انصار کے اموال
اور ان کے عطایا واپس کر دیئے۔

۲۰۹۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ
مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ
الْأَنْصَارُ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ
عَنْ أَنْ أُعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثَمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ
وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُتُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَحَا لِيَأْسَ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ
أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۹۷۔ ابو طاہر اور حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے
اور انصار کے پاس زمینیں اور کھیت تھیں، تو انصار نے مہاجرین کو
اپنی جائیداد اس طریقہ سے تقسیم کر دی کہ اپنے اموال کی نصف
آمدنی مہاجرین کی ہے کہ وہ بس کام اور محنت کرتے رہیں، اور
حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ جن کا نام حضرت ام سلیمؓ تھا اور
حضرت عبد اللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی والدہ تھیں، جو حضرت انسؓ
کے مادری بھائی تھے، تو حضرت انسؓ کی والدہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک درخت دیا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیا، جو آپ کی

وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ حَبِيرَ وَأَنْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَاحِيَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمَّ أَيْمَنَ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَمِنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمَّ أَيْمَنَ تَحْضِنُهُ حَتَّى كَبُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوفِّيتْ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ *

آزاد کردہ باندی تھیں، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں کے قتال سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ کو لوٹے، تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ کو بھی ان کا درخت واپس کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ایمنؓ کو اس کے بدلہ میں اپنے باغ سے درخت دے دیا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام ایمنؓ جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، وہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں، اور وہ ملک حبش کی رہنے والی تھیں، جب حضرت آمنہؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے والد محترم کی وفات کے بعد جنا تو اس وقت ام ایمن آپ کی پرورش کرتی تھیں، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوئے، تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا، اور ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے کر دیا، اور ام ایمنؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے پانچ ماہ بعد وفات پائی۔

(فائدہ) اسی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ انصار کی شان میں فرماتا ہے، وَالَّذِينَ نَبَوْا الدَّارَ وَالْآيَمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ الْآيَةَ.

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحَلَّاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قَرْيَظَةُ وَالنُّضِيرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أَعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمْرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ

۲۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور حامد بن عمر البکراوی اور محمد بن عبد الاعلیٰ قیس، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو کوئی شخص اپنی زمین کے درخت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کو فتح کیا، تو آپ نے ہر ایک کو واپس کرنا شروع کیا۔ جو اس نے دیا تھا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ آپ سے وہ مانگوں، جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا، سب یا اس میں سے کچھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتْ الثُّوبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكِهِنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتُرْكِيهِ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أَعْطَاهَا عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ *

(۲۸۳) بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ *

۲۰۹۹- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ أَصَبْتُ جَرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمٍ خَيْرٍ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دارالحرب میں رہیں، اہل حرب کا بقدر حاجت کے کھانا کھالینا درست ہے، خواہ امام سے اجازت لی ہو، یا نہ لی ہو، مگر بیچنا درست نہیں، اگر بیچا ہے، تو اس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہوگی اور اس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے، کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے اور گو چربی یہود پر حرام تھی، مگر مسلمانوں کو ان کی چربی کا استعمال درست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

۲۱۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغْفَلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جَرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْرٍ فَوَيْتُ لَأُخْذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

۲۱۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ

ام ایمنؓ کو دے دیا تھا، چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے وہ مجھے دے دیا اتنے میں امن ایمنؓ آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور بولیں خدا کی قسم ہم تو تجھے نہیں دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام ایمنؓ اسے چھوڑ دے اور میں تجھے یہ، یہ دوں گا۔ اور وہ یہ کہتی تھیں، ہر گز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، اور آپؐ فرماتے، میں تجھے اتنا دوں گا، حتیٰ کہ آپؐ نے اسے دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

باب (۲۸۳) دار الحرب میں مال غنیمت میں سے کھانا جائز ہے!

۲۰۹۹- شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے ایک تھیلی پائی، میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا کہ اس میں سے آج میں کسی کو نہیں دوں گا۔ مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس کہنے پر تبسم فرما رہے ہیں۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک مسلمان دارالحرب میں رہیں، اہل حرب کا بقدر حاجت کے کھانا کھالینا درست ہے، خواہ امام سے اجازت لی ہو، یا نہ لی ہو، مگر بیچنا درست نہیں، اگر بیچا ہے، تو اس کی قیمت مال غنیمت میں محسوب ہوگی اور اس بات پر بھی سوائے شیعہ کے اہل اسلام کا اجماع ہے، کہ اہل کتاب کا ذبیحہ درست ہے اور گو چربی یہود پر حرام تھی، مگر مسلمانوں کو ان کی چربی کا استعمال درست ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے۔

۲۱۰۰- محمد بن بشار العبدی، بہز بن اسد، شعبہ، حمید بن ہلال، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک تھیلی، جس میں کھانا اور چربی تھی، خیبر کے دن کسی نے ہماری طرف پھینکی، میں دوڑا تاکہ اسے لوں، پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں، میں آپؐ سے شرمایا۔

۲۱۰۱- محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں ”جراب من شحم“ کے لفظ

قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ *

(۲۸۴) كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى هِرْقَلٍ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ *

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

حَمِيدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَأَبْنُ

أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا

سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي

الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جَاءَ

بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى هِرْقَلٍ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحِيَّةَ

الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى فَدَفَعَهُ

عَظِيمٌ بُصْرَى إِلَى هِرْقَلٍ فَقَالَ هِرْقَلُ هَلْ هَاهُنَا

أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ

فَدَخَلْنَا عَلَى هِرْقَلٍ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ

أَبَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي

بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا

بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنِ

الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي

فَكَذَّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَإِيْمُ اللَّهِ لَوْ لَا

مَخَافَةُ أَنْ يُؤَثَّرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ

ہیں، اور ”طعام“ کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۸۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام

کی دعوت کے لئے ہر قتل کے نام مکتوب!

۲۱۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی اور ابن ابی عمر اور محمد بن رافع

اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ

بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا تھا کہ اس مدت معاہدہ میں جو

میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پائی تھی،

میں ملک شام گیا۔ اور وہاں موجود تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی طرف سے ایک خط ہر قتل بادشاہ روم کے پاس آیا،

حضرت دحیہ کلبی (۱) اسے لے کر آئے، اور حاکم بصری کو دے

دیا، حاکم بصری نے اسے ہر قتل تک پہنچا دیا، ہر قتل نے کہا، اس

مدعی نبوت کی قوم کا کوئی شخص یہاں موجود ہے، حاضرین نے

کہا ہاں، اس کے بعد مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا

گیا، چنانچہ ہم ہر قتل کے پاس آئے، اور اس کے سامنے بیٹھ

گئے، اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھلایا، اور بولا، تم میں سے اس

شخص سے جو اپنے کو نبی کہتا ہے، رشتے میں کون زیادہ قریب

ہے؟ ابو سفیان نے کہا، میں نے جواب دیا، کہ میں ہوں، پھر

مجھے ہر قتل کے سامنے بٹھلایا گیا، اور میرے ساتھیوں کو میرے

پیچھے بٹھلایا، اس کے بعد اپنے ترجمان کو بلایا، اور اس سے کہا کہ

میں ان سے اس شخص کا حال دریافت کروں گا، جو نبوت کا

دعویٰ کرتا ہے، تو اگر وہ جھوٹ بولے، تو تم اس کا جھوٹ ظاہر

کر دینا۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم اگر مجھے یہ ڈر نہ

ہوتا، کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کر دیں گے، تو میں ضرور

جھوٹ بولتا، پھر ہر قتل نے اپنے ترجمان سے کہا، کہ اس سے

پوچھو، ان کا حسب تم میں کیسا ہے؟ ابو سفیان نے جواب دیا، وہ

(۱) حضرت دحیہ کلبی بہت خوبصورت صحابی تھے حضرت جبریل علیہ السلام اکثر انھیں کی شکل میں آیا کرتے تھے۔

لَتَرْجُمَانِي سَنَهُ كَيْفَ حَسْبُهُ فَيَكُمُ قَالَ قُلْتُ
هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ
أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ
ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ
لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخِطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ
قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ
سِحَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ
قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَذْرِي مَا هُوَ
صَانِعٌ فِيهَا قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَمْكَنِي مِنْ كَلِمَةٍ
أَدْخِلْ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا
الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لَتَرْجُمَانِي قُلْتُ
لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فَيَكُمُ
ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ
فَرَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ
قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ
أَتْبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ
ضَعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ
فَرَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَّعِ
لُكْذَبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى
اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخِطَةٌ لَهُ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا
وَكَذَلِكَ لِإِيمَانٍ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ

ہم میں بہت عمدہ حسب والے ہیں، ہر قل نے دریافت کیا کہ
ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں،
ہر قل نے پوچھا، اس دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی تم نے ان کو
جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل بولا اچھا ان کے
پیر و کار بڑے بڑے لوگ ہیں، یا کہ غریب و کمزور؟ میں نے کہا
کہ غریب، ہر قل بولا، ان کے متبعین بڑھتے جاتے ہیں، یا کم
ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، ہر قل نے کہا
ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کا دین اختیار کر کے اسے
برا سمجھ کر پھر بھی جاتا ہے، یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں، ہر قل
نے کہا، تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں،
ہر قل نے کہا لڑائی کا نتیجہ کیا رہتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی
ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی وہ کھینچ
لیجاتے ہیں اور کبھی ہم، ہر قل بولا، وہ معاہدہ کی خلاف ورزی
کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، مگر اس وقت معاہدہ کی مدت
ہے، معلوم نہیں، وہ اس میں کیا کریں، ابوسفیان کہتے ہیں۔ بخدا
ہر قل نے سوائے اس بات کے مجھے اور کوئی لفظ گفتگو میں
داخل کرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا، ہر قل بولا، کیا ان سے پہلے
کسی اور نے بھی اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں،
ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہہ دو میں نے تم
سے ان کا حسب پوچھا ہے، اور تم نے ان کا شریف النسب ہونا
ظاہر کیا ہے اور اسی طرح پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی ہوا
کرتے ہیں، پھر میں نے پوچھا، کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی
بادشاہ گزرا ہے تو تم نے کہا نہیں، یہ اس لئے پوچھا کہ ان کے
آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا، تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے
بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا، کہ ان
کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب، تم نے کہا،
غریب آدمی، اور ہمیشہ پیغمبروں کی اتباع غریب ہی کیا کرتے
ہیں اور میں نے تم سے پوچھا نبوت کے دعویٰ سے قبل کبھی تم

وَسَأَلْتُ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ
 أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ
 وَسَأَلْتُ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ
 قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِحَالًا
 يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى
 ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُ هَلْ يَعْدِرُ
 فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَعْدِرُ
 وَسَأَلْتُ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
 فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
 قَبْلَهُ قُتِلَ رَجُلٌ أَتَمَّ بِقَوْلِ قَيْلٍ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ
 قَالَ بِمِ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ
 وَالصَّلَاةِ وَالْعَصَاةِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ
 حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ
 أَكُنْ أَطْنُهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَحْلُصُ
 إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ
 عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْغُرَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ قَالَ
 ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ
 سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
 أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمَ تَسْلَمَ وَأَسْلِمَ
 يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ
 عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّنَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
 تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ
 إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
 بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا
 اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ
 الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ

نے انہیں جھوٹ بولتے دیکھا ہے، تو نے کہا، نہیں، اس سے
 میں یہ سمجھا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتے، تو اللہ
 تعالیٰ پر کیونکر جھوٹ بولیں گے اور میں نے تم سے پوچھا، کہ کیا
 کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد اسے برا سمجھ کر پھر بھی جاتا
 ہے، تم نے کہا نہیں اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے، جب کہ
 اس کی بشارت قلب میں راسخ ہو جاتی ہے، اور میں نے تم سے
 پوچھا، کہ ان کے پیرو کا بڑھتے جاتے ہیں، یا کم ہوتے جاتے
 ہیں، تم نے کہا بڑھتے جاتے ہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی
 ہے، تا آنکہ وہ کمال تک پہنچ جاتا ہے، اور میں نے تم سے پوچھا
 کہ کبھی ان سے لڑے ہو، تم نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہماری اور
 ان کی لڑائی ڈول کی طرح برابر رہی ہے، کبھی وہ تمہارا نقصان
 کرتے ہیں اور کبھی تم ان کا، اور اسی طرح انبیاء کرام کی آزمائش
 ہوتی ہے، اور انجام کار ان ہی کے ہاتھ میں رہا کرتا ہے اور میں
 نے تم سے پوچھا کہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں، تم نے کہا، نہیں اور
 انبیاء کرام کا یہی حال ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے، اور میں
 نے تم سے پوچھا، کہ ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا
 ہے۔ تم نے کہا نہیں، یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے
 پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا، تو گمان ہوتا کہ اس نے بھی اس
 کی پیروی کی ہے، پھر ہر قل نے کہا، وہ تمہیں کن باتوں کا حکم
 کرتے ہیں، میں نے کہا، وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ
 رحمی کرنے اور پاکدامنی کا حکم کرتے ہیں، ہر قل نے کہا، اگر
 ان کا یہی حال ہے، جو تم نے بیان کیا، تو پھر یقیناً وہ پیغمبر ہیں اور
 میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر مبعوث ہونے والے ہیں، مگر میرا یہ
 خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ
 ان تک پہنچ جاؤں گا، تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر
 میں وہاں موجود ہوتا، تو ان کے قدم مبارک دھوتا اور
 ضرور ان کی حکومت یہاں تک آجائے گی جہاں اب میرے
 دونوں قدم ہیں، پھر ہر قل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَأَمَرَ بَنَّا فَأَخْرَجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ
خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ
مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِفًا بِأَمْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ
حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ *

والا نامہ منگو لیا اور اسے پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن
الرحیم، یہ خط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے
حاکم روم ہر قل کے نام ہے۔ جو ہدایت کا پیردہو اس پر سلامتی
ہو اما بعد میں تم کو، اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ
سلامت رہو گے، اسلام لے آؤ، تو اللہ تعالیٰ دو ہر اجر دے گا اور
اگر روگردانی کرو گے، تو رعایا کا گناہ بھی تمہارے سر پر رہے گا
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ، جب ہر قل خط پڑھ کر فارغ ہوا، تو اس کے
سامنے چیخ و پکار مچ گئی اور شور و غوغا خوب ہونے لگا، ہمیں باہر
چلے جانے کا حکم دے دیا، ہم باہر چلے آئے، میں نے اپنے
ساتھیوں سے کہا، اب تو ابن ابی کبشہ (حضور) کی بڑی بات ہو گئی
ان سے تو شاہ روم بھی ڈرتا ہے، اس وقت سے برابر مجھے یقین
ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ضرور غالب آکر
رہے گی، بالآخر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرف باسلام کر دیا۔

(قائدہ) ابن ابی کبشہ ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا، کیونکہ ابن ابی کبشہ عرب میں ایک شخص تھا جس کا مذہب اور
عربوں کے خلاف تھا، اس لئے آپ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کیونکہ آپ کے اصلی نسب میں تو طعن کرنے کا موقعہ نہیں ملا، اس لئے بطور
عداوت کے یہ کہا، اور خط میں پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا اور بعد میں مکتوب الیہ کا لکھنا مستحب ہے۔ اکثر علمائے کرام کا یہی قول ہے۔ واللہ اعلم
۲۱۰۳۔ حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد،
بواسطہ اپنے والد صالح بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ
روایت مروی ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب ایران کی فوج کو
اللہ تعالیٰ نے شکست دی، تو قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس)
کی طرف اس فتح کا شکر ادا کرنے کے لئے گیا، اور اس حدیث
میں ”من محمد عبد اللہ ورسولہ“ کے الفاظ ہیں، اور ”ار یسین“
کے بدلے ”واعیہ الاسلام“ ہے۔

۲۱۰۳۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ
لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ
حِمَصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَلْبَاهُ اللَّهُ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَقَالَ إِنَّهُمْ الْيَرِيسِيُّنَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ *

باب (۲۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وَسَلَّمَ إِلَىٰ مُلُوكِ الْكَفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ *

۲۱۰۴ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى
كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ
جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ
الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسری ہر ایک فارس کے بادشاہ کو، اور قیصر روم کے بادشاہ اور نجاشی حبش کے بادشاہ اور خاقان ترک کے
بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تیج حمیر کے بادشاہ اور فغفور چین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۲۱۰۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ
الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي
حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ
يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۸۶) بَاب فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ *

۲۱۰۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو
سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ

دعوت دین اسلام کے لئے کافر بادشاہوں کے نام
خطوط!

۲۱۰۴ - یوسف بن حماد المعنی، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیصر، کسریٰ، نجاشی اور ہر ایک حاکم کی طرف
لکھا، آپ انہیں اللہ رب العزت کی طرف دعوت دیتے تھے
اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھی، (بلکہ یہ دوسرا ہے)

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کسری ہر ایک فارس کے بادشاہ کو، اور قیصر روم کے بادشاہ اور نجاشی حبش کے بادشاہ اور خاقان ترک کے
بادشاہ اور فرعون قبط کے بادشاہ اور عزیز مصر کے بادشاہ اور تیج حمیر کے بادشاہ اور فغفور چین کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۲۱۰۵ - محمد بن عبد اللہ الرزازی، عبد الوہاب بن عطاء، سعید،
قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے، باقی آخری جملہ
کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز جنازہ پڑھی ہے، مذکور نہیں ہے، نصر بن علی
الجهضمی، بواسطہ اپنے والد خالد بن قیس، قتادہ، حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے
باقی اس میں یہ جملہ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں، جس پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

باب (۲۸۶) غزوہ حنین کا بیان۔

۲۱۰۶ - ابوالطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس، ابن
شہاب، کثیر بن عباس بن عبد المطلب، حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا چنانچہ میں اور ابوسفیان بن
حارث آپ کے ساتھ یہ لپٹے رہے، اور آپ سے جدا نہیں اور
آپ ایک سفید ٹمچر پر سوار تھے، جو فروہ بن نفاشہ نے آپ کو تحفہ
میں روانہ کیا تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا
لَهُ فَرَوْهُ ثُمَّ نُمَاةَ الْجُدَامِيِّ فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ
وَالْكَفَّارَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُذْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ
الْكَفَّارِ قَالَ عَنَّا وَأَنَا أَخِذْ بِلِحَامِ بَغْلَةٍ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُفَهَا إِرَادَةً أَنْ لَا
تُسْرِغَ وَأَبُو سُفْيَانَ أَخِذَ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ عَبَّاسٍ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ
عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ
أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ
سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ النِّقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا
نَبِيَّكَ يَا لَيْتَكَ قَالَ فَاقْتُلُوا وَالْكَفَّارَ وَالِدَعْوَةَ فِي
الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتْ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ
الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَظَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ
كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينِ حَمِي الْوُطَيْسِ
قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكَفَّارِ ثُمَّ قَالَ
انْهَزْمُوا وَرَبُّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَدَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا
الْقِتَالُ عَنَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا
أَنْ رَمَاهُمْ بِخَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا
وَأَمَرَهُمْ مُذْبِرًا *

۲۱۰۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ

مسلمان پشت پھیر کر بھاگے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے خچر کو کفار کی طرف بھاگ رہے تھے، حضرت عباسؓ بیان
کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام
پکڑے ہوئے تھا اور اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور
حضرت ابوسفیانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب
تھامے تھے، بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے
عباسؓ! اصحابِ سمرہ کو پکارو اور حضرت عباسؓ کی آواز بہت بلند
تھی، حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بہت بلند آواز
سے پکارا کہاں ہیں اصحابِ سمرہ، یہ سنتے ہی خدا کی قسم وہ اس
طرح لوٹ کر آئے جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف آتی
ہے اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں غرضیکہ انہوں نے
کفار سے قتال شروع کر دیا، پھر انصار کے لوگو! غرضیکہ بنی
حارث بن خزرج پر بلانا پورا ہوا، انہیں پکارا اے بنی حارث بن
خزرج، اے بنی حارث بن خزرج! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے خچر پر سوار تھے آپؐ نے اپنی گردن کو لمبا کیا اور ان
کی لڑائی کا ایک منظر دیکھا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وقت ہے (لڑائی کے) تنور کے جوش
مارنے کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں
اٹھائیں اور کفار کے منہ پر پھینک ماریں اور ارشاد فرمایا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم کفار نے شکست کھائی،
حضرت عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لڑائی
کا حال دیکھنے گیا تو لڑائی اسی طرح (زور) سے ہو رہی تھی کہ
اتنے میں خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں
ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کفار کا زور گھٹ چکا ہے اور ان کا معاملہ
الٹ پلٹ ہو چکا ہے۔

۲۱۰۷ - اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید،
عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق

الرِّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرَوَهُ نُنُوعُ نَعَامَةَ الْجُدَامِيِّ وَقَالَ انْهَزِمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ انْهَزِمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ وَرَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ حَنْفَهُمْ عَلَى بَعْلَتِهِ *

۲۱۰۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ *

۲۱۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شَبَابٌ أَصْحَابُهُ وَأَخِصَّاءُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سَبَاحٌ أَوْ كَثِيرٌ سَبَاحٌ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاهُ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمَعَ هَوَازَنَ وَبَنِي بَصَرَ فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحِطُّونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

تَمَّ صَفَهُمُ *

۲۱۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي

روایت مروی ہے، اور اس میں فروہ بن نعامہ جذامی ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا شکست کھا گئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، شکست کھا گئے کعبہ کے پروردگار کی قسم، اور حدیث میں یہ بھی زیادتی ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ان کے پیچھے اپنے خچر پر دوڑ رہے تھے۔

۲۱۰۸۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، کثیر بن عباس، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حنین کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس اور معمر کی روایت زیادہ کامل ہے۔

۲۱۰۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء سے کہا کہ اے ابوعمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے، انہوں نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں پھیری بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے یا پورے ہتھیار نہیں تھے، وہ نکلے اور ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہیں جانتا تھا، وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے، غرضیکہ انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ ان کا کوئی تیر خط نہیں ہوا تو یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، آپ سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حرب، آپ کے قائد تھے اور اترے، اور مدد کی دعا مانگی اور فرمایا۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اس کے بعد اپنے اصحاب کی صف باندھی۔

۲۱۱۰۔ احمد بن جناب مصیبی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت براء بن عازب رضی اللہ

إِسْحَقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُتِمُ
وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلِيَّ وَلَكِنَّهُ
انْطَلَقَ أَخِيفَاءً مِنَ النَّاسِ وَخَسِرَ إِلَى هَذَا الْحَيِّ
مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاءُ فَرَمَوْهُمْ بِرَشْقٍ مِنْ
نَيْلٍ كَأَنَّهُمَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَنْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ
الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَتَزَلَّ
وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

الْبُهِمَّ نَزَلَ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا
أَحْمَرَ الْبَأْسُ تَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا
لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۲۱۱۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
وَالْلَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسِ أَفْرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ
وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ
وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاءً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا
عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا
بِالسَّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ
الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِحَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم حنین کے دن اے ابو عمارہ
بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر گواہی دیتا ہوں، کہ آپؐ نے منہ تک نہیں موڑا لیکن
چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار، ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے
اور وہ تیر انداز تھے، انہوں نے تیروں کی ایک بوچھاڑ کی جیسا کہ
نڈی دل، تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے تو لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت
ابوسفیان بن حارثؓ آپؐ کے خچر کو ہانگ رہے تھے، آپؐ خچر پر
سے اترے اور دعا کی، اور مدد مانگی اور آپؐ فرماتے جاتے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

الہی اپنی مدد نازل فرما، براءؓ بیان کرتے ہیں، بخدا جب لڑائی ہوتی
اور خونخوار ہوتی تو ہم اپنے کو آپؐ کی آڑ میں بچاتے، اور ہم میں
بہادر وہ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میدان
جنگ میں رہتے۔

۲۱۱۱۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق
بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سنا، ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ کیا حنین کے دن تم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تھے،
حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے، ایسا ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ
ان دنوں تیر انداز تھے، اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ
بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے، تب انہوں نے ہم پر تیر
برسائے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے
سفید خچر پر سوار دیکھا، اور حضرت ابوسفیان بن حارث اس کی
لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

۲۱۱۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقْلُ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهَؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا *

۲۱۱۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاحَظْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثِيْبَةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بَسْتَهُمْ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثِيْبَةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْجَعُ مِنْهُمْ مَآ وَ عَلِيٌّ بُرْدَتَانِ مُتَزَرَّأَيْنِ بِأَحْدَاهُمَا مُرْتَدِيَا بِالْأُخْرَى فَاسْتَطَلَقَ إِزَارِي فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَآ وَهُوَ عَلَى بَغْلِيَةِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَرَعًا فَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجُوهَهُمْ فَقَالَ شَهِتِ الْوُجُوهُ فَمَا حَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنِيهِ تُرَابًا يَتَلَكَّ الْقَبْضَةَ فَوَلَّوْا مُذْهِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ *

۲۱۱۲ از زہیر بن حرب اور محمد بن ثنی اور ابو بکر بن خلد، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اے ابو عمارہ اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی پہلی روایتیں کامل ہیں اور یہ بہت کم ہے۔

۲۱۱۳- زہیر بن حرب، عمر بن یونس حنفی، عکرمہ، ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کیا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا، ایک شخص دشمن میں سے میرے سامنے آیا میں نے تیر مارا اور وہ چھپ گیا، معلوم نہیں ہوا کہ اس نے کیا کیا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دوسری گھائی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو شکست ہوئی، میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا، ایک باندھ رکھی تھی اور دوسری اوڑھ رکھی تھی، میری تہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے شکست کھا کر لوٹا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغلہ شہباء پر سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا، پھر جب دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا، آپ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین پر سے اٹھالی، اور ان کے منہ پر ماری، اور فرمایا دشمنوں کے منہ رسوا ہو گئے، چنانچہ کوئی آدمی ایسا باقی نہیں بچا جس کی آنکھ میں اسی ایک مٹھی کی بناء پر خاک نہ بھر گئی ہو، بالآخر وہ بھاگے اور شکست کھا کر بھاگے، اور اللہ رب اعزت نے ان کو شکست دی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم فرمائے۔

(فائدہ) ابن اکوع نے اپنے شکست کھا جانے کو بیان کیا ہے ورنہ تمام صحابہ کرام نے فرمایا کہ حضورؐ نے شکست نہیں کھائی، اور جنگ کے کسی بھی لمحہ میں آپؐ کا شکست کھانا منقول نہیں، اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ آپؐ نے شکست کھائی، درست نہیں، اور براء بن عازب کی سابقہ روایت میں اس کی صاف تصریح آگئی اور حنین طائف اور مکہ مکرمہ کے درمیان عرفات کے چبچے ایک وادی ہے۔ قرآن عزیز میں اس غزوہ کا تذکرہ ہے۔ واللہ اعلم۔

(۲۸۷) بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ *

۲۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَعَدُّوا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جَرَّاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) یعنی پہلے تو لوٹنے پر راضی نہ تھے مگر جب مشقت محسوس ہوئی تو تیار ہو گئے۔

باب (۲۸۸) غزوہ بدر۔

(۲۸۸) بَابُ غَزْوَةِ بَدْرِ *

۲۱۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنَّا نُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحْيِضَهَا الْبَحْرَ لَأَحْضَيْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

باب (۲۸۷) غزوہ طائف۔

۲۱۱۴ - ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب اور ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو، ابو عباس الشاعر اعلمی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا اور ان سے کچھ حاصل نہیں کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا، انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، تو آپؐ کے اصحاب نے فرمایا کہ بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اچھا صبح کو لڑو، وہ لڑے اور زخمی ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کل ہم لوٹ جائیں گے، راوی بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو یہ بات بہت پسند آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

باب (۲۸۸) غزوہ بدر۔

۲۱۱۵ - ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابو سفیان کے آنے کی اطلاع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے جواب نہ دیا، پھر حضرت عمرؓ نے گفتگو کی، آپؐ نے توجہ نہیں کی، آخر حضرت سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر آپؐ حکم دیں

نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرَكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ
فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا
قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لَبَنِي الْحِجَّاجِ
فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ
فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو
جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فَإِذَا قَالَ
ذَلِكَ ضَرْبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أَخْبَرُكُمْ هَذَا أَبُو
سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي
سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ
وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا
ضَرْبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ
وَتَتْرَكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فُذَانَ قَالَ
وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا
مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

کہ گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ضرور ڈال دیں گے، اور
آپ اگر گھوڑوں کو برک الغماد تک بھگانے کا حکم دیں تو ہم بھگا
دیں گے، تب آپ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے اور بدر میں
اترے، وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں بنی حجاج کا
ایک کالا غلام تھا، صحابہ کرام نے اسے پکڑا، اور اس سے
ابوسفیان اور اس کے قافلہ والوں کا حال دریافت کرتے جاتے
تھے وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا علم نہیں ہے، البتہ ابو جہل،
عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو
پھر اس کو مارتے، جب وہ یہ کہتا، اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال
بتاتا ہوں تو اسے چھوڑ دیتے، پھر اس سے پوچھتے تو وہ یہی کہتا کہ
میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا، البتہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ
بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں، جب وہ یہ کہتا تو پھر اسے
مارتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھ
رہے تھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور
فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے،
جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو اسے مارتے ہو، اور جب جھوٹ
بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو، پھر حضورؐ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے
گرنے کی جگہ ہے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، اس جگہ
اور اس جگہ، پھر ہر کافر اسی جگہ مرا جہاں آپؐ نے ہاتھ رکھا
تھا۔

(فائدہ) علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حضورؐ نے انصار کو آزمانے کا ارادہ فرمایا، اس لئے کہ انہوں نے آپؐ سے جہاد کرنے پر بیعت نہیں کی
تھی، ہذا آپؐ نے مناسب سمجھا کہ جس وقت ابوسفیان کے قافلہ کے ارادہ سے چلے تو انصار کو گوش گزار کر دیں، ممکن ہے کہ قتال اور جہاد
کی نوبت بھی پیش آئے، چنانچہ انہوں نے اس کا پورا پورا حق ادا کیا، مسلمانوں کا یہ شکر جو قافلہ کے تعاقب میں نکل، سامان حرب سے بے
برو ہو کر مدینہ سے نکلا تھا کیونکہ یہ لشکر جنگی لشکر نہیں تھا، بلکہ فدکاران توحید کا ایک مختصر سا قافلہ تھا جو قریش کے حرب و ضرب کے
سرمایہ پر نہ بھروسہ ہو کر دشمن کو بے مایہ بنانے کے لئے نکلا تھا۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۸۹) فتح مکہ کا بیان۔

(۲۸۹) بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ *

۲۱۱۶۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بناتی، عبد اللہ

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وَفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أُصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتَحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُحَبَّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُحَبَّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْبَةِ قَالَ فَنَظَرَ فَرَأَانِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِي زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أَصِيبُوا أُعْطِينَا الَّذِي سَأَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدِيهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَوَافُرَنِي بِالْصُّفَا قَالَ فَاِنْطَلَقَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْبَحْتُ خَضِرَاءَ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ

بن رباح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کئی جماعتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرت معاویہ کی طرف گئیں، عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کرتا تھا تو حضرت ابو ہریرہ اکثر ہم کو اپنے مقام پر بلاتے، ایک دن میں نے کہا کہ میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤ، چنانچہ میں نے کھانے کا حکم دیا، اور شام کو حضرت ابو ہریرہ سے ملا کہ آج کی رات میرے ہاں کھانے کی دعوت ہے، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ تم نے مجھ سے پہلے سبقت کر لی، میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ میں نے سب کو بلایا، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا، میں انصار میں تمہارے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، پھر فتح مکہ کا واقعہ بیان کیا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر حضرت خالد بن ولید کو، اور حضرت ابو عبیدہ کو ایسے صحابہ پر سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہیں تھیں، وہ بطن وادی پر سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حصہ میں تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا، ابو ہریرہ میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی جماعت ختم ہو گئی، آج کے بعد قریش سے کوئی باقی نہ رہے گا، پھر آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے، انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے (حضور کو) اپنے وطن پر الفت آگئی اور اپنے خاندان پر ترس آگیا، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ وحی آنے لگی، اور جب وحی آنے لگتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا، اور جس وقت تک وحی نازل ہوتی رہتی کوئی بھی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھا سکتا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے گروہ انصار، انہوں نے عرض کیا، بیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا

أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ
بِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكَهُ رَغْبَةً فِي قَرْنَيْهِ وَرَأْفَةً
بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا
جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَحْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَتَيْسَ أَحَدٌ
يَرْفَعُ طَرَفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقُضِي الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا
الرَّجُلُ فَأَذْرَكَهُ رَغْبَةً فِي قَرْنَيْهِ قَالُوا قَدْ كَانَ
ذَلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ
إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ
مَمَاتُكُمْ فَأَقْبِلُوا إِلَيْهِ يَتَكُونُ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا
قُنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانَكُمْ وَيَعْدِرَانَكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ
النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ
قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ
كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ
فَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُمُهُ فِي عَيْنِهِ
وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ
مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى
الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا
شَاءَ أَنْ يَدْعُوا *

تم نے یہ کہا کہ اس شخص (یعنی حضور) کو اپنے وطن کی الفت آ
گئی، انہوں نے عرض کیا بیشک، آپ نے فرمایا، ایسا ہرگز نہیں،
میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے ہجرت کی اللہ کی
طرف اور تمہاری طرف، اب میری زندگی بھی تمہارے
ساتھ ہے، اور میرا امرنا بھی، یہ سنتے ہی انصار روتے ہوئے
دوڑے، اور عرض کیا، خدا کی قسم ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ محض
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حرص اور محبت میں کہا ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا
رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے
ہیں چنانچہ لوگ ابوسفیان کے مکان میں داخل ہوئے اور
لوگوں نے اپنے مکانوں کے دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو چومے اور پھر
بیت اللہ کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے، جو کعبہ کے
بازو پر رکھا ہوا تھا، لوگ اسے پوجا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کمان تھی، اور آپ اس کا کونا
پکڑے ہوئے تھے جب آپ بت کے پاس آئے تو اس کی
آنکھوں میں کوئچہ مارنے لگے، اور فرمانے لگے، جاء الحق وزهق
الباطل، پھر جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر آئے
اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھوں کو بلند
کیا، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور دعا مانگی، جو آپ نے مانگنا
چاہی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے صاف طور پر آپ کی زبان اقدس سے خود آپ کی بشریت ثابت ہو گئی کہ آپ نے ارشاد فرمادیا،
میں اللہ کا بندہ ہوں اور نیز معلوم ہو گیا کہ آپ کو غلم غیب نہیں تھا، اور نہ آپ حاضر و ناظر ہیں، اگر یہ امور آپ کو حاصل ہوتے تو پھر

بذریعہ وحی الہی انصار کی باتوں کا علم ہونے کے کیا معنی؟ آپؐ تو بغیر وحی ہی کے سن لیتے، اس سے معلوم ہوا کہ جن امور کی اطلاع اللہ رب العزت آپؐ کو دیں، وہ آپؐ کو حاصل ہیں اور اسی کا نام اطلاع غیب ہے، علم غیب نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۱۷۔ عبد اللہ بن ہاشم، بنہر، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ انہیں اس طرح کاٹ دو اور روایت میں یہ بھی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا، بات تو اتنی ہی تھی، آپؐ نے فرمایا، ایسی صورت میں میرا کیا نام ہے، ہرگز ایسا نہیں، ہاشمہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہو، یہ قول امام مالک، ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور اہل سیر کا ہے۔ ماذری بیان کرتے ہیں کہ اس بارے میں صرف امام شافعی کا قول ہے کہ مکہ شریف بطور صلح کے فتح ہوا ہے (نودوی) واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۱۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن حسان، حماد بن سلمہ، ثابت، عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے ہم میں حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے، ہم میں سے ہر ایک شخص ایک ایک روز اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار کرتا تھا، میری باری آئی تو میں نے کہا، ابو ہریرہؓ آج میری باری ہے، لوگ مکان پر آگئے اور ابھی تک کھانا تیار نہیں ہوا تھا، میں نے عرض کیا، ابو ہریرہؓ جتنے میں کھانا تیار ہو، اگر آپؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں تو اچھا ہو، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ فتح مکہ کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو مہینہ پر اور حضرت زبیرؓ کو میسرہ پر اور حضرت ابو عبیدہؓ کو پیدلوں پر افسر مقرر بنا کر وادی کے اندر روانہ کر دیا، پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہؓ انصار کو بداد، حسب الحکم میں نے انصار کو بلایا، وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپؐ نے فرمایا، اے گروہ انصار تم قریش کے مخلوط آدمیوں کو دیکھ رہے ہو، انصار نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کل جب ان سے مقابلہ ہو تو انہیں کھیتی کی طرح کاٹ کر رکھ دینا، اور آپؐ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں

۲۱۱۷ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدِيهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذَا كُنَّا ابْنِي عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ *

۲۱۱۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ ضَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُحَنَّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُحَنَّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَازِقَةِ وَبَطْنُ الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهْرَوُلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ

عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمْ الصُّفَا قَالَ فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَا مَوْعِدُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَصَافُوا بِالصُّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَيِّدَتْ حَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَنَا قُرَيْشٌ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَرَّ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَعْلَقَ بَانَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرَبَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمْ أَرَجُلٌ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرَبَتِهِ أَلَا فَمَا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحِيَا مَحِيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا صَبْرًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصُدَّقَانِيكُمْ وَيَعْذِرَانِيكُمْ *

ہاتھ پر رکھا اور فرمایا، اب تم ہم سے صفا پر مٹنا، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، چنانچہ اس دن جو کوئی انصار کو دکھلائی دیا انہوں نے اسے سلا دیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے صفا کو گھیر لیا، اتنے میں ابوسفیان آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کا جتھا ختم ہو گیا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، اور جو اپنا دروازہ بند کر لے اسے امن ہے، انصار بولے، ان (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے عزیزوں کی محبت غالب آگئی، اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہو گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا تم نے کہا ہے کہ مجھے خاندان واپس کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہو گئی، تم جانتے ہو، میرا نام کیا ہے، تین مرتبہ یہی فرمایا، میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول، میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف، لہذا میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے، انصار نے عرض کیا بخدا ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں ایسا کہا ہے، فرمایا، تو اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(قائد) اس روایت سے بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم حضور و نظور، اور علم غیب کا نہ ہونا سب امور صراحۃً و درلیۃً ثابت ہو گئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۲۱۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد اور ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح، مجاہد، ابو معمر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے ارد گرد میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، آپؐ ہر ایک کو لکڑی سے جو کہ آپؐ کے دست مبارک میں تھی کو نچہ دیتے

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُونَ نَصْبًا فَجَعَلَ

يَطْعُنَهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَاءَ
الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) زَادَ ابْنُ
أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ *

٢١٢٠- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهْوَقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ
الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلُ نَصْبًا صَنَمًا *

٢١٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ زَكَرِيَاءَ عَنْ
الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صِرًا بَعْدَ
هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں مطلب یہ
الاخيار میں ہے کہ ابن خطل نے رسالت
ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا
نے یہ ارشاد فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

٢١٢٢- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
زَكَرِيَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ
أَحَدٌ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ
الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُطِيعًا *

(فائدہ) امام نوویؒ کا خیال نہیں رہا۔

(٢٩٠) بَابُ صَلَاحِ الْحَدِيثِ *

باب (۲۹۰) صلح حدیبیہ کا بیان۔

(۱) دیگر عاص نامی اشخاص جیسے عاص بن وائل السہمی، عاص بن ہشام، عاص بن سعید بن عاص وغیرہ۔ یہ حضرات مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

۲۱۲۳- حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَحُّهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمَحَّاهُ فَمَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيَقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلْبَانِ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلْبَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ *

۲۱۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بَنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ *

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْمِصْبِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُخْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالِحَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

۲۱۲۳- عبید اللہ بن معاذ عنبری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ حضرت علیؓ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان حدیبیہ کے دن طے پایا تھا، چنانچہ لکھا، یہ وہ فیصلہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ نے کیا ہے، مشرکین بولے، رسول اللہ کا لفظ نہ لکھے، کیونکہ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں تو پھر ہم آپؐ سے کیوں قتال کرتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا، اچھا اس لفظ کو مٹا دو، انہوں نے عرض کیا کہ میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے مٹایا، اور ان شرطوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مکہ میں مسلمان تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں، مگر تلواریں اور وہ بھی اس حالت میں کہ نیام میں ہوں۔

۲۱۲۴- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ نے فیصلہ کی تحریر لکھی اور اس میں لکھا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور بقیہ حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی اس میں ”ہذا ما کاتب علیہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۱۲۵- اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور احمد بن حنبل المصیصی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابی اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے تو مکہ والوں نے آپؐ سے اس شرط پر صلح کی کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ مکرمہ میں قیام کریں اور

عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيَقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا
بِحُلَّتَانِ السَّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ
بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا يَمْكُثُ
بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ
بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ
لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابِعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ
عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أُمَحَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِنِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا
فَمَحَّاهَا وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا
آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمْرَةٌ فَلْيَخْرُجْ
فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَ قَالَ ابْنُ
جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابِعْنَاكَ بَابِعْنَاكَ *

تھیاروں کو غلاف میں رکھیں، اور مکہ کے لوگوں میں سے کسی
کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں، اور ان کے ساتھ والوں میں سے
جو مکہ میں رہنا چاہے تو آپ اس کو منع نہ کریں، چنانچہ آپ نے
حضرت علیؑ سے فرمایا، اچھا اس شرط پر لکھو، بسم اللہ الرحمن
الرحیم۔ ہذا قاضی علیہ محمد رسول اللہ، مشرکین بولے کہ اگر
ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت
کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھتے، آپ
نے حضرت علیؑ کو رسول اللہ کا لفظ مٹانے کا حکم دیا، حضرت علیؑ
بولے، بخدا میں تو اسے نہیں مٹاؤں گا، آپ نے فرمایا اچھا مجھے
اس لفظ کی جگہ بتاؤ، حضرت علیؑ نے بتادی، آپ نے اسے مٹادیا،
اور ابن عبد اللہ لکھ دیا، اگلے سال آپ نے تین دن قیام
کیا جب تیسرا دن ہوا تو مشرکین نے حضرت علیؑ سے کہا کہ یہ
تمہارے صاحب کی شرط کا تیسرا دن ہے، انہیں جانے کے
متعلق کہو، حضرت علیؑ نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا
اچھا، اور روانہ ہو گئے اور ابن جناب کی روایت میں ”تابعناک“
کے بجائے ”بابعناک“ ہے۔

(فائدہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ازراہ محنت اور ادب کے یہ عرض کیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہیں تھا، اور آپ
نے اس لفظ کو مٹادیا اور ابن عبد اللہ لکھا، یہ بھی ایک معجزہ ہے اور اس سے آپ کے امی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مگر اکثر علمائے کرام کی
جماعت کہتی ہے کہ آپ نے مٹا دیا، جیسا کہ اگلی روایت اس پر شہید ہے، اور پھر آپ نبی امی تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ما کنت تنبوا من قبہ
من کتاب ولا تحطہ بيمينک“ اور آپ کا خود ارشاد موجود ہے ”انا امة امیة لا نکث ولا نحسب“ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور قریش میں سہیل
بن عمرو بھی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ
سے فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل بولا، بسم اللہ تو ہم
نہیں جانتے، کہ بسم الرحمن الرحیم کیا ہے، لیکن جو ہم جانتے
ہیں، وہ لکھو، باسمک اللہم، پھر آپ نے فرمایا، اچھا محمد رسول اللہ
لکھو، مشرکین بولے کہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَذْرِي مَا
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اكْتُبْ مَا
نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ

رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَكِنْ أَكْتَبَ اسْمُكَ وَاسْمُ أَبِيكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتَبَ مِنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ
عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَ كُمْ مِنَّْا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكُتُبُ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ
ذَهَبَ مِنَّْا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ
سَيَحْفَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا *

رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے، بلکہ اپنا نام اور اپنے والد کا
نام لکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا لکھو، من
محمد بن عبد اللہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
انہوں نے یہ شرط لگائی کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا
آئے تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور ہم میں سے اگر کوئی
تمہارے پاس جائے تو آپ اسے ہمارے پاس روانہ کر دینا،
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ شرطیں
لکھیں، فرمایا ہاں، ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس جائے، اللہ
تعالیٰ اسے دور ہی رکھے اور جو ان سے ہمارے پاس آئے گا اللہ
تعالیٰ اس کے لئے جلدی آسانی اور راستہ پیدا کر دے گا۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد بعض حضرات آپ کے پاس آنے لگے تو وہ اس شرط کی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت ابو بصیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے راستہ ہی میں ایک جتھہ بنالیا اور پھر مشرکین کو اس قدر لوٹا کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا بھیجا کہ ان کو بلا لیجئے۔ واللہ اعلم۔

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا
فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
سَيَّاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي
وَإِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ يَوْمَ صَفِينَ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ
وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي
كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ
قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْجَنَّةِ وَقِتْلَاهُمْ
فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفَقِيمَ نُعْطِي الدِّيَّةَ فِي
دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

۲۱۲۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد العزیز بن سیاه، حبیب بن ابی ثابت،
حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین کے دن
کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنا قصور سمجھو، جس دن
حدیبیہ کی صلح ہوئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے اور اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی، تو
حضرت عمرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سچے
دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں (ایسا یقینی
ہے) آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا کہ ہمارے
آدمی جو شہید ہو جائیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان سے
جو مارے جائیں گے وہ جہنم میں نہیں جائیں گے، آپ نے
فرمایا، کیوں نہیں، پھر عرض کیا، تو ہم کیوں اپنے دین پر دھبہ
لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ

فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنْ يُضَيِّعُنِي اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَاَنْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتَلَانَا فِي الْحَنَةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَّامٌ نُعْطِي الدِّيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنْ يُضَيِّعُهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَتَزَلِ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتَحَ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ *

نہیں کیا ہے، آپؐ نے فرمایا ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا، یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کی وجہ سے صبر نہ ہو سکا، اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا اے ابو بکرؓ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں، انہوں نے کہا کیوں نہیں، عمرؓ بولے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے دوزخ میں نہیں ہیں، ابو بکرؓ نے فرمایا، کیوں نہیں، عمرؓ بولے تو پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں، اور ابھی اللہ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا، ابو بکرؓ نے کہا، ابن خطاب! آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ آپؐ کو ضائع نہیں کرے گا چنانچہ حضورؐ پر فتح کی خوشخبری میں قرآن نازل ہوا، آپؐ نے عمرؓ کو بلا بھیجا، اور یہ سورت پڑھائی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صلح ہماری فتح ہے؟ فرمایا ہاں، تب وہ خوش (۱) ہو گئے اور لوٹ آئے۔

۲۱۲۸۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، اعمش، شفیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ صفین کے دن کہہ رہے تھے، اے لوگو! اپنی عقلوں کا تصور سمجھو، خدا کی قسم اگر تم مجھے ابو جندل (یعنی صلح حدیبیہ) کے دن دیکھتے اور اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے پھیرنے کی تو اہستہ پھیر دیتا، خدا کی قسم ہم نے کبھی اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ ہمیں اس چیز کی طرف لے گئیں، جسے ہم جانتے ہیں مگر تمہاری اس لڑائی میں (یعنی جو شام والوں سے تھی)

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَفِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سِوْفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ *

(۱) صلح حدیبیہ کو فتح فرمایا گیا حالانکہ اس موقع پر ہونے والے معاہدے میں بظاہر کفار کے مطالبات تسلیم کئے گئے اور مسلمان دے لیکن یہ صلح بہت سے اہم فوائد پر مشتمل ہوئی اور مسلمانوں کی بہت سی مصلحتوں کے حصول کا پیش خیمہ بنی مثلاً مسلمانوں کے لئے خیبر کی فتح آسان ہوئی، کفار کو اسلام کی طرف دعوت دینا ممکن ہوا، جزیرہ عرب کے باہر سربراہان مملکت کی طرف دعوت اسلام کے خطوط روانہ کرنے کا موقع ملا۔ اس صلح کے بعد کافروں کا مسلمانوں کے پاس اور مسلمانوں کا کافروں کے پاس آنا جانا جس سے اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کا موقع ملا اور فوج در فوج لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور یہی صلح فتح مکہ کا ذریعہ بنی جس سے تمام مکہ والے بھی مسلمان ہوئے۔

(فائدہ) یعنی صحیح ہم میں سے کسی کو پسند نہ تھی، مشرکین کی سرکوبی کا ہر ایک خواستگار تھا مگر صلح ہی فتح کا باعث اور سبب بنی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۱۲۹۔ عثمان بن ابی شیبہ اور اسحاق، جریر (دوسری سند) ابو سعید الخدری، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ ایسے امر کی طرف جو کہ ہمیں پریشانی میں ڈال دے۔

۲۱۳۰۔ ابراہیم بن سعد جوہری، ابواسامہ، مالک بن مغول، ابو حصین، حضرت ابو داؤد اکل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صفین کے دن سنا، فرما رہے تھے، اے لوگو! اپنے دین کے خلاف اپنی آراء کو غلط سمجھو، اور مجھے دیکھو کہ یوم ابو جندل کو اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو لوٹا سکتا (تو لوٹا دیتا) تمہاری رائے ایسی ہے، کہ جب ہم اس کا ایک کونا کھولتے ہیں تو دوسرا خود بخود کھل جاتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، بخاری کی روایت میں ہے کہ "ماسدونا" اور یہی ٹھیک ہے، مطلب یہ ہے کہ جب ہم ایک کونا اس کا باندھتے ہیں تو دوسرا کھل جاتا ہے۔

۲۱۳۱۔ نصر بن علی جہضمی، خالد بن حارث، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ سورت انا فتحنا لک فتحنا مبینا لیغفر لک اللہ (الی قولہ) فوزاً عظیماً نازل ہوئی تو اس وقت آپؐ حدیبیہ سے لوٹ کر آرہے تھے اور صحابہ کرام کو اس کا بہت رنج و غم تھا اور آپؐ نے مقام حدیبیہ ہی میں قربانی کو نحر کر دیا تھا، آپؐ نے فرمایا، مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے، جو ساری دنیا سے مجھے محبوب ہے۔

۲۱۳۲۔ عاصم بن نصر جمحی، معمر، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس بن مالک، (دوسری سند) ابن ثنی، ابو داؤد، ہمام، (تیسری سند) عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی روایت

۲۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْطَعُنَا *

۲۱۳۰۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ بِصَفِينٍ يَقُولُ أَتَهُمُوا رَأَيْكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا أَنْفَجَرْنَا عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمًا *

۲۱۳۱۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرَجَعُهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَهُمْ يُعَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا *

۲۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۹۱) اقرار کا پورا کرنا۔

۲۱۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ولید بن جمع، ابو الطفیل، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بدر میں حاضر ہونے سے اور کسی چیز نے نہیں روکا مگر یہ کہ میں اور میرے والد ابو حسیل (ان کے والد کی کنیت ہے) دونوں نکلے تو ہمیں قریش کے کافروں نے پکڑ لیا، اور انہوں نے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا ہم ان کے پاس جانا نہیں چاہتے بلکہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں، تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان کیا کہ ہم مدینہ کو چلے جائیں گے اور آپ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ سے واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تم مدینہ چلے جاؤ، ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے ان پر مدد چاہیں گے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ *

(۲۹۱) بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ *

۲۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذْنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمُ *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اس لئے فرمایا تا کہ کفار مکہ اس چیز کو نہ اچھالیں، ورنہ اگر کفار کسی مسلمان کو گرفتار کر لیں اور اس سے نہ بھاگنے کا اقرار لے لیں تو ہم ابو حنیفہ، امام شافعی، اور اہل کوفہ کے نزدیک اس کو اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب موقع ملے فرار ہو جائے اور اگر جبر اس بات کا اقرار لیں تو بالاتفاق بھگنا درست اور صحیح ہے کیونکہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہو کرتی (نووی جلد ۲)

(۲۹۲) بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ *

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

باب (۲۹۲) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق۔

۲۱۳۴۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص بولا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوتا تو آپ کے ساتھ جہاد کرتا، اور آپ کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا، حضرت حذیفہ نے فرمایا تو اور ایسا کرتا، ہمیں دیکھو! کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذْتَنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مَا أَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُدَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَنِّي فَلَمَّا وَلَيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَنِّي وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ قُرْرْتُ فَأَلْسَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصْنِي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ*

کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے، اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی، اور سردی بھی کڑا کے کی پڑ رہی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا، ہم خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپؐ نے فرمایا کوئی ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے، اللہ قیامت کے دن اسے میرے ساتھ رکھے گا، ہم خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپؐ نے پھر فرمایا، کوئی ہے جو کافروں کی خبر لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب کرے گا، ہم خاموش رہے اور کسی نے جواب نہیں دیا بالآخر آپؐ نے فرمایا حذیفہ اٹھ اور جا کر کفار کی خبر لے، اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا کہ آپؐ نے میرا نام لے کر کہا آپؐ نے فرمایا جا اور کفار کی خبر لے، اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا جب میں آپؐ کے پاس سے چلا تو ایسا محسوس ہوا جیسا کہ حمام (۱) میں جا رہا ہوں، تا آنکہ میں ان کے پاس پہنچا، دیکھتا کیا ہوں کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے، میں نے تیر کمان پر چڑھایا، اور اسے مارنے کا ارادہ کیا، مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آ گیا کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا اور اگر میں تیر مارا تو بلاشبہ ابوسفیان کے لگتا، آخر میں واپس ہوا تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں، جب آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سب حال بیان کر دیا اس وقت سردی محسوس ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ایک فضل عطا دیا جسے اوڑھ کر آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا، جب صبح ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا، اسے بہت زیادہ سونے والے اٹھ جا۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یہ جارہے تھے تو سخت سردی کی رات میں ایسی گرمی محسوس فرما رہے تھے گویا کہ گرم حمام میں چل رہے تھے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

(فائدہ) غزوہ احزاب یعنی خندق ۵ھ میں ہوا، مشرکین کی بکثرت جماعتیں تھیں، اس واسطے اس غزوہ کو احزاب بولتے ہیں، حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاً تو دشواری سی نظر آتی ہے مگر اس کے بعد ہمہ قسم کی راحتیں ہیں، آج کل مسلمانوں کی پستی اور زوال کا یہی سبب ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے روگردانی کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بالائے طاق رکھ دیا ہے، اور دنیا کی محبت میں غرق ہو گئے، بیداری میں بھی دنیا اور خواب میں بھی دنیا، رات دن کا یہی چکر ہے بس اسی کا نام غفلت دی ہے اور جو اس سے عاری ہو، وہ ان بیوقوفوں کی نظر میں احمق ہے موجودہ زمانہ میں خواہ کتنی ہی کوئی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لے، شرہ اور نتیجہ بس اتنا ہے کہ وہ تعلیم مردوں کو عورت بناتی ہے اور عورتوں کو مرد اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر لعنت فرماتا ہے، جیسا کہ آئندہ احادیث میں با مضمون آجائے گا۔

باب (۲۹۳) غزوہ احد کا بیان۔

(۲۹۳) بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ *

۲۱۳۵۔ ہد اب بن خالد از دی، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن علیحدہ ہو گئے، سات انصاری اور دو قریشی آپؐ کے پاس رہ گئے، جب کفار نے آپؐ پر هجوم کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کون انہیں ہم سے ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا، یہاں تک کہ مارا گیا، پھر انہوں نے هجوم کیا، پھر آپؐ نے فرمایا، انہیں کون ہٹاتا ہے، اسے جنت ملے گی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، چنانچہ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا، پھر یہی حال رہا، یہاں تک کہ انصار کے ساتوں آدمی شہید ہو گئے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہ کیا۔

۲۱۳۵۔ وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِيْبِ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهَقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا *

(فائدہ) یعنی ساتوں انصاری شہید ہو گئے اور دونوں قریشی موجود رہے، سبحان اللہ انصار کی وفاداری اور جان نثاری کے کیا کہنے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۲۱۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، عبد العزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن زخمی ہونے کا حال دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ زخمی ہو گیا تھا،

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اگلا دانت ٹوٹ (۱) گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا تھا، حضرت فاطمہؓ صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھور ہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون بہنے میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کو جلا کر راکھ کر کے زخم پر لگا دیا اس سے خون رک گیا۔

۲۱۳۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کی کیفیت دریافت کی گئی تو کہنے لگے: سنا! خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم کون دھورہا تھا، اور کون شخص اس پر پانی ڈال رہا تھا، اور کیا دوا کی گئی تھی، پھر بقیہ حدیث عبد العزیز کی روایت کی طرح بیان کی۔ باقی اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ آپؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور ”ہشمت“ کے بجائے ”کسرت“ کا لفظ ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب و اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، ابن عیینہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد عامری، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، (تیسری سند) محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اتنا فرق ہے کہ ابن ابی ہلال کی حدیث میں ”اصیب وجہہ“ کے لفظ بیان ہوئے ہیں اور ابن مطرف کی حدیث میں ”جرح وجہہ“ کے الفاظ مروی ہیں اور معنی ایک ہے۔

وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمَجْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً خَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ *

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُمُّ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُوِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرْحَ وَجْهَهُ وَقَالَ مَكَانَ هَشِمَتْ كُسِرَتْ *

۲۱۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْغَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مَطْرَفٍ كُلُّهُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي

(۱) انبیاء علیہم السلام کو اس جیسے جو صدمات پہنچتے ہیں ان میں ان کے لئے اجر کی زیادتی ہوتی ہے، ان کی امتوں کے لئے تسلی کا سامان ہوتا ہے جب امت کو ایسے حالات پہنچیں، اور ان واقعات سے امتوں کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی بشر ہیں اور مخلوق ہیں تاکہ امت انھیں الوہیت کے مقام پر نہ سمجھے۔

هَلَالٌ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ
جُرْحُ وَجْهِهِ *

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ
قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ
أَنْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ
فَجَعَلَ يَسْتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ
قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَّتَهُ وَهُوَ
يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ
لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) *

۲۱۳۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا دانت ٹوٹ گیا تھا اور سر
مبارک میں زخم آیا تھا، آپ خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے
جاتے تھے، ایسی قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جس نے اپنے نبی کو
زخمی کر دیا، اور اگلا دانت توڑ دیا، حالانکہ نبی ان کو خدا کی طرف
بلا رہا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ"

(فائدہ) یہ حالت دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ
آپ کا کارخانہ قدرت میں کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ چاہے انہیں معاف فرمائے اور چاہے تو عذاب کرے، اب سر دار انبیاء علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا یہ حال ہے تو اور کسی ولی یا پیر یا غوث وغیرہ کا کیا ذکر، ان لوگوں کی طرف ایسے امور کو منسوب کرنا اپنی حماقت اور بے دینی کا ثبوت
دیتا ہے۔ معاذ اللہ۔

۲۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَرَبَهُ
قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبُّ
اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ *

۲۱۴۰- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، حضرت
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے
اس وقت وہ منظر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام
میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے کہ ان کی قوم نے
انہیں مارا، اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور
فرماتے جاتے تھے اے پروردگار میری قوم کی مغفرت فرما یہ
نہیں جانتے۔

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِجُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ *

۲۱۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، محمد بن بشر، اعمش سے اسی سند
کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ اپنی
پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

باب (۲۹۴) جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قتل کر دیں اس پر غضب الہی کا نازل ہونا۔

(۲۹۴) بَابِ اسْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى
مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَّتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(۲۹۵) بَاب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ *

۲۱۴۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُبَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُجِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ أَبْكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورٍ بَيْنِي فَلَان فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَفْفِي مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَاتَّبَعْتُ أَشَقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَفْفِيهِ قَالَ فَاسْتَضَحُّكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى نَعْضِ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ

۲۱۴۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ بڑا غصے ہے ان لوگوں پر جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کیا، اور آپ اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ خدا میں قتل کر دیں اس پر اللہ عزوجل بہت سخت غضب ناک ہوتا ہے۔

باب (۲۹۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین و منافقین سے جو تکالیف پہنچیں۔

۲۱۴۳- عبد اللہ بن عمرو بن محمد بن ابان جعفی، عبد الرحیم بن سلیمان، زکریا، ابواسحاق، عمرو بن ميمون اودی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک دن پہلے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا، ابو جہل بولا، تم میں سے کوئی شخص جا کر فلاں محلہ سے اونٹ کا اوج لے آئے اور لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں شانوں کے درمیان اس وقت رکھ دے جب وہ سجدہ میں جائیں، چنانچہ ایک بد بخت آدمی اس کے لئے کھڑا ہوا اور جب حضور سجدے میں گئے تو اس نے دونوں شانوں کے درمیان اوج لا کر رکھ دیا اور پھر سب اس قدر ہنسے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، میں یہ ماجرا دیکھ رہا تھا، کاش مجھے اتنی طاقت ہوتی کہ میں حضور پر سے اسے اٹھا سکتا اور حضور سجدے میں پڑے تھے، سر نہیں اٹھا سکتے تھے بالآخر ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع دی وہ تشریف لائیں اور اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں، آپ نے آکر

وَهِيَ جُؤَيْرِيَّةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ
تَشْتَمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ
إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ عَلَيكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا
صَوْتَهُ دَهَبَ عَنْهُمْ الضَّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيكَ يَا بِي جَهْلٍ ابْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ
ابْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ ابْنَ عُقْبَةَ
وَأُمَيَّةَ ابْنَ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ
اسْمَاءَ بَنِي كَلْبٍ وَأَخْفَضَهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ
سَمَى صَرَغِي يَوْمَ يَذُرُّ ثُمَّ سَجَبُوا إِلَى الْقَلْبِ
قَلْبِ بَذَرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ ابْنُ عُقْبَةَ
غَلَطَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

اس اوج کو حضور پر سے اٹھایا اور پھر کافروں کی طرف رخ
کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں، جب آپ نماز پوری کر چکے تو
بلند آواز سے آپ نے ان پر بددعا کی، اور جب آپ بددعا
کرتے تو تین مرتبہ کرتے، اور جب سوال کرتے، تب بھی تین
مرتبہ کرتے، آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا الہی قریش کی پکڑ
کر، جب کفار نے آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی
بددعا سے خوفزدہ ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا، اللہ ابو جہل بن
ہشام کی، عقبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، ولید بن عقبہ کی،
امیہ بن خلف کی، اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں
شخص کا نام حضور نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قسم ہے اس
ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا
کہ میں نے ان کو جنہیں آپ نے نام لے کر بددعا دی بدر کے
دن مرا ہوا دیکھا، پھر ان کی لاشیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں
ڈالی گئیں، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس روایت میں ولید بن عقبہ کا
نام غلط ہے۔

(فائدہ) بلکہ صحیح ولید بن عقبہ ہے، امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی طرح روایت کیا ہے اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہیں تھا، اور اگر
ہو گا تو بچہ ہو گا کیونکہ فتح مکہ کے دن وہ حضور کی خدمت میں سر پر ہاتھ پھیرنے کے لئے لایا گیا، تو وہ اس وقت جوانی کے قریب تھا۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ
ابْنُ بَشَّارٍ وَالْفُطَيْلِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ حَاءَ
عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بَسَلًا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى
طَهْرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ
وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَنكَ
الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةُ بْنُ

۲۱۴۴ - محمد بن ثنی اور محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ،
ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے میں تھے اور آپ کے آس پاس کچھ قریشی جمع تھے کہ
اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کا اوجھ لے آیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دیا جس کی وجہ سے
آپ سر مبارک نہ اٹھا سکے، چنانچہ حضرت فاطمہ تشریف
لائیں اور آپ کی پشت مبارک سے اس بوجھ کو اٹھایا، اور ایسی
حرکت کرنے والوں کو بددعا دی، آپ نے فرمایا، اے اللہ اس
قریشی جماعت کی گرفت فرما (اے اللہ) ابو جہل بن ہشام کی،
عقبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، عقبہ بن ابی معیط کی، امیہ

رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بْنِ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّائِئِ
قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقَوْا فِي بَطْنِ
غَيْرِ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقُ
فِي الْبَطْنِ *

بن خلف یا ابی بن خلف کی (شعبہ راوی کو ان دونوں ناموں میں
شک ہے) میں نے ان سب کو دیکھا کہ بدر کے دن مارے گئے
اور سب کو کنوئیں میں ڈالا گیا، البتہ امیہ بن خلف یا ابی بن خلف
کو کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جوڑ جوڑ کے ٹکڑے
ہو گئے تھے۔

(فائدہ) صحیح بخاری باب ”طرح جیف المشرکین فی البئر“ میں ہے کہ امیہ یا ابی کو جس وقت کنوئیں میں ڈالنے کیلئے کھینٹا گیا تو اس کے
جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گئے کیونکہ یہ بہت موٹا آدمی تھا صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن خلف تھا جیسا کہ کتاب الجہاد میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

۲۱۴۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي
إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ
يَسْتَجِبُ ثَلَاثًا يَقُولُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَقْرِيشُ اللَّهُمَّ
عَلَيْكَ بَقْرِيشُ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَقْرِيشُ ثَلَاثًا وَذَكَرَ
فِيهِمُ الْوَلِيدُ بْنُ عُثْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَلَمْ
يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ *

۲۱۴۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، سفیان، ابواسحاق
سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی
زیادتی ہے کہ حضور تین مرتبہ دعا کرنے کو پسند فرماتے تھے،
چنانچہ فرمایا، الہی قریش کی پکڑ کر، الہی قریش کی گرفت کر، الہی
قریش کی پکڑ کر اور اس روایت میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن
خلف کا نام بلاشبہ موجود ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ
ساتویں آدمی کا نام میں بھول گیا۔

۲۱۴۶- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النِّيتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو
جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ
بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ
لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرْتُهُمُ
الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا *

۲۱۴۶- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، زہیر، ابواسحاق، عمرو
بن میمون، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر کے
کفار قریش کے چھ آدمیوں کے لئے بدو دعا فرمائی تھی، ان میں
ابو جہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن
ابی معیط شامل تھے اور میں اللہ رب العزت کی قسم کھا کر بیان
کر تا ہوں کہ میں نے ان سب کو بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا دیکھا
ہے، کہ دھوپ کی شدت نے ان کے رنگ بدل دیئے تھے
(کیونکہ) یہ دن بہت سخت گرم تھا۔

۲۱۴۷ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ سَرْجٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ
سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ وَالْفَاظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۲۱۴۷- ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرج، حرملہ بن یحییٰ، عمرو بن
سواد عامری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت
عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتی ہیں کہ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد سے بھی
زیادہ سخت دن کوئی آپ پر گزرا ہے، فرمایا، میں نے تمہاری قوم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ
لِلَّهِ هَلْ أَتَى عَيْتِكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ
أُحِدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ
مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي
عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَلِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي
إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُهْمُومٌ عَلَى
وَجْهِِي فَلَمْ أُسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّغَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي فَانْظَرْتُ فَإِذَا
فِيهَا جَبْرَيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ
بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ
فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ
لَكَ وَأَنَا مَلَكَ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ
لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ
عَلَيْهِمُ الْأَخَشَشِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ
أَصْصَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ
شَيْئًا*

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ
سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ
سُفْيَانَ قَالَ دَمِيتُ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ بَنَاتِكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعُ دَمِيتُ

وَبِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

۲۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ

سے سخت تکلیف اٹھائی ہیں اور سخت ترین تکلیف وہ تھی جو میں
نے یوم عقبہ میں اٹھائی تھی، جب میں نے عبد یلیل بن
عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تھا (یعنی اس کو اسلام
کی دعوت دی تھی) لیکن جو کچھ میں نے چاہا، اس نے قبول
نہیں کیا، میں غمگین ہو کر اپنے رخ پر چلا آیا اور قرن الثغالب
میں آکر مجھے ہوش آیا، میں نے اپنا سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو ایک ابر
نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا، میں نے دیکھا تو اس میں
جبریل امین دکھائی دیے، جبریل نے مجھے پکارا اور کہا کہ اللہ رب
العرزت نے آپ کی قوم کی بات کو سنا ہے، اور ان کے جواب کو
بھی سنا ہے، اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو آپ کے
پاس بھیجا ہے، آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم دیں، اس کے
بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور سلام کیا، اور کہا
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب
کو سن لیا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے پروردگار نے
مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے جو حکم کرنا چاہیں کر
دیں اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ان کے اوپر
برابر کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں)
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ
پیدا فرمائے گا جو اس ذات وحدہ لا شریک کی عبادت کریں گے۔

۲۱۴۸- یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، اسود بن
قیس، حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگلی کسی ایک جنگ میں خون آلود ہو گئی تو آپ
نے ارشاد فرمایا:

تو صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے

اور جو کچھ تو نے تکلیف پائی ہے، اللہ کی راہ میں پائی ہے۔

۲۱۴۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ، اسود

بن قیس، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور وہاں آپ کی انگشت زخمی ہو گئی۔

۲۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنذب سے سنا فرما رہے تھے، جبریل امین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی، تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے والضحیٰ واللیل اذا سحی ما ودعک ربک وما قلیٰ۔

۲۱۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زہیر، اسود بن قیس، جنذب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور آپ دو یا تین شب تک اٹھ نہیں سکے، تو ایک عورت نے آکر کہا، کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے امید ہے کہ (عیاذ باللہ) تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ دو یا تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا، تو اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، والضحیٰ واللیل اذا سحی ما ودعک ربک وما قلیٰ، آخر تک۔

(فائدہ) یہ بد بخت عورت حملۃ الخطب یعنی ابو جہل کی بیوی اور ابو سفیان کی بہن تھی، واللہ اعلم۔

۲۱۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، الملالی، حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن رافع اور عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَكَبِتْ إِبْصَعُهُ *

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَنْدُبًا يَقُولُ أَتَبَّأُ جَبْرِيلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِيبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) *

۲۱۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُتَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ
إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفٌ وَرَاءَهُ
أُسَامَةُ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ
حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَغْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَرَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغْبِرُوا
عَلَيْنَا فَسَمِعَ عَلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ
الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا
أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا
تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ
جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَوَاحَةَ اغْشِنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ
قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيُّ
سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَيَّ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ اغْفُ عَنْهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ
الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ
أَنْ يُتَوَجَّهُوا فَيُعْصِبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَمَّا رَدَّ اللَّهُ
ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بَدْلِكَ فَذَلِكَ

وسلم ایک روز ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا
اور اس کے نیچے فدا کی ایک چادر تھی اور اپنے پیچھے حضرت
اسامہ بن زید کو بٹھلا کر حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کو محلہ
بنی حارث میں تشریف لے جا رہے تھے اور یہ واقعہ جنگ بدر
سے پہلے کا ہے، یہاں تک کہ آپ ایک مجلس پر سے گزرے،
جس میں ہمہ قسم کے لوگ تھے، مسلمان بھی، مشرک بھی،
بت پرست بھی، یہودی بھی اور یہودیوں میں عبد اللہ بن ابی
تھا، اور عبد اللہ بن رواحہ بھی مجلس میں موجود تھے، جب اس
مجلس میں جانور کی گرد پھینچی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر سے اپنی
ناک بند کر لی، پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور ٹھہر کر اتر کر سب کو اسلام
کی دعوت دی، اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا، عبد اللہ بن ابی بولا
کہ اے شخص جو کچھ تو کہہ رہا ہے اگر وہ سچ ہے تب بھی ہماری
مجلس میں آکر ہمیں تکلیف نہ پہنچا، اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنے
گھر چلا جا، ہم سے جو آدمی تیرے پاس جائے اسے یہ قصہ سنانا
(استغفر اللہ) حضرت عبد اللہ بن رواحہ بولے، ہماری مجالس
میں آکر ضرور سنائیے ہم تو ان باتوں کو پسند کرتے ہیں، بالآخر
مسلمانوں میں اور مشرکین اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے
لگی اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس معاملہ کو دباتے رہے،
بالآخر آپ اپنے گدھے پر سوار کر ہو کر چل دیئے اور حضرت
سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، اے سعد تم نے
وہ بات نہیں سنی، جو ابو حباب یعنی عبد اللہ بن ابی نے کہی، ایسی
ایسی باتیں کہیں ہیں، حضرت سعد بولے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس سے درگزر فرمائیے، بخدا اب تو اللہ تعالیٰ نے جو
کچھ آپ کو عنایت فرمایا، وہ فرمائی دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ
طے کیا تھا کہ اس کو تاج پہنا دیں اور بادشاہت کا عمامہ
بندھوائیں مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو آپ کو

فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۵۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ *

۲۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضُ سَبَخَةَ فَلَمَّا أَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْحَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنُّعَالِ قَالَ فَبَلَّغْنَا أَنَهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا) *

دیا ہے یہ بات نہ ہونے دی تو وہ جل دیا، اور آپؐ نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا، اس کی یہی وجہ ہے، چنانچہ حضورؐ نے اسے معاف فرمادیا۔

۲۱۵۴- محمد بن رافع، حجین بن ثنی، لیث، عقیل، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی نے اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔

۲۱۵۵- محمد بن عبد الاعلیٰ قیسی، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کاش آپؐ عبد اللہ بن ابی کے پاس (اسلام کی دعوت کے لئے) تشریف لے جائیں، چنانچہ آپؐ اس کے پاس چلے، اور ایک گدھے پر سوار ہوئے، اور مسلمان بھی چلے، وہ زمین شور تھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو وہ بولا مجھ سے جدا ہو، بخدا تمہارے گدھے کی بولنے مجھے پریشان کر دیا، ایک انصاری بولے، خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر عبد اللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی اس کی طرف سے غضبناک ہو گیا اور پھر ہر جانب کے لوگوں کو غصہ آگیا اور ہاتھوں، جوتوں سے مار پیٹ ہونے لگی، ہمیں خبر ملی کہ انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا) کی دو جماعتیں آپس میں قتال کریں تو ان میں صلح کرادو۔

ضَرْبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكْتَ قَالَ فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ
فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ
قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِحْجَلَزٍ
قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ قَتَلَنِي *

قریب) ہو گیا، حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی داڑھی پکڑی اور
فرمایا، کیا تو ابو جہل ہے؟ ابو جہل بولا کہ جس شخص کو تم نے یا
اس کی قوم نے قتل کیا ہے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی آدمی ہے،
ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابو جہل نے یہ بھی کہا تھا کہ کاش کاشکار کے
علاوہ اور کوئی مجھے قتل کرتا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ ابو جہل کا کہنا کہ کیا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی آدمی مارا ہے، بظاہر اس کا یہ کہنا ایک معنی کے اعتبار سے ٹھیک تھا، یعنی
بد بخت اور روز خا ہونے میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں، اور پھر حضورؐ نے اس کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا یہ اس
امت کا فرعون تھا تو اس کا کہنا ٹھیک تھا، کہ فرعونیت اور شقاوت میں اس امت میں اس سے بڑا کوئی نہیں تھا۔

۲۱۵۷ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا
أَنْسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ
حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِحْجَلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ
إِسْمَاعِيلُ *

۲۱۵۷ - حامد بن عمر بکراوی، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ
ابو جہل کا کیا بنا ہے، اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی
طرح مروی ہے، اور ابو مجلز کا قول اسی طرح ہے جس طرح
اسماعیل نے بیان کیا۔

(۲۹۷) بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ
طَاغُوتِ الْيَهُودِ *

باب (۲۹۷) طاغوت یہودی یعنی کعب بن اشرف (۱)
کے قتل کا بیان۔

۲۱۵۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُمَيْرٍ
وَالْفِظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو
سَمِعْتُ جَاهِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ
آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْمُومَةَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَا أَدْنُ
لِي فَلَا أَقُلْ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا

۲۱۵۸ - اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور عبد اللہ بن محمد بن
عبدالرحمن بن مسود الزہری، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کعب بن اشرف کو کون قتل کرتا ہے،
کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستار کھا ہے، محمد
بن مسلمہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ
یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے مار ڈالوں، آپؐ نے فرمایا ہاں، محمد بن
مسلمہؓ نے کہا، مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے، آپؐ نے فرمایا کہہ
لے، چنانچہ محمد بن مسلمہؓ آپ کے پاس آئے اور کعب سے

(۱) کعب بن اشرف یہود کے رؤسا میں سے ایک رئیس تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سخت مخالف تھا۔ شاعر تھا اپنے شعروں
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا (نعوذ باللہ) اور کفار کو آپ کے خلاف ابھارتا تھا۔

بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً
وَقَدْ عَنَانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْلُنَهُ
قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكَرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى
نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ
أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ
قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَ كُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ
أَنْزَهْنِكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ
يُسَبِّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالَ رَهْنٌ فِيهِ وَسَقَيْنَ مِنْ
تَمْرٍ وَلَكِنْ تَرْهَنُكَ اللَّأَمَةُ يَغْنِي السَّلَاحَ قَالَ
فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسٍ
بْنِ جَبْرِ وَعَبَادِ بْنِ بَشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا
فَقَرَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ
لَهُ أَمْرَانِ إِنَّنِي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ
قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو
نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ
قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أُمِدُّ يَدِي إِلَى
رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ فَذُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا
نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّعٌ فَقَالُوا نَحْنُ مِنْكَ رِيحَ
الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فَلَانَةُ هِيَ أَغْطُرُ نِسَاءَ
الْعَرَبِ قَالَ فَتَأَذُّ لِي أَنْ أَشْمَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ
فَشَمَّ فَتَنَازَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأَذُّ لِي أَنْ أَعُوذَ
قَالَ فَاسْتَمَكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ ذُونَكُمْ قَالَ
فَقَتَلُوهُ *

باتیں کیں، اور اپنا اور حضور کا معاملہ بیان کیا، اور کہا اس شخص
(حضور) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا اور ہمیں تکلیف دے رکھی
ہے (یہ تعریض ہے) جب کعب نے یہ سنا تو بولا ابھی اور خدا کی
قسم تمہیں تکلیف ہوگی، محمد بن مسلمہ نے کہا، اب ہم اس کے
شریک ہو چکے ہیں اور اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے
تا وقتیکہ اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے، محمد بن مسلمہ نے
کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو، کعب نے کہا تم
میرے پاس کیا چیز رہن رکھو گے؟ ابن مسلمہ بولے جو تو چاہے،
کعب نے کہا، اپنی عورتیں رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے تم
عرب کے حسین ترین آدمی ہو، ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں، کعب
بولے، اچھا اپنے بچے رہن رکھ دو، ابن مسلمہ بولے بعد میں
ہمارے بچوں کو عار دلائی جائے گی، اور کہا جائے گا کہ دودھ
کھجور کے عوض تمہیں رہن رکھا گیا، البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے
پاس رہن رکھ دیں گے، کعب نے کہا اچھا، ابن مسلمہ نے کعب
سے وعدہ کیا تھا کہ حارث اور ابو عبس بن جبر اور عبادہ بن بشر کو
تمہارے پاس لے کر آؤں گا، چنانچہ یہ حضرات اس کے پاس
آئے اور رات ہی کو اسے بلایا، کعب نیچے اترنے لگا تو اس کی بیوی
بولی مجھے ایسی آواز آرہی ہے جیسا کہ خون کی آواز ہو، کعب بولا،
یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا دودھ شریک اور ابونا ملکہ ہی ہیں اور
شریف آدمی کو تو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کے لئے بلایا
جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے، ابن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے
کہہ دیا، جب کعب آئے گا تو میں اس کے سر کی طرف ہاتھ
بڑھاؤں گا جب میں اس پر قابو پاؤں تو تم حملہ کر دینا، چنانچہ
کعب جب اتر تو سر کو چادر سے چھپائے ہوئے تھا، انہوں نے کہا
کہ آپ سے خوشبو کی مہک آرہی ہے، وہ بولا میرے ہاں فلاں
عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر ہے، ابن
مسلمہ نے کہا کیا آپ مجھے سونگھنے کی اجازت دیتے ہیں، کعب
نے کہا ہاں! سونگھ لو، ابن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا، پھر

سو نکھا اور دوبارہ سو گھننے کے خواہاں ہوئے اور مضبوطی سے اس کا سر پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا تو، چنانچہ اس کا کام تمام کر دیا۔
باب (۲۹۸) غزوہ خیبر۔

۲۱۵۹۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز مقام خیبر کے پاس اندھیرے میں پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے پیچھے (ایک ہی سواری پر) سوار ہوا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو چھو جاتا تھا اور آپ صبح کی رات سے (گھوڑا دوڑانے میں) تھکے ہوئے رہتا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا، جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا اور اسی وقت یہودی لوگ اپنے کام کاج کے لئے نکلے تھے، تو کہنے لگے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، عبدالعزیز راوی بیان کرتے ہیں کہ بعض حضرات نے لشکر کا بھی ذکر کیا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا ہے۔

۲۱۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا اور میرا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے چھو رہا تھا، آفتاب نکلنے کے وقت ہم خیبر والوں کے پاس جا پہنچے اس وقت انہوں نے اپنے مویشی باہر نکالے تھے اور خود درانٹیاں، ٹوکڑے اور درختوں پر چڑھنے کی رسیاں لے کر نکلے تو کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۹۸) بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ *

۲۱۵۹ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بَغْلَسَ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرْنَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَنَاهَا غَنَوَةٌ *

۲۱۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ

قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَبْتُ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ
صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ
بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا
أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ
قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِينَ) *

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَبَادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ
بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنِيهَاتِكَ وَكَأَنَّ عَامِرَ
رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا
فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَبَسَّ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقَيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَحَ بَنَّا أَتَيْنَا
وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا

اور پورا الشکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خراب
ہوا خیر ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو ان کی
صبح جن کو ڈرایا جاتا ہے، بری ہو جاتی ہے، حضرت انسؓ بیان
کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں شکست دی۔

۲۱۶۱- اسحاق بن ابراہیم اور اسحاق بن منصور، نضر بن شمیل،
شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خیبر میں
پہنچے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم کسی قوم کے میدانوں
میں اترتے ہیں تو جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کی صبح بری ہو جاتی ہے
(انجام اچھا نہیں ہوتا)

۲۱۶۲- قتیبہ بن سعید اور محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن
ابی عبید مولى سلمہ بن اکوع، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور خیبر کو چلے
اور ہم رات کو چلتے رہے تو قوم میں سے ایک آدمی نے حضرت
عامر بن اکوع سے کہا، کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں
سنائیں گے اور حضرت عامر شاعر تھے، چنانچہ حضرت عامر
اترے اور حدی خوانی شروع کی کہنے لگے۔

الہی اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی
نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے
ہمارے گناہ معاف کر، اسی کی ہمیں طلب ہے
اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ
اور ہمیں تسلی و تشفی عطا فرما
اور جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم جا پہنچتے ہیں
اور آواز دینے کیساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہنکانے والا کون ہے،
حاضرین نے عرض کیا عامر ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم
فرمائے قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی

أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى
أَصَابَتْهَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا
عَيْنَكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ
الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ
النِّيرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى
لَحْمٍ قَالَ أَيْ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا
وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ
الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصْرٌ فَتَنَاولَ بِهِ
سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعَ ذُبَابُ سَيْفِهِ
فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا
قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقِنَا قَالَ
مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ
عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ وَأَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ
كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لِأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ
إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا
مِثْلُهُ وَخَالَفَ قَتِيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي
حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَالْقِي سَكِينَةُ
عَلَيْنَا*

۲۱۶۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ

اللہ علیہ وسلم اس کے لئے (شہادت) واجب ہو گئی، آپ نے
ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا، پھر ہم خیبر پہنچے اور خیبر
والوں کا محاصرہ کیا اور ہمیں بہت سخت بھوک لگی، اس کے آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خیبر تمہارے ہاتھوں پر فتح کر دیا، جب
روزِ فتح کی شام ہوئی تو لوگوں نے بہت آگ روشن کی، رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے
نیچے یہ جلا رہے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، گوشت کے نیچے،
فرمایا کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا، خانگی گدھوں کا گوشت
ہے، آپ نے فرمایا، اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو، ایک
شخص نے عرض کیا، کہ اسے پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں، آپ
نے فرمایا چاہے ایسا ہی کرو، جب قوم نے صف بندی کی، تو عامر
کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پیر میں مارنے لگے تو خود
لوٹ کر ان کے گھٹنے میں لگی، اور اسی زخم سے انتقال فرما گئے،
جب سب واپس ہوئے، تو سلمہ نے کہا، وہ میرا ہاتھ پکڑے
ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے خاموش
خاموش دیکھا، فرمایا، اے سلمہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض
کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا
سارا عمل برباد ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے کہا
فلاں فلاں شخص اور اسید بن حنظلہ انصاری، آپ نے فرمایا، جو
ایسا کہتا ہے غلط کہتا ہے، اس کے لئے دو ہزار ثواب ہے، حضور
نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا، وہ طاعت الہی میں
کوشش کرنے والا اور مجاہد ہے کم عرب اس طرح زمین پر چلے
ہیں، قتیبہ نے حدیث میں محمد راوی کے دو حرفوں میں مخالفت
کی ہے اور ابن عباد کی روایت میں الق ہے، القین نہیں ہے۔

۲۱۶۳- ابوالطاهر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن کعب، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن میرا بھائی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہرکاب ہو کر خوب لڑا مگر اتفاق سے اس کی تلوار

لوٹ کر اسی کے لگ گئی اور اسی سے اس کا انتقال ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں، اور شک کرنے لگے اور کہنے لگے یہ شخص خود اپنے ہتھیار سے مر گیا، اسی طرح اس کے بارے میں کچھ شکایات کیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو کچھ رجز سناؤں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرما دی، حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا جو کہو اس کو سمجھ لینا، میں نے کہا:

الْأَكْوَعُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَحَبِّي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذَنُّ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

بجدا اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں راہ راست نہ ملتی اور نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا ہے۔ اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور کفار سے مقابلہ کے وقت ہمارے قدم ثابت رکھ اور مشرکین نے ہم پر جو ہجوم کر رکھا ہے

وَاللَّهُ لَوَلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَنِينَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

جب میں یہ رجز پوری کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ اشعار کس کے ہیں، میں نے عرض کیا، میرے بھائی (عامرؓ) نے کہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہتھیار سے مرا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اطاعت الہی میں کوشش کرتے اور راہ خدا میں جہاد کرنے کی حالت میں مرا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع کے ایک لڑکے سے دریافت کیا، تو انہوں نے اپنے والد سے یہی روایت اسی طرح نقل کی، باقی یہ ہے کہ میں نے جب یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں تو فرمایا، وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد

قَالَ فَمِمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ قَالَ أَحَبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لِيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَبَا لِسْلَمَةَ ابْنَ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا يُهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِاصْبَعِهِ *

اور مجاہد مرا ہے، اس کو دہرا ثواب ہے، اور آپؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

باب (۲۹۹) غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے دیگر واقعات۔

۲۱۶۳۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، ابی اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے اور مٹی نے آپؐ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا، اور آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے:

اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی، تو ہم ہدایت نہ پاتے
نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ یہ نماز پڑھتے
(الہی) ہم پر اپنی رحمت نازل فرما
بیشک دشمنوں نے ہم پر ہجوم کیا ہے
اور یہ فرماتے:

ان لوگوں (کفار) نے ہماری بات نہ مانی
جب وہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں
اور یہ آپؐ بلند آواز سے فرماتے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جہاد اور محنت و مشقت کے وقت رجز پڑھنے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ امام کو بھی ان امور میں شریک ہونا چاہئے۔

۲۱۶۵۔ محمد بن ثنیٰ، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”ان الالی قد بغوا علینا“ کا لفظ ہے۔

۲۱۶۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی، عبد العزیز بن ابی حازم بواسطہ اپنے والد، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو

(۲۹۹) بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ *

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزَلَنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْآلِيَ قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْنَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ *

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْآلِيَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا *

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ

رہے تھے، نور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے، لہذا تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۲۱۶۷۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، معاویہ بن قرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

الہی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے

لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۸۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، الہی عیش تو آخرت ہی کی ہے، شعبہ نے کہا، یا یہ فرمایا:

الہی عیش تو آخرت ہی کی عیش ہے

لہذا تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

۲۱۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ اور شیبان بن فروخ، ابوالتیاح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ رجز پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے تھے، چنانچہ سب کہہ رہے تھے:

الہی بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے

تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما

اور شیبان کی روایت میں ”فانصر“ کی بجائے ”فاغفر“ ہے۔

۲۱۷۰۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ فرما رہے تھے:

الْتَرَابَ عَلَى أَكْثَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ *

۲۱۶۷۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ

فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعِيشَ عِيشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ

اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا عِيشُ الْآخِرَةِ

فَأَكْرَمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۲۱۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الْتِيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

وَ فِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ *

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

(۳۰۰) بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ وَغَيْرِهَا *

۲۱۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ حَرَجْتُ قَبْلَ
أَنْ يُودَّزَ بِالْأَوَّلَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ قَالَ
فَلَقَيْتَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ
أُخِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ
ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا
بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي
حَتَّى أَذْرَكْتَهُمْ بِذِي قَرْدٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ
مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِبَيْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا
وَأَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ

فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ
مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ
حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَأَبْعَثْ إِلَيْهِمْ
السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ فَاسْجَحْ
قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَثَرَدَفْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
تہ بقاء حیات اسلام پر بیعت کی ہے
یا "علی الجہاد" کا لفظ فرمایا، حماد راوی کو شک ہے، اور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

باب (۳۰۰) ذی قرد و غیرہ لڑائیاں۔

۲۱۷۱ - قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید،
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
میں پہلی اذان ہونے سے قبل ہی مدینہ سے باہر نکل گیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں مقام ذی قرہ میں چرا
کرتی تھیں، مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اور اس
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ کی اونٹنیاں پکڑ
لی گئیں، میں نے دریافت کیا، کس نے پکڑ لی ہیں؟ غلام نے کہا
غطفان والوں نے، تو میں نے تین بار چیخیں ماریں، یا صباحہ!
میری یہ آواز مدینہ کے ایک پتھر لے کنارے سے دوسرے
کنارے تک پہنچ گئی، پھر میں اپنے رخ پر چل دیا، اور مقام ذی قرد
میں غطفان والوں کو جا کر پکڑ لیا، اور وہ لوگ پانی پلا رہے تھے،
میں نے انہیں اپنے تیروں سے مارنا شروع کیا اور میں ایک بہت
اچھا تیر انداز تھا، اور میں کہنے لگا:

میں اکوع کا بیٹا ہوں
اور آج کینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں یہی رجز پڑھتا رہا، یہاں تک کہ ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں
اور ان کی تیس چادریں بھی چھین لیں، اتنے میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام تشریف لائے میں نے عرض
کیا، یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی سے روک دیا، وہ پیاسے ہیں،
ابھی ان کے پاس کسی کو بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا، ابن اکوع! تو
چیزیں لے چکا ہے، اب رہنے دے، اس کے بعد ہم لوٹے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

حضور نے مجھے اپنے ساتھ اپنی اونٹنی پر بٹھالیا، حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

۲۱۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) اسحاق بن عامر، ابو عامر عقدی، عکرمہ بن عمار، (تیسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، ابو علی حنفی، عبید اللہ بن عبد المجید، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب مقام حدیبیہ میں پہنچے، اس وقت ہم چودہ سو آدمی تھے، اور حدیبیہ میں پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے من پر بیٹھ گئے اور بیٹھ کر یا تو دعا کی یا اس میں تھوکا، بہر حال اس میں جوش آیا جس کی وجہ سے ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اور خود بھی سیراب ہو گئے، اس کے بعد درخت کی جڑ میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیعت کے لئے بلایا، سب سے پہلے میں نے بیعت کی، اس کے بعد اور لوگوں نے بیعت کی، جب آدھے آدمیوں تک نوبت آگئی تو آپ نے فرمایا، سلمہ تم بیعت کرو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، آپ نے فرمایا، پھر سہمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہیں، اس لئے مجھے ایک ڈھال عنایت کی اس کے بعد لوگوں نے بیعت کی، جب سلسلہ ختم ہو گیا، تو آپ نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا، اور درمیان میں بھی، فرمایا پھر سہمی، غرضیکہ تیسری مرتبہ میں نے پھر بیعت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمہ میں نے تمہیں جو ڈھال دی تھی، وہ کہاں ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چچا عامر کے پاس ہتھیار نہیں تھے میں نے وہ ڈھال ان کو دیدی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَ هَذَا حَدِيثُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً وَ عَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرِّكْبَةِ فِيمَا دَعَا وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَحَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَ اسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسْطِ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايَعَ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَ أَيْضًا قَالَ وَ رَأَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَ فِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَ أَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَتَيْنَ حَافَتَكَ أَوْ دَرَقَتَكَ الَّتِي أَعْطَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَقِنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزَلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ اللَّهُمَّ أَبْغِنِي
حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ إِنَّ
الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا
فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ
بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَسْقِي فَرَسَهُ وَأَحْسُهُ وَأَخْدِمُهُ
وَأَكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي
مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ
وَاحْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ
شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي
أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا
يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَقُوا
سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ
نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِلْمُهَاجِرِينَ
قَتَلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ
شَدَدْتُ عَلَى أَوْلِيكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ
فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي قَالَ
ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ
أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ
قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسْوَقَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ
بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ
مُجْتَفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ

و سلم مسکرائے اور فرمایا، تم بھی اس پہلے شخص کی طرح ہو جس
نے دعا کی تھی، الہی مجھے ایسا دوست عطا فرما جو میری جان سے
زیادہ پیارا ہو، پھر مشرکین نے صلح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ ہر
ایک طرف کا آدمی دوسری جانے لگا، اور ہم نے صلح کر لی، سلمہ
کہتے ہیں کہ میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے
گھوڑے کو پانی پلاتا، کھیرا کرتا، ان کی خدمت کرتا اور ان کے
ساتھ ہی کھانا کھاتا تھا کیونکہ اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر خدا کے
لئے ہجرت کر آیا تھا، اور جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی
اور ایک دوسرے سے ملنے لگا، تو میں ایک درخت کے پاس آیا
اور اس کے نیچے سے کانٹے صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ
گیا، اتنے میں مشرکین مکہ میں سے چار آدمی آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے لگے، مجھے ان پر غصہ آیا،
میں وہاں سے دوسرے درخت کے پاس آ گیا، انہوں نے اپنے
ہتھیار لٹکائے اور لیٹ گئے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی
کے نشیب میں سے آواز آئی، کہ اے مہاجرین، ابن زنیم قتل
کر دیئے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونپی اور ان چار
آدمیوں پر حملہ کر دیا، وہ سو رہے تھے، اور ان کے ہتھیار میں
نے لے لئے اور گٹھائتا کر اپنے ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا،
قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے چہرہ انور کو عزت عطا فرمائی ہے تم میں سے جس نے بھی اپنا
سراٹھایا تو میں اس کا وہ حصہ اڑا دوں گا جس میں اس کی دونوں
آنکھیں ہیں، چنانچہ میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے آیا، اور میرے بچا عامر بھی قبیلہ
عملات کے ایک آدمی کو جس کا نام مکرز تھا، مشرکین کے ستر
آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گھسیٹ کر لے آئے، اس وقت عامر جھول پوش گھوڑے پر
سوار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا،
اور فرمایا چھوڑ دو گناہ کی ابتداء بھی ان کی طرف سے ہوئی اور

يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثَنًا فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَهُوَ
 الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
 بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ
 كُتِبَهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ
 فَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ حَبَلٌ وَهُمْ
 الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ
 طَبِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
 قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ
 قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامٌ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ
 بِفَرَسٍ طَلْحَةَ أَنْذِيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْفَقَهُ
 أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَّاحُ خُذْ
 هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرَحِهِ قَالَ ثُمَّ
 قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ
 ثَلَاثًا يَا صَبَاحَا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ
 أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ

فَأَلْحَقْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصَلْتُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى
 خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

تکرار بھی، غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
 معاف کر دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وہو الذی
 الخ یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا، اور تمہارے
 ہاتھوں کو ان سے روکا، مکہ کی سرحد میں جب کہ تم کو ان پر فتح
 اور کامیابی دے چکا تھا، پھر ہم مدینہ کے ارادہ سے لوٹے، راستہ
 میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحيان کے
 مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا، رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کی جو رات کو
 اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا
 پہرہ دے، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو اس پہاڑ پر
 دو مرتبہ یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ رباح غلام (جو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا) کے ساتھ روانہ کر دیا، میں بھی
 اونٹوں کے ساتھ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکل چلا،
 جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی انٹیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانگ کر لے گیا، اور آپ
 کے چرواہے کو مار ڈالا، میں نے کہا اے رباح یہ گھوڑا لے اور
 حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اطلاع کر دے کہ مشرکین نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لی
 ہیں، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور میں نے
 اپنا منہ مدینہ منورہ کی طرف کیا، اور بہت بلند آواز سے تین
 مرتبہ آواز دی ”یا صباحا“ اس کے بعد میں ان لٹیروں کے پیچھے
 تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں!

اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے

میں ان میں سے ایک ایک آدمی کو ملتا اور تیر مارتا تھا یہاں تک
 کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں یہ کہتا کہ یہ وار لے!

میں اکوع کا بیٹا ہوں!

وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ

قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أُرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى إِذَا تَضَاقَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَاقِقِهِ عَنَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرْدِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَقْتُهُ وَرَاءَ طَهْرِي وَخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَتَبَعْتُهُمْ أُرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَحْفُونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَاقِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَغْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَحَسَبْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرَحِ وَاللَّهِ مَا فَارَقْنَا مِنْذُ غَلَسَ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكُنُونِي مِنَ الْكَمَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكْنِي قَالَ أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرَحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ

اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے

خدا کی قسم ان کو برابر تیر مارتا رہا، اور انہیں زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹا تو میں درخت کے نیچے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا کہ وہ زخمی ہو جاتا، حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور میں برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا، ایسا نہیں رہا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو، سلمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا ہوا چلا، اور مجبوراً ہلکا ہونے کے لئے انہوں نے تیس چادروں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے مگر جو چیز وہ پھینکتے تھے، میں پتھروں سے میل کی طرح ان پر نشان کر دیتا تھا، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پہچان لیں، چلتے چلتے وہ ایک تنگ گھٹی پر پہنچے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس پہنچ گیا، سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے بیٹھے اور میں پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گیا، فزاری بولا، یہ کون شخص ہمیں دیکھ رہا ہے، وہ بولے اس شخص نے ہمیں تنگ کر دیا ہے، خدا کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے، برابر تیر مارے جاتا ہے، یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا، سب چھین لیا ہے، فزاری بولا تم میں سے چار آدمی جا کر اس کو مار دیں، یہ سن کر چار آدمی پہاڑ پر میری طرف چڑھ، جب وہ اتنی دور رہ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو، انہوں نے کہا، تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سلمہ بن اکوع ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے میں تم میں سے جس کو چاہوں گا، مار ڈالوں گا، اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک بولا، یہ ایسا ہی نظر آتا ہے، پھر وہ سب وہاں سے لوٹے، میں ابھی وہاں سے چلا ہی

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَلَّلُونَ الشَّجَرَ
 قَالَ فَاِذَا اَوَّلَهُمُ الْاَحْرَمُ الْاَسَدِیُّ عَلٰی اِثْرِهِ
 اَبُو قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَعَلٰی اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ
 الْاَسْوَدِ الْکِنْدِیُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بَعْنَانَ الْاَحْرَمِ
 قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرَیْنِ قُلْتُ یَا اَحْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا
 یَقْتَطِعُوْكَ حَتّٰی یَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ قَالَ یَا سَلَمَةُ اِنْ
 کُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ
 الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ
 الشَّهَادَةِ قَالَ فَحَلَّیْتُهُ فَالتَقٰی هُوَ وَعَبْدُ
 الرَّحْمٰنِ قَالَ فَفَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ
 وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰی
 فَرَسِهِ وَلَحِقَ اَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ
 فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِیْ کَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُوْا عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی
 مَا اَرٰی وَرَآئِیْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَیْئًا حَتّٰی
 یَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی شِغْبٍ فِیْهِ
 مَاءٌ یُّقَالُ لَهُ ذُوْ قَرْدٍ لِیَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ
 عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوْا اِلَیَّ اَعْدُوْا وَرَآءَهُمْ
 فَحَلَّیْتُهُمْ عَنْهُ یَعْنِیْ اَحْلَیْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا
 مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَیَخْرُجُوْنَ فِیْشْتَدُوْنَ فِیْ بُنِیَّةٍ
 قَالَ فَاَعْدُوْا فَالْحَقُّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصْبَحَ
 بِسَیْئِهِمْ فِیْ نَفْضٍ کَثِیْفٍ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا
 اَبْنُ الْاُكُوْعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّصْعِ قَالَ یَا ثَکَلْتُهٖ
 اُمُّهُ اُکُوْعُهُ بُکْرَةٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ یَا عَدُوَّ
 نَفْسِیْ اُکُوْعُکَ بُکْرَةٌ قَالَ وَاَرْدُوْا فَرَسَیْنِ

نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو
 درختوں میں گھس گئے تھے، سب سے آگے اخرم اسدی تھے،
 ان کے بعد ابو قتادہ انصاری اور ان کے پیچھے مقداد بن اسود
 کنڈی تھے میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ
 کر وہ الٹے بھاگے، میں نے اس سے کہا، اخرم تم ان سے احتیاط
 رکھنا تاؤ فتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
 نہ آئیں، ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو مار ڈالیں، وہ بولے اے سلمہ اگر تو
 اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ
 جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، تو میری شہادت کے درمیان
 حائل نہ ہو، میں نے ان کو چھوڑ دیا، اور ان کا مقابلہ عبدالرحمن
 فزاری سے ہوا، اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا، اور
 عبدالرحمن نے اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے
 گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آ پہنچے، اور انہوں نے عبدالرحمن کو
 برچھی مار کر قتل کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بزرگی عطا کی ہے، میں
 ان کا تعاقب کرتا رہا، اور اپنے پیروں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے
 اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہیں دکھائی دیا اور نہ ہی ان کا
 غبار، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے وہ لٹیرے
 ایک گھاٹی پہ پہنچے، جہاں پانی تھا، اور ان کا نام ذی قرد تھا، وہ پانی
 پینے کے لئے اترے کیونکہ پیاسے تھے، پھر مجھے دیکھا اور میں ان
 کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا، آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا، وہ
 ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ کسی گھاٹی کی جانب دوڑے میں
 بھی دوڑا، اور ان میں سے کسی کو پا کر اس کی شانے کی ہڈی میں
 ایک تیر لگا دیا، میں نے کہا لے اس کو، اور میں اکوع کا بیٹا ہوں،
 اور یہ دن کینوں کی تباہی کا دن ہے، وہ بولا، اس کی ماں اس پر
 روئے، کہ یہ وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا، میں نے
 کہا، اے ابی حان کے دشمن، وہی اکوع ہے، جو صبح کو تیرے

عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَنَّتْ بِهِمَا أَسْوَفُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذَقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْبَابِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذَتْهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْبَابِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذَتْهُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي فَأَتَّخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَتَّقِي مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةَ أَتَرَاكَ كُنْتَ فَأَعِنَا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَقْرُونَ فِي أَرْضِ غَصَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَصَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمْ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَالِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَيْهِ الْعَضْبَاءُ رَاجِعِينَ إِلَى

ساتھ تھا، سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں، ان لوگوں نے دو گھوڑے ایک گھائی پر چھوڑ دیئے، میں ان دونوں کو ہنکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا وہاں مجھے عامر نے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا، اور ایک چھاگل پانی کی لئے ہوئے میں نے وضو کیا، اور دودھ پیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ اس پانی پر تھے، جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اونٹ لے لئے ہیں، اور تمام وہ چیزیں جو میں نے مشرکین سے چھینی تھیں، اور تمام برچھیاں، چادریں لے لیں، اور بلال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینے تھے، ایک اونٹ نحر کیا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلجی اور کوہان بھون رہے تھے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے، لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی اور پھر اس کے بعد میں ان لٹیروں کا تعاقب کرتا ہوں، اور ان میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑوں گا، جو اپنی قوم کو جا کر خبر دے، یہ سن کر حضورؐ ہنسے، یہاں تک کہ آپؐ کی داڑھیں آگ کی روشنی میں کھل گئیں، آپؐ نے فرمایا، اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو بزرگی دی، آپؐ نے فرمایا، اب تو وہ ارض غطفان ہی میں ہوں گے، اسنے میں ایک غطفانی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص نے ان لوگوں کے لئے اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی کھال ہی اتارنے پائے تھے کہ غبار نظر آیا تو کہنے لگے کہ لوگ آگئے، اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے الغرض جب صبح ہوئی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا، آج کے دن ہمارے سواروں میں سے بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سے سب سے بڑھ کر سلمہ ہیں، پھر حضورؐ نے مجھے دو حصے دیئے، ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، اور دونوں اکٹھے مجھے ہی مرحمت فرمائے، پھر عصا اونٹنی پر مجھے اپنے ساتھ بٹھلایا، اور سب ہم

الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّقُ شِدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأَسَابِقِ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَتَنَيْتُ رَجُلِي فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثَرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى حَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَحِزُ بِالْقَوْمِ

تَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَنَبْتَ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
وَأَنْزَلْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِنْسَانِ يَخْصُهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

مدینہ منورہ کو واپس آئے راستہ میں ایک انصاری جن سے دوڑ میں کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، بولے کوئی ہے جو مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہو اور بار بار یہی کہتے رہے، جب میں نے سنا تو کہا تمہیں کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ بھی ہے، اور کسی بزرگ سے ڈرتے بھی ہو، وہ بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کے علاوہ اور کسی کی بزرگی کا خیال نہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ان سے دوڑ لگانے دیجئے، آپ نے فرمایا، اچھا اگر تیرا جی چاہے، میں نے انصاری سے کہا میں تیری طرف آتا ہوں، اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا، اور کود پڑا، اور میں دوڑا اور جب ایک یادو چڑھائی باقی رہی تو میں نے اپنے دم کو روکا، پھر ان کے پیچھے دوڑا، اور جب ایک یادو چڑھائی باقی رہی تو پھر دم کو سنبھالا، پھر جو دوڑا تو ان سے جا کر مل گیا، حتیٰ کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور کہا بخدا اب میں آگے بڑھا، پھر ان سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، اس کے بعد خدا کی قسم مدینہ میں تین ہی رات ٹھہرنے پائے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر خیبر چل دیئے، تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا:-

تَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَنَبْتَ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا
وَأَنْزَلْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عامر ہے، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے خاص کر استغفار فرماتے تو وہ ضرور شہید ہوتا، حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا، اور وہ اسے اونٹ رتھے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ
خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ
قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْلَتْ تَلَهَّبُ
قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُغَامِرٌ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ
فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعُ
سَيْفِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا
نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجَتْ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُونَ بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ
كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ
أُرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ
الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عِيًّا فَجَنَّتْ بِهِ أَقْوَدُهُ
وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ قَبْرًا
وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

آپ نے عامر سے ہمیں کیوں نہ فائدہ اٹھانے دیا، جب ہم خیبر
آئے تو ان کا بادشاہ مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا نکلا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
جب لڑائی کی آگ بھڑکنے لگتی ہے تو میں
تھیار بند بہادر اور جنگ آزمودہ ہوتا ہوں
یہ سن کر میرے چچا عامر اس کے مقابلہ کو نکلے اور یہ رجز پڑھا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں
تھیار بند بہادر اور لڑائیوں میں گھسنے والا ہوں

دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں، مرحب کی تلوار
میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی، عامر نے نیچے سے تلوار ماری،
مگر ان کی تلوار لوٹ کر خود ان ہی کے لگ گئی جس سے ان کی
شہ رگ کٹ گئی، اور اسی سے ان کی شہادت ہو گئی، سلمہ بیان
کرتے ہیں کہ پھر میں نکلا تو حضور کے چند اصحاب کو دیکھا، وہ
کہتے تھے کہ عامر کا عمل رائیگاں ہو گیا، انہوں نے اپنے آپ کو
خود مار ڈالا یہ سن کر میں حضور کی خدمت میں رونا ہوا حاضر ہوا،
اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر کا عمل لغو
ہو گیا، آپ نے فرمایا، کون کہتا ہے، میں نے عرض کیا، آپ
کے بعض اصحاب کہتے ہیں، فرمایا جس نے بھی کہا جھوٹ کہا،
بلکہ اس کو دو گنا ثواب ہے، پھر آپ نے مجھے حضرت علی کے
پاس بھیجا، ان کی آنکھ دکھ رہی تھی، آپ نے فرمایا، میں جھنڈا
ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے
محبت رکھتا ہو، یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتا ہو،
میں حضرت علی کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا، کیونکہ ان کی
آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب
دہن لگا دیا، وہ اسی وقت تندرست ہو گئے، آپ نے ان کو جھنڈا
دیا اور مرحب میدان میں یہ کہتا ہوا نکلا۔

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَتُ تَلَهَّبُ
فَقَالَ عَلِيٌّ

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةَ
كَلَيْتُ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَةَ
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةَ
قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ
عَنِّي يَدِيهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ
عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ *

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَتُ تَلَهَّبُ
حضرت علیؑ نے اس کے جواب میں کہا:

میں وہ ہوں کہ مری ماں نے حیرا نام حیدر رکھا ہے
اس شیر کی طرح (۱) جو جنگلات میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے
میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلے اس سے بڑا پیتہ دیتا ہوں
پھر حضرت علیؑ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اسے
مار ڈالا، پھر انہی کے ہاتھوں پر فتح رہی، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ
ہم سے محمد بن یحییٰ نے بواسطہ عبد الصمد بن عبد الوارث، عکرمہ
بن عمار سے اس حدیث کو بطولہ بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ مرحب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا تھا، اور بعض کا قول ہے کہ محمد بن مسلمہ نے
قتل کیا ہے، مگر ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر نے مختصر السیر میں لکھا کہ ہمارے نزدیک صحیح چیز یہی ہے کہ اس کے قاتل حضرت علیؑ تھے
اور یہی ابن اشہر سے مروی ہے اور اکثر اہل حدیث اور اصحاب سیر کی یہی رائے ہے۔

اور نیز اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے مذکور ہوئے ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے دفعتاً
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کا تندرست ہو جانا، تیسرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فتح کی خبر دینا، اور چوتھے اس بات کی اطلاع
دینا کہ وہ لیرے اب غطفان میں ہیں، باقی یہ سب معجزات ہیں، جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے، اگر اللہ رب
العرز اپنے نبیؐ کے ہاتھ پر کسی خرق عادت چیز کا ظہور فرمادے تو اسی کا نام معجزہ ہے اور حدیث سے شہسواری کے ساتھ ساتھ دوڑ لگانے
کی بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اللہ اکبر کہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی ہمت ہے کہ صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی، گھوڑے
تھک گئے، اونٹ تھک گئے، لوگ مر گئے، اسباب و سامان رہ گیا، مگر سلمہؓ نہ تھکے اور دن بھر نہ کچھ کھایا، نہ پیا، یہ محض اللہ جل جلالہ کی امداد
تھی اور کماں ایمانی اور جوش دین تھا، اللہم ارزقنا۔

۲۱۷۳۔ احمد بن یوسف ازدی، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار
سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۷۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ
السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا *

باب (۳۰۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ الَّذِي
كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ أَلْحَ۔

۲۱۷۴۔ عمرو بن محمد الناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۳۰۱) بَابُ. قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَهُوَ
الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ) الْآيَةَ *

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

(۱) مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ اسے شیر مار رہا ہے تو اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو شیر کے ساتھ تشبیہ دو
تاکہ اسے خواب یاد دلائیں اور اسے مرحوب کریں۔

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غَزَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سِلَاحًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) *

(۳۰۲) بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ *

تتبعیم کے پہاڑ سے مکہ والے ۸۰ آدمی ہتھیاروں سے آراستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترے، وہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو دھوکا دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے انہیں پکڑ لیا اور قید کیا اس کے بعد آپ نے انہیں چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی خدا وہ ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا، مکہ کی سرحد میں تمہیں ان پر فتح ہو جانے کے بعد۔

باب (۳۰۲) عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔

۲۱۷۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن ام سلیم نے خنجر لیا، جو ان کے پاس تھا، حضرت ابو طلحہ نے انہیں دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے، ام سلیم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، پھر ام سلیم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے طلقاء میں سے جو لوگ ہیں جنہوں نے آپ سے شکست پائی ہے انہیں مار ڈالئے، آپ نے فرمایا، ام سلیم! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا ہے۔

(فائدہ) طلقاء وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے، ان کے شکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم انہیں منافق سمجھیں، اس لئے یہ فرمایا کہ انہیں قتل کر دیجئے۔

۲۱۷۶- محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَأَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْخِنْجَرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْتُلْ مَنْ بَعَدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ *

۲۱۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي

وسلم سے ثابت روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

قِصَّةٌ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ *

۲۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ
إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُذَاوِبْنَ الْحَرْحَرِي *

(فائدہ) یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کرتیں اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں، بشرطیکہ بے پردگی نہ ہو۔

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ أَبُو
مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ
بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْجُوبٌ
عَلَيْهِ بِحِجَابَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا
شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ
فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ
انْزِعْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو
طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ
لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي ذُوْنُ
نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ
وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشْمِرَتَانِ أَرَى خَدَمَ
سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرْبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ
تُفْرِغَانِي فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأْنِيهَا ثُمَّ
تَحِيَّتَانِ تُفْرِغَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ
السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ إِثْمًا مَرَّتَيْنِ وَإِثْمًا

۲۱۷۷- یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جہاد میں اپنے ساتھ ام سلیم اور انصار کی چند
عورتوں کو رکھتے تھے جو کہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دوا
کرتی تھیں۔

۲۱۷۸- عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، عبد الوارث، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے
شکست کھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا، اور
ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور ڈھال کی آڑ آپ پر کئے ہوئے
تھے، اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے، اس روز ان کی دو یا تین
کمائیں ٹوٹ گئی تھیں، جب کوئی تیروں کا ترکش لے کر نکلتا تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے، یہ تیر طلحہ کے
لئے رکھ دے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن اٹھا کر
کافروں کی طرف دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے یا نبی
اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ گردن نہ
اٹھائیے، ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے، میرا
گلا آپ کے گلے کے سامنے رہے (تاکہ تیر میرے گلے میں
لگے) حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
بنت ابی بکر الصدیقہ اور حضرت ام سلیم (اپنی والدہ) کو دیکھا کہ
وہ کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کی پنڈلی کی بازیب کو
دیکھ رہا تھا، وہ دونوں مشکلیں اپنی پشت پر لاد کر لاتی تھیں اور
انہیں لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں، اور پھر جاتیں اور بھر کر
لاتیں، پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور حضرت ابو طلحہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ اونگھ کی وجہ سے تلوار

ثَلَاثًا مِنَ النَّعَاسِ *

گر پڑی۔

(فائدہ) اس سے حضرت ابو طلحہؓ کی جاں نثاری اور وفاداری ثابت ہوتی ہے، سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضرت ابو جہلؓ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپؐ پر آڑ کر لی تھی، اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے، اور حضرت سعد بن وقاصؓ بھی کافروں پر تیر بر سر رہے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے، ماراے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے، پھر اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا، او پھر وہ کمان حضرت قتادہ بن نعمانؓ نے لے لی، اور ان کے پاس رہی، اور حضرت قتادہؓ کی آنکھ کفار کی ضرب سے نکل کر ان کے رخسار پر گری، حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اسے اس کی جگہ پر کر دیا، وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس سے اور زیادہ نظر آنے لگا، اور غزوہ احد تک پردہ کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے، اور قصداً نہیں دیکھا بلکہ نظر پڑ گئی۔

(۳۰۳) بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْتَهْمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صَبِيَّانِ أَهْلِ الْحَرْبِ *

باب (۳۰۳) جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، اور حربیوں کے بچے مار ڈالنے کی ممانعت۔

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خُمْسٍ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتَمَ عَلِمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبَرَنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ سَهْمٌ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ وَمَتَى يَقْضِي يَتِمُّ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيَدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

۲۱۷۹- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ (حردیوں کے سردار) نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کو پانچ باتیں دریافت کرنے کے لئے لکھا، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا اگر مجھے علم چھپانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، نجدہ نے لکھا تھا، اما بعد! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور انہیں کچھ حصہ دیتے تھے اور کیا آپؐ بچوں کو بھی قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور خمس کس کا حصہ ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے لکھا، تو نے لکھا، مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں ساتھ رکھتے تھے، بیشک آپؐ رکھتے تھے اور انہیں انعام دیا جاتا تھا، ان کا حصہ نہیں لگایا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے، تم بھی قتل نہ کرنا (۱)، اور تو نے لکھا، مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی

يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا تَقْتُلِ الصَّبِيَّانَ وَكَتَبْتُ
تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يَتَمُّ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ
الرَّجُلَ لَتَنْتَبُ لِحَيْتِهِ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ
لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ
مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيَتَمُ
وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا
كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَلِكَ *

ہے تو میری زندگی کی قسم بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے دائرہ نکل آتی ہے مگر انہیں نہ لینے کا شعور ہوتا ہے اور نہ دینے کا، پھر جب وہ اپنے فائدہ کے لئے اچھی باتیں کرنے لگیں جیسا کہ لوگ کرتے ہیں تو پھر اس کی یتیمی ختم ہو گئی، اور تو نے لکھا، اور مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ خمس (مال غنیمت) کس کے لئے ہے، تو خمس ہمارے ہی لئے ہے، پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ، شافعی، ثوری، لیث اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے کہ عورت کو انعام ملے گا مال غنیمت میں سے حصہ وغیرہ نہیں دیا جائے گا، اور دو اور غیرہ پردہ کے پیچھے سے کرے گی اور یتیمی بلوغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ ارشاد ہے، ”لا یتیم بعد احتلام“ باقی لین دین میں جب ہو شیار ہو جائے گا تب اس کا مال اس کے سپرد کر دیا جائے گا، اور اس کی میعاد امام ابو حنیفہ نے پچیس سال بیان کی ہے اور قوم سے مراد امراء بنی امیہ ہیں، واللہ اعلم۔

۲۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِنَانَهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ
بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ
فَلَا تَقْتُلِ الصَّبِيَّانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عِلْمُ
الْخَضِرِ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي
حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمِيزُ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلُ الْكَافِرَ
وَتَدْعُ الْمُؤْمِنَ *

۲۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، بواسطہ اپنے والد، یزید بن ہرمز سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا آپ سے دریافت کرتا تھا اور سلیمان بن بلال کی طرح حدیث مروی ہے، باقی حاتم کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہیں کیا کرتے تھے تو بھی مت قتل کر، مگر یہ کہ تجھے اتنا علم ہو، جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو تھا کہ جب انہوں نے بچے کو مار دیا تھا، اسحاق کی روایت میں ہے کہ (یا) تو مومن کی تمیز کرے، کہ کافر کو قتل کرے اور مومن کو چھوڑ دے۔

۲۱۸۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ
الْحَرَوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ
وَالْمَرْأَةِ يَخْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا وَعَنْ
قَتْلِ الْوَأْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيَتَمُ

۲۱۸۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید مقبری، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر خارجی نے حضرت ابن عباس کو لکھا، پوچھتا تھا کہ غلام اور باندی اگر جہاد میں موجود ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں، اور بچوں کا قتل کیسا ہے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور ذوی القربی (جن کا خمس کے بیان میں قرآن میں ذکر ہے) وہ کون ہیں؟ حضرت ابن عباس

وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنْ يَقَعَ فِي أَحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوَلَدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمَا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلُهُمَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ حَتَّى يَشْبَعَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَا هُمْ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا *

نے یزید سے فرمایا تو اسے جواب لکھ، اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ لکھتا، لکھ کہ تو نے مجھ سے لکھ کر پوچھا، کہ عورت اور غلام کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا، یا نہیں تو انہیں کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ انعام مل سکتا ہے، اور تو نے لکھ کر مجھ سے بچوں کے قتل کے متعلق دریافت کیا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا ہے مگر یہ کہ تجھے ایسا علم ہو جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (خضر علیہ السلام) کو تھا جنہوں نے بچہ کو قتل کر دیا تھا، اور تو نے لکھ کر دریافت کیا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے، تو یتیم کا نام اس سے اس وقت تک نہیں جائے گا تا وقتیکہ بالغ نہ ہو اور اسے عقل نہ آئے اور تو نے ذوی القربی کے بارے میں بھی لکھا ہے تو ہماری رائے میں وہ ہم ہی لوگ ہیں، مگر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(فائدہ) ذوی القربی سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، اور اس پر ابو داؤد کی روایت جو حضرت جابر بن مطعم سے مروی ہے، شاید ہے کہ خیبر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا، اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس کو چھوڑ دیا اور یہی رائے حضرت ابن عباسؓ اور جمہور علماء کرام کی ہے اور قوم سے مراد بنو امیہ ہے کہ جنہوں نے یہ خمس بھی حضورؐ کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو نہ دیا۔

۲۱۸۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ *

۲۱۸۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ

۲۱۸۲- عبدالرحمن بن بشر عبدی، سفیان، اسماعیل بن امیہ، سعید بن ابی سعید، یزید بن ہرمز سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف لکھا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن بشر نے سفیان سے اسی طرح مفصل حدیث مجھ سے بھی بیان کی ہے۔

۲۱۸۳- اسحاق بن ابراہیم، وہب بن جریر، بن حازم، بواسطہ اپنے والد، قیس، یزید بن ہرمز (دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، جریر بن حازم، قیس بن سعد، یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تحریر بھیجی تھی تو جس وقت حضرت ابن عباسؓ نے یہ تحریر

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ
عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْ أَرَدَهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا
كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نَعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ
سَأَلْتَ عَنْ سَهْمٍ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ
مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ
عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ النَّبِيمِ مَتَى يَنْقَضِي
يُتِمُّهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُورِسَ مِنْهُ رُشْدٌ
وَدَفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدْ انْقَضَى يُتِمُّهُ وَسَأَلْتَ هَلْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ
مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ
أَحَدًا وَأَنْتَ فَمَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ
وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ
مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ
سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ *

(فائدہ) یہی قول امام ابو حنیفہ، امام شافعی، اور جمہور علماء کرام کا ہے کہ امام جتنا مناسب مجھے انعام دے سکتا ہے، مال غنیمت میں سے غلام یا لونڈی کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔

۲۱۸۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ
الْمُحْتَارِ بْنِ صَيْفِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ
نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ
يُنِمْ الْقِصَّةَ كِتَابًا مِمَّنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ *

(۳۰۴) بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى

پڑھی اور جس وقت اس کا جواب لکھا میں موجود تھا، حضرت
ابن عباسؓ نے فرمایا تھا خدا کی قسم اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ
بدبو (نفل قبیح) میں پڑ جائے گا تو میں اس کا جواب نہ لکھتا اور
اس کی آنکھیں خوش نہ ہوتیں، حضرت ابن عباسؓ نے تحریر
فرمایا تو نے ان ذوی القربی کے حصہ کے متعلق لکھا تھا جس کا
ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تحریر کیا تھا، وہ کون لوگ ہیں تو
ہمارا خیال یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قربتاہاروں سے ہم ہی لوگ مراد ہیں، مگر ہماری قوم نے اسے
نہ مانا اور یتیم کے متعلق تو نے دریافت کیا کہ اس کی یتیمی کب
ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے، اور اس کے
سمجھدار ہونے کا احساس ہونے لگے اور اس کا مال اسے دیدیا
جائے تو یتیمی کا حکم جاتا رہتا ہے، اور تو نے پوچھا کہ کیا حضورؐ
مشرکین کی اولاد میں سے کسی کو قتل کر دیتے تھے، تو حضورؐ ان
کے بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے، لہذا تو بھی ان سے میں سے
کسی کو مت قتل کر، تاوقتیکہ تجھے وہ حکمت معلوم نہ ہو جو خطر کو
لڑکے کے قتل کرنے کی معلوم تھی، تو نے باندی اور غلام کے
متعلق بھی پوچھا تھا کہ جب وہ لڑائی میں موجود ہو تو ان کا کوئی
حصہ مقرر ہے تو ان کا کوئی حصہ متعین نہیں، ہاں اگر لوگوں
کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ حصہ دے دیا جائے۔

۲۱۸۳- ابوالکریم، ابواسامہ، زائدہ، سلیمان اعمش، مختار بن

صہبی، یزید بن ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجدہ
نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا پھر
حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں پورا واقعہ
مذکور نہیں ہے، جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔

باب (۳۰۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

غزوات کی تعداد۔

۲۱۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، ہشام، حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سات جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی تھی، مگر سامان کے ساتھ رہتی تھی، میں ان کے لئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخموں کا علاج معالجہ کرتی تھی، اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھی۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَحْفَفُهُمْ فِي رَحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأَدَاوِي الْجَرَحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى *

۲۱۸۶۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۸۶۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۸۷۔ محمد بن ثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن یزید استقاء کی نماز پڑھانے کے لئے نکلے اور دو رکعت پڑھا کر بارش کی دعا کی، اس روز میری ملاقات حضرت زید بن ارقم سے ہوئی میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی تھا میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ فرمانے لگے، انیس، میں نے دریافت کیا کہ آپ کتنے جہادوں میں حضور کے ساتھ رہے؟ انہوں نے کہا کہ سترہ میں، پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ نے سب سے پہلا جہاد کون سا کیا، انہوں نے کہا ذات العسیر یا عسیر۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفِظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدٍ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُتْ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُتْ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُتْ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ *

(فائدہ) یہ ایک مقام کا نام ہے، سیرت ابن ہشام میں اس غزوہ کو غزوۃ العسیر لکھا ہے، یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا، اس میں لڑائی نہیں ہوئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسیرہ تک جا کر واپس تشریف لے آئے تھے، ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آنے کے بعد سب سے پہلا غزوہ وہاں ہوا ہے لیکن اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

۲۱۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، زہیر، ابواسحاق، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک ہی حج کیا ہے

۲۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ نَعْدًا مَا

جسے حجة الوداع کہتے ہیں۔

۲۱۸۹۔ زہیر بن حرب، روح بن عبادہ زکریا، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں انیس جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، البتہ بدر اور احد میں شریک نہیں تھا، میرے والد نے مجھے روک دیا تھا، جب احد کے دن (میرے والد) عبد اللہ شہید ہو گئے تو پھر کسی بھی جہاد میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

۲۱۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب (دوسری ہند) سعید بن محمد الجرمی، ابو تمیلہ، حسین بن واقد، حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ غزوات میں لڑائی کی، ابو بکر راوی نے ”نہن“ کا لفظ ذکر کیا ہے، اور اپنی روایت میں ”عن“ کے بجائے ”حدثنی عبد اللہ بن بریدہ“ کہا ہے۔

۲۱۹۱۔ احمد بن حنبل، معتمر بن سنان، کہس، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۲۱۹۲۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبیدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما ہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے ہیں اور جو لشکر آپ روانہ کرتے ان میں نو مرتبہ میں شریک رہا، ایک مرتبہ ہمارے سردار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور دوسری مرتبہ حضرت اسامہ بن زید تھے۔

۲۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم سے اسی سند کے ساتھ روایت

ہا جَرَ حَجَّةَ لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ *

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أَحَدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ *

۲۱۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيلَةَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ *

۲۱۹۱۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً *

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ *

۲۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتاهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ * مروی ہے، باقی اس میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کے متعلق اصحاب سیر نے اختلاف کیا ہے، ابن سعد نے ان کا شمار مفصلاً بالترتیب کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوات اور چھپن سر یہ ہیں، جن میں سے نو میں لائی ہوئی ہے، تفصیل یہ ہے، ۱۔ بدر۔ ۲۔ احد۔ ۳۔ مریض۔ ۴۔ خندق۔ ۵۔ قرظ۔ ۶۔ خیبر۔ ۷۔ فتح مکہ۔ ۸۔ حنین۔ ۹۔ طائف اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آٹھ ذکر کئے ہیں، تو بظاہر انہوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ ان کا مذہب یہ ہو گا کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے، باقی جمہور علمائے کرام کے نزدیک مکہ بزور شمشیر فتح ہوا ہے، مترجم کہتا ہے، یہی صواب اور درست ہے، اور سر یہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے۔ واللہ اعلم۔

باب (۳۰۵) غزوہ ذات الرقاع۔

۲۱۹۳۔ ابو عامر عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء ہمدانی، ابوسامہ، برید بن ابی بردہ، حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اور ہم چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری ہم چڑھتے تھے، بالآخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے بھی دونوں پیر زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے، ہم نے ان زخموں پر چھترے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا، حضرت ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، پھر اس کا بیان کرنا انہیں ناگوار محسوس ہوا، گویا کہ وہ اپنے عمل کا اظہار اور افشاء کرنا نہیں چاہتے تھے، حضرت ابوسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ برید کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث میں یہ بھی زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کا بدلہ دے گا۔

باب (۳۰۶) بغیر کسی حاجت کے کافر سے جہاد میں امداد لینے کی ممانعت۔

۲۱۹۵۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، مالک (دوسری سند) ابوالطاهر، عبد اللہ بن وہب، مالک ابن انس، فضیل بن ابی عبد اللہ، عبد اللہ بن یحییٰ اسلمی، عبد اللہ بن زہیر حضرت عائشہ

(۳۰۵) بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ *

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَأَبِي عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَزَحْنُ سِتَّةِ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِيهِ قَالَ فَفَقِيتُ أَقْدَامَنَا فَتَنَزَّاتُ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَأْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرْقَ فَسَمِيتُ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرْقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يُجْزِي بِهِ *

(۳۰۶) بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ

بِكَافِرٍ *

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْيَاسَرِيِّ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وَهَبَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ عَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ
بَحْرَةَ الْوَبَرَةِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذَكِّرُ مِنْهُ
جُرْأَةً وَنَجْدَةً فَفَرَحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَهْرَكَهُ
قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ
لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ
لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ
مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَذْرَكَهُ الرَّجُلُ
فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ
فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ
فَأَذْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ
تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ *

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے چلے، جب مقام
حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ) پر پہنچے تو حضور کی
خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس کی بہادری اور اصالت کا
شہرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے جب
اسے دیکھا تو خوش ہوئے، جب وہ آپ سے ملا تو اس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ
آپ کے ساتھ چلوں، اور جو ملے اس میں سے حصہ پاؤں،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ
نے فرمایا، لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا، پھر آپ چلے،
جب شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا، اور وہی کہا، جو پہلے
کہا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جواب
دیا جو پہلے جواب دیا تھا، کہ لوٹ جا، میں مشرک سے مدد نہیں
لیتا، چنانچہ وہ چلا گیا، اس کے بعد وہ آپ سے مقام بیداء میں ملا،
آپ نے اس سے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا کہ تو اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ وہ بولا جی ہاں! رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چل۔

(فائدہ) اگر ضرورت ہو اور کافر مسلمان کا خیر خواہ بھی ہو تو امداد لینا جائز ہے، اور جب کافر لڑائی میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو گا تو اسے
انعام ملے گا، حصہ نہیں دیا جائے گا، امام مالک، ابو حنیفہ، اور شافعی اور جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

الحمد للہ کہ صحیح مسلم شریف جلد دوم ختم ہوئی

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

ریاض الصالحین مترجم

عربی، اردو

مصنف
 امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۱ھ)

ترجمہ و فوائد
 مولانا عابد الرحمن صدیقی

الاحادیث الامیاتیہ لاہور-کراچی
 پاکستان